اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ۔ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً

مقیاس الاشعار

نام تاریخی

ارمغان

۱۲۹۲

من تصنیف جناب فضیلت مآب شمس الشموس اوج سخنوری

قمر الاقمار برج نکتہ پروری عمدۃ الذاکرین نخبۃ المتکلمین الملعی

دوران لوذعی زمان محقق سخن شاعر آل محمد جناب

مرزا محمد جعفر صاحب اوج دام فیضہ

در مطبع جعفری واقع محلہ نخاس باہتمام مولوی محمد احمد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لالٰہنا سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام
والبحر یمدہ من بعدہ سبعة ابحر ما نفدت کلمات اللہ لا الٰہ الا ہو البد
الصانع الحکیم ذو الجلال والاکرام والصلوٰة علیٰ حبیبہ نبینا الامجد
المحمود الاحمد المحمد سید المرسلین وخاتم النبیین افصح الکلم والکلام وآلہ
المعصومین اثنا عشر ائمتنا وسادتنا وہادینا خیر الہادین افضل الانبیا
والرسل ابلغ الامم والائمة الالف تحیة وسلام اما بعد فیقول الفقیر الی اللہ
محمد جعفر متخلص بہ اوج ابن المحقق العلام والمدقق الفہام مرزا
سلامت علی متخلص بہ دبیر ابن مرزا غلام حسین ابن مرزا غلام محمد
مرزا رفیع متخلص بہ رفیع ابن مرزا ہاشم شیرازی نثار برادر عینی ملا اہلی شیر
صاحب مثنوی سحر حلال رضوان اللہ علیہم وجدہ من جانب الام السیدة الم

سید انشاء اللہ خان جعفری النسب شاعر ہفت زبان علیہ الرحمۃ والغفران
کہ یہ مختصر علم عروض و قافیہ مین بعض دوستان بے ریا اور تلمیذان صادق الولا
کے التماس سے اوس کم فرصتی کے زمانے مین جسے کثرت تصانیف کی جہتون
سے یکسوئی حاصل نہ تھی تالیف کیا گیا اور نام اس رسالہ کا مقیاس الاشعار
رکھا اور اربعیان بھی کہ جو سال ختم تالیف کا شعر ہے اور منقسم کیا اوسکو دو
نوعون پر نوع اول علم عروض و شعر مین اور نوع ثانی علم قافیہ مین اور
مرتب ہوئین نوعین ایک مقدمہ اور چند ابواب پر اور خاتمہ بالخیر فن تاریخ پر ہوا
واللہ ولی التوفیق والی رشاد التحقیق مقدمہ بیان تعریف علم عروض و قافیہ
مین اور اونہین دونو علمون کے موضوع و غایت و معانی کے ذکر مین اور بیان
ماہیت شعر و انواع شعر مین اور اوسمین کئی فصلین ہین کہ مبنی ہین چند بیانات پر
فصل اول مخفی نہ رہے کہ (عروض) بفتح عین مہملہ و ضم رائے مہملہ و ضاد
معجمہ) لغت مین کئی معنون پر مستعمل ہے اول نام ہے مکہ معظمہ کا چونکہ واضع
اس علم کا کہ خلیل ابن احمد بصری ہے اور وہ مکہ معظمہ مین اس علم کے ساتھ
ملہم ہوا یا اسکو فحوائے کلام شعرا اور نظم و نسق کلام شعرا سے استنباط کیا اور
یمناً کعبہ شریف کے متبرک نامون مین سے ایک نام کے ساتھ خلعت امتیاز کا
دیا اور یہ اقوال معتبر معلوم ہوتے ہین اگرچہ اس بارے مین بعض کا قول ہے
کہ ایک دن خلیل کہین جاتے تھے اتفاقاً دکان قصار (اے گاذر) کی طرف
سے گذر ہوا تو اونھون نے آواز کوبۂ قصار کی سنی چونکہ وہ صوت متجاذب
ایقاع متناسب کے سات تھی سنتے ہی کہا۔ واللہ یظہر من ھذا شئ عروض
یعنے قسم بخدا ظاہر ہوتی ہے اس آواز سے ایک چیز) پس خلیل کو علم عروض
کے استخراج کا منشا وہی آواز ہوئی واللہ اعلم۔ ثانی طرف و جانب اور یہ علم بھی
ایک طرف ہے اطراف علوم سے یا اطراف و جوانب شعر و سخن کے اس سے دریافت
ہوتے ہین اس جہت سے عروض نام رکھا ثالث راہ کھلی ہوئی درۂ کوہ کی اور

جسطرح راہ کشاد منزل مقصود کو پہونچاتی ہے اس علم کے جاننے سے راہ مستقیم
کلام موزون و ناموزون کی نظر آتی ہے - رابع ابر کثیر اور بدلی سے جو فائدہ
ہوتے ہین وہ مشہور ہین از انجملہ زراعت کا سر سبز ہونا اور اس علم سے بھی
تخم سخن سر سبز ہوتا ہے - خامس ... شے کہ عرض کی جائے اوسپر کوئی چیز
یعنے معروض علیہ اور شعر علم عروض پر عرض کیا جاتا ہے وزن کی صحت اور
سقم دریافت کرنے کے لیے تاحال موزونیت و ناموزونیت شعر کا معلوم ہو جائے
اور عروض بر وزن فعول ہے پس جیسے فعول مفعول کے معنے مین آیا ہے
اوسیطرح عروض بھی بمعنے معروض آیا ہے یعنے معروض علیہ شعر تنبیہ اور یہی
قول مستحسن ہے سادس راہ سخت و صعب عرض کو وہ مین اور یہ علم بسبب
صعب اور مشکل ہونے کے اس اسم کے ساتھ مسمیٰ ہوا - سابع ما یظہر بہ الشئی
اور اس علم سے ظاہر ہوتا ہے وزن صحیح و مناسب ثامن وہ مکان کہ معارض ہو
سیر مین اور اس علم مین مقابلہ کیا جاتا ہے شعر کا سات اصول کے تاسع
نحو اے کلام اور یہ علم مستنبط ہی نحو اے کلام شعرا اور نظم و نسق اشعار سے
عاشر وہ چوب کہ رکھی جاتی ہے درمیان بیت شعر کے یعنے درمیان خانہ کے
وہ شم گے اور اس علم مین بیان ہوتا ہی اوس رکن کا کہ اوسکو عروض کہتے ہین
اور وہ وسط شعر مین ہوتا ہے اور لفظ عروض کے معنے لغت مین سوا اون
معنون کے بھی ہین بعضے مناسب اور بعضے بہ تکلف مناسب اور بعض غیر مناسب
اور اصطلاح مین بھی لفظ عروض کے کئی معنے ہین اول جزو آخر مصراع
اول بیت سے کہ لامحالہ وسط شعر مین ہوگا ثانی میزان شعر پس جسطرح
نحو میزان کلام منثور کی ہے اوسیطرح علم عروض میزان کلام منظوم کی ہے اور
جیساکہ بنا لغت عرب کی فا و عین و لام پر رکھی گئی ہے تاکہ معرفت
تحرکات و سواکن کے بہ آسانی ہو چنانچہ لغت عرب مین کہتے ہین ضَرَبَ
بروزن فعل اور یَضرِبُ بروزن یَفعِلُ اور ضارِبٌ بروزن فاعل پس

او سیطرح علم عروض مین کہتے ہین نگارینا بروزن مفاعیلن اور نازنینا بروزن
فاعلاتن اور دلدارمن بروزن مستفعلن کذا فی المعجم ثالث علم عروض کہ بیان
اوسکا اس جگہ مقصود ہے بعونہ تعالے **تعریف علم عروض** علم عروض کا
علم ہے سات اصول و قواعد کے کہ بحث کی جاتی ہے اوسمین اوزان اشعار سے
بلغت بلا وزن بلا وحکم تجربہ و امتحان پر بحسب اصطلاح خاص اہل ہر لغت کی
بمقتضاے فطرت و مناسبت طبایع اہل ہر لغت کے **بیان موضوع**
موضوع علم عروض وہ چیز ہے کہ اوسکے عوارض ذاتیہ سے بحث کیجاتی ہے اور
وہ اس علم مین اشعار ہین بہ حیثیت اوزان مخصوصہ مستعملہ اشعار ہر لغت
بیان غایتہ - غایتہ اس علم کی نگاہ رکھنا ذہن کا ہے خطا سے اوزان مستعملہ
مین بحسب فطرت ہر گروہ **بیان فوائد** - اور فائدہ علم عروض کا کئی چیزین ہین
اول احاطہ اوزان مستعملہ ہر لغت کا اور احصا اوسکے انواع کا **ثانی** وجوہ
مناسبت و مخالفت اوزان باہمدگر **ثالث** ادراک کیفیت ترکیب اوزان
اور صلاح و فساد ہر ایک کا **رابع** دریافت کرنا تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ
کا - **خامس** معلوم کرنا اوزان غیر متداولہ کا کہ تناسب اوسمین بداہت
نظر مین نہ معلوم ہوتا ہو **سادس** تمیز درمیان اوزان متقارب و متباعد کے
اور بیان اوسکا **سابع** امن خطا سے وزن و تقطیع حقیقی و غیر حقیقی مین مثلاً
ع حکیمے سخن بر زبان آفرین * کہ بہ وزن فعولن فعولن فعولن فعل ہے اور اسکو
فعولن مفاعیل مستفعلن اور مفاعیل مستفعلن فاعلن پر بھی وزن کر سکتے ہین
اب یہ بات کہ پہلے تقطیع حقیقی ہے اسلئے کہ بحر متقارب کے یہی ارکان ہین
اور مابعد کے دونو وزن غیر حقیقی ہین اسلیئے کہ یہ ارکان کسی بحر کے
نہین ہر بحر کے ارکان اور اوسکی ترکیب و زحافات جاننے پر منحصر ہے
ثامن عازم ذوق کے لیئے واسطے حاصل کرنے تمیز کے نظم و نثر مین بجز
اس علم کے کوئی طریقہ نہین **تاسع** پہچاننا اوزان صحیحہ کا اوزان فاسدہ سے

عاشر جاننا اون چیزون کا کہ اوزان مین اگرچہ جائز ہین مگر مقبول نہین — حادی عشر معلوم کرنا اون چیزون کا کہ جائز ہین مگر طبیعت اونکا ادراک نہین کر سکتی ثانی عشر اسن تداخل بحور ہے سوا اسکے محقق علیہ الرحمہ نے اک فائدہ یہ بھی لکھا ہی کہ اکثر ناموزون طبع اسکی مداولت سی موزون طبع ہو گئی ہین اور اپنی نسبت بھی یہی لکھا ہے بیان معنی قافیہ قافیہ بروزن فاعلہ لغت مین بمعنی از پے رونده ماخوذ قفا یقفو قفوا و قفوا سے اور قفوا اور قفوا کے معنے لغت مین از پس رفتن کما قال اللہ تبارک و تعالی ثم قفینا علی آثارھم برسلنا (یعنے پیچھے اونکے اوپر اونکی نشانیون کے اپنے رسولون کو بھیجا ہمنے) اور اصل قافیہ کے قافوہ ہے واو کو بسبب کسرہ حرف ماقبل سات یے کے بدل کیا اور قافیہ اکثر تابع و پیرو صدر بیت کا ہوتا ہے یا تابع نظم بیت کا ہوتا ہی یا یہ کہ بعض قوافی تابع امر بعض کے ہوتے ہین یا یہ کہ شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے یعنی جسطرح اول بیت مین تجویز کیا تھا اوسکی پیروی اور ابیات مین بھی کہ کرتا ہے اسواسطے مسمی ہوا سات لفظ قافیہ کے اور (تے) لفظ قافیہ مین واسطے نقل کی ہے وصفیت سی طرف اسمیت کی بیان تعریف قافیہ قافیہ اک علم ہے سات اصول و قواعد کے کہ پہچانا جاتا ہی اوس سے احوال اواخر ابیات کا جہت تشابہہ حروف و حرکات سے وجوباً و جوازاً و حسناً و قبحاً وغیرہ بحسب اصطلاح خاص بیان موضوع موضوع علم قافیہ شعر ہے جہات مذکورہ سے بیان غایت اور غایتہ اسکی نگاہ رکھنا نفس کا ہے خطا سے تقفیہ مین اور اطلاع اون چیزون پر کہ قافیہ مین واجب ہین یا جائز یا ممتنع فصل ثانی — ماہیت شعر مین معلوم ہو کہ شعر بہ کسرہ شین بسجمہ و سکون عین مہملہ و رائے بے نقطہ استعمال اہل لغت مین کئی معنون کے لیے ہے (علم و فطانت) یعنے دانائی و زیرکی — اور شعر معروف اور شعر کہنا — اور بنگ اور جید کرنا — اور اصطلاح مین بھی اوسکے کئی معنے ہین

اول کلام مخیل مؤلف اقوالِ ذواتِ ایقاعاتِ متساویہ متکررہ سے کہ مقفی ہو اور
اسکو شیخ اور محقق علیہ الرحمہ نے قول محققین متاخرین کا قرار دیا ہے ثانی
کلام مخیل موزون بہ وزن حقیقی اور یہ معنی مخیل کلام محقق کے ہین حد شعر منطقی
مین ثالث کلام مخیل موزون بہ وزن عام حقیقی و مجازی سے جیساکہ مذہب
قدماے شعرا کا ہی اور بقول محقق قول منطقیون کا بھی ہو سکتا ہے اگر مراد وزن
عام ہو۔ رابع کلام مخیل قطع نظر وزن حقیقی و غیر حقیقی سے جیساکہ مذہب
مشہور منطقیون کا ہے خامس۔ کلام موزون مقفی سادس کلام موزون
اور یہ دونو معنی مشہور ہین اور مراد کلام سے وہ الفاظ ہین کہ مرکب ہون حروف
تہجی سے اور بسبب وضع معنے مقصود پر دال ہون پس شعر بغیر لفظ کے
متصور نہو گا اور اگر کوئی شخص کسی فعل کو کہ مشتمل ہو اوپر حدوث صوت
یا خیال آواز کے اور دال ہو مراد پر مانند دستک دینے کے جیسے اس مصرع
مین۔ ع دی خوشی نے وہین آکر در دل پر دستک + کہ بجاے لفظ
دستک دو مرتبہ ہات پر ہات مارے کہ آواز نکلے یا اشارہ کرے ہات سے
جیسے اس مصرع مین۔ ع شخصے از غیب برون آمد و گفتا کہ بیا + کہ بجاے
لفظ بیا اشارہ کرے کہ مشتمل ہو اوپر تخئیل صوت کے اور اس فعل کو
جزو وزن شعر کا قرار دے اور وزن مصرع کو اس فعل کے سات کامل
و تمام جانے پس حکم اوس فعل کا حکم الفاظ با معانی کا ہو گا۔ البتہ الفاظ
بےمعنے و مہمل اگرچہ مستجمع وزن و قافیہ ہون قبیل شعر سے شمار نہین کیے جاتے
جیسے ؎ روزیکہ در بدخشان یخ بر چنار بندد + فالودہ دمشقے خلخال
مارگردد + مگر حکم الفاظ ہزل کا کہ نظم مین ایراد کرتے ہین حکم الفاظ معانی دار کا
ہو گا اس جہت سے کہ مراد اونکی بموجب اونکے قصد کے اوس سے حاصل
ہوتی ہے جیسے یہ قطعہ مصنفہ حکیم قاآنی مین کلیات قاآنی صفحہ ۳۹۱ سطر ۵
مطبوعہ کارخانۂ عبد الغفور واقع شہر بمبئی قطعہ

پیری کی لال سحرگاه بطفلی الکن — می شنیدم که بدین نوع همی راند سخن
کای ز زلفت صصصبحم ششام تاریک — وی ز چهرت ششامم صصصبح روشن
تتتن باکیم و بی ششهد للبیت — صصصبر و تتتابم ررررفت از تتتن
طفل گفت که من را تو تقلید مکن — گگگم شو ز برم ای گگگمتر از زن
مممخواهی مممشتی بکلات بزنم ✦ — که بیفتد مممغزت مییان دو دهن
پیر گفته و والله که معلوم است این — کرکه زادم من بیچاره ز مادر الکن
ههفتاد و ههشتاد و سه سال است فزون — گگگنگ و لللالم بخلاق زمن
طفل گفت خخدارا صصصمد بار شکر — که برستم بجهان از ملال و محن
مممن هم گگگنگم مممثل تو تو تو — تو تو تو هم گگگنگی مممثل مممن

اور تخییل تاثیر کلام ہے نفس مین جس وجہ سے ہو مانند قبض و بسط کی تا حصول اوسکا مبدأ اور علت کسی فعل کے صادر ہونے کی ہو یا علت اقدام فعل کی ہو کسی کام پر یا علت امتناع کی اور باز رہنے کی کسی کام سے یا سبب کسی ہیئت کے حادث ہونے کا ہو مانند خوشی و ناخوشی کے اور مراد تخییل سے وہ تخییل ہے کہ تالیف اقوال سے حادث ہو اور افادہ تام تخییل کا کرے جسطرح پر چاہین اور جس جگہ چاہین اور موزون باشتراک لفظ دو معنون پر اطلاق کیا جاتا ہے **ایک** حقیقی اور وہ اک قول ہوتا ہی کہ حروف ملفوظ اوسکے بسبب حرکات و سکنات عدد القاعی سے متناسب ہون عدد و مقدار مین کہ نفس کو ادراک سے اوس ہیئت کے لذت مخصوصہ حاصل ہو۔ **دوسرا** وزن مجازی اور وہ عبارت ہے ہیئت سخن سے بسبب تساوی اقوال اور معادلت الفاظ کے کہ شبیہ بہ وزن ہو اور بیان اوسکا ذکر سجع مین آئیگا اور مراد شعراکی وزن حقیقی ہے کہ بیان کرتی ہے اوسکو میزان شعر کہ محل اوس ہیئت کا ہے اور مراد اوس سے یہ ہے کہ محال اوسکے

موزون مین (یعنے شعر مین ارکان اوتاد و اسباب و فواصل سے بالسبب
تقابل کے سات ارکان و اوتاد و اسباب و فواصل موزون ہو کے
متعین ہو جائین اور اشتراک محال (بہیت سے اشتراک ہیئت بھی
کہ ضروری ہے وجہ ادسکا شعر مین معلوم ہو جائے گا اور قافیہ تشابہ
اواخر اوو ارکا ہے اور مراد تشابہ سے یہان پر اتحاد حروف خاتمہ ہے
ساتھ اختلاف کلمات مقاطع کے یا اوس چیز کے کہ حکم مقاطع مین ہو
لفظا ہن یا معنے ہین اور مراد ادوار سے یا مصاریع ہین کہ قافیہ اوسمین
اعتبار کرین یا ابیات ہین یا دو نو یا وہ ادوار کہ اجزا اک بیت کے
ہون مانند مسمطات چار خانہ کے اور اک دور مین تعین قافیہ عندالسامع
ممکن نہین بلکہ تعین اوسکا عندالسامع موقوف ہے اوپر دور آخر کے
یا زیادہ کے فصل ثالث بعضون نے قصد وزن و قافیہ تعریف شعر مین
معتبر جانا ہے اور کلام بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ شعر وہ کلام ہے کہ
بنفسہ صالح ہو واسطے موزون و مقفی ہونے کے قائل نے قصد موزون
و مقفی ہونے کا کیا ہو یا نہ کیا ہو پس کلام موزون یا کلام موزون
و مقفی کہ صادر ہو ساہی و سکر و شاک و نائم و مجنون سے اور اوس
شخص سے کہ نے قصد ورد یہ اوس سے کلام موزون صادر ہوا ہو
حد شعر مین داخل ہوگا کہ فی نفسہ صلاحیت موزون و مقفی ہونے کی رکھتا ہے
مگر اس صورت مین بعض آیات قرآن مجید اور بعض احادیث شریف
کہ موزون معلوم ہوتے ہین داخل ہوتی ہین حد شعر مین اور منافی ہے اسکو قول
حضرت حق سبحانہ و تعالے کا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ ان ہو الا ذکر
وقران مبین جواب اسکا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مراد نفی
تعلیم تالیف شعر ہو گا پس مضایقہ نہو گا موزون و مقفی ہونے مین آیات کے
دوسرے یہ کہ وہ آیات کہ موزون معلوم ہوتے ہین یا اوسمین وہ

۱ بیت تمام از فاعلاتن مستفعلن تمام ہو بحر مستفعلن ۱۲

تغیرات وغیرہ ہین کہ عروض وقافیہ عرب مین جایز نہین یا انقطاع وصل
کہ بسبب اوسکے کلام موزون نہین رہتا اور اسی طرح احادیث مین بھی
(ملا محسن علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مراد اس بات سے کہ حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے شعر نہین کہا یہ ہے کہ اون حضرت نے کلام شعری
نہین فرمایا نہ یہ کہ کلام موزون نہین فرمایا اسواسطے کہ اطلاق شعر کا ادبر
دو نوعون کے ہے اور اون حضرت سے کلمات موزون منقول ہین
مثل قول آنحضرت سے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ × اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ × هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ
دَمِیْتِ × وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ — (ترجمہ مین ہون نبی نہین
جہوٹ بولتا ہون مین + مین ہون بیٹا عبد المطلب کا آیا ہوا تو مگر انگشت خون
آلودہ اور راہ خدا مین ملاقات نہین کی تو نے (اور یہ استفہامیہ ہے قصہ
اسکا یہ ہے کہ وہ حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ناگاہ انگشت
پائے مبارک حالت مشی مین اک سنگ سے ٹہوکر کہاکر خون آلودہ
ہوگئی اوسوقت بے اختیار یہ کلام بلا عث نظام زبان اقدس پر
جاری ہوا) اور یہ بحر رجز مین ہوسکتا ہے اوسوقت کہ بضرورت استقامت
وزن ہمزہ وصل اصبع کو ساقط نہ کرین کما جاز والا وزن شعر نہوگا اگر کوئی
کہے کہ فاعلن مستفعلن سے بہ زحافِ رفع ہوسکتا ہے اگر الف گرائین
تو ہم جواب دینگے کہ یہ زحاف خاص فارسی کا ہے نہ عربی کا —
اوس زمانے مین تو یہ زحاف وضع بھی نہین ہوا تہا کیونکہ یہ زحاف
ایجادِ متاخرین فارس ہے پس وزن وقافیہ کوئی نقص کلام مین نہین لاتا
اگر وزن وقافیہ باعث نقص کلام ہوتا تو حضرات معصومین علیہم السلام
ہرگز کلام موزون نہ فرماتے حالانکہ اون حضرات سے اکثر کلام موزون
منقول ہین چنانچہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا
تو دیوان ہی موجود ہی اور صدیقہ کبری حضرت فاطمہ زہرا کہ سیدہ

ف ر العالمین ہین کلام موزون اس خاتون دو سرا سے منقول ہین
اور حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام سے بھی کلام موزون منقول ہے
قاضی میر حسین میبذی خطبہ شرح دیوان مرتضوی مین نقل کرتے ہین
کہ اک دن مجلس عرش آئین حضرت سید المرسلین مین ذکر شعر ہوا
اون حضرت نے فرمایا ھو کلام فحسنہ حسن و قبیحہ قبیح
یعنے شعر کلام ہے پس حسن اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح ہے پس
کیونکر ہو سکتا ہے کہ شعر شرع شریف مین قبیح ہو اور پھر منقول ہے
اون حضرت سے کہ فرمایا اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمۃ یعنے یہ تحقیق کہ
بعض شعر حکمت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور خلیل مدون اس فن عروض کا
کہتا ہے کان الشعر احبّ الی رسول اللّٰہ ﷺ یعنے تھا شعر محبوب تر نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور محاضرات راغب اصفہانی مین
مذکور ہے کان ابوبکر و عمر شاعرین و علیّ اشعر منہما اور صاحب تفسیر مجمع البیان
نے شعبی سے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے اور تفسیر صافی مین ملا محسن کاشانی
کہتے ہین لیس المراد بالشعر المذموم الکلام المنظوم باعتبار نظمہ کیف وانّ من الشعر
الحکمۃ یعنی من المنظوم وانّ منہ لموعظۃ وانّ منہ لثناء علی اللّٰہ و علی اولیائہ
بل باعتبار التشبیب بالحرام و مدح من لا یستحق و غیر ذلک
یعنے مراد شعر مذموم سے کلام منظوم باعتبار منظوم ہونے کے
نہین ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ بعض شعر حکمت ہے یعنے بعض کلام
منظوم حکمت ہے اور بعض شعر وعظ ہے اور بعض شعر مشتمل ہے اوپر
ثنا ر حضرت خدا ے عزّ و جلّ کے اور اوپر اوسکے اولیا کے بلکہ مذموم ہونا
اوسکا باعتبار تشبیب و تمہید بامر حرام ہے اور مدح کرنا غیر مستحق کے اور
امثال غیر مستحق کے کذا فی شمس الضحیٰ بیشک وہ شعر کہ جو مشتمل بہ مضامین کذب
و باطل ہین مذموم ہین باعتبار مضامین مذموم نہ باعتبار منظوم پس ہم

کہتے ہین کہ مضامین مذموم نظم پر کیا موقوف ہین نثر مین کب جائز ہین
لہذا مطلق شعر کو اگر کوئی لغو کہے تو یہ بات خود لغو ہے چونکہ بواسطہ شعر
مضمون شعر جلد تر محفوظ ہوتا ہے پس اگر اس زمانہ مین بھی مثل اس
زمانے کے یہ بات شایع ہوگی کہ بعض شعرا ایسے لغو مضامین لغو بواسطہ شعر
شایع کرتے ہونگے اور معلوم ہو کہ بعضون نے قافیہ کو داخل تعریف شعر نہین
کیا ہے اور سکاکی نے اس قول کو ترجیح دی ہے کتاب مفتاح مین اور
یونانیون کے اشعار مین قافیہ معتبر نہین چنانچہ مشعول شاعر نے اک
کتاب بزبان فارسی مین جمع کی کہ جو مشتمل ہے اوپر اشعار غیر مقفی کے
اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا پس اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتبار قافیہ
فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ لوازم شعر سے ہے بحسب اصطلاح
لیکن فصول ذاتی بعض انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ وقطعہ وغزل ورباعی
ومثنوی وغیرہ کے یعنے جسمین دو مصراع مقفی یا دو بیت یا زیادہ ہونگی
اوسمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور اک مصراع اور ایک فرد اون مین
فصول ذاتی سے نہین بلکہ انکو موزون کہینگے اور اعتبار قافیہ نہوگا البتہ
کلام مخیل وموزون تعلق ماہیت شعر سے رکھتا ہے عموماً اور قافیہ خصوصاً
بحسب اصطلاح اور علم اقسام وانواع شعر کا جیسے مثنوی وغزل و
قصیدہ وقطعہ ورباعی مستزاد فرد و مستزاد و مسمط و ترکیب بند وترجیع بند
اور علم صنایع و بدایع اور علم نقد شعر یہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر سے
رکھنے مین **فصل** منقول ہے کہ اول شعر زبان سریانی مین حضرت آدم
علے نبینا وآلہ وعلیہ السلام نے فرمایا مرثیہ ہابیل مین کہ ترجمہ اوسکا
زبان عربی مین اس طور پر ہے تغیرت البلاد ومن علیہا ۞ فوجہ الارض مغبر قبیح —
اور بقول بعض اول شعر زبان عربی مین یعرب بن قحطان نے کہا
جیسا کہ کتب تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام بغدادی

کہ اک عالمان لغت سے ہے کہتا ہے کہ شعر زبان عربی مین اول جس شخص نے کہا
یعرب بن قحطان بن عامر بن سالح بن ارفخشد بن سام بن نوح ہے
اور راوے ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ یعرب بن قحطان کی چار سو برس کی
عمر ہوئی اور وجہ تسمیہ یعرب یہ ہے کہ بعد طوفان حضرت نوح کے لغات
عربی نے عرب مین بن قحطان سے شہرت پائی اور یہ شخص عرب مین
موجد فصاحت و بلاغت کا ہوا اور اپنے سوا سقفے و مسجع کے کوئی بات
نہ کرتا تھا اور رسالت موزونیت کلام کے کمال رغبت رکھتا تھا اس شخص نے
ابتدا اگر وہ تین اک محفل خاص مین کہ اکابر و اعیان اوسمین حاضر تھے انشاد کین
چونکہ اون لوگون نے کبھی سخن موزون نہ سنا تھا متعجب و متحیر ہوکر کہا
ایہا الیعرب ہمنے کبھی ایسا سخن مطبوع و مرغوب تجھسے نہین سنا تھا یہ کہان سے
لایا تو اوسنے کہا کہ مین نے اپنے شعور سے اسکو پیدا کیا از بسکہ کلام موزون
و مقفے و مسجع شعور یعرب سے ظاہر ہوا لہٰذا نام اس کلام کا شعر رکھا اور
ناظم کو اوسکے شاعر کہا اور اول جس شخص نے کہ شعر فارسی مین کہا
بہرام گور جد سوم نوشیروان عادل ہے شعر اوسکا یہ ہے ع
منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ ❊ نام بہرام ترا و پدرت بو جبلہ
کہتے ہین کہ مصرع ثانی جواب مصرع اولے کین دل آرام معشوقہ بہرام نے
کہا اور شجرہ ملوک عجم مین لائے ہین کہ نوشیروان بن قباد بن بلاش
بن فیروز بن بہرام گور ہے اور وہ داماد نعمان بن منذر کا تھا
اور اوسنے نشو و نما عرب مین پایا اور وہ فصیح شاعر تھا اور بعض کا قول ہے
کہ اول شعر زبان پارسی مین ابو حفص حکیم بن احوص سغدی نے کہا ہے
اور سغد بالضم نام ایک شہر کا ہے ولایت سمرقند سے اور ابو حفص
سغدی واضع آلہ موسیقار کا ہے اور وہ تین سو سنہ ہجری مین ہوا ہے
ذکر اوسکا ابو نصر فارابی نے اپنی کتاب مین کیا ہے شعر اوسکا یہ ہے

سے آہوی کوہے در دشت چگونہ دودا ۔ چون ندارد یار نے یار چگونہ رودا
بر وزن فاعلاتن مفعولن فعلاتن فعلن ۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلن ہے
حجت اس قایل کی اس دعوے کی صحت پر یہ ہے کہ اگر بہرام شعر کہتا تو
تو زمانہ خسرو پرویز مین باربد او نکیسا کہ یہ دونون مطربان خسرو
پرویز تھے لحن خسروانہ مین اور نغمات غنا مین کوئی مصراع یا بیت
کلام بہرام سے لاتے دیکھ ماکہ مین اتفاق ہے کہ شعر عربی مقدم ہے
اور پر شعر فارسی کے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت مین تبع اہل
عرب کے ہین نوع اول علم عروض و اقسام شعر مین

باب اول

شعر کی دس قسمین ہین فرد) رباعی) غزل) قصیدہ) قطعہ) مثنوی)
ترجیع بند) ترکیب بند) مستزاد) مسمط) اور ان انواع کے تحت مین
(بیت) مطلع) حسن مطلع) مقطع) اور ذیل صنایع مین ([illegible]
وغیرہ لیکن) فرد بمعنے تنہا اور اصطلاح مین وہ شعر کہ دو مصرع رکھتا ہو
اور دونون مصرع اوسکے باہم گر مقفے نہون مثل من جدم میر انشاء اللہ
خان مغفور سے جامے سبح گر بہ بود چرخ چار مین ۔ حقا کہ تا مقام ابو ذر نہ
می رسد (رباعی) بضم اول اور اصطلاح شعراے عجم مین وہ دو شعر
کہ او بر وزن حیلہ رباعی کے ہون عام اس بات سے کہ تیسرے مصرع مین
قافیہ ہو یا نہو مثال من جناب والد علام طاب ثراہ سے جو پھول کبھی نہ بوستان مین
نکلے ۔ اس دور مین جو آسمان سے نکلے صد شکر کہ شہر لکھنو تھا جنت
آدم ہے کہ ہم جنان سے نکلے یہ رباعی ہنگام ورود عظیم آباد
نظم فرمائی تھی مثال اوسکین مغفور سے کہ جسکا تیسرا مصراع بھی مقفے ہے ع
کونین یہ خالق کا ولی غالب ہے ۔ ہے علم خدا روح علی غالب ہے

اللہ سے مطلوب بنی طالب ہے گیا ذات علی ابن ابی طالب ہے

اور یہ رباعی ذو قافیتین بھی ہے

غزل بالفتحتین

بازی کرنا ساتھ محبوب کے اور حکایت کرنا جوانی سے اور حدیث صحبت عشق زنان سے اور اصطلاح مین بھی مشتمل باین معنی چند اشعار اک وزن و قافیہ مین اور بیت اول مین دونون مصرع مقفے ہوتے ہین یا مردف بھی اور دیگر ابیات کے اواخر مصاریع مقفے ہوتے ہین یا مردف بھی اور اشعار غزل کمتر تین بیتون سے اور زیادہ بارہ بیتون سے نہین ہوتی اور اکثر تا نہ بیت مثال میر انشاء اللہ خان مغفور سے

غزل

نگاہت رنگ ستے بر در میخانہ میریزد	باندازی کہ صہبا از لب پیمانہ میریزد
ز آہ شعلہ سامم الحذر گوئید کاین آتش	بیک دم آبروئے برق نے تابانہ میریزد
بہمن چشمک کہ برق شعلہ خیزش خوشہ چین باشد	بنائے خانمان صبر اے جانانہ میریزد
تو خود واقف نئے زین ماجرا سر گرچہ میدانی	کہ خون بیگناہان نرگس مستانہ میریزد
روا ہم ملتہب تا از فروغ شمع حسنت شد	بجائے گل ببالینم پر پروانہ میریزد
نکردی چشم خویش اے نئے مروت آشنا لیکن	سر اشک از دیدہ زین رو دادم مژگانہ میریزد
بجائے آب از رخ می فشاند نو عرفان	برہمن زادہ طرح تازہ در بتخانہ میریزد
بیاد آن حریفانی کہ رفتند از جہان ساقی	نخستین جرعہ بر خاک بیباکانہ میریزد
ز ناتم بیشتر طاقت مگو احوال خود انشا	مرا خون جگر از چشم این افسانہ میریزد

(قصیدہ) لغت مین بمعنی مغز سطبر و غلیظ اور اصطلاح اہل فارس مین وہ نظم کہ دونون مصراع بیت اول جسکے مصرع ہون یعنے دونون مصرع سرے پر کے مقفے ہون اور مصرع ثانی ابیات دیگر کے ہم قافیہ ہون پہلی بیت کے ساتھ بہرحال قصیدہ مین مدح یا ذم یا وعظ یا حکایت یا مثل اسکے بیان ہوا اور کمتر پندرہ یا اونیس بیتون سے نہ ہوا اور زیادہ

کے لیے کوئی حد نہین ہے لیکن بعض فصحاے اہل عجم نے حد قصیدہ کی ایک سو بیس شعر تک مقرر کی ہے اور اہل شگون قصیدہ و قطعہ کے اشعار طاق رکھتے ہین مسعود جانکر اور جفت نہین رکھتے منحوس سمجھکر اور کبھی قصیدہ کو حرف آخر قافیہ کے ساتھہ منسوب کرتے ہین مثلاً کہتے ہین قصیدہ لامیہ یا بائیہ اگر قافیہ سائل و کامل یا حبیب اور طبیب ہو اور اسی طرح غزل کو بھی ساتھ ان قوافی مذکورہ کے لامیہ و بائیہ کہتے ہین اور قصیدہ دو طرح پر ہوتا ہے کبھی باتمہید ہوتا ہے اوسکو قصیدہ تمہیدیہ کہتے ہین اور کبھی بدون تمہید ہوتا ہے اوسکو خطابیہ کہتے ہین اور تمہید لغت مین بمعنے فرش گستردن ہے اور فرش نہین بچھایا جاتا لیکن واسطے جلیس کے اور اس جگہ جلیس سے مراد مدح ممدوح اور نام ممدوح ہے اور قصیدہ مین فصاحت و بلاغت و متانت ضرور ہے بخلاف غزل کہ اوسمین صرف فصاحت ہونے چاہیے اور کبھی اوایل قصیدہ مین تشبیب ہوتی ہے اور تشبیب بمعنے جوانی کردن لغت مین ہے اور اصطلاح مین ذکر ایام جوانی و شورش عشق و ولولۂ شوق و شوخیٔ حسن عام ہے کہ قصیدہ مین ہو یا غزل مین یا دیگر اقسام شعر مین لیکن جس قصیدہ مین تشبیب نہو اوسے محدود بھی کہتے ہین اور قصیدہ مین ایک بیت ہوتی ہے کہ وہ بہتر ہوتی ہے تمام ابیات قصیدہ سے اسطور پر کہ تمام ابیات قصیدہ اوس بیت پر مبنی ہوتے ہین پس اوسکو بیت القصیدہ کہتے ہین کذا فی البحر اور اسی طرح جو بیت منتخب ہو غزل مین اوسے بیت الغزل کہتے ہین اور جو قصیدہ باتمہید ہوتا ہے اوسمین جس مقام سے تمہید کو ختم کرکے رجوع اصل ممدوح کی جانب کیا جاتا ہے اوسکو عربی مین تخلص اور فارسی مین گریز کہتے ہین مثال قصیدۂ باتمہید من جناب والد علام مغفور جواب قصیدہ رشید وطواط

قصیدہ

نجات عهد مجو از زمان سست نهاد ‏— که بند هر گره عهد او ست بهر گشاد

نظر بقل تراکیب عنصری بگشا ‏— بخوان ز صفحهٔ ترکیب حرف کون و فساد

بنای خلق سوالید بر ترکب جسم ‏— در ائتلاف عناصر نهفته طبع تضاد

شگفته‌اند به کیفیت مزاج بهم ‏— عیان تخالف میل از طبایع اضداد

زهم تغایر موضوع ثابت از محمول ‏— مدار حکم تو حد بر الحاد اسناد

رقم مسوره بر صفحه زد چو حرف وجود ‏— بر آب نقش صور بست در محل سواد

بتختگاه دولت جلوه کرد خسرو روح ‏— نهاد همچو سلیمان دل تو تخت بباد

مدار عمر تو بر باد داشت همچو حباب ‏— که روح تو کند از باد هر دم استمداد

زباد چار عزیزی طلب کند ترویج ‏— دولت چراغ نهد در مهب صرصر عاد

زبان کشیده ترا تیغ از نیام بدن ‏— دهان زخم دهد از زبان تیغ تو یاد

زحدت غضبت ساخت تیغ سخت ولی ‏— سپرد نفس تو آهن بکوره حداد

بهم خواص سوالید و عنصرت در طبع ‏— نمود چشمهٔ تیغ تو آب در فولاد

بصفحهٔ آب نشان تراسوت ترک ‏— بلوح غنصر قبولت اثر ز طبع جماد

ترا ز معرض طاعت ابا ز هفت اندام ‏— بخیر ز طاعت جسمت دهد ز هفت اجساد

بطبع عین صور صفحهٔ تو آهن روی ‏— لباس خط بصر رؤیت ترا ابعاد

زدرک مغلطهٔ حس عقل معترف به قصور ‏— گرفته غولی مشاعر ترا بحکم عناد

عدد دل تو به قضیه مرادف تحصیل ‏— که گشته بهم ایجاب سلب راست گشاد

بحکم سلب ضرورت که داد امکانات ‏— مصدق است که از ایجاب گشت سلب مراد

قبول نقش جلایای قدس راز ازل ‏— نداشت عقل هیولای تو استعداد

دعای عقل تو دور از احاطهٔ واقع ‏— تو و حقایق اشیا مقام استبعاد

بصفحه ثلث گجردی است حرف رقم ‏— چو خامه نقش سیه کاری است خط سواد

بلکه آخرت اکنون بلکن رجوع ضمیر ‏— که مرجعی است مقدم ترتب رتبه معاد

چه بهره کرد عناصر که باز لیس نگرفت ‏— چه داد چرخ که آخر نه کرد استرداد

گذر ز جمع عناصر بآب این آتش
فگن بدست تجرد تو بار تن از سر
عبارت است نه ویرانی آه آباد دلش
تنت ز عالم جسم است و جان ز عالم امر
ترا بنسبت تالیف کرده رنج نظام
ره عراق سهل راست ساز عزم حجاز
نگار تازه بزن نقش بر بسیط هوا
کنون نوای نوی به که بر کشید بلبل
نوای نی ز گل تازه سر کند تحریر
چو سرکشیده هوی تو مرا ز دل هردم
از انقلاب ز بس ساخت قلب قالب تو
عنان عنبے ز دست اختیار ربود
که باد پای هوا چه کند سلیمان وار
گرا بغیر علی و بو نفس شد تابع
برای مقدم آن پیش خیمه زد افلاک
علوی خر که قدرش کشد لبد ره طناب
بجنب عرش سند پیشگاه او کرسی
نه حد مدح تو باید تماشای آیات
بعقل کل ادب آموز آن بمکتب دین
بقالب خلق یکی صورت امانت حق
ز شرع آنست نظام زمانه را مسطر
آب کوثر آن ری خلق در محشر
بکند رخنوت جلای ظلمت غم

گسل روابط ارکان که خاک بر سر باد
زنند حادثه کن فریع روح را آزاد
که هست از عدم این عالم حدوث نهاد
بنفس امر تو امری که کرد حق ارشاد
چو لحن کن متالف نغمه کرد البجاد
بپای سر چو قلم رو بکعبه از بغداد
بسیار رخ منی از گل بعیب و دامن باد
هزار گونه کند لحن در سرود ایجاد
صریر خامه کند نغمه و گر انشاد
نهند ز فرط هوا برگ کاه در ره باد
گذشت مدت قالب ز مقصد بغداد
مرا که نفس حرون است و طبع نا منقاد
برد بضرب بدین شوق صافنات جیاد
گرا بغیر پیمبر مطیع شد همزاد
برای مولد این حق بنای کعبه نهاد
خیام رفعت جاهش زند بچرخ اوتاد
کند سریر حریمش باوج سبع شداد
نه حصر وصف تو تا بمراتب اعداد
بباب مدرسه این جبرئیل را استاد
دگر بفیض توی در بنای کل اعجاد
بنای خانه دین را ز کلک این است عماد
نقل سابت این در جهود رحشر جهاد
زنند هم بولایت یکی کنند آزاد

فدائی جبروتش اثر ز نقش قدم — لعالم ملکوتش مصوری سواد
یکے است بسملہ از بہر سورۂ عالم — یکے است فاتحہ از بہر مصحف ایجاد
مراین مجمع حقایق شونہ واقع — چو سور کلیہ آن در احاطہ افراد
شود بسطر ف نخست پروصف تو ہمہ حرف — بود برائے رقم گر ز ہفت بحر مداد
ز رشک فیض دل تست خاک بر سر کان — بجنب دست تو مر بحر راست در کف باد
زمان کشیدہ چو در سلک وا نمائی عدد — بہ نظم سبحہ ز اوصاف تو گرفت احاد
ثمر است مرا آب و گل محبت علیؑ — مرا ولائے نبیؐ در جبلت است و نہاد
مراست شاہد مقصود در کنار امید — مراست بر ز سیوہ شاخ نخل مراد
امانتش بعقیدت طہارتش در دل — محبتش بعزیزت ولائے او بہ فواد
چو شمع چشم حسود تو خالی از لعبر است — براست چشم ولا و دیدہ اش مگر رباد
شمار وصف تو را نقف بغایت حد — فضائے مدح تو را لاتناہی الابعاد
نژاد ہر کہ محبت علیؑ ز مادر دہر — نژادہ است ز انسان کہ ہست بو نژاد
سپار منقبت و نعت را بکلک قدر — کہ تا ابد عددش را رقم کند تعداد
مرا ز جور ستمگارہ دار ہان شاہا — کہ بر منے آہ ز امارۂ سیہ و بیداد
شود ز بند غم آزاد گر بحق و سپہر — سخن یکے ز شفاعت کنی بجنبش ارشاد
اعانتی ز تو گر باشدم بقسمت بخت — دگر ز چرخ مرا نیست حاجت امداد

اور مثال قصیدہ کی تشبیب جسکو خطابیہ کہتے ہین مطلع سے مدح ممدوح آغاز کرنے ہین خطابا ہے عرفی علیہ الرحمہ نعت حضرت سرور کائنات مین

اے مہر تو جان آفرینش — نعت تو زبان آفرینش
لطف تو چمن طراز امکان — خشم تو خزان آفرینش
جود تو ہمہ بخش عالم کون — علت ہمہ دان آفرینش
مہمانی سبز بان جودت — عید رمضان آفرینش
نظارۂ چہرۂ حسودت — وجہ غثیان آفرینش

الی آخرہ

فردوسی علیہ الرحمہ اور سکندر نامہ کی اور مثنوی کنا نزدیک اساتذہ کے
جمیع اقسام شعر سے مشکل تھا اور اب سہل ترین اقسام شعر سے ہے
پس ہم کہتے ہیں کہ مشکل ہونا مثنوی کا نزدیک اساتذہ کے بحیثیت مجموع
مثنوی کے ہوگا کیونکہ یہ اب بھی بحیثیت مجموعی مشکل ہے نہ باعتبار نفس
مثنوی فافہم بہرحال اساتذۂ فارس نے مثنویاں سات وزنوں میں
کہی ہیں اسی جہت سے اکثر شعرا کا یہ عندیہ ہے کہ جسطرح رباعی چوبیس
وزنوں پر منحصر ہے اوسی طور پر مثنوی بھی سات وزنوں سے مخصوص ہے
اگرچہ عروض میں مثنوی کے لیے کسی بحر کی قید نہیں لیکن اتباع الفاس کا
متبعین کو سوا اون اوزان ہفتگانہ کے اور کسی وزن میں مثنوی کہنے کا
حکم نہ دے گا اسلیے کہ ضبط قواعد کی اصل استعمال ہی ہے کیونکہ پہلے وجود
استعمال ہی کی جستجو کی جاتی ہے جبپر قواعد منضبط ہوتے ہیں فافہم
وہ سات وزن یہ ہیں اول وزن بحر ہزج مسدس مکفوف و موقوف
یا مقصور یا محذوف یعنے مفاعیلن مفاعیلن فعولان یا فعولن جیسے
الٰہی غنچۂ امید بکشائے ۔ گلی از روضۂ جاوید بنمائے ۔ پس اجتماع
کف و وقف سے اور قصر و حذف سے شعر ناموزون نہیں ہوتا۔
مثنوی شیرین خسرو نظامی اور یوسف زلیخائے جامی اور مثنوی زلالی
اسی وزن پر ہے ثانی وزن بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض یا مکفوف
موقوف یا مقصور یا محذوف یعنے مفعول مفاعلن فعولان یا فعولن جیسے
آگاہ نئے ثب درون را ۔ نشتر چہ زنی رگ برون را ۔ یا اخرم اشتر مکفوف
موقوف یا مقصور یا اخرم اشتر محذوف یعنے مفعولن فاعلن فعولان
اور مفعولن فاعلن فعولن پس اجتماع سے اون اوزان کے شعر ناموزون
نہیں ہوتا مثنوی تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی لیلیٰ و مجنون نظامی
اور مثنوی نلدمن فیضی اسی وزن پر ہے ثالث وزن بحر رمل مسدس

مقصور یا محذوف یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن مثنوی مولوی
روم اور منطق الطیر شیخ فرید الدین عطار اور نان و حلوا الٰہی شیخ بہاؤ الدین
عاملی اسی وزن پر ہے منہ شعر بشنو از نی چون حکایت میکند
وز جدائیہا شکایت میکند ۔ رابع اسی بحر رمل کا وزن مسدس مخبون
مقصور یا محذوف و مقطوع جسے ابتر کہتے ہیں یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلان
یا فعلن مکسور العین یا فعلن سکون العین جیسا کہ مثنوی سبحۃ الابرار جامی اسی وزن
پر ہے شعر منہ ابر باید کہ بصحرا بارد ۔ نہ تو جیہ حاصل کہ بدریا بارد ۔ اجتماع سے اوزان مذکورہ کے
شعر ناموزون نہیں ہوتا خامس وزن بحر سریع مطوی موقوف یا مکسوف یعنی مفتعلن
مفتعلن فاعلان یا فاعلن یا مطوی مقطوع مکسوف یعنی مفتعلن مفعولن فاعلن
یا مطوی اصلم یعنی مفتعلن مفتعلن فعلن سکون العین یا مطوی مسکن مکسوف جسے
مقطوع و مکسوف بھی کہہ سکتے ہیں یعنی مفعولن مفعولن فاعلن مثال اوسکی
نظامی سے ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہست کلید در گنج حکیم
ان اوزان کے اجتماع سے شعر ناموزون نہیں ہوتا مخزن اسرار نظامی
اور قران السعدین امیر خسرو اور مطلع انوار اسی بحر میں ہیں سادس
وزن بحر خفیف مخبون فعلاتن مفاعلن فعلاتن یا مخبون مقصور فعلاتن مفاعلن
فعلات یا مخبون محذوف فعلاتن مفاعلن فعلن مکسور العین یا مخبون مقطوع
فعلاتن مفاعلن فعلن سکون العین اجتماع سے ان اوزان کے شعر ناموزون
نہیں ہوتا مثنوی حدیقۂ سنائی اور ہفت پیکر نظامی اور ہشت بہشت
امیر خسرو دہلوی اسی وزن پر ہیں سابع وزن بحر متقارب مثمن
مقصور یا محذوف یعنی فعولن فعولن فعولن فعول یا فعل شاہنامہ فردوسی
و حملہ حیدری ملا رفیع باذل علیہما الرحمہ اسی وزن پر ہے بعض
متاخرین نے علاوہ ان سات وزنوں کے اور وزنوں میں بھی
مثنویاں کہی ہیں چنانچہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کی مثنوی

شیر و شکر بحر مشاورک مثمن میں ہے جسکے بعض اجزا مخبون اور بعض اجزا
مقطوع یا مخبون مسکن اور عروض و ضرب مخبون مذال اور مخبون مسکن
مذال ہے مثال یارب یارب بہ بہائی زار ۔ آن نامہ سیاہ خطا کردار ۔
بروزن فَعِلُن فَعِلُن فَعْلُن فعلان یا فَعِلان اور میر نجات مرحوم کی مثنوی گل کشتی
بحر رمل مثمن مخبون محذوف یعنے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن کے وزن پر ہے
مثال سے بازو دل بروز سن پُرفن باندھ ہیرے ۔ شیر اندام ہے تو پہ کشتی
گیری ۔ چونکہ یہ مصنفین متاخرین ثقات شعرا سے ہین پس اس امر مین
انکا ہی اتباع کرسکتے ہین ترجیع ۔ بند ترجیع یعنے رجوع کرنا اور اصطلاح مین
رجوع کرنا غزل سے طرف بند کے اور بند عبارت ہے اک شعر اجنبی سے
کہ چند غزلیات متحد الوزن و مختلف القوافی مین بعد ہر غزل کے مکرر واقع ہو
اور اس شعر کے دونون مصرع باہمدگر مقفے ہون اور قافیے اوس شعر کے
غیر قافیہ جمیع غزلیات ہون اور وہ شعر از روے معنی ساتھ آخر ہر غزل کے
مربوط ہو اور ہر غزل نئے مقطع لیکن غزل آخر کہ اوسمین مقطع ہوگا اور تعداد
اشعار ہر غزل یکسان ہو اور حد تعداد اشعار غزل پانچ سے بارہ تک ہو

مثال ہن حافظ شیراز بند اول

ای سرو و سمنبر گل اندام	از عارض تو خجل مہ تمام
باز آی کہ ہجر جان گدازت	برد از دل من قرار و آرام
مائیم و غم فراق جانان	تا خود بہ کجا رسد سرانجام
جز محنت و درد گوئیا نیست	دور از تو نصیب ما ز ایام
حالی چو نمی شود مہیا	کام دلم از تو ای دلارام
آن بہ کہ ز صبر رخ نتابیم	باشد کہ مراد دل بیابیم

بند دوم

در پنجهٔ عشق گر بمیرم — من دل ز غم تو بر نگیرم
پیوسته کمان ابروانت — از غمزهٔ تیز شد نخیرم
نتوان بقلم نوشت شوقت — گر پیر فلک شود دبیرم
پیر غم عشقم ارچه طفلست — طفلی ره عشقم ارچه پیرم
چون کرد زمانه ستمگار — دور از تو به بند غم اسیرم

آن به که ز صبر الحذر

ترکیب بند

لغت مین ایک چیز کو سات ایک چیز کے وصل کرنا اور اصطلاح مین چند غزلیات متحد الوزن و مختلف القوافی اور ہر غزل نے مقطع سوا غزل آخر کے کہ اوسمین مقطع ہوگا اور تعداد اشعار ہر غزل برابر اور بعد ہر غزل اک شعر غیر مکرر کہ جو آخر شعر ہر غزل سے مربوط ہو اسکی دو صورتین ہوتی ہین ایک وہ کہ بعد ہر غزل کے ہر شعر جیسے بند کے ہین باہم دگر مختلف القافیہ ہو یا متفق القافیہ ہو کما تعرف فی امثالہا

لیکن اول مثال من خواجه سلمان سے

آئینهٔ جمال جهان گشت لقای روی تو — آئینه ندیده ام من بصفای روی تو
برگ گلست و جهان گو برخ تو ماند کی — ماند اگر نماند با و لقای روی تو
در دو جهان بجان ترا خلق همی خریده‌اند — هر دو جهان نهاده‌ام من بهای روی تو
روی تو دید چشم من دل دیده رفت دل — هست گناه چشم من نیست گناهی روی تو
چون به ربیع روی ابر از کف پادشاه ما — وه وقت رسیده‌ام گل ز حیای روی تو
کسری و جم به جنب او هر دو شه در وفی اند — حاتم و معن بر درش هر دو گدا صد ازیستن

بند دوم

ده چه شود اگر شوم کشته برای چون توئی — صد چو من ار فدا شود بهر لقای چون توئی
چشم تو دشت بیک نظر ریش هزار جان دهد — چون کنم از ین قدر به فیض عطای چون توئی

از گل روے نازکت پردہ صراکشیما — نیست صبا کہ او بود پردہ کشاے چون تولی
گر بہم لعبتی تو جان نقد زجیان بود — زان بہ ہمہ کہ دانشش نیست سزاے چون تولی
خود بنود حبفا از خاصہ بر آنکہ او بود — بندہ شاہ و نیز ند لاف نواے چون تولی

ہست ز آبروے او بر لب جوے سلطنت
مہر و جلال جام را نشو و نماے راستین

لیکن ثانی مثال مین ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمہ یا وہ نظم کہ جو حکم مین ان غزلیات کے ہوں جیسے فی زماننا نظم مزاثی ہرچند کہ یہ طریقہ خاص ایجاد اہل ہند کا ہی لیکن اوستاد الکل نے الکل جناب میر مظفر حسین صاحب ضمیر طاب ثراہ اس اختراع مین سو جہ اول رزم و بزم وسراپا وغیرہ کے ہوئے چنانچہ شاہد مقال یہ بیت اون مرحوم کی ہے

سو بین کون لاکھون مین ہی وردہ پیرا — اس طرز مین جو ہوے ہے شاگرد ہی میرا

بہرحال اون ہفت بند مین سے دو بند نقل کیے جاتے ہین

السلام ای سایہ ات خورشید رب العالمین — آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین
مقصد تنزیل و تبع مرکز اسرار غیب — مطلع تیاو شاہد مقطع حبل المتین
مفتی ہر چار دفتر خواجہ ہر ہشت خلد — داور شش جہت اعظم امیر المؤمنین
صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق — بہتر بن نسل آدم نفس خیر المرسلین
صاحب یونون بانتذر آفتاب اتما — قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین
در جہان از روے حشمت چون جہاندار جہان — بر زمین از روے رفعت آسمانے بر زمین
مثل تو چون شبہ ایزد در ہمہ عالم محال — نور بود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین
کاتب دیوان امرت سوئی دریا شکاف — پردہ دار بام نصرت عیسی گردون نشین
از عطاے دست فیاض تو دریا مغترف — وز ریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چین
نقش بند کاف و نون از بد و فطرت تا کنون — تا کشیدہ چون مہ رخسار تو نقش جبین
عالم علم لدنی شہسوار کو کشف — ناصر دین نفس پیغمبر امام المتقین

تا شنیده از زبان مهد تا پایان عمر | نے رضائے حق ز تو جز کراماً کاتبین
آنکه مداحش خدا احمد مرسل الله بود | گر کسے همتاش باشد هم رسول الله بود

بند دوم

ای بغیر مصطفیٰ انا بوده همتائے تو کس | بسته بر مهر تو ایزد مهر حور العین سبس
شهره شهر از گدائی صبح بر تار و فلک | گرنه از مهرت برآید صبح صادق را نفس
کاروان سالار رجاهت چون کند آهنگ راه | چرخ را بر دست پیش آهنگ بندد چون جرس
ضربت دست تو گردستان بدیدی در مصاف | مرغ روحش بیگمان از بیم بشکستی قفس
در شکوهت را امیران معانی برگشتند | از ره خفت کم آید بو قبیس اندک عدس
با شکوه صولتت دستان بیاید در شمار | در پر عنقائے ضرب گر شکوه آرد مگس
چیست با قدرت سپهر و کیست بارائے تو مهر | وان ز قدرت مستعار و این ز رایت مقتبس
گردل دریا عطایت موج بر گردون زند | لجه گردون دران گرداب نماید چون خس
اندران میدان که مردان سعادت ... را | از ره مردی عنان از دست برباید فرس
نشتر شمشیر شیران ر دوے در شریان ... | چون طبیب مرگ گیرد ساعد جان را مجس
از میان مشرق میدان برائے مهر دار | رایت نصرت پیش و آیت دولت ز پس
خلق هفت اقلیم اگر آنروز بهدستان خشم | از ره مردی بیارد تاب میدان تو کس
صوتے گردد عجب فتح گوید آشکار | لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار

مستزاد بضم میم وزائے معجمہ زیادہ کیا گیا اور اصطلاح میں وہ بیت مثمن یا مصراع مثمن کہ جسکے آخر میں اک فقرہ ہم وزن دو رکن یا چار رکن اوسی وزن بیت سے زیادہ کریں ساتھ اس بات کے کہ کلام سابق سے مربوط ہو اور ضرور نہیں کہ معنی بیت کے یا مصرع کے بغیر اوسکے تمام نہون کا تسعرہ اعتبار

مثال اول مستزاد

رفتم بہ طبیب گفتمش بیمارم | از اول شب تا بسحر بیدارم | در مانم چیست
بضم چو طبیب دید گفت از سر لطف | جز عشق نداری مرضے پندارم | محبوب تو کیست

رو پیش وے احوال دل خویش بگو	در لعل لبش کام دل خویش بجو	تا بتوانی زیست
رفتم بر یار گفتمش دلدارم	داغے ز غم عشق تو در دل دارم	در من بنگر کیست
گفتا تو کدام دردمندی چہ کسے	صد عاشق چو تو در سلاسل دارم	گو نام تو چیست

مثال ثانی مستزاد بعد ہر مصرع کے فارسی مین

اے دولت وصلت سبب فیروزی نے روے ریا وقت است کہ شمع طرم افروزی از روے وفا
جز وصل تو نیست آرزوے دگرم اے راحت جان تا چند بداغ انتظارم سوزی برخیز و بیا
مثال اسکی اردو مین ہمن موقف رباعی ثابت ہوئی آبروے ماتم کی آنسو ہو گواہ
تسبیح گہر پلک ہی چشم نم کی سبحان اللہ میزان قبول مین خدا تولا نکلا انسو لی
لے اوج قدر اشک کی رتی پکی ماشاء اللہ اور امیر خسرو کے اک قطعہ مستزاد مین
معنی بیت کے فقرہ مستزاد پر موقوف ہین لیکن یہ معتبر نہین یہ بات او بعض
سات مخصوص ہی وجو ہذا اسے تا خط سبز زرخت سبز و چست از بادہ عشق خویش بجانش رخ زد
رخ گلگون کردے درجوے جمال تو مگر آب نہ ماند کان سبزہ کہ زیر آب بودی بجو سر بیرون کرد
توجیہ قید مثمن فی المصراع اگر بحر مسدس مین دو رکن نے مصراع زیادہ کرین گے
تو وہ دہ رکنی بحر ہو جاےگی اور اصول دایرہ سے خارج ہوگی حالانکہ یہ ممتنع ہی
اور اگر ایک رکن بڑہا ئینگے تو وہ بحر مثمن ہو جاےگی اور از اسکہ مثمن بحر موضوع
مسلم ہی پس مستزاد ہونا ثابت نہوگا لہذا مستزاد مثمن ہوگی اور اگر بحر مربع ہو
اور اسمین دو رکن فی مصراع زیادہ کرین تو وہ بحر مثمن ہو جاےگی اور
اگر ایک رکن فی مصراع بڑہائین تو وہ بحر مسدس ہو جاےگی اور مسدس و مثمن
ہونا بحر کا مسلم ہی پس ثبوت مستزاد نہوگا البتہ اگر ثبوت مستزاد کے لیے
کوئی وجہ ہو تو مضایقہ نہین جیسے سہ ہو ختم بہ نگاہے بڑہ جاتا نہ جنسین ہیں
پس اسکے ثبوت مین رکن دوم لینے لگا ہے بر وسیع ہوا اور تسبیع نہین آئی
مگر آخر مین اور بحر مثمن جو مستزاد ہوگی تو یہ دو رکن فی مصراع یا چہار رکن
فی مصراع اور مضاعف و مضاعف ہی بعض بحرا گئی ہی لیکن ایک رکن

کی مصراع اور تین تین رکن کی مصراع زیادہ تین رکن کے اسلئے کہ صورت اول مین بحر دو رکنی ہو جائیگی
اور صورت ثانی مین بحر چودہ رکنی ہو جائیگی حالانکہ یہ دونون صورتین اصلی
دائرہ سے خارج ہین لیکن بیت مین قید مثمن کی اس جہت سے ہی کہ فارسی مین
اصل اکثر بحور کی مثمن ہی بحیثیت عذب شعرا اور تصرف مین اصل سے مغایرت
ہوتی ہی پس مثمن مین اگر تصرف مستزاد کی جہت سے مغایرت ہوئی تو
اوسے عذب مثمن معتدل رکہے گی لیکن مسدس مین یہ دونون قباحتین جمع
ہونگی ایک کمی وزن کی اور دوسری تصرف مستزاد پس اس جہت سے
طبیعت زیادہ متنفر ہوگی **مسمط** بضم میم و فتح سین و تشدید میم دوم مفتوح
و طاے مہملہ دُر و رشتہ کشیدہ شدہ و سلک مروارید اور اصطلاح
شعرا مین اک قسم اقسام شعر سے ہی اور دوسری انواع صنایع سے ہی
اور اوسکو مسمط چارخانہ کہتے ہین اور جو قسم شعر سے ہی اوسکو صرف
مسمط کہتے ہین پس مسمط یہ ہے شاعر کسی بیت کے توافق اصلی کی بنا چند مصاریع
متفق الوزن و قافیہ پر رکہے اور قافیہ اصل بیت کا مخالف مصاریع متقدم کے ہو
اور وہ بیت مطلع ہوگی یا غیر مطلع پس جن بندون مین مصاریع متقدم مع
بیت اصلی طاق ہونگے اور وہ بیت مطلع ہوگی تو مصاریع متقدم ہم قافیہ
ہونگی ساتھ اوس بیت مطلع کے اور جو بیت غیر مطلع ہوگی بندہاے
دیگر مین تو مصاریع متقدم ہم قافیہ ہونگے بیت اصلی کے پہلے مصرع سے
اور قافیہ مصراع آخر بیت اصلی کا ہر بند مین متفق بقافیہ بند اول ہوگا
اور مخالف اپنے مصاریع متقدم سے اور جن بندون مین مصاریع متقدم
مع بیت اصلی جفت ہونگی تو مصاریع متقدم ہم قافیہ ہونگی اور بیت
اصل کے قافیے مختلف ہونگے مصاریع متقدم سے لیکن کبھی متفق بھی ہوتے ہین
حالت تسدیس مین حالانکہ وہ مصاریع مع بیت اصل جفت ہوتے ہین
اور حال مربع و مثلث کا مثل مصاریع طاق کے ہی بلحاظ مطلع و غیر مطلع

قائم پس مسمّط کی آٹھ قسمیں ہیں اور مصاریع مسمّطات میں سے کمتر اور دس سے زیادہ نہیں ہوتی معشّر متسّع مثمّن مسبّع مسدّس مخمّس مربّع مثلّث لیکن معشّر بضم میم و فتح عین مہملہ و شین معجمہ مفتوح و مشدد و بمعنی وہ گوشہ اور اصطلاح میں نظم دہ مصراعی میں فائق

شورش سودا گرفت باز گریبان من
آنچہ کہ از عقل بود کار بہ سامان من
خرمن آرام سوخت آتش افغان من
تا غم ہجر آتشی زد بدل و جان من
ہم نقصان این خبر جانب آن سر برید

سوی بیابان کشید بار دگر دامان من
گشت پریشان تر از حال پریشان من
مردم آبی نمود دیدہ گریان من
کورہ آہنگر است سینہ سوزان من
نزد من او را شبی بہر غذا آورید

متسّع بضم میم و فتح تائے فوقانیہ و تشدید سین مفتوحہ نہ تن شدہ من جراح اور اصطلاح میں نظم نہ مصراعی میں شجرۃ الحرز خیں

فایز باوج سدرہ اگر جبرئیل بود
فرمان بر کلیم اگر رود نیل بود
در نار اگر نشستہ نگارش خلیل بود
ایوب اگر بدرد مصیبت علیل بود
ہر گوشہ ہر کہ بود خدایش کفیل بود
خورشید بر فراز فلک لالہ در چمن
در سنگ لعل و گوہر نایاب در عدن
نیرنگ آب و سبزہ بہار گل و سمن
رخسارہ چشم و گوش و جبین و لب و دہن
بر اقتدار صانع عالم دلیل بود

در سیرگاہ خلد تسلسل سلسبیل بود
در روح پاک صاحب قدر جلیل بود
در سنگ مرغ یاد مر اصحاب فیل بود
در زیر تیغ حادثہ یحیی قتیل بود

بند دوم متسّع بند

آئینہ در دیار حباب سنگ در ختن
در شیشہ بادہ شمع بفانوس انجمن
لیلی میان محمل و یوسف بہ پیرہن
گردم نگاہ انجہ باسکان چشم من

مثمّن بضم میم و فتح تائے مثلثہ و تشدید میم مفتوحہ ہشت پہلو و ہشت کردہ شدہ اور اصطلاح میں نظم ہشت مصراعی میں لکھی سہ

ای شاد مصر دور ز کنعان چگونہ
ای یوسف از جدائی اخوان چگونہ

با حسن خویش در تہ زندان چگونۂ	در زیر گل چو چشمۂ حیوان چگونۂ
ای بخت خوش بخواب پریشان چگونۂ	تو در میان روضۂ رضوان چگونۂ
چون کار رفتگان دگرے نیست کار تو	محشر شتاب میکند از انتظار تو

مسبع بضم میم و فتح سین مہملہ و باے موحدہ مفتوح ہفت بخش کردہ شدہ اور اصطلاح مین نظم ہفت مصراعی ہے محررہ

ای باعث مرگ ناگہانی	وے دشمن دوستان جانی
گر تیغ لغف قسن برانی	با ہم ز تو لطف زندگانی
تا چند کنم عرق فشانی	بنما رخ خود بہ مہربانی
باز آ باز آ لن ترانی	بند دوم منہ
گاہے رخ خستہ می ندیدم	صد کوہ ظلم بسر کشیدم
از راحت و عیش ناامیدم	ہر چند کہ از جہان بریدم
ہر سو کہ بجائے خود دویدم	در کوچہ درد و غم رسیدم
عشق است بلائے ناگہانی	

مسدس بضم میم و فتح سین و تشدید دال مفتوح شش پہلو اور اصطلاح مین نظم شش مصراعی ہے جناب والد علام مرحوم بہ ستایش روضۂ حضرت خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا روحی فداہ

تا عرش از در این روضۂ عالی راہے است	چرخ قندیل در و حلقہ بابش ماہے است
بر درش ہر ملک از سجدہ ترقی خواہے است	ہر قدم محترم و شہد و الا جاہے است
نے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہے است	سجدہ گاہ ملک در روضۂ شاہنشاہے است

بند دوم منہ علیہ الرحمہ

سوئے اینجا بعصا آمد و دربانے کرد	چشم یعقوب ازین مقبرہ نورانی کرد
از پر خود مردمہ جنبانی کرد	اژدر از آیہ تطہیر ثنا خوانی کرد

جبریل

نے ادب است

گر بشنود

لے آخرہ

مخمس بضم میم و تشدید خاے معجمہ مفتوح پنج گوشہ کردہ اور اصطلاح ہے

مین نظم پنج مصراعی منہ علیہ الرحمہ بستایش روضۂ آنحضرت

سرم را سو بسو گردید طاری طرفہ سودائی | دماغم میگذارد بر سر عرش برین پائی
تنم را نیست یکدم راحت و آرام در جائی | دلم را برد از جا جذبۂ شوق تمنائی

هوائے خاک بوس آستان عرش فرسائے

ایضاً

جہان بر کرسی شہ پایہ گردون نہم پائے | کہ من بالا تر از عرش معلی یافتم جائے
ز دنیا و ما فیہا ندارم ہیچ پروائے | دلم را برد از جا جذبۂ شوق تمنائی
هوائے خاک بوس آستان عرش فرسائی

بند دوم مخمس منہ علیہ الرحمہ

چہ روضہ کز زمین بوسش سلیمانی کند موری | فلک را جز طواف آن ز گردش نیست منظوری
بہ نکہت جنت حوری برفعت عرش پر نوری | بصورت بیت معموری بمعنی سورۂ نوری
کلیم اللہ را طوری کلام اللہ را جائے

مربع بضم میم و فتح رائے مہملہ و تشدید موحدہ مفتوحہ بمعنی چار گوشہ اور اصطلاح مین نظم چہار مصرعے مین دقایق الانشا

فصل بہار آمد است از پے زیب چمن | قابل نظارہ شد جلوۂ سرو و سمن
جانب گلشن بیا ابر صفت نغمہ زن | یوسف گل میدہد نکہت خلق حسن

بند دوم مربع منہ

ز آمد نو بہار باغ چو بتخانہ شد | گشت رخ گل چو شمع باد چو پروانہ شد
بیشہ بلبل کنون گفتن افسانہ شد | گل ز خوشی پارہ کرد بر تن خود پیرہن

مثلث بضم میم و فتح ثائے مثلثہ و لام مشدد بمعنی سہ کردہ شدہ اور اصطلاح مین نظم سہ مصرعی ہے ؎ آگاہ کنید ہوشیارا + اے بردہ بغمزہ ہوش ما را + آموختہ صد فسون ادا را + بند دوم مثلث فریاد ز نرگس سیاہت + پیچیدہ و لشکرم یک نگاہت + طے کردہ ہزار رہ عارا + لیکن مستمط چار خانہ وہ بیت مخمس الاخرا ہے کہ جسمین چار قافیہ ہون تین قافیہ جداگانہ اور چوتھا موافق قصیدہ کے خواہ غزل کے مثال من سعدی ؎ من ماندہ ام مہجور از او درماندہ و رنجور از او + گویا کہ نیشے دور از او در استخوانم میرود + اور کبھی چار قافیون سے زیادہ بھی ہوتے ہین مثال ہے چہ باری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزاری + بہاری حسن گلزاری بعین و فتنہ قتالے

قول صاحب المعجم ہے کہ یہ سجع ہے اور اسکو سجع کہنا چاہیے نہ مسمط لیکن محقق
فرماتے ہین کہ غیر شعر مین یعنے نثر مین جب اعتبار قافیہ کا کرین اوسکو سجع کہنا چاہیے
اور سجع بیتی اواز قمری۔ اور سجع کی چار قسمین ہین۔ متوازی اور مطرف اور مردوف
اور اعنات۔ اول متوازی اوسمین حرف روی اور وزن وعدد مین برابر چاہیے
جیسے گُل و مُل اور بہار و شمار اور صبوری و دوری اور مہجوری و مخموری اور نظر و شکر
اور متوازی بضم میم و فتح تاے قرشت و کسر زاے معجمہ باہم برابر شوندہ دوم مطرف
اوسمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے اور وزن وعدد حروف مختلف
جیسے وقار و اطوار اور مثال و مال اور بود و وجود اور مطرف بضم میم و فتح طاے حطی و
راے مہملہ مشددہ وہ اسپ کہ جسکا سر و دم سفید ہو یا سیاہ اور دیگر اعضا برنگ دیگر
سوم مردوف یعنی آخر سجع مین دو فقرہ جو ہم قافیہ ہون اوسمین حرف رابطہ ہین کہ جو مقام سجع
مین دونجگہ ہو یا ایک حرف رابطہ لائین اور اوسی پر فقرہ ثانی معطوف ہو۔ مثال اول
خلاصہ مطلوبات بنی آدم قیام زندگیست و دلیل شاہد زندگی دوام بندگیست۔ مثال دوم
طاعتش موجب قربت است و شکر اندرش مزید نعمت۔ چہارم سجع اعنات (یعنے [illegible]
سوا حرف روی کے اور کسی حرف کا لزوم کرین جیسے قلم و علم۔ حالانکہ قلم کا قافیہ الم
کے ساتھ ہو سکتا ہے پس اسکو لزوم ما لا یلزم بھی کہتے ہین۔ اور متوازن اوسمین موافقت
دو لفظون کی وزن وعدد حروف مین چاہیے اور روی مختلف جیسے اعمار و ارزاق
اور مراتب و مراسم اور تحریر و تسوید اسے موازنہ بھی کہتے ہین اور یہ نثر مرجز ہے جو نظم
کمافی القرآن المجید) واتیناھما الکتاب المبین وھدیناھم علی الصراط المستقیم
اور نظم مین صنعت سجع کو ترصیع بھی کہتے ہین جیسا کہ قول صاحب المعجم ہے پس مولف
حقیر کہتا ہے کہ نظم مین اسکو صنعت ترصیع کہنا چاہیے اور نثر مین صنعت سجع تاکہ فرق ہو
صنعت نظم و نثر مین والا اقوال اعلیٰ مین بھی کوئی قباحت نہین اور دوسری نوع مین سجع
کہتے ہین کہ ایک مصراع ذو معنیین ہو کسی مسمی کے علم مین جیسے سجع اسم مولف نعت
صادق آل محمد جعفر حسن جناب والد مرحوم سجع اسم ناطق حسین مرحوم امر جو ہوے

رحل زانوی پیمبر مصحف ناطق حسین اور نظم سجع مین مستحسن یہ امر ہے کہ فعل ماضی و مضارع و حرف ضمیر و حرف رابطہ حتی المقدور نہ لائین اور اگر لائین معیوب نہین جیسا کہ کنیز فاطمہ مادر نواب سلیمان خان نے اپنا سجع خود کہا اور خوب کہا ہے سبز دکہ نخر کشتہ آسمان بدورانم ۔ کنیز فاطمہ و مادر سلیمانم ۔ لیکن فعل ماضی کا سجع مین لانا بندہ رہتا ہی بیت اگرچہ عام ہے ہر قسم کے شعر کو کہتے ہین لیکن خاصتہً وہ شعر کہ مثنوی کا ہو اور دونو مصرع باہمدیگر مقفے ہون مثال ہین مثنوی سحر حلال مصنفہ جدم ملا اہلی شیرازی ؎ ساقی ازان شیشہ منصور دم ۔ در رگ و ریشہ من صور دم ۔ اور مطلع پہلا شعر قصیدہ و غزل کا کہ جسکے دونو مصرع باہمدگر مقفے ہون اور اسی کو مصرع بھی کہتے ہین اور حسن مطلع وہ شعر کہ بعد مطلع کے واقع ہو اور مقطع وہ شعر کہ جسمین تخلص شاعر کا ہو اور وہ اکثر آخر کلام مین واقع ہوتا ہی اور کبھی وسط کلام مین اور کبھی تخلص کو مطلع مین بھی لاتے ہین بالجملہ ایسی غزل کے آخر مین بھی مقطع ہوتا ہے بطریق عادت کے والا درحقیقت ضرورت نہین ہے

باب ثانی شرح ارکان مین اور بعض اصطلاحات عروض کے بیان ہین جو مشتمل اور فوائد پر ہے اور اوسمین کئی فصلین ہین

فصل اولے اول شعر اک مقدار ہے کلام منظوم سے کہ جب شاعر اوس سے فارغ ہوتا ہے دوسری مقدار مثل اوسکے شروع کرتا ہے اور ہر مقدار کے حرف آخر کو اک جنس سے نگاہ رکھتا ہے اور شعر کی ان دونو مقدارون کو اک بیت کہتے ہین اور بیت کے معنے لغت مین گھر کے ہین اور اشتقاق بیت کا بیتوتت سے ہی اور بیوتت کے معنے شب گذاشتن ہے اور گھر کو اسی سبب سے بیت کہتے ہین کہ گھر جگہ رات بسر کرنے کی ہے اور مردم کو غالبًا رات کے وقت ملازمت گھر کے قیام کی ہوتی ہے نہ ملازمت اوس جگہ کے قیام کی جہان گھر نہو پس اوسیطرح بیت شعر اک بنا ہے کلام منظوم سے کہ ملازمت اوسکے تحفظ کی بیشتر رہتی ہے کلام منثور سے اور ہر بیت کے دو حصہ برابر ہوتے ہین جسکو ہمنے دو مقدارون کے ساتھ ابھی تعبیر کیا ہو پس وہ متحرکات و سواکن مین اک دوسرے کے برابر ہوتے ہین اور ہر حصہ کو اک مصرع کہتے ہین

اور مصرع لغت عرب میں احد مصراعی الباب یعنی اک پارہ ہوتا ہے در دو پارہ سے پس در دو پارہ سے جس پارہ کو چاہیں باز و فراز کر سکیں بے دوسرے کے اور جب دونو کو فراز کریں اک در ہو اسیطرح بیت شعر سے بھی جس مصراع کو چاہیں انشا کریں بے دوسرے کے اور جب دونو کو ملائیں اک بیت ہو اور جب یہ مقدمہ معلوم ہوا جاننا چاہیے کہ عروضی پہلے مصرع کے رکن اول کو صدر اور رکن آخر کو عروض کہتے ہیں اور دوسرے مصرع کے رکن اول کو ابتدا کہتے ہیں اور مطلع بھی اور رکن آخر کو ضرب کہتے ہیں اور عجز بھی اور باقی ارکان جو درمیان صدر و عروض کے ہیں اور درمیان مطلع و ضرب کے ہیں اونکو حشویت اور حشو کہتے ہیں (یعنی حشویت پنبہ میان ابرہ و استر و اگین یعنے بھرتی اول و آخر کے درمیان میں اور مراد لفظ صدر و ابتدا سے آغاز اک مصرع کا ہے اور اختلاف اسما واسطے آسانی تمیز کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ دونو مصرعوں کے پہلے رکنوں کو صدر کہیں یا ابتدا اور پہلے مصرع کے رکن آخر کو اسواسطے عروض کہتے ہیں کہ قیام بیت کا اوسی سے ہے اور عروض کے معنی چوب خیمہ کے ہیں کہ خیمہ اوسکے سات قائم ہوتا ہے پس جب پہلا مصرع اوس رکن پر تمام ہوگا معلوم ہوگا کہ یہ بیت کس وزن پر آئیگی اور کس بحر سے منشعب ہوگی اور چونکہ دوسرے مصرع کو پہلے مصراع پر عرض کرتے ہیں تاکہ موافقت وزن میں مثل اوسی کے ہو جائے پس مصرع آخر کے رکن آخر کو ضرب کہتے ہیں اوسی وجہ سے کہ یہ پہلے مصرع کے رکن آخر کا مثل ہے اور بعض تصرفات اسکے مبحث قوافی میں بیان ہونگی اور ضرب المثل (یعنے مثل چیزی اور دلیل در کلام) لغت عرب میں اک نوع و مثل ہے اور علی الاکثر یہ رکن آخر مصرع آخر کا قافیہ ہوتا ہے اور قوافی چند انواع پر ہوتے ہیں پس رکن آخر مصرع آخر کا اک ضرب ہو ضروب او اخر ابیات سے یعنی اک نوع ہے انواع قوافی سے

فصل ثانی

اور از بسکہ ہمنے بیت کو گھر کے سات تشبیہ دی اور خانہ عرب خیمہ و خبا سے ہوتا ہے کہ شاخ درخت سے بناتے ہیں یا بالوں سے بنتے ہیں اور خیمہ کو طناب و میخ سے استوار

کرتے ہین اور خیمہ کے دونو دامنون کے درمیان مین جبکہ وہ فراخ و کشادہ ہو تب
فاصلہ بھی ضروری ہوتا ہے پس مدار اوزان عروض کا اور بنا متحرکات و سواکن
شعر کے ان تینون رکنون پر رکھی گئی یعنے سبب اور وتد اور فاصلہ پر اور سبب
طناب کو کہتے ہین اور وتد میخ چوبین کو اور فاصلہ جدائی و فراخی درمیان مین دو
چیزون کے اور اصطلاح عروض مین کلمہ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور اوسکی دو قسمین
ہین۔ خفیف اور ثقیل۔ سبب خفیف کلمہ دو حرفی کو کہتے ہین جسکا پہلا حرف متحرک
اور دوسرا حرف ساکن ہو جیسے (دِگر) اسواسطے کہ یہ خفیف و سبک ہی تلفظ
مین اور الہ نطق اوسکے تلفظ سے جلد تر فارغ ہوتا ہے پس اصول عروض مین
اوسکی آٹھ مثالین ہین **فاودین** فاعلاتن۔ سے **مس تف** مستفعلن سے **علن**
مفاعیلن سے **مف** عو مفعولات سے اور صورت اوسکے لکھنے کی عروضیون کی اصطلاح
مین ہاے یک چشمی ہے جسکو ارقام ہندسہ مین صفر کہتے ہین اور اک الف ہے
کہ جسکو حساب مین اک شمار کرتے ہین مثال اوسکی یہ ہے ہ۱۔ ہا علامت متحرک کی
اور الف علامت ساکن کی اور اسواسطے اوس ہے کو علامت متحرک کی قرار دی
کہ بعض کلمات تازی و پارسی کے اواخر مین (ہے) علامت حرکت کی ہو لیکن تازی
مین جیساکہ نص قرآن مجید ہے ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی سلطانیہ
جب چاہا کہ یائی مالی و سلطانی کو متحرک کرین ہا اوسکے آخر مین الحاق کی تاکہ انکے
ماقبل کے فتحہ کی دلیل ہو اور محل وقف لیکن فارسی مین جیساکہ ہمہ و رمہ کہ ان
کلمات مین (ہے) فتحہ ماقبل کی دلالت کے لیے ہی ملفوظ نہین ہوتی اور سوا فتحہ
کے ضرورت کسی حرف کے سات محسوب نہین ہوتی کما عرّ ذکرہا فی القافیہ اور الف
کو اسواسطے دلیل ساکن کی گردانا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور جب متحرک ہوتا ہی
اوسے ہمزہ کہتے ہین اور علم الف کا اوس سے ساقط ہوتا ہی۔ اور سبب ثقیل وہ کلمہ دو حرفی
جسکے دونو حرف متحرک ہون اور بعد اسکے کوئی ساکن تلفظ مین نہ آئے جیسے دلم مین
دال اور لام متحرک ہی یا ہمہ و رمہ کہ ہا انکے تلفظ مین نہین آتی لیکن محض واسطے اظہار

حرکت ماقبل کے ہی یا مثل ان کلمات کے ۔ اور اصول عروض فارسی مین اسکی کوئی
مثال نہین اسلیے کہ سبب ثقیل اصول عروض فارسی سے نہین ہے لیکن عروض عربی
مین دو مثالین ہین ۔ عل مفاعلتن سے اور مت متفاعلن سے اور صورت اوسکے
خط کی عروض مین دو صفر ہین جیسے ہ ہ اور اسواسطے اسکو ثقیل کہتے ہین کہ دونون حرف
متحرک تلفظ مین گران تر ہوتے ہین اک حرف متحرک و ساکن سے اور کلمہ سہ حرفی کو
وتد کہتے ہین اور اسکی بہی دو قسمین ہین ۔ مجموع و مفروق لیکن وتد مجموع اوسے
کہتے ہین جسکے پہلے دو نو حرف متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہو جیسے وفا ولا اور اسکی
اصول افاعیل مین چار مثالین ہین مفا مفاعیلن سے علا فاعلاتن سے فعو فعولن سے
علن مستفعلن و فاعلن و متفاعلن سے اور صورت اوسکے تحریکی دو صفر ہین اور
ایک خط جیسے ہ ہ ا ۔ اور اسکو وتد مجموع اسوجہ سے کہتے ہین کہ دو حرف متحرک
باہم جمع ہوے ہین اور اسی کو وتد مقرون بہی کہتے ہین اور وتد مفروق وہ کلمہ سہ حرفی
کہ جسکے سرے کا حرف متحرک اور حرف وسط ساکن اور حرف آخر متحرک ہو ایسا متحرک
کہ بعد اوسکے کوئی ساکن ملفوظ نہو جیسے آمَدَ و نالَہ کہ ہا انکی بہی ملفوظ نہین ہوتی
محض واسطے اظہار حرکت کے ہے اور اسکی عروض مین تین مثالین ہین ۔ لات مفعولات
سے تفع مس تفع لن سے فاع فاع لاتن سے صورت اوسکے خط کی عروض مین دو صفر
اور ایک خط درمیان دو صفر کے ہے مثال ہ ا ہ ۔ اور چونکہ دو نو متحرک اوسکے
آپس مین جدائی رکہتے ہین لہذا اوسکو وتد مفروق کہا اور فاصلہ کی بہی دو قسمین ہین
صغری اور کبری ۔ فاصلہ صغری کلمہ چہار حرفی کو کہتے ہین جسکے تینون حرف اول کے
متحرک اور چوتہا حرف ساکن ہو جیسے بردم و بیرم یا صلہا و شہ فا اور اسکی اصول
اوزان عرب مین دو مثالین ہین علتن مفاعلتن سے اور متفا متفاعلن سے اور
اصول عروض فارسی مین کوئی اسکی مثال نہین اور اسکی تحریر عروض مین تین صفر
اور ایک خط اسطرح ہ ہ ہ ا ۔ اور فاصلہ کبری کلمہ پنج حرفی کو کہتے ہین جسکے چار حرف
اول کے متحرک اور پانچوان حرف ساکن ہو جیسے فشرد یا فعلتن اور اس فعل کو اصول

عروض عربی و فارسی مین کوئی مثال نہین اور یہ اشعار بلحجز زحاف خبل جسکو بکافہ
بھی کہتے ہین حاصل نہین ہوتا اور وہ زحاف خبل نہین آتا لیکن مستفعلن و
مفعولات مین پس مستفعلن سے فعلتن اور مفعولات سے فعلات باقی رہتا ہے
باجتماع خبن وطی **تکملہ بعد ذکر دو فصل الزحافات** اور ان دونو کو فاصلہ اس جہت سے
کہتے ہین کہ غایت متحرکات متواترکی کہ اشعار عرب مین ہوتی ہے یہ دونو فصل ہین
اور چونکہ تحرک متواتر کی دو صورتین ہین یا یہ سہ حرف یا بچہار حرف پس اول کو صغری
اور دوم کو کبری کہا۔ **فصل ثالث علت تقدیم سبب خفیف کے** ارکان عروض
مین یہ ہے کہ اقل حروف کہ مردم ساتھ اوسکے ناطق ہوسکتے ہین دو حرف ہین
حرف اولین متحرک تاکہ ساتھ اوسکے ابتدائی کلام کرین اور دوسرا حرف ساکن تاکہ
اوسکے اوپر خاموش ہون کیونکہ ابتدا سوا حرف متحرک کے نہین ہوسکتی اسواسطے
کہ حاصل نطق کیا ہے کہ نقل کرنا حال خاموشی سے طرف حال گویائی کے اور یہ
بدون تحریک آلۂ گویائی ممکن نہین اور محال ہے کہ تحریک آلت نطق سے حرف
ساکن پیدا ہوا اور جسطرح ابتدا سوا حرف متحرک کے ممکن نہین اوسیطرح وقف سوا
حرف ساکن کے ممکن نہین اور وہ حرف ساکن اوس جگہ یہ کہ متحقق ہوئی جیسے زدم
اور اوس جگہ کہ مقدر ہو جیسے ہمہ رمہ کہ بضرورت سکون (ہا) اوسمین الحاق کرتی
ہین اور (ہا) اگرچہ تلفظ مین نہین آتی لیکن وقف متکلم کا اوپر ساکن کے مقدر
ہوتا ہے اور بحکم اس بات کے کہ بناے کلام آمیزش و ازدواج پر ہی اور مقصود
سخن سے سمجھنا معانی مختلف کا ہے اور یہ مراد جب تک کلمات اپس مین وصل نہولن
میسر نہین ہوسکتی اور حرکت اآرات وصل سے ہی اور سکون علامات وقف سی
پس ضرور ہوئی یہ بات کہ متحرکات زیادہ ہون سواکن سے اور صناعت شعر مین حالت
اعتدال کی اس زیادت مین بھی لازم ہوتی ہے اور جب شاعر اپنے نظم مین سبب خفیف
سے بڑھا وتد مجموع لایا اور جب وتد مجموع سے تدرج کیا فاصلہ صغری تک پہونچا اور
یہ زیادت متحرکات سواکن شعری کی حد اعتدال تمام مین ہی اور جب اسپر بھی زیادتی

ہوگی تجاوز ہوگا اعتدال سے کسواسطے کہ حد اعتدال مین زیادت ایک چیز کی اوپر ایک
چیز کے یہان تک نہین ہو سکتی کہ سہ چند اوس چیز کی ہو جاوے لیکن ازبسکہ فاصلہ
کبریٰ سات ایک حرف متحرک کے اوپر فاصلہ صغریٰ کے زیادہ افزون نہین پس
بجہت قرب اعتدال کے اوسکو بھی منجملہ ارکان قرار دیا نہ منجملہ اصول ارکان اور جب
حرکات متواتر پانچ ہون تجاوز حد اعتدال سے حد کثرت تک پہونچے اور اس جہت سے
طبع راست بالکلیہ اوس سے پناہ ڈھونڈھی اور متنفر رہے اور لاجرم کسی شعر مین
مستعمل نہو اور وہ شخص کہ جسنے بہ تکلف فارسی مین پانچ متحرک کیے ہین خاطر نیاید
اور قریحت خراشیدہ کی ہے بیت نکرک زان زولبک ترکیش اگر تو بلہ کنی
بسرک تو بگرست بید را گر تو گلہ کنی ✦ مسن عنصری کذا فی المعجم لیکن یہ قرات شعر
سے ہے اور نہایت ناپسندیدہ ہے اور اعتبار سے ساقط ہے اور اسی علت سے
ارکان عروضی منحصر ہین دو سبب اور دو وتد اور دو فاصلہ پر اور مثالین ان سبکی
دستور پر مجموع درست کی گئین واسطے سہولت تفہیم کے (از لب گہر ریز دبیر منظوم)

فصل رابع اخفش کہ اک اہل نحو و ادب سے ہے اوسکے نزدیک فواصل [illegible]
نہین بلکہ وہ کہتا ہے کہ فاصلہ صغریٰ مرکب ہے دو سبب سے اک ثقیل اک خفیف
اور فاصلہ کبریٰ مرکب ہے سبب ثقیل و وتد مجموع سے حالانکہ اصول کو مرکب نہین
ہونا چاہیے۔ فقیہ نظر۔ مسن مؤلف راقمی کہ فاصلہ صغریٰ کو عموماً مین التوجیہ
مرکب نہین کہسکتے باین جہت کہ وہ عربی مین اصول ارکان سے ہے سو یہ اس محل
کا استفاعلن ہے البتہ فاصلہ کبریٰ عربی مین اصول ارکان سے نہین بلکہ منجملہ عوارض
ارکان ہے پس اوسکو عروض عربی مین مرکب کہسکتے ہین اور فارسی مین تو دونو
فاصلے اصول ارکان سے نہین بلکہ منجملہ عوارض ارکان فاصلہ صغریٰ بھی ہے اور
فاصلہ کبریٰ بھی لیکن فاصلہ کبریٰ بجہت ثقالت نہایت ناپسندیدہ ہے پس
فارسی مین ان دونو کو مرکب کہسکتے ہین فافہم۔ اور اوسی اخفش کا قول ہے
کہ اسباب تین ہین اور اوتاد تین ہین اور فواصل تین ہین۔ سبب خفیف و

متوسط و ثقیل و وتد مجموع و مفروق و کثرت - فاصلہ صغری و کبری و عظمی - مثال سبب متوسط کی - ایک متحرک اور دو ساکن جیسے کار بار مثال وتد کثرت - دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان عیان - مثال فاصلہ عظمی پانچ حرف متحرک اور ایک ساکن جیسے وہ مصراع مکلف و ناخوش - تنبیہ کہ قبل ازین مذکور ہوا یہ تحقیق کہ یہ شخص حقایق و دقایق علم تقطیع سے وقوف تمام نہین رکھتا تھا یا کیفیت استعمال دو ساکن و سہ ساکن سے کہ اشعار مین واقع ہوتے ہین غافل تھا اور ہم شرح تقطیع مین اس قسم کو بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے - الحق کہ ارکان عروض مین دو سبب اور دو وتد اور دو فاصلہ پر اور کچھ مزید نہین ہے اور جیسے کہ فاصلہ عظمی کہا ہے خود ایک جنون بالکمال اور ایک جہل مفرط ہے اور فساد اس قول کا قبل ازین مذکور ہوا اس جگہ حاجت اعادہ کی نہین اور ابراہیم عروضی فاصلہ کبری کو فاصلہ بضاد معجمہ کہتا ہے اور ابن جبار دونو فاصلون کو بضاد معجمہ کہتا ہے اور فرق دونون مین صغری و کبری کے لفظ کے ساتھ کرتا ہے - وجہ حصر یہ ہے کہ زبان عرب مین الفاظ کی یہی چھ قسمین مقرر ہین یعنی دو سبب دو وتد دو فاصلے کوئی لفظ عربی ان چھ حالتون سے خالی نہین ہو سکتا ہے اہل فارس نے کہ یہان جو تین قسمین اور نکالی لیتے ہین یعنے سبب متوسط اور وتد کثرت اور فاصلہ عظمی تیسری قسم کا تو وجود ہی نہین لیکن دو تو پہلی قسمین وہ بھی معتبر نہین شعر مین اگر اصلی حالت پر نہین رہتین چنانچہ تقطیع کے وقت سبب متوسط کے تیسرے حرف کو متحرک کرکے وتد مفروق اور وتد کثرت کے چوتھے حرف کو گرا کر وتد مجموع بنا لیتے ہین فصل خامس از انجا کہ سبب ثقیل اصول عروض فارسی سے نہین اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل اور کسی جزو سے ملیگا تین حرف متحرک یا زیادہ تین حرفون سے جمع ہونگے اور یہ شعر فارسی مین اعتدال سے خارج ہے لہذا فاصلہ صغری و کبری اصول عروض فارسی سے نہین اور یہ امثلہ اسکے فارسی مین کلمہ مفرد نہین بلکہ با آمیزش کلمہ دیگر ہین البتہ فاصلہ صغری اصول عروض عربی سے ہے کما قلت پس یہی وجہ ہے کہ رکن مفاعلتن و متفاعلن کے اصول ہونے کی عربی مین اور اصول سے ساقط ہونے کی فارسی مین اور فاصلہ کبری

اصول عروض عربی سے نہین اگرچہ حروف متحرک ومتوالی اشعار عرب مین چار تک
مستعمل ہین البتہ چار سے زیادہ مستعمل نہین اور اون حروف متحرک ومتوالی مین
چوتھا حرف بطریق زحاف کے پڑتا ہے اصلی نہین ہوتا مثل فعلتن کے کہ مستفعلن
سے ساتھ خبن وطی کے بنتا ہے اور اس اجتماع خبن وطی کو خبل کہتے ہین اور
اہل عرب باوجود استعمال ثقیل جانتے ہین چنانچہ اسی استعمال وثقل کی جہت سے
مکانفہ مین معاً جواز اسقاط ہر دو ساکن ہے اور معاً جواز ابقائے ہر دو ساکن بھی ہے
اور اسقاط احدہما لا بعینہ بھی جائز ہے کما یجی ذکرہ فی فصل التغییرات اور شعر
فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک ومتوالی سے مستعمل نہین بجہت خفت زبان فارسی
کے اور وہ بھی اصلی نہین ہوتا بلکہ تیسرا حرف متحرک بطریق زحاف پڑتا ہے مثل
فعلاتن وفعلن متحرک العین کے کہ فاعلاتن وفاعلن سے بخبن حاصل ہوتے ہین
اور اوسین بھی تخفیف کے واسطے تسکین حرف اوسط جائز ہے بشرط عدم التقائے
وابطال نظام کما سیاتی ذکرہ فی زحاف التسکین اس بیان سے حکم تحریک اول
واوسط شعر کا بخوبی معلوم ہوگیا **الفصل السادس** باقی رہا حکم تحریک اواخر شعر
کا یعنی اعاریض وضروب کا پس حکم اوسکا یہ ہے کہ عربی وفارسی مین آخر کسی شعر کا
متحرک نہین ہوتا جیسا کہ اول شعر ساکن نہین ہوسکتا اسلیے کہ ابتدا بسکون محالات
سے ہے اسیطرح تحریک آخر شعر کی مسلم نہین بنا بر اصول قواعد عروض کے لیکن بربنائے
قیاس ازروے وضع تحریک آخر رکن کی تالیفات مین چار حال سے خالی نہوگی یا
بیک حرکت یا بدو حرکت یا بسہ حرکت یا بچہار حرکت لیکن دو حرکتین مثلاً اسطور پر کہ ایک
رکن مین سبب ثقیل موخر ہو وتد مجموع سے جیسے مفاعل بتحریک عین ولام بدو حرکت
یہ ناجائز ہے یا سبب ثقیل موخر ہو وتد مفروق سے جیسے فاع ل ت بتحریک عین ولام
وتا بسہ حرکت یہ بھی ناجائز ہے یا جب دو سبب ثقیل موخر ہون وتد مجموع سے تالیفات
سباعی مین جیسے علن م ت م ت بتحریک ہر یک چہار حرف آخر یہ بھی ناجائز ہے
بجہت جمع ہوجانے فاصلہ کبری کے نفس رکن مین اور با آمیزش رکن مابعد

پس یہی باعث ہے کہ سبب ثقیل کو اصول مین کسی رکن کے آخر مین نہین لاتے
ہین کسواسطے کہ جب سبب ثقیل کسی اور رکن مابعد سے ملیگا چار حرف متحرک
جمع ہونگے مثلاً مفاعل مفاعیلن حالانکہ یہ جائز نہین کما قیل - اور از روے
زحاف بھی دو حرکتون کا یا تین حرکتون کا یا چار حرکتون کا جمع ہوتا آخر رکن
مین جائز نہین چنانچہ معاقبہ و مراقبہ مین سقوط ہر دو ساکن اسی جہت سے
ناجائز ہے کہ مفاعیلن بہ قبض و کف مفاعل رہیگا دو حرکتین آخر رکن مین
جمع ہونگی اور جب مابعد کا رکن کہ اوسمین اول وتد مجموع ہوگا اس رکن سے
ملیگا فاصلہ کبری ہو جائیگا اور یہ ممتنع ہے جائز نہین اور تین حرکتین یا چار
حرکتین آخر مین از روے زحاف نہین جمع ہو سکتین اس جہت سے کہ کوئی
زحافات مفرد و مرکب سے ایسا نہین کہ جسکا یہ عمل ہو لیکن ایک حرکت آخر
رکن مین از روے زحاف جائز ہے بین القومین بلا خلاف جیسے مفاعیل بضم
لام مکفوف ساتھ شرط اس بات کے کہ وہ رکن مزاحف اوائل شعر مین واقع ہو
باستثناے اعاریض و ضروب کسواسطے کہ اعاریض و ضروب مین تو تحرک بالآخر
ممتنع ہے بلا خلاف کما فات. اور یہی وجہ ہے کہ معاقبہ و مراقبہ مین اور ورسکے
مفاعیل مکفوف لانا جائز ہے لیکن از روے وضع کے تحریک آخر رکن کی بھی
جائز ہے ساتھ شرط اس بات کے کہ جس رکن اصلی مین تحرک بالآخر ہو اوسکے
اول دو سبب خفیف متوالی ہون تا دو خفتین جمع ہون مقدم اور بعد اوسکے تحرک
بالآخر ہو تو مضائقہ نہین اور کوئی ایسا رکن نہین تا بعات مین لیکن مفعولات بضم تا
بلا تنوین پس حاصل یہ ہوا کہ سوا مفعولات کے تحرک بالآخر کسی رکن مین جائز نہین
وضع مین اور آخر مفعولات متحرک ہی بجہت واقع ہونے وتد مفروق کے آخر رکن مین ورد و حرکی
شرط یہی ہے کہ اوسط شعر مین یہ رکن واقع ہو ورا اعاریض و ضروب کے حالانکہ مفعولات اعاریض و
ضروب مین واقع ہوتا ہی نہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ مفعولات مین وتد مفروق بجہت تقضا تالیف ہی جیسا کہ
وتد مفروق مقدم دو سبب کے نوع لاتن منفصل مین ہے اوسیطرح تالیف دیگر مقتضی اسکے عکس کی ہوا

یعنے دو سبب مقدم ہون وتد مفروق سے جیسے مفعولات کما سیاتی ذکرہ فی فصل لبناء
الابعد تالیف مفعولات سے ثقل تحرک بالآخر دفع کیا گیا بزخاف وقف بمقام اعاریض
وضروب عربی و فارسی مین پس یہ بدون وقف مستعمل نہین ہوتا اعاریض و ضروب
مین اور یہی وجہ ہے کہ مفعولات کو بضم التاء علامتین کہتے ہین کسواسطے کہ اگر
متحرک نہ کہین تو لامحالہ ساکن کہینگے کہ ضد تحریک کی سکون ہے حالانکہ ساکن
نہین کہسکتے اسلیے کہ وتد مفروق کا آخر حرف متحرک ہوتا ہے نہ ساکن پس ضرور
ہوا کہ تامی مفعولات کو متحرک رکھتے اولا بہ نظر اقتضاے تالیف دو سبب
خفیف متوالی باول رکن کما قلت اور ثانیاً تسکین بہ نظر دفع ثقل تحرک آخر شعر
جیسا کہ معمول عروضیان عرب و فارس کا ہے اور یہی مناسب تھا از روے
قیاس صحیح کے اور بلا تنوین اسلیے کہا کہ اگر تاے مفعولات مین نون تنوین لاحق
کرین تو آٹھ حرف ہو جائینگے اور چار سبب متوالی جمع ہونگے اصل مین حالانکہ
یہ اصول عروض عربی و فارسی سے خارج ہے کسواسطے کہ ارکان اصول بالجملہ
خماسی ہین یا سباعی اور ثمانی نہین ہین الحمدللہ کما ھو اھلہ و مستحقہ

الفصل السابع بحکم اس بات کے کہ کلام منظوم اوپر کسی ارکان سہ گانہ کے
علی سبیل الانفراد خوش آیندہ و مقبول طبایع و ملذ نہین ہوتا یعنے تنہا تکرار یک جزو
سے وزن مستعذب نفوس نہین ہوتا مثال اسباب خفیف منفرد کی جیسے شعر
تا کے مارا در غم داری + تا کے بر ما آری خواری + بروزن فعلن فعلن فعلن
فعلان سبب رکن مسکن العین دو بار بحر متدارک مثمن مخبون مسکن یا مقطوع
مثال اسباب ثقیل کی شعر مین محالات سے ہے البتہ نثر مین یہ مثال ہے مصرع
پسر تو زجہ نشد و زبے ہنر تو + مثال تنہا اوتاد مجموع کے شعر
چرا عجب ندارم از نگار من + کہ یگانہ برون شد از کنار من + بروزن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن دو بار بحر رجز مسدس مقبوض – مثال تنہا اوتاد مفروق کی
مصرع آنچہ از ستم بر وی من رسید + بروزن فاعلات فاعلات فاعلات

رمل مسدس مکفوف ومقصور اسلیے کہ تحریک باخر شعر نہین ہو سکتی۔ مثال
تنہا فاصلہ صغری کی۔ شعر۔ چکنم صنما چو دلم سندی + بکشم زتو ہرچہ کنی زجفا
بروزن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن سب رکن متحرک العین بحر متدارک مثمن مخبون
مثال تنہا فاصلہ کبری کی۔ مصرع منم من زبرمن نہ بروی + بروزن فعلتن
فعلتن فعلتن رجز مسدس مخبول۔ پس اسی جہت سے رکن رباعی کو جیسے
فعلن اور رکن سداسے کو جیسے مفعولن ومفاعلن کہ تکرار اسباب واوتاد
سے بنی این اصول شعر سے نہین شمار کرتے اگرچہ مشتقات فعلی سے ہین
اور جو رکن کہ دراز ہوگا مثلاً مفعولاتن پس وہ بہی ملذ نہوگا اسوجہ سے کہ اقتضاے
طلالت کرتا ہے پس زیادہ سباعی سے اور کم خماسی سے اصول مین کوئی رکن نہین
مثال خماسی کی۔ جیسے فعولن فاعلن۔ مثال سباعی کی۔ جیسے مفاعیلن فاعلاتن

الفصل الثامن ہرگاہ کہ اجزاے سہ گانہ علی سبیل الانفراد مقبول طبائع
نہوی تو اونکو آپس مین ترکیب دی تا اینکہ اونسے ترکیب اون اوزان کی
حاصل ہوی کہ کلام منظوم اوپر اون اوزان کے مقبول طبائع ومستعذب نفوس
آیا پس انقسام عقلی بشرط مستعذب نفوس وطبائع ان ارکان سہ گانہ کی ترکیب
مین بایکدگر تین صورتون سے زیادہ نہین۔ ترکیب وتد وسبب۔ ترکیب وتد
وفاصلہ۔ ترکیب سبب وفاصلہ۔ اور یہ ترکیب سبب وفاصلہ باطل ہوگی
اسلیے کہ فاصلہ فی نفسہ مرکب ہر دو سبب سے جب ایک سبب اور سات
اوسکے ترکیب دین اک جزو حاصل ہوگا مرکب اسباب منفردہ سے اور قاعدہ
ہر ایک رکن کی ترکیب کا سات ایک رکن کے مخل ہوگا پس دو سبب اور ایک وتد
اوسکے مقام پر لائے تا اینکہ تین ترکیبین حاصل ہوئین۔ ایک سبب اور ایک وتد
اور دو سبب اور ایک وتد اور ایک وتد اور فاصلہ۔ اور ان تین ترکیبون سے
دس وزن حاصل ہوئے کہ بنا جملہ اشعار عرب وعجم کی انپر ہے اور عروضی انکو اجزا
اور افاعیل عروض اور اصول افاعیل وتفاعیل ومفاعیل وافعال ومثال تماثیل

وارکان و اوزان و سواد و افاعیل سالمہ کہتے ہین اور خلیل بن احمد جو واضع
اس فن کا ہے اوسنے انکو فواصل سالمہ کہا ہے (یعنے اجزاے جداگانہ ال
اون تغیرات سے کہ علم عروض مین واقع ہوتے ہین) اور چونکہ یہ ارکان فعل
سے مشتق ہین اسی جہت سے انکا نام افاعیل و تفاعیل رکھا جیسے اہل موسیقی تنا
اور تونے وغیرہ کو تا ونن یعنے تن سے عبارت کرتے ہین - اور ان افاعیل
دہ گانہ سے دو وزن ترکیب سبب و وتد سے حاصل ہوئی یعنے جب سبب کو
اوپر وتد کے مقدم رکھا فاعلن حاصل ہوا بروزن یاسمن اور خط اوسکا عروض
مین ایک صفر ہے اور ایک خط کہ بعد اوسکے دو صفر ایک خط باین مثال ۱۰۱۰۰
اور جب وتد کو سبب پر مقدم کیا فعولن حاصل ہوا بروزن نگارم اور خط اوسکا
عروض مین دو صفر ایک خط پھر ایک صفر اور ایک خط باین طور ۱۰۱۰۰- اور
ہر ایک ان دونون سے مرکب ہے پانچ حرف سے تین متحرک اور دو ساکن اور
اصول اوزان عروض مین کوئی جزو کمتر پنج حرفی سے نہین ہوتا پس سوا فع کی
کے رباعی و ثلاثی کا وجود نہین اور ترکیب دو سبب اور ایک وتد سے چھ جزو
حاصل ہوے تین ترکیب دو سبب اور ایک وتد مقرون سے اور تین دو سبب
اور ایک وتد مفروق سے لیکن تین اول جب دو سبب خفیف کو اوپر ایک وتد
مقرون کے مقدم رکھا مستفعلن حاصل ہوا بروزن دلارمن اور خط اوسکا
عروض مین ایک صفر ایک خط پھر ایک صفر ایک خط بعد اوسکے دو صفر ایک خط
باین نہج - ۱۰۱۰۱۰۰ - اور پھر وتد مقرون کو اسباب پر مقدم رکھا مفاعیلن
حاصل ہوا بروزن نگارینم اور خط اوسکا عروض مین دو صفر ایک خط پھر دو بار
ایک صفر ایک خط باین طریق ۱۰۱۰۱۰۰- اور پھر وتد کو درمیان دو سبب
خفیف کے لائے فاعلاتن حاصل ہوا بروزن ے نگارم خط اوسکا عروض مین
ایک صفر ایک خط پھر دو صفر ایک خط بعد ہ ایک صفر ایک خط اس طرح ۱۰۱۰۰۱۰
لیکن تین وزن آخر جب دو سبب خفیف کو اوپر ایک وتد مفروق کے مقدم کیا

مفعولات حاصل ہوا بروزن حل شد تازہ اور خط اوسکا عروض مین دو بار ایک صفر ایک خط پھر دو صفر اور ایک خط درمیان باین مثال ۰۱۰۱۰۱۰ - اور پھر وتد مفروق کو اوپر دو سبب خفیف کے مقدم رکھا فاع لاتن حاصل ہوا بروزن پیرجانی اور پھر وتد مفروق کو درمیان دو سبب خفیف کے لائے مس تفع لن حاصل ہوا اور یہ دونون فعل وزن وخط مین موافق اون دو وزن فعلون کے ہین کہ ترکیب دو سبب اور ایک وتد مجموع سے حاصل ہوے لیکن ترکیب مین مخالفت ہے اور مخالفت ترکیب سے مخالفت اجزا کی لازم آئی جیسا کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہو گی اور خلیل نے چونکہ تعدید فواصل سالمہ مین اوزان کا اعتبار کیا ہے افاعیل عروض کو آٹھ لایا ہے اور چونکہ ہمنے اجزا و افعال دونو کو شمار کیا ہے پس ہم فواصل کو دس کہتے ہین اسلیے اگرچہ اوزان تلفظ مین اٹھ سے زیادہ نہین لیکن بحقیقت اجزا دس ہین اور یہ چھ فعل کہ شمار کیے ہمنے مرکب ہین چار متحرک اور تین ساکن سے اور اصول افعال عروض مین کوئی جزو زیادہ بلحاظ حرفی سے نہین اور انکو سباعی کہتے ہین اور ترکیب یک وتد و فاصلہ سے دو فعل حاصل ہوے جب وتد کو اوپر فاصلہ کے مقدم رکھا مفاعلتن حاصل ہوا بروزن بتا چکنم صورت اوسکے خط کی عروض مین یہ ہے دو صفر ایک خط پھر تین صفر ایک خط اسطرح سے ۰۰۱۰۰۰۱۰ - اور جب فاصلہ کو وتد پر مقدم رکھا متفاعلن حاصل ہوا بروزن چکنم بتا صورت اوسکے خط کی عروض مین یہ ہے تین صفر ایک خط پھر دو صفر ایک خط باین طریق ۰۰۰۱۰۰۱ - اور یہ دونو جزو مرکب ہین پانچ متحرک اور دو ساکن سے اور اسی جہت سے پر ان دونون وزنون کے شعر پارسی خوش نہین آتا اور ترتیب افاعیل دہ گانہ کی یہ ہے خماسی فعولن فاعلن سباعی مفاعیلن مستفعلن فاعلاتن مفاعلتن متفاعلن مفعولات بلا تنوین بضم تا فاع لاتن - مس تفع لن پس ارکان اصلی عروض عربی کے بحقیقت دس ٹھرے جو مذکور ہوے اور تلفظ مین آٹھ اسلیے کہ فاعلاتن و مستفعلن متصل و منفصل متحد ہین تلفظ مین

اور ارکان اصلی عروض فارسی کے بتحقیق سات ہین فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن پس تفیع لن مفعولات بضم التاء بلا تنوین اور تلفظ مین پانچ اسلیے کہ فاعلاتن و مستفعلن متصل و منفصل متحد ہین تلفظ مین اور فارسی مین فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن کو اصول سے ساقط کیا ہے

الفصل التاسع اور ان خماسے و سباعی سے بر بناے قیاس بتیس تالیفین ممکن ہین آٹھ تالیفین خماسے کی اور چوبیس تالیفین سباعی کی لیکن تالیفات خماسی کہ آٹھ ہین باین شمار چار تقدیم سبب خفیف یا سبب ثقیل وتد مجموع یا وتد مفروق پر اور چار تقدیم وتد مجموع یا وتد مفروق سبب خفیف یا سبب ثقیل پر۔ اور یہ بیان جدا جدا امثلہ کے لکھنے سے بخوبی ذہن نشین طلبا ہوتا ہے

باین ترتیب

تقدیم سبب خفیف وتد مجموع پر	فاعلن
تقدیم سبب ثقیل وتد مجموع پر	ع لاعلن
تقدیم سبب خفیف وتد مفروق پر	فا فاع
تقدیم سبب ثقیل وتد مفروق پر	ع لافاع
تقدیم وتد مجموع سبب خفیف پر	فعولن
تقدیم وتد مجموع سبب ثقیل پر	مفاع ل
تقدیم وتد مفروق سبب خفیف پر	فلاع فا
تقدیم وتد مفروق سبب ثقیل پر	فاع ع ل

پس ان امثلہ مین دو صورتین مستعمل ہین ایک یہ کہ وتد مجموع مقدم ہو سبب خفیف پر۔ دوسرے یہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وتد مجموع پر اول فعولن ثانی فاعلن اور یہ دونون اصول شعر تازی سے ہین لیکن ثانی اصول شعر فارسی سے نہین کما قلت باقی رہین چھ شکلین اور وہ سب نامستعمل ہین اسلیے کہ باعث وتد مجموع کی سات سبب ثقیل کے یہ تقدیم و تاخیر سبب ثقیل دونو صورتون مین

ناخوش ہے کسواسطے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی حرکات اربع لازم آتی ہی اورتاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر رکن مع ماقبل متحرک ہوتا ہے اور دو حرکتین آخر رکن مین جمع ہوتی ہین حالانکہ یہ جائز نہین اورتالیف سبب ثقیل کی ساتھ وتد مفروق کے بہ تقدیم وتاخیر سبب ثقیل ان دونو شکلون سے شکل اول مین آخر رکن متحرک ہوتا ہے اور شرط جواز کی نہین پائی جاتی یعنے قبل اوسکے دو سبب خفیف نہین ہین کیلئے کہ یہ رکن خماسی ہے سباعی نہین اور شکل ثانی مین آخر رکن مع ماقبل متحرک ہوتا ہے دو حرکتین آخر رکن مین جمع ہوتی ہین یہ بھی ناجائز ہے اورتالیف سبب خفیف کی ساتھ وتد مفروق کے اسمین بھی وہی قباحت تحریک آخر کی ساتھ فقدان شرط جواز کے پائی جاتی ہے اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن کی ساتھ فاعلن کی ہوتی ہے اور تکرار تازیبا ہے خوب نہین ہے کیونکہ یہی تکرار تو فاع لاتن ومس تفع لن مفروقی مین بھی ہے ساتھ مجموعی کے حالانکہ وہان جائز ہی اور یہان ناجائز۔ **جواب من مؤلف** وجہ یہ ہی کہ رکن مین لانا وتد مفروق کا خالی ثقل سے نہین ہوتا اسلیے کہ یہ بہ نسبت وتد مجموع کے فی نفسہ ثقیل ہے لیکن تدارک دفع ثقل اسباب خفیف سے کیا جاتا ہی نہ ایک سبب سے کیونکہ تعداد ایک سبب کے حروف کی ایک وتد مفروق کے حروف کی تعداد سے کم ہے پس قلت کثرت پر کیونکر غالب آسکتی ہے اور خماسی مین دو سبب خفیف لا نہین سکتے کہ سباعی ہو جائیگا لہذا فاع لن مفروقی خارج ہوا اعتدال سی فافہم اور اسیطرح مستفع لن مفروقی مین بھی کہ بہم دو ثقل جمع ہوتے ہین ایک سبب ثقیل دوسرا وتد مفروق اور ظاہر ہے کہ یہ دو ثقیل ہین پس تدارک دفع ثقل ایک سبب خفیف سے کہ آخر مین رہتا ہی ممکن نہین فافہم لیکن سباعی تیس ازروے قیاس بناء سباعی مین تقدیم وتاخیر وتوسیط اسباب کی وجہ سے بیس تالیفین ممکن ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون

یہ ایک شکل ہوئی اور جب وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہ دو شکلین ہوئیں
اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے واقع ہو تین شکلین ہوئیں اور
جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع ان تینون شکلون مین آئے چھ شکلین ہوئیں
اور یہ تا لیفین خالی ثقل وگرانی سے ہین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف
ان چھ شکلون مین آئے بارہ شکلین ہوئیں اب دو شکلین ان اسباب کی اور
اور باقی رہین ایک شکل سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل موخر اور دوسری
شکل سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر لیس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب
ثقیل جب دونو وتدون سے ملے بارہ شکلین نکلین ویسی ہی ان دونون کے
انضمام سے دونو وتدون کے ساتھ بھی بارہ شکلین اور نکلین اور یہ بارہ اور
بارہ چوبیس تالیفین ہوئیں اور یہ بیان جدا جدا احصا کرنے سے بخوبی ذہن نشین
مستعد یان ہوتا ہے۔

تقدیم دو سبب خفیف وتد مجموع پر	مستفعلن
تقدیم سبب خفیف کی سبب ثقیل و وتد مجموع پر	فا مت علن
تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر	مفاعیلن
تقدیم وتد مجموع سبب خفیف و ثقیل پر	علن فا مت
وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف	فاعلاتن
وتد مجموع درمیان اول سبب خفیف آخر سبب ثقیل	فاعلن مت
تقدیم دو سبب خفیف وتد مفروق پر	مفعولات
تقدیم سبب خفیف کے سبب ثقیل و وتد مفروق پر	فا مت فاع
تقدیم وتد مفروق دو سبب خفیف پر	فاع لاتن
تقدیم وتد مفروق کے اوپر سبب خفیف و ثقیل کے	فاع فا مت
وتد مفروق میان دو سبب خفیف	مس تفع لن
وتد مفروق درمیان اول سبب خفیف آخر ثقیل	فا فاع مت

تقدیم دو سبب ثقیل و تد مجموع پر	م ت م تعلن
تقدیم سبب ثقیل کی سبب خفیف و وتد مجموع پر	متفاعلن
تقدیم وتد مجموع دو سبب ثقیل پر	علن م ت م ت
تقدیم وتد مجموع کی اوپر سبب ثقیل و خفیف کے	علن متفا
وتد مجموع درمیان دو سبب ثقیل	م ت علن م ت
وتد مجموع درمیان اول سبب ثقیل آخر خفیف	م ت علن فا
تقدیم دو سبب ثقیل وتد مفروق پر	م ت م ت فاع
تقدیم سبب ثقیل کی سبب خفیف و وتد مفروق پر	م ت فا فاع
تقدیم وتد مفروق دو سبب ثقیل پر	فاع م ت م ت
تقدیم وتد مفروق کی اوپر سبب ثقیل و خفیف کے	فاع م ت فا
وتد مفروق درمیان دو سبب ثقیل	م ت فاع م ت
وتد مفروق درمیان اول سبب ثقیل آخر خفیف	م ت فاع فا

یہ چوبیس تالیفات سباعی مؤلف ہین دو سبب اور ایک وتد سے اور نہین چاہیے
کہ دونون سبب ثقیل ہون بسبب جمع ہونے توالی حرکات اربع کے آخر مین یا
اول مین یا بجہت جمع ہونے دو حرکتون کے آخر مین کہ وہ آمیزش رکن دیگر چار
حرکتین ہوجائیگی یا بجہت تحریک آخر رکن کے یا بجہت تقدیم سبب ثقیل سبب خفیف پر
پس ان تالیفات بست وچہار سے بسبب توالی حرکات
اربع کے تالیف ہفتم وہشتم و دوہم و دوازدہم کہ یہ مجموع چار ہین خارج ہوئین
اعتدال سے بلا خلاف اور بجہت جمع ہونے دو حرکتون کے آخر مین نہم دوازدہم
چاردہم پانزدہم ہفدہم ہجدہم کہ یہ مجموع چھ ہین خارج ہوئین اعتدال سے
بلا خلاف اور بجہت تحریک آخر رکن کے سات عدم شرط جواز کے یعنی سات ہونے
دو سبب خفیف متوالی کے اول رکن مین تالیف دہم دوبارہ اور شانزدہم بست و دوم
کہ یہ مجموع تین ہین خارج ہوئین اعتدال سے بلا خلاف اور جو تالیفین کہ جنمین

سبب ثقیل مقدم ہے سبب خفیف پر وہ تالیفات نوزدہم و بستم و بست و یکم و بست دوم و بست و چہارم مجموع پانچ ہین بحکم اس قاعدہ کے کہ ثقل کو فرق خفت پر نہین ملتا ہے پانچون خارج ہوگئین اعتدال سے نزدیک عروضیان فارسی کے فقط اور نزدیک سارے عروضیان عرب کے انہین سے خاصتہً وہ داخل اصطلاح رہین یعنے متفاعلن و متفاعلتن بجہت اسکے کہ انہین سبب خفیف و وتد مجموع سے تدارک دفع ثقل کیا گیا ہے ساتھ ترتیب متناسب کے اور انہین عیوب ثقل کم ہے بہ نسبت تالیفات دیگر کے کہ جو اس جنس سے ہین یعنے تالیف بست و یکم و بست دوم و بست و سوم و بست و چہارم کہ یہ عیوب ثقل سے مملو ہین ساتھ ترتیب نامتناسب کے اور اس جگہ حاجت زیادہ تفصیل کی نہین بصیر خبیر اندک غور مین سمجھ لیگا اسلیے کہ تالیفات مین وجوہ عیوب ثقل اور وجوہ عیوب ترتیب نامتناسب کا اکثر بیان ہوا ہے اب باقی رہین تالیفات سے اول دوم سوم چہارم پنجم ششم یعنی مستفعلن متفاعلن فاعلاتن مفعولات بالضم تا بالتنوین فاع لاتن مس تفع لن۔ یہ سب متفق علیہ اصول سے ہین عربی و فارسی مین — توضیح بالایجاز حاصل ان بیانات کا یہ ہے بطور کلیہ کے کہ اصول عرب مین از روے وضع اوایل ارکان مین چار حرف متحرک و متوالی کا جمع ہونا جائز نہین الا بطریق زحاف اور اوسکو بھی خالی ثقل سے نہین جانتے اور آخر رکن مین از روے وضع ساتھ شرط تقدیم دو سبب خفیف متوالی کے ایک حرف متحرک جائز ہے سوا عروض و ضرب کے کہ وہان آخر رکن ساکن کرلینگے اور بطریق زحاف بھی ایک حرف متحرک آخر رکن مین جائز ہے سوا عروض و ضرب کے اور اصول عروض فارسی مین از روے وضع اوائل ارکان مین تین حرف متحرک کا جمع ہونا جائز نہین الا بطریق زحاف اور اوسمین بھی تسکین حرف اوسط کرلیتے ہین واسطے دفع ثقل کے اور آخر ارکان مین از روی وضع ایک حرف متحرک جائز ہے ساتھ شرط تقدیم دو سبب خفیف متوالی کے سوا عروض و ضرب کے اور بطریق زحاف

بھی ایک حرف متحرک آخر رکن مین جائز ہے سوا عروض و ضرب کے خاتمہ
اور اون ارکان دو گانہ سے مس تفع لن منفصل یا مفروقی یا منقطع مختص ہے
بحر خفیف و مجتث و جدید سے اور فاع لاتن منفصل یا مفروقی یا منقطع خاص
ہے بحر مضارع و قریب و مشاکل سے اور اونہین ارکان عشرہ سے بحور منفک
ہوے ہین

باب ثالث

اور اوسمین چند فصلین ہین **فصل** ارکان عشرہ مذکورہ دو حال سے خالی نہین
سالم ہوتی ہین یا مزاحف۔ لیکن سالم اونہین کہتے ہین کہ جسمین کسی قسم کا تغیر
نہوا ہو اور اونہین کو اوزان سالم اور اصول بھی کہتے ہین جیسے مفاعیلن و
مستفعلن وغیرہ کما مر لیکن مزاحف بفتح حاے حطی وہ رکن کہ جسمین تغیر واقع
ہوا ہو ماخوذ زحف سے بفتح زاے معجمہ و سکون حاے حطی معنے اوسکے لغت
مین نشانے سے دور پڑنا تیر کا ہے جیسے لغت عرب مین سہم زاحف اوس
تیر کو کہتے ہین کہ جو نشانے سے دور پڑے اور شک نہین کہ رکن بعد تغیر کے
اصل سے دور ہوتا ہے اور زحافات و ازاحیف و زحافات یہ جمعین زحف
کے ہین اور زواحف و زحوف بھی جمعین آئے ہین کذا فی مصباح المنیر لیکن
اطلاق زحاف کا مفرد پر متفق علیہ ہے من عروض سیفی مرحوم اور اصطلاح
مین زحاف چند تغیرات کو کہتے ہین کہ اصول افاعیل مین واقع ہوتے ہین
اور جیسا کہ انکو تغیرات کہتے ہین علل بھی کہتے ہین اور جس رکن مین تغیر
و علت و زحف واقع ہو اوسکو متغیر بفتح یاے تحتانی اور معلول و مزاحف
کہتے ہین جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین لیکن بعضی زحاف اوس تغیر
کو کہتے ہین کہ بنا مین جائز ہو یعنی ارکان اصلی نامتغیر ہین لیکن شعر بغیر اوسکے
بہتر ہوا اور یہ شرط بنا بر اصول اہل عرب کے ہے بخلاف اصول فارسی کے کہ
ارکان مزاحف کو بہتر جانتے ہین اوزان سالم سے اور اوزان مزاحف کو بھی

اصول سے جانتے ہین یا کم اصول ہین بلکہ اوزان سالم کو بمقابلہ مزاحف خالی از ثقل
سے نہین جانتے جیسا کہ دوائر مزاحفہ فارسیہ سے ظاہر ہوگا - اور بعض ساکن
کرنے کو اور ساقط کرنے کو حرف آخر سبب کے عام ہو کہ خفیف ہو یا ثقیل علل
کہتے ہین اور ما بقی کو زحاف اور چونکہ حرف دوسرا سبب کا حرف اول و ثالث
و سادس رکن کا نہین ہو سکتا پس واسطے وقوع سکون و اسقاط کے چار موضع
باقی رہے - دوسرا چوتھا پانچوان ساتوان حرف پس ان حروف کی تغیرات
کو بعضے علل کہتے ہین اور ہر ایک تغیر کو ان تغیرات سے علت کہتے ہین اور بعضے
ان سبکو زحاف کہتے ہین لیکن راجح قول اول ہے جیسا کہ مختار جمہور ہے اور
جملہ تغیرات یا موضوعات عرب ہین یا موضوعات عجم لیکن موضوعات عرب کے
مشترک بہ فارسی ہین سوا خبل کے اور اون زحافات کے جو وافر و کامل سے
تعلق خاص رکھتے ہین اصول اشعار عجم سے نہین ہین اگر کسی نے اونکا
استعمال کیا بھی ہے تو تقلیداً للعرب محض اپنے مہارت کے اظہار کے لیے
موضوعات فارسی خاص ہین فارسی سے عربی مین نہین آتے اور سبقت بنظر قدم
عرب کو ہے موضوعات عجم پر خلیل ابن احمد بصری کہ مستخرج عروض عربی ہے
اکثر اشعار عرب سے واقف تھا اوسنے تغیرات لغت عرب کا احصا کیا ہے
اونکے لئے القاب مناسب وضع کیے ہین اور لغت فارسی مین ایسا نہین ہے
بلکہ بعض تغیرات کو عرب سے اخذ کیا ہے اور بعض مین کچھ فرق کیا ہے یعنی
(خذ و بتر مین) اور بعض تغیرات کو اونکی لغت کے سات مختص ہین اضافہ
کیا ہے اور وضع القاب مین باہم خلاف کیا ہے یعنی ایک نے کچھ نام رکھا
ہے اور دوسرے نے کچھ نام رکھا ہے پس بیان کرنا تعداد و القاب تغیرات
لغت فارسی کا اسطور پر کہ متفق علیہ جمہور کا ہو مشکل ہے اور علیحدہ کرنا عروض
فارسی کا عروض عربی سے متعذر ہے اسواسطے کہ لغت فارسی لغت عربی
کے سات آمیختگی تمام رکھتا ہے کما قال المحقق -

بیان مؤلف

واقعی اس امر کے عسیر و متعذر ہونے مین کوئی شک نہین لیکن علیحدگی تغیرات مخصوصہ عرب کی تغیرات مخصوصہ فارسی سے اور ذکر تغیرات مشترکہ عربی و فارسی کا لازم ہے اگر یہ نہ ہوا تو کچھ بھی نہوا۔ کیونکہ بغیر اسکے حصر و ضبط ممکن نہین اور عروض کا ماحصل زحافات ہین جب یہ غیر محصور اور باہم مخلوط بیان ہونگے ہرگز افادہ تام نہ دینگے پس جو شخص ان مخلوط کی فقط تعریفین یاد کرچکا ہے اوس سے یہ غلطی ممکن ہے کہ زحافات مختصہ عرب کو فارسی اور اردو اشعار مین لے آوے یا مختصات فارسی کو عربی اشعار مین استعمال کر جاوے۔ یا آینکہ جو محل استعمال سے ناواقف ہو وہ صدر و مطلع کے زحاف مخصوصہ حشو مین لاوے یا عروض و ضرب مین استعمال کرے یا عکس اسکا واقع ہو یعنے زحاف مختصہ عروض و ضرب کو صدر و مطلع مین یا حشو مین لاوے۔ چنانچہ اسی خرابی کی جہت سے بہت کم ایسے لوگ ہونگے کہ جنہین عروض مین دستگاہ کامل حاصل ہو کیونکہ جسقدر کتابین ابتک اس فن مین لکھی گئی ہین کسی مصنف نے توجہ تام اسکی طرف نہین کی بلکہ اہمال کیا یہی امر باعث خرابی مذکور کا ہوا ہے۔ مؤلف مستہام پر فرض ہی کہ پہلے اختلاف زحافات کا جو بین القومین عربی و فارسی مین ہوا ہے ذکر کرکے بعد اسکے جملہ زحافات کی تعریفات اور باہمی تعلقات اور ایک دوسرے کا ربط اور ہر ایک زحاف کا محل استعمال بیان کرے اور زحافات مختصہ عربی و فارسی کو اور تغیرات مشترکہ کو علحدہ علحدہ ساتھ حصر و ضبط کے لکھے اور پھر وہ تغیرات عربی و فارسی جنکے واسطے القاب وضع نہین ہوے اونکو بحسب ترکیب معرض تحریر مین لاوے اور ذکر ان سب کا قواعد کے تحت مین ذیل ارکان مین واقع ہو تاکہ انکے یاد کرنے مین سہولت تام ہو اور جو انکی اصلی فواید ہین وہ حاصل ہو جائین فی الحقیقت بافضل محمد بن قیس مصنف المعجم فی اشعار العرب والعجم نے صرف پینتیس زحاف

لکھے ہین یا تکمیل (موضوعات عرب اور نیز موضوعات عجم) لیکن موضوعات عرب خبن طی قبض کف خرم ثلم معاقبت مراقبت صدر عجز طرفان طرفین خرب شتر تشعیث قطع قصر حذف وقف کسف یا کشف صلم اسباغ یا تسبیغ یا اشباع اذالت یا تذئیل۔ - زحافات شکل خبل زرم تخلیع یا خلع کو بیان ارکان مین لکھا ہے اور یہ زحاف مرکبہ او نہین زحاف مذکورہ مین دراصل واخل وشامل ہین لیکن ترفیل کہ اسکو بہی رکن مستفعلن کے بیان مین لکھا ہے اور شمار مین ذکر نہین کیا حالانکہ ضروری تھا اور صدر و عجز کے بیان مین فرق کیا ہے محقق علیہ الرحمہ سے ذکر اسکا اپنے اپنے مقام پر آئیگا۔ لیکن موضوعات عجم رفع طمس تخنیق یا تجنیق جذف یا جذ جدع یا جدع سلخ نحر جحف جب بتر ربع ہتم زلل یا زال۔ - انہین مختصہ فارسی کو تغیرات جدیدہ بہی کہتے ہین کہ بعد خلیل کے وضع ہوئی مصنف معجم نے جملہ زحافات مذکورہ سے چودہ زحاف کو مختص باعاریض وضروب لکھا ہو وہ یہ ہین قصر حذف ہتم جب زلل بتر جدع نحر سلخ طمس جحف اسباغ اذالت ترفیل اور باقی ازاحیف کا لانا تمام اجزاے بیت مین جائز لکھا ہے کچھ اختصاص اوایل ارکان کا نہین پس بنا بر اس تحقیق کے کسف وقف قطع زحافات عامہ سے ٹھہرے۔ - مؤلف کہتا ہے کہ تجسس سے معلوم ہوا کہ قصر وحذف بہی فارسی مین زحافات عامہ سے ہین چنانچہ اشلہ بحور مین ذکر اسکا آئیگا اب یہان مخالفت ہوتی ہے قول محقق سے کہ اونہون نے وقف وکسف وقطع وقصر وحذف کو مختص باعاریض وضروب لکھا ہے۔ - جواب محقق نے بر بناے وضع خلیل ان زحافات کو لکھا ہے جسطرح پر عروض عرب مین ہے لیکن فارسی مین انکو عام قرار دینا منجملہ تصرفات فارسیہ ہے فافہم **فصل** محقق علیہ الرحمہ نے معیار الاشعار مین چونتیس زحاف لکھے ہین بنا بر اوسی احصاے خلیل کے کہ جو مستخرج عروض عربی ہے باین تفصیل سفر و خبن طی قبض کف اضمار عصب لبصاو جملہ خرم ثلم عضب نقصا وجمہ قصر حذف قطع حذذ یا حذذ وقف کسف یا کشف صلم تسبیغ یا

اسبغ یا اشباع بشین معجمہ وعین مہملہ اذالہ یا تذئیل ترفیل۔ مرکب شکل خبل خقل
خزل نقص وقص خرم خعر خرب قصم جمم عقص بتر قطف تشعیث محقق فرماتے ہین
کہ تشعیث مین نظر ہے مفرد ہے یا مرکب لیکن مولف کے نزدیک اسکے مفرد ہونے
مین کوئی شک نہین ہے کما یجیئی ذکرہ فی فصل الزحافت۔ اور انہین تغیرات
عرب کے بیان مین خرم کو بزاے نقطہ دار بھی لکہا ہے اور یہ خاص ہے اوائل مصاریع
سے لیکن محقق نے اسکو متعلق احوال ارکان سے جانا ہے نہ اجزاے ارکان سے
من بعد چند زحافات عربی وفارسی کے اور بھی لکہے ہین لیکن زحاف عربی کہ مشترک
بفارسی ہین یہ ہین۔ معاقبہ صدر عجز طرفین مراقبہ۔ انہین طرفین مرکب ہے اور
سب مفرد لیکن زحاف مختصہ فارسی عرج طمس درس تسکین نام نہادہ محقق اور
تخنیق زلل جب ہین۔ انہین تین اول کے مفرد اور چار آخر کے مرکب لیکن
تخنیق بقول محقق مرکب ہے اور بقول زجاج مفرد اور یہی خوب ہے اگرچہ مرکب
ہونے کی دلیل بہی خالی قوت سے نہین فرق اسکا آگے ہم بیان کرینگے انتہا ملخصا
اور بعض رسالون مین مثل شرح خزرجیہ وغیرہ کے چند زحاف اور پائے گئے
لیکن براے نام مکانفہ جسے خبل بہی کہتے ہین اور یہ مرکب ہے اور مختص ہے
عروض عربی سے اور تعقیم یہ مفرد ہے اور مخصوص ہے عروض عربی سے۔
اور کبل مرکب ہے اور مشترک بین العروضین۔ **فصل** اب ہم بموجب اوس ترتیب
کے جسکا پہلے وعدہ کیا ہے ان تغیرات کو بہ تعداد بیان کرتے ہین۔ معلوم ہو کہ جملہ زحافات
موضوعہ عربی وفارسی تین قسم کے ہوتے ہین۔ اول زحاف مشترکہ عربی وفارسی
اور وہ گنتی مین چھبیس ہین۔ ثانی زحاف مخصوصہ عرب جسمین بعض زحافات بعض
ارکان کے ساتھ خصوصیت رکہتے ہین اور وہ شمار مین پندرہ ہین۔ ثالث زحاف
مخصوصہ فارس اور وہ حساب مین سترہ ہین۔ اور زحافات نقل کرچکے ہین انہین
پانچ مشترک ہے فارسی اور ایک مخصوص بعرب پس یہ درحقیقت صنف اول وثانی مین
شامل ٹہہرے بہرحال تینون قسمین تین حال سے خالی نہین یا عام الوقوع مین یا مختص

یا وائل یا خاص بہ عروض و ضرب اور یہ تینون حال دو حال سے خالی نہین مفرد ہین یا مرکب ذکر انکا بالتفصیل فصل آئندہ مین ہوگا مع توجیہ و حصر و ضبط ذیل ارکان مین یہان اسیقدر سمجھ لینا کافی ہے اب فہرست اول و ثانی معائنہ ہو۔

تنبیہ

ان دونون فہرستون مین چندان ترتیب ذیل ارکان کی نہین ہے ذکر زحافات مین لیکن ترتیب زحافون کے مفرد اور مرکب ہونے کی ہے اور فصل آئندہ جو مشتمل بہ حصر و ضبط ہے اوسمین ترتیب ذیل ارکان کی ہے ذکر زحافات مین لیکن چندان ترتیب زحافون کے مفرد او مرکب ہونی کی نہین ہے اور علم ان سب ترتیبون کا جسکا ہمنے وعدہ کیا تھا ضروری تھا لہذا ذکران سب کا لازم ہوا قطع نظر تکرار اسکے کہ اگرچہ تکرار معلوم ہوتی ہے لیکن وہ بھی واسطے حفظ مسائل کے ضروریات سے ہے فہو المقصود و بس

اول فہرست زحافات

زحافات مشترکہ عربی و فارسی			زحافات مخصوصہ عرب		
عام الوقوع			عام الوقوع		
مفرد	۴	خبن طی قبض کف	مفرد		+
مرکب	۱	شکل	مرکب	۱	خبل
مختصہ صدر و مطلع			مختصہ صدر و مطلع		
مفرد	۲	خرم و ثلم	مفرد	۱	خزم بزاے معجمہ
مرکب	۲	خرب شتر اثرم	مرکب		+
خاص بہ عروض ضرب			خاص بعروض ضرب		
مفرد	۱۱	قطع تذییل ترفیل تسبیغ وقف کسف صلم قصر حذف بتر تشعیث	مفرد		+
			مرکب	۱	تبر
مرکب	۲	خلع کبل	زحافات بحر وافر		

عام الوقوع | زحافات مخصوصہ فارسی ۱۷

مفرد ۱ عصب بعد جملہ عام الوقوع
مرکب ۲ عقل نقص مفرد ۱ رفع
مختصہ صدر و مطلع مرکب ۲ تسکین تخنیق
مفرد ۱ عضب انضباء جمہ مختصہ صدر و مطلع ×
مرکب ۳ قصم جمم عقص خاص بعروض و ضرب
خاص بہ عروض و ضرب مفرد ۸ عرج طمس درس
مفرد × حذذ و بعجم جبیع نحر سلخ ظمس جمم
مرکب ۱ قطعف مرکب ۲ جب ہتم بتر مجعم زلل جحف ربع

زحافات بحر کامل زحافات فصل آخر ۱۸

عام الوقوع
عام الوقوع
مفرد ۱ اضمار مفرد ۴ معاقبت مراقبت صدر عجز
مرکب ۲ وقص خزل مرکب ۳ طرفان مکانفہ
مختصہ صدر و مطلع × تنبیہ سوا مکانفہ کے یہ سب زحافات
خاص بعروض و ضرب مشترک بہ فارسی ہین — اور یہ جملہ زحافات
مفرد ۱ حذذ اکٹھہ ہوے بعد تخریج زحافات مکررہ
مرکب × یعنے (مکانفہ معاقبہ مراقبہ صدر عجز
طرفین کبل) کہ شمار مین سات ہین چون باقی رہے —

فہرست ثانی مع معانی و تعریفات

زحافات مشترکہ عربی و فارسی
عام الوقوع یعنے جو تغیرات ہر رکن مین علی التسویہ مستعمل ہوتے ہین
مفرد

نام زحاف	معانی لغوی	معانی اصطلاحی یعنی تعریفات
خبن	نوردیدن دامن تا کوتاہ شود من صراح -	اسقاط حرف دوم سبب خفیف کا ہے کہ اول رکن مین ہو پس فاعلن سے فعلن بکسور العین اور فاعلاتن سے فعلاتن بکسر عین باقی رہتا ہے اور مستفعلن مجموعی اور مس تفع لن مفروقی سے متفعلن باقی رہ کر بسبب غیر مانوس ہونے کے مفاعلن سے بدل ہوتا ہے اور یہی قاعدہ ہر جگہ لحاظ رکھنا چاہیے اور مفعولات سے معولات مضموم التا باقی رہکر فعولات مضموم التا یا مفاعیل مضموم اللام سے بدل ہوتا ہے؟ فاع لاتن منفصل مین خبن نہین آسکتا باین جہت کہ اسمین اول وتد مفروق ہے نہ سبب خفیف اور اسیطرح جس بحر کے ارکان مین اول سبب خفیف نہوگا یہ زحاف نہ ہوگا اور ان ارکان متغیرہ کو مخبون کہتے ہین -
طے	بہ پیچیدن من صراح	اسقاط حرف چارم ساکن دو سبب خفیف متوالی سے کہ اول رکن مین ہو پس مستفعلن سے مستعلن بدل مفتعلن سے اور مفعولات سے مفعلات بدل فاعلات سے ہوتا ہے اور مس تفع لن منفصل مین طے نہین آتا اسلیے کہ اول رکن مین دو سبب خفیف نہین ہین اور بحر کامل مین آتا ہے اور ان ارکان کو مطوی کہتے ہین

قبض — بشتاب رفتن مرغ من صراح — اسقاط حرف پنجم ساکن سبب خفیف سے پس مفاعیلن سے مفاعلن اور فعولن سے فعول مضموم اللام باقی رہتا ہے بے ثقل اس واسطے کہ مانوس ہے اور یہی قاعدہ ہر جگہ لحاظ کرنا چاہیے اور ان ارکان کو مقبوض کہتے ہین۔

کف — لاغر کردن من منتخب — اسقاط حرف ہفتم ساکن سبب خفیف سے پس مفاعیلن سے مفاعیل بضم لام بے ثقل اور مس تفع لن منقطع سے مس تفعل بضم لام بے ثقل باقی رہتا ہو اور ان ارکان کو مکفوف کہتے ہین

مرکب

شکل — پائے چہارپایہ بہ رسن بستن من منتخب و بمعنی مانند من صراح — اجتماع خبن و کف اور یہ نہین ہو سکتا لیکن فاعلاتن مجموعی اور مس تفع لن مفروقی مین پس حرف دوم خبن سے اور حرف ہفتم کف سے ساقط ہو گا اول فعلات بکسر عین وضم تا بلا ثقل رہیگا کہ مانوس ہے۔ اور ثانی متفعل بضم لام مفاعل مضموم اللام سے نقل ہو کر حاصل ہو گا کہ غیر مانوس تھا۔ ان رکنون کو مشکول کہتے ہین۔

مختصہ صدر و مطلع

مفرد

خرم — بالزای معجمه شگافتن پرۂ بینی و بریدن آن من منتخب — اسقاط حرف اول وتد مجموع کہ اوائل مین ہو (یعنے صدر و مطلع مین) اگر مفاعیلن ہمنا مین ہو تو بعد اسقاط میم فاعیلن کو مفعولن سے نقل کر لیا

والا ہر موقع میں ملقب بہ لقب خاص ہوتا ہے اس رکن کو اخرم کہتے ہیں۔

ثلم — رخنہ کردن من صراح — اسقاط حرف اول وتد مجموع کہ اول رکن میں ہو خاص رکن فعولن میں پس بعد اسقاط (فا- عولن رہکر نقل ہوتا ہے فعلن سے اور اسے رکن کو اثلم کہتے ہیں۔

مرکب

خرب — بالفتح گوش شگافتن من صراح — اجتماع خرم وکف خاص رکن مفاعیلن میں جب حرف اول میم۔ خرم سے اور حرف ہفتم- نون- کف سے ساقط ہوگا فاعیل بضم لام رہکر مفعول مضموم اللام سے نقل ہوگا اس رکن کو اخرب کہتے ہیں۔

شتر — بالفتح برگشتگی چشم از بالا و پائین من منتخب — اجتماع خرم وقبض خاص رکن مفاعیلن میں جب حرف اول میم خرم سے اور حرف پنجم یا قبض سے ساقط ہوگا فاعلن باقی حاصل ہوگا ایسے رکن کو اشتر کہتے ہیں۔

ثرم — بفتحتین افتادن دندان پیش و بالفتح شکستن دندان پیش- من منتخب و صراح — اجتماع خرم وقبض خاص رکن فعولن میں جب حرف اول- فا- خرم سے اور حرف پنجم- نون) قبض سے دور ہوگا عول بضم لام باقی رہکر فاع بکسر عین خوا و فعل بضم لام سے منقول ہوگا ایسے رکن کو اثرم کہتے ہیں۔

خاص بہ عروض و ضرب مسدس

قطع — بریدن من صراح — اسقاط حرف آخر وتد مجموع مع اسکان ماقبل- پس مستفعلن سے مستفعل بہ سکون لام مفعولن سے اور متفاعلن سے متفاعل بسکون اللام فعلاتن سے اور فاعلن سے

فاعل بسکون اللام فعلن سے نقل ہوتا ہے ان ارکان کو مقطوع کہتے ہیں۔

تذئیل یا اذالت	فرو ہشتن دامن من صراح	زیادت الف کی وتد مجموع میں کہ آخر رکن ہے پیش از حرف ساکن وتد مجموع پس مستفعلن سے مستفعلان اور فاعلن سے فاعلان اور مستفعلن سے مستفعلان ہوتا ہے ان ارکان کو مذال کہتے ہیں۔ تنبیہ۔ اس زیادت میں شرط یہ ہے کہ بیت دائرہ سے خارج نہونے پاوے۔
ترفیل	پر کردن چاہ از آب من صراح و بمعنی بزرگ داشتن منہ	زیادہ کرنا ایک سبب خفیف کا آخر رکن میں وتد مجموع پر (یعنے وتد مجموع کے بعد- پس مستفعلن تن اور مستفاعلن تن اور فاعلن تن اول مستفعلاتن سے اور ثانی مستفاعلاتن سے اور ثالث فاعلاتن سے منقول ہوتا ہے ان ارکان کو مرفل کہتے ہیں تنبیہ یہاں بھی وہی [illegible]
تتمیم	تمام کردن من منتخب	الحاق سبب خفیف خاص آخر رکن فاعلن میں یعنے فاعلن تن ہو کر فاعلاتن سے نقل ہوگا اس رکن کو متمم کہتے ہیں تنبیہ یہاں بھی وہی [illegible]
وقف	استادہ من منتخب	اسکان متحرک دوم وتد مفروق آخر رکن میں پس مفعولات ساکن التا ہو کر مفعولان سے نقل ہوگا محض واسطے تفریق موقوف وغیر موقوف کے ڈالا ہے نقل بھی مانوس ہے اور تاسے فاعلات مکسوف کو کہ بمقام اعاریض

		وقف وا قع ہو وقف کرتے ہین اور نقل کرتے ہین فاعلان سے اوسے فرق مذکور کی جہت سے) ایسے ارکان کو موقوف کہتے ہیں تنبیہ ۔ یہ زحاف مفعولات سے خاص ہے پس لانا اسکا فاعلات مکسوف مین) اسے بجز تصرفات عارضیہ کے سوا اور کیا کہ سکتے ہین
کسف یا کشف	اول بمعنی بریدن منتخب وثانی بمعنی برہنہ کردن منہ	اسقاط متحرک دوم وتد مفروق یعنی تا سے مفعولات پس مفعولا رہکر مفعولن سے نقل ہوگا اور یہ بھی خاص ہے اسی رکن سے اس رکن کو مکسوف یا مکشوف کہتے ہین ۔
صلم	گوش از بن برکندن من صراح	اسقاط وتد مفروق آخر رکن سے پس مفعولات سے مفعو باقی رہیگا نقل ہوگا فعلن سے اور یہ بھی خاص ہے اسی رکن سے اور [illegible] رکن کو اصلم کہتے ہین
قصر	کوتاہی من منتخب	اسقاط حرف سبب خفیف کہ آخر رکن مین ہے ساتھ اسکان ماقبل کے پس فاعلاتن سے فاعلات بسکون التا اور اسیطرح فاع لاتن مفروقے سے بھی فاعلات بسکون التا اور مفاعیلن سے مفاعیل بسکون اللام باقی رہتا ہے ان ارکان کو مقصور کہتے ہین
حذف	انداختن چیزے از چیزے من صراح	اسقاط سبب خفیف آخر رکن سے پس فاعلاتن مجموعی ومفروقے سے فاعلا رہکر منقول فاعلن سے ہوگا لیکن تحریر مین فرق ہوگا

اول فاعلن) ثانی فاع لن اور مفاعیلن سے مفاعیل بہ سکون لام ہوکر باقی رہتا اگر اور فعولن سے فعو رہکر فعل سے منقول ہوتا ہے ان ارکان کو محذوف کہتے ہین

تسبیغ یا اسباغ یا اشباع بشین معجمہ وعین مہملہ	اول وثانی بمعنی بچہ افگندن شترکہ بزادن نزدیک آمدہ باشد من صراح - وثالث بمعنی سیر کردن - من منتخب	زیادہ کرنا الف کا سبب خفیف مین کہ آخر رکن مین ہو پس مفاعیلن سے مفاعیلان ہوتا ہے اور فاعلاتن سے فاعلاتان اور فاع لاتن مفروق سے فاع لاتان دونو منقول فاعلیان سے ہوتے ہین اور فعولن سے فعولان ہوتا ہے ایسی ارکان کو مسبغ یا مسبوغ کہتے ہین - تنبیہ - اس زحاف مین بھی وہی شرط ہے کہ بیت دائرہ سے نہ خارج ہونے پائے
تشعیث	پراگندہ کردن من صراح	اسقاط دوسرے حرف متحرک وتد مجموع کا خاص رکن فاعلاتن سے پس فاعلتن باقی رہکر مفعولن سے نقل ہوگا اور یہی مذہب صحیح ہے اس رکن کو مشعث کہتے ہین -

مرکب

خلع یا تخلیع	بیرون کردن جامہ وموزہ ونعل من صراح	اجتماع خبن وقطع فاعلن اور مستفعلن مین پس اول سے بعد اسقاط الف ونون ساکن تسکین لام کے کہ ماقبل نون کے ہے فعل بکسر عین باقی رہیگا نقل ہوگا فعل مفتوح العین سے اسلئے کہ فتح اخف الحرکات ہے

اور ثانی سے بعد اسقاط سین و نون بسکون لام مُسْتَفْعِلْ) رہیگا نقل ہوگا فعولن سے ان رکنون کو مخلع کہتے ہین -

مکبول بالفتح	محبوس داشتن من تنخب وبفتحتین پوستین کوتاه	اجتماع خبن وقطع خاص رکن مستفعلن مین کہ قبل ازین مذکور ہوا فعولن حاصل ہوگا اس رکن کو مکبول کہتے ہین -

ـــــــ

زحافات مخصوصہ عرب

عام الوقوع

مفرد

مرکب

مخبول	دست وپا بریدن من تنخب وبمعنی تباہی من صراح	اجتماع خبن وطی اور یہ نہین ہوسکتا لیکن مستفعلن اور مفعولات مین پس خبن سے حرف دوم اور طے سے حرف چہارم ساقط ہوکر متعلن اور معلات بضم تا رہیگا نقل ہوگا فعلتن اور فعلات مضموم التا سے اور مستفاعلن مین بعد لانے اضمار کے خبل لاتے ہین پس فعلتن باقی رہتا ہے ایسی رکنون کو مخبول کہتے ہین -

مختصہ صدر ومطلع

مفرد

خزم بزای معجمہ	حلقہ در بینی شتر کردن من تنخب	اول ہر مصراع مین ایک حرف سے چار حرف تک زیادت اور چار حرف تک کی زیادت بہ ندرت ہوتی ہے اور خاص ہے

اشعار عرب سے لیکن زیادت ایک حرف
کی فارسی مین قدما لائے ہین اپنا عالالعرب
استعمال متاخرین مین نہین ہے ایسے
رکن کو اخرم کہتے ہین -

مرکب

خاص باعاریض و ضروب

مفرد

مرکب

بتر — بالفتح بریدن من صراح و بمعنین بریده و دم منه — اجتماع حذف و قطع رکن فاعلاتن و فعولن مین پس اول سے یہ عمل حذف تن گر جائیگا اور قطع کے عمل سے الف اخر فاعلا ساقط سکون ماقبل کے ساقط ہوگا فاعل رہیگا نقل ہوگا فعلن سے اور ثانی سے لن بعمل حذف ساقط ہوگا اور قطع کے عمل سے واو فعو گریگا سات سکون ماقبل کے عو باقی رہیگا نقل ہوگا فع سے ایسے رکن کو ابتر کہتے ہین -

زحافات مخصوصہ بحر وافر

عام الوقوع

مفرد

عصب — [illegible]

اسکان حرف پنجم رکن سبب ثقیل ہی کہ لامحالہ متحرک ہوگا اور ایسا کوئی رکن نہین لیکن مفاعلتن

اور مفاعلتن نہیں آتا مگر بحر وافر میں لہذا
یہ زحاف خاص ہے بحر وافر سے پس مفاعلتن
کو بعد سکون لام نقل کرتے ہیں مفاعیلن سے
اور اس رکن کو معصوب کہتے ہیں۔

مرکب

عقل — بہم بستن باندہ ساق شتر — اسقاط حرف پنجم متحرک کہ لامحالہ سبب ثقیل میں
من مراح
ہوگا باجتماع عصب و قبض اور ایسا کوئی
رکن نہیں لیکن مفاعلتن) یہاں بھی وہی
وجہ اختصاص کی ہے جو اول مذکور ہوئی
پس مفاعلتن سے مفاعتن رہتا ہے
نقل ہوتا ہے مفاعلن سے اس رکن کو
معقول کہتے ہیں۔

نقص — کم کردن من منتخب — اجتماع عصب و کف رکن مفاعلتن میں
لام عصب سے ساکن ہوگا اور نون کف
سے گریگا مفاعلت بہ سکون لام وضم تا
باقی رہکر مفاعیل مضموم اللام سے نقل ہوگا
اس رکن کو منقوص کہتے ہیں یہاں بھی وہی
وجہ اختصاص کی ہے۔

مختصہ صدر و مطلع

مفرد

عضب بضاد معجمہ — شکستن شاخ گوسپند من منتخب و بریدن من مراح — اسقاط حرف اول وتد مجموع کہ اول
رکن میں ہو بعلت خرم خاص مفاعلتن میں
پس بعد اسقاط میم فاعلتن رہ کر مفتعلن سے

نقل ہوتا ہے اس رکن کو اعصب کہتے ہین

مرکب

قصم بقاف وصاد مہملہ	بالفتح شکستن من منتخب وبفتحتین شکستگی دندان مثہ	اجتماع خرم وعصب بصاد مہملہ رکن مفاعلتن مین میم خرم سے ساقط ہوگا اور حرف پنجم لام عصب سے ساکن ہوگا فاعلتن رہکر مفعولن سے نقل ہوگا ایسے رکن کو اقصم کہتے ہین
جمم بفتحتین	بے شاخ شدن گو سپند من منتخب	اجتماع خرم وعقل رکن مفاعلتن مین میم خرم سے ساقط ہوگا اور حرف پنجم لام عقل سے دور ہوگا فاعتن رہکر فاعلن سے بدلا جائیگا اسے اجم کہتے ہین -
عقص بالفتح	تافتن وپیچیدن موے وکلالہ کردن آن من منتخب	اجتماع خرم ونقص مفاعلتن مین میم خرم سے ساقط ہوگا اور نقص سے حرف پنجم ساکن ہوکر حرف ہفتم دور ہوگا فاعلت بہ سکون لام وضم تا رہکر مفعول مضموم اللام سے منقول ہوگا اسے اعقص کہتے ہین -

خاص بہ عروض وضرب

مفرد

مرکب

قطعت	بالفتح بریدن خوشہ انگور ومانند آن من صراح	اجتماع عصب وحذف مفاعلتن مین پس بعمل عصب حرف پنجم لام ساکن ہوگا اور تن بعمل حذف حذف ہوگا مفاعل رہکر فعولن سے منقول ہوگا اسے مقطوف کہتے ہین -

زحافات مخصوصہ بحر کامل

عام الوقوع

مفرد

اضمار	لاغر کردن من تخب	اسکان حرف دوم سبب ثقیل کہ لامحالہ متحرک ہوگا اول رکن میں اور کوئی ایسا رکن نہیں لیکن متفاعلن اور متفاعلن نہیں آتا مگر بحر کامل میں۔ یہی وجہ اس زحاف کے اختصاص کی ہے بحر کامل سے پس متفاعلن کو بعد سکون تا نقل کرتے ہیں مستفعلن سے اور اس رکن کو مضمر کہتے ہیں۔

مرکب

وقص	گردن شکستن من صحاح	اسقاط حرف دوم متحرک اول رکن ہے باضمار وخبن اور نہیں ایسا کوئی رکن مگر متفاعلن پس متفاعلن سے مفاعلن بعد اس کے حاصل ہوتا ہے اسی رکن کو موقوص کہتے ہیں یہاں بھی وہی وجہ اختصاص کی ہے جو پہلے مذکور ہوئی۔
خزل	بریدہ وشدن من صراح	اجتماع اضمار وطی متفاعلن میں پہلے تا باضمار ساکن ہوگی بعدہ طے سے حرف چہارم ساقط ہوگا پس متفعلن رہکر مفتعلن سے نقل ہوگا ایسے رکن کو مخزول کہتے ہیں یہاں بھی وہی وجہ اختصاص کی ہے۔

مختصہ صدر و مطلع

خاص بہ اعاریض و ضروب

مفرد

حذ یا حذذ لغتین — کوتاہی و بکی دم شتر من صراح — اسقاط وتد مجموع متفاعلن سے پس متفا نقل ہوگا فعلن متحرک العین سے اس رکن کو احذ کہتے ہیں —

زحافات مخصوصہ فارس

عام الوقوع

مفرد

رفع — بر داشتن من صراح — گرانا پہلے سبب خفیف کا جو سبب خفیف متوالی ہے کہ اول رکن میں ہوں اور نہیں ایسے رکن لیکن مفعولات اور مستفعلن پس مفعولات سے عولات اور مستفعلن سے تفعلن رہیگا اول نقل ہوگا مفعول مضموم سے اور ثانی فاعلن سے ان ارکان کو مرفوع کہتے ہیں -

مرکب

تسکین — ساکن کردن — ساکن کرنا حرف اوسط کا تین حرف متحرک متوالی سے اسواسطے کہ اہل فارس جس جگہ تین حرف متحرک پے در پے جمع ہوتے ہیں تسکین حرف اوسط کر لیتے ہیں بطریق جواز لیکن اوس جگہ کہ کوئی مانع ہو مثل التباس کے اور ابطال نظام کی) اور رکن میں تین

حرف متحرک متوالی جمع ہوتے ہین یا خبن
جیسے فعلن سکون العین مین فاعلن سے
یا بطی جیسے مستعلن بحرکت عین مستفعلن سے
اول فعلن سکون العین ہوکر باقی رہتا ہے
اور ثانی سکون العین ہوکر مفعولن سے بدل
ہوتا ہے پہلے کو مخبون مسکن اور دوسرے کو
مطوی مسکن کہتے ہین -

تخنیق یا تحنیق — اول یعنی گلو فشردن سن صراح و ثانی یعنی تا دیانہ زدن سن منتخب — قائم مقام خرم جمیع اجزاے بیت مین ایک
اہل عجم کے بخلاف اہل عرب کہ وہ خرم کو
سوا صدر و مطلع کے نہین لاتے لیکن تجسس
سے معلوم ہوا کہ حشو مین بھی لاتے ہین
پس مفاعیلن سے باسقاط میم فاعیلن ہوکر
مفعولن سے نقل ہوتا ہے پس جب خصوصا
صدر و مطلع و حشو مین لائین چاہیے کہ
خرم کہین اور عموما جمیع اجزاے بیت مین
لائین تو تخنیق کہین -
اور دوسری صورت تخنیق کی جو دو رکنون کے
آمیزش سے ہوتی ہے جسکی ضرورت اوزان
رباعی مین ہوتی ہے آگے ذکر اسکا آئیگا

مختصہ صدر و مطلع
خاص بہ عروض و ضرب
مفرد

عرج بالفتحتین — لنگ شدن سن منتخب — ساکن کرنا متحرک دوم وتد مجموع کا تاکہ وتد مجمع

مشتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے
ہو جائے یعنے اوس وتد مجموع مین ایک
متحرک اور دو ساکن ہو جائیں مثلاً مستفعلن
مین لام کہ متحرک دوم وتد مجموع ہے اسکو
ساکن کرین اور نقل کرین مفعولان سے اور
احتیاج مقطوع مذال کہنے کی یا مقطوع
مسبغ کہنے کی نہ رہی کیونکہ ایک ہی رکن مین
بعد تغیر بہ نقصان کے پھر تغیر بہ زیادت
شنیع و قبیح ہے ایسے رکن کو اعوج کہتے ہین

طمس — ناپدید کردن سن منتخب — گرانا وتد مجموع سے دونو متحرک حرفون کا
اونکے دونو حرکتون سمیت اور ایک حرف
ساکن آخر کا باقی رکھنا مثلاً مستفعلن ۔
فاعلن سے عین و لام مع حرکات گرا مین
پس مستفعن بہ سکون فا و نون اور فعلن بسکون
لام و نون باقی رہیگا نقل ہوگا فعلان اور
فاع سے اور حاجت احذ مسبغ کہنے کی نہ رہیگی
کیونکہ ایک ہی رکن مین بعد تغیر بہ نقصان کے
پھر تغیر بہ زیادت کس غرض سے بہرحال
شنیع و قبیح ہونا اسکا ظاہر ہے ایسے رکن کو
مطموس کہتے ہین ۔

ورس بالفتح — کہنہ شدن سن صراح وبالکسر دوم شتر سن منتخب — گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف اول کا وتد
مجموع سے اور باقی رکھنا دو ساکنون کا یعنے
دو حرف ساکن کا بقیہ وتد مجموع سے فعلا [illegible]

وہ مخذوف ہین پس فعلاے فلا بسکون لام والف باقی رہیگا نقل ہو گا فاع بسکون عین ہے اور حاجت مخبون ومحذوف ومطموس و سنتیخ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن مین زیادت یا سبغ اور نقصان مخبن وحذف وطمس وتشنیخ ہے ایسے رکن کو مذال کہتے ہین۔ (سوال) ایسے زحاف کو مین لانا چاہیے تھا۔ (جواب) باین جہت کہ دراصل فاعلاتن مشروط الخبن مین آتا ہے اور مشروط الخبن ہونا مزاحقہ دائرہ کی وجہ سے ہے اور دائرہ مزاحقہ کا اصل ہونا یا حکم اصل مین ہونا نزدیک عروضیون کے مسلم ہے پس جبکہ فاعلاتن مشروط الخبن کا مخبون ہونا اصلی ٹھیرا تو اس کے مطرد ہونے مین کیا کلام ہو سکتا ہے

حذذ مجم — کو تاہی وسکی دم شتر من صراح

گرانا وتد مجموع کا آخر رکن فاعلن ومستفعلن سے پس اول سے فا رہکر فع سے نقل ہوگا اور ثانی سے مستف رہکر فعلن سے بدل ہوگا ایسے رکنون کو احذ کہتے ہین یہ زحاف عربی مین بحر کامل سے خاص ہوکر مخصوص بعرب تھا اور یہان ان دونو رکنون سے خاص ہوکر مخصوص باہل عجم ہوگیا بس۔

جدع یا جذع — گرانا دو سبب خفیف کا اول رکن سے کہ جسکے آخر مین وتد مفروق ہو اور ساکن کرنا آخر حرف

وتد مفروق کا پس نہیں اپیار کن لیکن
مفعولات جب مفعو گر جائیگا لات بسکون
تا باقی رہیگا نقل ہوگا فاع مسکون العین سے
اس رکن کو مجدوع یا مجذوع کہتے ہین -

نحر — کشتن شتر و بریدن سینہ و بر سینہ زدن من صراح — گر آنا دو سبب خفیف و تائی مفعولات کا پس
لا باقی رہیگا نقل ہوگا فع سے ایسے رکن کو
منحور کہتے ہین -

سلخ — پوست کشیدن من منتخب — گر آنا دو سبب خفیف کا آخر رکن سے کہ جسکے اول
مین وتد مفروق ہو اور ساکن کرنا آخر حرف
وتد مفروق کا پس نہین الیا رکن الا فاع لا
مفروقی پس بعد سقوط لاتن فاع مسکون العین
باقی رہیگا ایسے رکن کو مسلوخ کہتے ہین -

طمس معجم — دور شدن من منتخب — گر انا عین متحرک کا سات دو نو سبب خفیف
کے فاع لاتن منفصل سے جب (ع لاتن)
فاع لاتن سے دور ہوگا فا رہکر فع سے
منقول ہوگا ایسے رکن کو مطموس معجم کہتے ہین

مرکب

جب — خصی کردن من منتخب — محذوف مرتین لیعنے دوبار حذف کا لانا رکن
مفاعیلن مین پس آخر مفاعیلن سے دونو سبب
دور ہو جائینگے تو مفا باقی رہیگا فعل سے
بدلا جائیگا ایسے رکن کو مجبوب کہتے ہین -

ہتم — شکستن دندان از بن من صراح — اجتماع حذف و قصر رکن مفاعیلن مین پس
بعمل حذف لن گر جائیگا اور (یا) مع حرکت

		ما قبل لینے مع حرکت عین بعمل قصر گر جائیگی مفاع بسکون عین رہیگا نقل ہوگا فعول بسکون اللام سے ایسے رکن کو اہتم کہتے ہین —
بتر بضم بفتحتین	بریدہ و دم من صراح وبالفتح بریدن ست	اجتماع خرم و ثلم وحذف ہے مفاعیلن مین اور اجتماع ثلم وحذف رکن فعولن مین پس مفاعیلن سے فا رہکر فع سے بدلا جائیگا اور فعولن سے عو رہکر فع سے منقول ہوگا لیکن فارسی مین ثلم وحذف کہنا اچھا نہین بلکہ تخنیق محذوف کہنا چاہیے ایسے رکنون کو ابتر کہتے ہین —
زلل	نقصان و بے گوشت شدن ران من منتخب	اجتماع تخنیق وحذف و قصر رکن مفاعیلن مین پس ایم بعمل تخنیق گر جائیگا اور لن حذف سے اور یا مع حرکت ما قبل بعمل قصر ساقط ہوگی فاع بسکون العین باقی رہیگا اور اسی کو اجتماع خرم و ہتم بہی کہتے ہین لیکن یہ خوب نہین اجتماع تخنیق و ہتم کہنا چاہیے اور اس رکن کو ازل کہتے ہین —
جحف	بفتح جیم وحاے حطی بردن و نقصان کردن من منتخب	یعنے فاعلاتن مین خبن لائین بعمادسکے فعلا کہ فاصلہ صغری ہو جائیگا اوسے دور کرین تن باقی رہیگا اوسے نقل کرینگے فع سے اس رکن کو مجحوف کہتے ہین —
ربع	باز ایستادن و خود را باز کشیدن و بضم راے مہملہ و فتح بای موحدہ شتر بچہ کہ در بہار زاید من منتخب	اجتماع خبن وحذف و قطع فاعلاتن مین پس بعمل خبن الف ساقط ہوگا اور بعمل حذف تن اور بعمل قطع الف فعلا کا دور ہوگا اور

تا قبل اوسکا کہ لام ہے ساکن ہوگا فعل
بکسر عین باقی رہیگا اور منقول ہوگا
مفتوح العین سے تاکہ التباس نہو فعل
مفتوح العین مخلع سے کہ جو فاعلن سے حاصل
ہوتا ہے اس رکن کو مرفوع کہتے ہین۔

فصل آخر زحافات

عام الوقوع مفرد

معاقبہ پیچ در پیچ و درآمدن بہم
بالضم وفتح عین مہملہ

شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف
متوالی مین جمع ہون اوسکی دو صورتین ہین
اول ثابت رکھنا اون دونو ساکنون کا سعاً
جائز ہے ثانی سقوط ہر دو سعاً ناجائز بلکہ
سقوط احد ہما لا بعینہ جائز و القاء احد ہما لا
بعینہ واجب لیکن اوّل جیسے مستفعلن
کہ اس رکن مین سین و فا کا ثابت رکھنا
جائز ہے اور مفاعیلن مین یا و نون کا سالم
رکھنا جائز ہے لیکن ثانی سقوط احد ہما لا
بعینہ جوازاً و القا سے احد ہما لا بعینہ وجوباً
ایک رکن مین یا دو رکنون مین لیکن ایک
رکن مین بہ خبن یا بہ طی اور بہ قبض یا کف
مثلاً مستفعلن و مفاعیلن ہر ایک مین
از روے وضع کے یا از روی زحاف کے
لیکن از روے وضع یعنی ارکان اصلی
نا متغیر مین جائز ہے کہ مستفعلن سے خواہ
ساکن اول یعنے سین کو بخبن گرائین اور

متفعلن کو مفاعلن بہ نقل پڑھین خواہ
ساکن دوم یعنے فا کو بہ طی گرائین اور مستعلن
کو مفتعلن بہ نقل پڑھین اور مفاعیلن کو
خواہ باسقاط ساکن اول یعنے یا گرا کر بعمل
قبض مفاعلن پڑھین خواہ اسقاط ساکن
دوم یعنے نون بکف گرا کر مفاعیل پڑھین
لیکن سقوط دونو ساکنون کا معاً جائز نہین
ہے کہ متعلن ومفاعل پڑھین کسواسطے
کہ اس صورت مین رکن اول منجر بفاصلہ
کبری ہو جائیگا یا آمیزش رکن مابعد جیسے
مفاعل مفاعل سوا اسکے آخر رکن پر دو حرکت
متحرک ہوگا حالانکہ یہ بین القومین جائز
نہین لیکن از روے زحاف سات اضمار
وعصب کے رکن متفاعلن ومفاعلتن مین
جب رکن اول مین تا ساکن ہو باضمار اور
رکن ثانی مین لام ساکن ہو بہ عصب تو
دونو رکنون مین دو ساکن دو سبب متوالی
مین جمع ہونگے اور یہ دونو ساکن ہی اور سیطرح
رکن اول مین بہ خبن یا بہ طی اور رکن ثانی
مین بہ قبض یا بہ کف ساقط ہونگے نہ دونو
بجہت جمع ہونے فاصلہ کبری کے نفس
رکن مین یا آمیزش رکن مابعد لیکن سقوط
احدہما لا بعینہ جائز آ دو رکنون مین بجہت

متصل ہوئے دو رکنون کے یہ کف یا یہ خبن
فاعلاتن فاعلاتن مین یا دونون ساکنون
کو دونو رکنون مین سالم رکہین جسطور پر کہ ہین
یا یکمشت نون سبب اول کو ساقط کرین کہ
یہ ساکن اول ہے جیسے فاعلات فاعلاتن
یا یہ خبن الف سبب ثانی کو ساقط کرین کہ
یہ ساکن ثانی ہے جیسے فاعلاتن فعلاتن
یہ تینون صورتین معاقبہ کی ہین لیکن جائز
نہین کہ دونو ساکنون کو معًا گرا دین جیسے
فاعلات فعلاتن کیونکہ یہ منجر بفاصلہ کبری
ہو جائیگا اور یہ باوجود اصول ہونے کے
عربی مین خالی ثقل سے نہین اور عروض
فارسی مین تو نہایت ثقیل ہے کہ اصول
شعر سے نہین اور فاصلہ صغری اور سبب
ثقیل بہی اصول شعر فارسی سے نہین ۔

صدر بالفتح — بالائے ہر چیز منتخب

جو رکن کہ معاقبہ مین مخبون ہوگا دو رکنون
مین جیسے فاعلاتن فعلاتن اسکو صدر کہتے
ہین اسلیے کہ یہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے

عجز بالفتح و کسر جیم و ضم آن — بمعنے سرین و پس ہر چیزے منتخب

جو رکن کہ معاقبہ مین مکفوف ہو دو رکنون مین
فاعلاتن فاعلاتن کے جیسے فعلات فاعلاتن
اسکو عجز کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط آخر رکن
سے ہوا ہے ۔

+

طرفین یا طرفان یعنی دو طرف

جو رکن کہ معاقبہ مین مشکول ہو جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن پس ایک جانب اس رکن کے خبن لائے ہین اور جانب دوم مین کف اور شکل اجتماع خبن وکف کا نام ہے -

تنبیہ یہ زحاف مرکب ہے اس جگہ مفردات مین بجہت مناسبت زحافات ماقبل لکھا گیا ہو -

بری بمعنی پاک

جو رکن کہ معاقبہ سے سالم رہیگا کسواسطے کہ سالم وثابت رکھنا بھی جائز ہے جیسا کہ اول کہا گیا اسکو بری کہتے ہین اور واقعی کہ حذف سے بری رہا -

تنبیہ اسکو منجملہ تغیرات نہین سمجھنا چاہیے بلکہ یہ جگہ بحسب اقتضاے مقام لکھا گیا ہی

فائدہ معاقبہ نو بحرون مین آتا ہے رمل ہزج منسرح خفیف مجتث طویل مدید کامل وافر مین لیکن کامل و وافر مین باضمار وعصب بیصار جہلہ -

مراقبہ بضم میم وفتح قاف بر وزن مفاعلہ یکدگر نگہبانی کردن

شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف متواصلہ ومجاور مین جمع ہون پس ثابت رکھنا اون دونون ساکنون کا معاً ناجائز اور سقوط بھی اون دونو کا معاً ناجائز بلکہ سقوط احدہما لا بعینہ واجب پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع مین پڑے جیسا کہ ہی تو کف یا خرب لانا واجب ہوتا ہے یعنی مفاعیل یا مفعول

بنانا لازم ہوتا ہے مفاعیلن سے اور مفعولات
سے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب
مین واقع ہو جیسا کہ ہے خبن یا طی لانا
لازم ہوتا ہے یعنی فعولات یا فاعلات لقبح
معولات اور مفعلات سے ان دونون کا
بنانا مفعولات سے لازم ہے چنانچہ بحر مضارع
دائرہ سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب
دائرہ سے مطوی نکلی ہے چنانچہ از روے
استعمال یہ کلیہ ہے کہ مفعولات کو بین القوسین
سالم نہین لاتے اور نہ باسقاط ہر دو ساکن
لاتے ہین اور اسیطرح مضارع مین بین القوسین
رکن اول سالم نہین ہوتا اور نہ باسقاط
ہر دو ساکن ہو سکتا ہے اور یہ بھی کلیہ ہے
کہ ہزج مسدس اخرب مین رکن اخرب
کے بعد رکن سالم نہین ہوتا بالخاصہ جیسا
کہ بیان اسکا آگے آئیگا اور وجہ عدم اثبات
ہر دو ساکن کی استعمال ہے اور تحفظ ترتیب
دائرہ مزاحفہ کا اور وجہ عدم اسقاط ہر دو
ساکن کی اجتماع فواصل یا سبب ثقیل کہ
بآمیزش رکن مابعد منجر لفاصلہ ہوگا اور سبب
فائدہ ا . مراقبہ اٹھ بحر ولت مین ہوتا ہے
اوائل بحر مضارع و مقتضب مین اور مشاکل
و قریب و جدید مین لازم ہے اور سریع و منسرح

مین غالب ہی اور خفیف مین جائز کذا فی شرح خزرجیہ

مرکب دو طرفین اور مکانفہ)
طرفین صنف معزوات من بجب اقتضا کے مقام مذکور ہوا

مکانفہ ازکنف	باہدگر قرار گرفتن منتخب	عبارت ہی جائز رکھنا تین حال کا اون دونو ساکنون مین کہ دو سبب متوالی و مجاور مین ہون اوّل سقوط ہر دو ساکن دو سبب متوالی معًا جائز ثانی ابقاے ہر دو ساکن بھی معًا جائز ثالث سقوط احدہما لا بعینہ بھی جائز — اور مکانفہ سریع و منسرح و بسیط و رجز مین آتا ہے۔ کذا فی شرح خزرجیہ اور مکانفہ خاص واسطے عروض عرب کے ہی کیونکہ بعد سقوط ہر دو ساکن دو سبب متوالی وہ رکن متجر بفاصلہ صغری یا بفاصلہ کبری بایں سبب ثقیل ہو جائیگا اور یہ اصل عرب سے ہی اگرچہ وہ فاصلہ کبری کو خالی ثقل سے نہین جانتے ہین چنانچہ خبل اجتماع خبن وطی کا نام ہے رکن مستفعلن و مفعولات مین پس فعلات و فعلتن باقی رہیگا سنقول معلا و متعلن سے لیکن پانچ متحرک کا جمع ہونا نزدیک عرب کے بھی نہایت ثقیل ہے اگر کوئی کہے کہ اہل عرب نے اسقاط ہر دو ساکن معاقبہ و مراقبہ مین جائز نہ رکھا اور مکانفہ مین جائز کیا

حالانکہ جو سبب وہان عدم اسقاط ہر دو ساکن کا تھا یہان بھی ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ معاقبہ و مراقبہ مین عدم جواز اسقاط ہر دو ساکن بحیث خیال ثقل تھا اسلیے کہ اہل عرب مین بھی فواصل و سبب ثقیل کا ثقل مسلم ہی چنانچہ سبب ثقیل کے علم سے ظاہر ہے اور سبب ثقیل ترکیب فواصل مین داخل ہے اور جواز اس نظر سے کہ فاصلہ اور سبب ثقیل چونکہ اصول سے ہی بحال بھی رکھا پس دو اعتبارون سے دو مقامون پر تصرف و غیر تصرف مین کیا قباحت ہی۔

فصل زحافات کے بیان مین

دس ارکان جو قبل ازین مذکور ہوے جب انمین کوئی تغیر و تصرف ہوتا ہے تو اوسکو زحاف اور ارکان متغیرہ کو مزاحف کہتے ہین اور فروع بھی۔ اور معنی زحاف اس فن مین دور ہونا رکن کا ہے اصل سے جیسے لغت عرب مین سہم زاحف اوس تیر کو کہتے ہین جو نشانے سے دور پڑتا ہی کما قر الغرض تغیر دو حال سے خالی نہین ہوتا یا بہ نقصان ہے یا بہ زیادت لیکن اول تغیر بالنقصان کے تین صورتین ہوتی ہین یا نقصان بحرکت (جیسے تاے متفاعلن کا باضمار ساکن کرنا اور نقل کرنا مستفعلن سے) یا نقصان بحرف (جیسے سین مستفعلن کو بخبن گرا کر مفاعلن سے بدلنا) یا نقصان بہ جزو (اور جزو سے مراد سبب و وتد ہین عام ہے کہ خفیف ہو یا ثقیل یا مجموع ہو یا مفروق) اور یہ تین طرح کے زحاف ان تین قسمون سے خالی نہین ہوسکتے یا عام ہوسکتے ہین (جو بیت مین علی التسویہ ہر مقام پر آتے ہین کسی خاص رکن سے

مخصوص نہین ہوتے) یا مختص ہوتے ہین صدر و مطلع سے) سوا ان دو نو رکنون کے اور کسی رکن مین نہین آتے) یا خاص ہوتے ہین عروض و ضرب سے) سوا اوآخر شعر کے اور کہین نہین آتے البتہ فارسی مین جب کسی مصراع کے ارکان مستزاد و مسابع ہوتے ہین تو یہ زحاف لہذا ہر حشو مین معلوم ہوتے ہین لیکن درحقیقت وہ آخرہی مین ہوتے ہین (جیسے ہو ختم بہ نگاہی بر و جاتا نہ چنین باید - بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن) اور ان تینون قسمون کے زحاف دو حال سے خالی نہین ہوتے یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب - مفرد وہ تغیر کہ ایک سے زیادہ رکن مین نہو اور مرکب بالعکس (یعنے ایک تغیر سے زیادہ رکن مین ہو - اور یہ مرکب ثنائی ہوتا ہے یا ثلاثی - (یعنے ایک رکن مین دو تغیر واقع ہوتے ہین یا تین اور یہ مرکب موسوم ہوتا ہے یا غیر موسوم ذکر انکا بالتفصیل آگے آئیگا لیکن تغیر بہ زیادت یہ بھی دو حال سے خالی نہین ہوتا یا مختص ہوتا ہے صدر و ابتدا سے یا خاص ہوتا ہے عروض و ضرب سے اور ان دونون قسمون کے زحاف مفرد ہی ہوتے ہین مرکب نہین ہوتے (یعنے وقوع انکا کسی دوسرے زحاف کے وقوع پر مستلزم نہین ہوتا - بہرحال جملہ زحافات موضوعات عرب سے ہین یا موضوعات عجم سے ہین جو باعتبار تلفظ اسقاط کے ساقط ہین جنہین فہرس مین مندرج کیا ہے - انہین چھ زحاف ایسے ہین کہ جیسے کوئی فرع تازہ نہین نکلتے لیکن وہ زحافات بخصوص استعمال لبعض تغیرات - چند قواعد و ضوابط عروض کے ہیولی و مقیاس ہین اور وہ مشترک ہین بین القوم مین سوا مکانفہ کے - انکو ہم فصل آخر زحافات مین بیان کرینگے انشاءاللہ تعالے اور انہین سے پندرہ زحاف مخصوص اہل عرب ہین جنہین زحافات بحر وافر و کامل بھی داخل ہین - اور یہ اہل فارس کے استعمال مین نہین اگر کسی نے انکا استعمال کیا بھی ہے تو اتباعاً للعرب بطریق ندرت محض باظہار مہارت - (اور النادر کالمعدوم ہمیشہ مسلم ہے) اور اسیطرح اٹھارہ زحاف مخصوص اہل فارس ہین عربی مین مطلقاً مستعمل نہین اور جو بیس زحاف انہین سے درمیان عربی و فارسی و اردو کے مشترک ہین کیونکہ اہل اردو متبع ہین الفاظ

کے جملہ احکام عروض فارسی مین - پہلے ہم انہین زحافات مشترکہ کو بیان کرتے ہین اور یہ زحاف اونہین تین قسمون پر اور اونہین دو حالتون پر منقسم ہین جو اوپر مذکور ہوا (وہ تینون قسمین) یعنے عام الوقوع - یا مختص بہ صدر و ابتدا - یا خاص لعروض و ضرب (وہ دو حالتین) یعنے مفرد یا مرکب - پس قسم اول سے عام زحافات پانچ ہین جنمین چار مفرد ہین اور ایک مرکب لیکن مفرد خبن طی قبض کف لیکن مرکب شکل -

تعریفات مع توجیہہ حصر و ضبط

چونکہ یہ پانچون زحاف سبب خفیف کے حرف ساکن ہین واقع ہوتے ہین اور ارکان اصلی ہین حرف ساکن سبب کا دوسرا یا چوتھا یا پانچوان یا ساتوان حرف ہوگا - پہلا اور تیسرا اور چھٹا حرف نہین ہوسکتا وجہ حرف اول تو ظاہر ہے کہ ابتدا بہ سکون محالات سے ہی اور بعد سکون حرف دوم حرف سوم یا حرف اول سبب کا ہوگا یا حرف اول وتد کا ہوگا اور وہ بھی ساکن نہین ہوسکتا اور حرف ششم اسوجہ سی کہ اصول افاعیل مین کوئی رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین - اگر کہا جاسے کہ مفعولن ایسا رکن ہے تو ہم کہینگے کہ یہ رکن مزاحف ہی نہ سالم اور یہان بحث اصلی رکن سالم سے ہے فافہم - پس سبب خفیف کا ساکن حرف جو شمار مین دوسرا حرف رکن کا ہے اگر وہ ساقط ہوگا تو اوسکو (خبن) کہینگے اور جس رکن مین خبن واقع ہوگا اوسے مخبون کہینگے) اور اگر چوتھا حرف گریگا تو اوسکو طی اور رکن متغیرہ کو مطوی کہینگے اور اگر پانچوان حرف ساقط ہوگا تو اوسکو قبض اور رکن متغیرہ کو مقبوض کہینگے اور اگر ساتون حرف گریگا تو اوسکو کف اور رکن متغیرہ کو مکفوف کہینگے (اور خبن وطی کے اجتماع کو خبل کہتے ہین اسکا ذکر زحاف مخصوصہ عرب مین آئیگا اسجگہ برعایت مقام اسکا ذکر کیا گیا) اور خبن وکف کے اجتماع کو شکل اور جس رکن مین وہ دونو واقع ہونگی اوسے مشکول کہینگے

ہر ایک کی مثالین مع بدل

عروضیون کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی رکن متغیر ہوکر غیر مانوس رہجاتا ہی تو اوسکو لفظ مانوس سے جو اوسکا ہم وزن ہو بدل لیتے ہین - چنانچہ خبن کے پانچ رکن (مستفعلن مفعلن

ومنفصل اور مفعولات اور فاعلاتن متصل اور فاعلن سے مستفعلن متصل ومنفصل
اور مفعولات کے مخبون (متفعلن اور متفع لن اور معولات) کو غیر مانوس ہونے کی وجہ سے
مفاعلن و مفاع لن و فعولات سے بدل لیتے ہیں - اور فاعلاتن متصل و فاعلن کے
مخبون (فعلاتن و فعلن) کو مانوس ہونے کی وجہ سے نہیں بدلتے اور اسی طور پر شکل کے
دو رکن (مس تفع لن منفصل اور فاعلاتن متصل سے مس تفع لن کے مشکول یا (متفعل)
کو مفاعل مضموم اللام سے بدلتے ہیں اور فاعلاتن متصل کے مشکول (فعلات مضموم التا)
کو نہیں بدلتے اور طی کے تین رکن (مستفعلن اور مفعولات اور مستفعلن منفصل) مطوی ہوکر
مستعلن و مفتعلن و مفعلات غیر مانوس رہتے ہیں پس دو تو پہلے مفتعلن سے اور
تیسرا (فاعلات سے) نقل ہوتا ہے اور قبض کے دو رکن (فعولن و مفاعیلن) مقبوض
ہوکر اور کف کے چاروں رکن (فاعلاتن متصل اور فاع لاتن منفصل اور مس تفع لن
منفصل اور مفاعیلن) مکفوف ہوکر بدلے نہیں جاتے اسواسطے کہ ارکان مقبوض فعول
مضموم اللام اور مفاعلن اور ارکان مکفوف فاعلات مضموم التا مفاعیل مضموم اللام
مس تفع ل مضموم اللام یہ سب مانوس ہی رہتے ہیں ۔

معانی زحافات مع ذکر وقوع بحور

خلیل نے ان تغیرات کے احوال پر نظر کرکے اکثر کا نام علتہائے بدن چارپایہ کی مناسبت
سے رکھا ہے جو زحاف اوائل مصاریع سے مخصوص ہیں انکو علتہائے مقدم بدن چارپایہ
سے لیا ہے اور جو زحاف خاص اواخر مصاریع سے ہیں انکو علتہائے موخر بدن چارپایہ سے
لیا ہے اور جو زحاف عام الوقوع ہیں انکو علتہائے عامہ بدن چارپایہ سے لیا ہے
اور بعض زحافات کا نام بہ مناسبت احوال کواکب و اشجار و طیور و لسان رکھا ہے
اور جملہ ارکان متغیرہ کا لقب یا بروزن مفعول یا منفعل یا افعل بالفتح ہے
جیسے مخبون و مسبغ و اخرم وغیرہم اور یہ کلیہ ہے پس خبن بالفتح لپیٹنا دامن کا تا کوتاہ
ہو جائے من صراح اور مخبون دامن نوردیدہ ۔ فائدہ سبب خفیف کا حرف ساکن
دوسرا حرف رکن کا نہیں ہوتا مگر انہیں پانچ رکنوں میں جو مذکور ہوئے لہذا خبن سوا

اونکے اور کسی رکن مین نہین آتا اور وہ پانچون رکن نہین واقع ہوتے مگر ان گیارہ
بحرون مین متدارک رجز رمل مدید بسیط سریع خفیف منسرح مجتث مقتضب جدید
الحاصل خبن کو ان بحور مین امکان وقوع ہے پس طی بتشدید یاے تحتانی لپیٹنا
من صراح اور سطوی نوردیدہ - **فائدہ** حرف چارم سبب خفیف مین نہین ہوتا الا
ان تین رکنون مین مستفعلن و مفعولات متفاعلن مضمر اور یہ ارکان نہین ہوتے
لیکن ان بحور ستہ مین رجز بسیط سریع منسرح مقتضب کامل پس اس زحاف کو ان بحور
مین امکان وقوع ہے - پس قبض بالفتح جلد جانا مرغ کا من صراح اور مقبوض ام گرفتہ
اور بمعنی فراہم گرفتن - من معیار الاشعار - **فائدہ** حرف پنجم ساکن سبب خفیف سے نہین
مگر ان دو رکنون مین فعولن و مفاعیلن مگر اور یہ دونون رکن نہین مگر ان بحور ستہ
مین ہزج طویل متقارب مضارع قریب مشاکل الحاصل اس زحاف کو ان بحرون مین
امکان وقوع ہے پس کف کوتاہ ہونا دندان شتر کا پیری سے من صراح اور بمعنی
باز داشتن من معیار الاشعار اور مقبوض باز داشتہ **فائدہ** حرف ہفتم ساکن سبب
نہین ہوتا لیکن ان چار رکنون مین مفاعیلن و فاعلاتن و فاع لاتن و مس تفع لن
اور یہ نہین ہوتے لیکن ان بحور عشرہ مین ہزج طویل مضارع رمل مدید خفیف مجتث
جدید قریب مشاکل الحاصل اس زحاف کو انمین امکان وقوع ہے پس شکل یعنے
پاون چارپایہ کے رسی مین باندھنا من منتخب اور مشکول یعنے چارپایہ ہاتھ پاون
بندھا ہوا اور اسیکو طرفین یا طرفان بھی کہتے ہین ذکر اسکا فصل آخر زحافات مین
آئیگا بہرحال شکل نہین واقع ہوتا مگر ان دو رکنون مین مس تفع لن منفصل و فاعلاتن
متصل اور یہ نہین واقع ہوتے لیکن ان بحور خمسہ مین رمل مدید خفیف مجتث جدید
الحاصل شکل کو انمین امکان وقوع ہے اور یہ زحافات ثنائی مرکب موسوم سے ہے

قسم دوم

جو زحافات صدر و مطلع سے مخصوص ہین وہ بھی پانچ ہین انمین دو مفرد ہین اور تین
مرکب لیکن مفرد خرم مع الاسے حملہ اور ثلم لیکن مرکب خرب شتر ثرم -

تعریفات

مفاعیلن کا میم گرانے کو خرم اور فعولن کی فے گرا دینے کو ثلم کہتے ہین اور مفاعیلن
مین خرم وکف یکے مجتمع ہونے کو خرب اور خرم وقبض کے جمع ہونے کو شتر کہتے ہین اور
فعولن مین ثلم وقبض کے جمع ہونے کو ثرم کہتے ہین ۔ اصل یہ ہی کہ جس رکن
کے سرے پر وتد مجموع ہو اوسکے پہلے حرف کے گرانے کو خرم کہتے ہین چونکہ یہ زحاف
تین رکنون مین واقع ہوتا ہے ہر جگہ اسکا اک نت نیا نام ہوتا ہے چنانچہ مفاعیلن مین
خرم اور فعولن مین ثلم (اور مفاعلتن مین عضب بضاد سمجہو ۔ جسکا بیان مختصات
عرب مین آئیگا) جدا جدا اک نام رکہا گیا ہے واسطے آسانی تمیز کے اور تفریق ارکان
کا بہی یہی اقتضا تہا کہ ایک ہی نام ہر رکن مختلف مین نہو ۔ جن ارکان مین یہ زحاف
واقع ہونگے اونہین اخرم اثلم اخرب اشتر اثرم کہینگے ۔

امثلہ مع بدل

مفاعیلن سے (فاعیلن) اخرم ہوکر مفعولن سے اور اخرب ہوکر فاعیل مضموم اللام
مفعول مضموم اللام سے بدلا جائیگا اور اشتر ہوکر فاعلن بغیر نقل رہیگا ۔ اور فعولن
سے عولن اثلم ہوکر فعلن سے اور عول اثرم ہوکر فعل سے بدلا جائیگا استعمال عرب مین
یہ پانچون زحاف صدر ومطلع سے مخصوص ہین لیکن انہین سے زحاف خرم کبہی حشو
مین بہی آجاتا ہے جیساکہ شواہد بحر طویل مین بعض اشعار عربی سے معلوم ہوگا لیکن
فارسی مین عموماً بجاے خرم زحاف تخنیق ایجاد کیا گیا ہے پس ان پانچ زحافون کے
نام لینے کی ضرورت نہین باانیہمہ وہ لوگ انہین نامون کے ساتہہ عموماً مقام حشو
وعروض وضرب مین استعمال کرتے ہین اور جو رکن مزاحف بسکون الآخرین ۔
(یعنی فاعلن اشتر ومفعولن اخرم وفعلن اثلم) انہین حشو مین اور عروض وضرب
مین بہی استعمال کرتے ہین انہین نامون کے ساتہہ ۔

معانی زحاف مع ذکر وقوع بحور

خرم شگافتہ کرنا تر وہ بینی کا اور قطع کرنا اوسی بینی کا من منتخب اور اخرم یعنی کٹا من معیار الاشعار

اور ثلم بالفتح ثاے مثلثہ رخنہ کردن صراح اثلم سوراخدار ثشتر بالفتح برگشتگی چشم از بالا و پائین منتخب اشتر جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون خرب بالفتح گوش شگافتن صراح اخرب کن کٹا۔ ثرم بالفتح و بفتحتین افتادن دندان سیغس از بیش صراح و منتخب اثرم دانت گرا ہوا۔ **فائدہ** خرم خرب شتر رکن مفاعیلن سے مخصوص ہے اور یہ رکن نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور اربع مین ہزج مضارع قریب مقتضب پس انکو انہین امکان وقوع ہے اور ثلم و ثرم رکن فعولن سے مخصوص ہین اور یہ دو نو بحر طویل و متقارب سے مخصوص ہین پس انہین اونکو امکان وقوع ہے۔ **تنبیہ** اور انہین خرب شتر ثرم زحافات مرکب ثنائے موسوم سے ہین)

قسم سوم

جو زحافات عروض و ضرب سے خاص ہین تیرہ ہین انہین سے گیارہ مفرد ہین اور دو مرکب لیکن مفرد قطع تذییل ترفیل تتمیم وقف کسف صلم قصر حذف بتر تشعیث لیکن مرکب خلع کبل۔

انہین سے چھ زحاف قطع تذییل ترفیل تتمیم خلع کبل اون ارکان سے مخصوص ہین جنکے آخر مین وتد مجموع ہے یعنی فاعلن و مستفعلن و متفاعلن) پس اگر انہین سے وتد مجموع کے تیسرے حرف کو گرائین اور دوسرے حرف متحرک ماقبل کو ساکن کرین تو اوسکو قطع کہتے ہین اور اگر وتد کے دوسرے حرف کے بعد اک الف بڑھائین تو اوسکو اذالہ اور تذییل کہتے ہین اور اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف بڑھائین تو اوسکو ترفیل کہتے ہین اور یہی عمل صرف فاعلن مین اسکو تتمیم کہتے ہین اور مرفل بھی پس تتمیم رکن فاعلن سے مخصوص ہے لیکن فاعلن تتمیم سے مخصوص نہین اور اگر خبن و قطع جمع ہون تو اوسکو خلع اور کبل بہی کہتے ہین۔ (چونکہ متفاعلن مین خبن نہین آسکتا لہذا اوسمین خلع بھی نہ آئیگا۔ (حذذ بہی زحاف مخصوصہ وتد مجموع سے ہے) لیکن ذکر اوسکا زحافات مختصہ بحر کامل مین آئیگا اور بعدہ ذکر اوسکا زحاف مخصوصہ فارسی مین بہی آئیگا) ارکان متغیرہ کو مقطوع مذال مرفل متمم مخلع مکبول) کہینگے۔

امثلہ مع بدل

فاعلن سے فاعل بسکون اللام مقطوع ہوکر فعلن سے اور فاعلن تن متمم ہوکر یا مرفل ہوکر فاعلاتن سے منقول ہوگا اور مذال ہوکر فاعلان اور مخلع ہوکر فعل ہوگا اور مستفعلن متصل سے مستفعل بسکون اللام مقطوع ہوکر مفعولن سے اور مستفعلن تن مرفل ہوکر مستفعلن تن سے اور مستفعل بسکون اللام مخلع یا مکبول ہوکر فعولن سے بدلا جائیگا اور مذال ہوکر مستفعلان ہوجائیگا۔ اور متفاعلن کے متفاعل بسکون اللام مقطوع ہوکر فعلاتن سے اور متفاعلن تن مرفل ہوکر متفاعلاتن سے منقول ہوگا اور مذال ہوکر متفاعلان ہوجائیگا اور مخلع نہیں ہونے کا اسلئے کہ متفاعلن مین سبب خفیف نہین ہے۔ تنبیہ بعض اجماع خبن و قطع کو خاص رکن فاعلن مین خلع کہتے ہین اور خاص رکن مستفعلن مین کبل اور بعض دونو کو خلع کہتے ہین۔ اور یہ دونو مرکب ثنائی سے موسوم ہین۔

معانی زحاف

قطع بالفتح بریدن من صراح تذئیل یا اذالت یا اذالہ فروہشتن دامن من صراح ترفیل پر کردن چاہ از آب و بزرگ داشتن من صراح تتمیم تمام کردن من منتخب تخلیع یا خلع بیرون کردن جامہ و موزہ و نعل من صراح کبل بالفتح محبوس داشتن من منتخب و بفتحتین پوستین کوتاہ منہ۔ اور مقطوع بریدہ اور مذال دامن فروہشتہ اور مرفل بزرگ داشتہ اور متمم تمام کردہ شدہ اور مخلع موزہ و نعل و جامہ بیرون کردہ شدہ اور مکبول بند کردہ شدہ اور تین زحاف وقف کسف صلم اون ارکان سے مخصوص ہین جنکے آخر مین وتد مفروق ہے اور ایسا کوئی رکن نہین لیکن مفعولات لہذا یہ تینون زحاف اسی رکن سے خاص ہین بس اگر وتد مفروق کے تیسرے حرف کو ساکن کرے تو وقف ہی اور ساقط کرے تو کسف ہی اور اگر پورا وتد گرائے تو صلم ہے رکن کو ان حالتون مین موقوف مکسوف اصلم کہتے ہین۔

مثالین مع بدل

مفعولات بسکون التا موقوف ہوکر مفعولان سے اور مفعولا مکسوف ہوکر مفعولن سے اور مفعو اصلم ہوکر فعلن سے بدلا جائیگا۔

معانی زحاف

وقف ایستادہ من منتخب کسف یا کشف اول بمعنی برہنہ شدن و ثانی بمعنی برہنہ کردن صلم گوش از بیخ برکندن من صراح اور موقوف وقف کردہ شدہ اور مکسوف بریدہ اور اصلم ہر دو گوش برکندہ۔

اور تین زحاف قصر و حذف و تسبیغ یا اشباع اون ارکان سے مخصوص ہین جنکے آخر مین سبب خفیف ہی جیسے فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن منفصل پس اگر ان ارکان مین سبب خفیف کا ساکن حرف گر جائے اور حرف ماقبل کہ متحرک ہی ساکن ہو جائے تو اوسکو قصر کہتے ہین اور اگر پورا سبب گر جاے تو اوسکو حذف کہتے ہین اور اگر سبب خفیف کے وسط مین اک الف بڑھا دین تو اوسکو تسبیغ کہتے ہین اور ارکان متغیرہ کو مقصور محذوف مسبغ یا مسبوغ کہتے ہین یا مشبع بشین معجمہ و عین مہملہ۔

امثلہ مع بدل

فعولن سے فعول بسکون اللام مقصور اور فعولان مسبغ رہیگا اور فعو محذوف ہوکر فعل متحرک العین وسکون اللام سے بدلا جائیگا اور مفاعیلن سے مفاعیل مقصور ہوکر فعولان سے اور مفاعی محذوف ہوکر فعولن سے منقول ہوگا اور مسبغ ہوکر مفاعیلان ہو جائیگا اور فاعلاتن متصل اور فاع لاتن منفصل سے فاعلات بسکون التا مقصور ہوکر فاعلان سے اور فاعلا محذوف ہوکر فاعلن اور مسبغ ہوکر فاعلاتان فاعلیان سے منقول ہوگا۔

معانی زحاف

قصر بالفتح کوتاہی من منتخب حذف انداختن چیزے از چیزے من صراح تسبیغ بسیار گشتن شتر کہ بزادن نزدیک آمدہ باشد منہ اشباع بشین معجمہ و عین مہملہ بمعنی سیر کردن من منتخب عنایہ تسبیغ کو بعض نے اشباع لکھا ہی لیکن درحقیقت زحاف ایک ہی نام دو ہین مقصور کوتاہ کردہ شدہ و محذوف یعنی از جزو بیفگندہ مسبغ شترکیکہ بچہ افگندہ باشد نیز نزدیک زادن۔ فائدہ واضح ہو کہ تغیر بزیادت یعنی دو شرطین ہین

ایک یہ کہ وہ رکن سالم ہو یعنی اخر اوس رکن کا سالم ہو اسواسطے کہ اگر جزو آخر رکن کا سالم نہوگا تو لامحالہ اوسمین تغیر بہ نقصان ہوگا پس نقصان کے بعد زیادت قبیح و معیوب ہوگی اور یہ جائز نہین - دوسری شرط یہ ہو کہ جن مصرعون کے آخر رکن مین تغیر بہ زیادت لائین اوس مصرع کا وزن تام نہو - تاکہ بحر دائرہ سے خارج نہو اور ذکر اسکا بہ تفصیل حکم اواخر اشعار فارسی مین آئیگا -

اور ایک زحاف تشعیث ہے جو رکن فاعلاتن سے مخصوص ہے چنانچہ فاعلاتن کو جب مفعولن کے وزن پر کر لیتے ہین تو اوسکو تشعیث کہتے ہین اور رکن کو مشعث اور تشعیث مین چار مذہب ہین - اخفش کے نزدیک اسمین خرم ہے یعنی وتد علا کا عین گر گیا ہے اس صورت مین فالاتن باقی رہیگا - اور قطرب کے نزدیک اسمین قطع ہے یعنی وتد علا کے الف کو گرا کر لام کو ساکن کر دیا ہو اس نہج پر فاعلتن باقی رہیگا - اور خلیل مدون فن عروض کے نزدیک وتد علا کا دوسرا حرف یعنے لام گر گیا ہے اس صورت مین فاعاتن باقی رہیگا اور زجاج کے نزدیک یہ رکن مجحف مسکن ہے یعنی اول اسکو مخبون کر کے فعلاتن بنایا اور پھر عین کو ساکن کر دیا بزحاف تسکین فعلاتن باقی رہا اور ہر صورت مین مفعولن سے نقل ہوا - محقق علیہ الرحمہ نے اول کے تینون قولون پر ایراد کیا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ خرم اوس رکن مین آتا ہے جسکے سرے پر وتد مجموع ہو اور خرم صدر و مطلع سے مخصوص ہے اور یہان دونو امر مفقود ہین بلکہ تشعیث عروض و ضرب سے مخصوص ہے پس اخفش کا مذہب صحیح نہین - اور قطع اوس رکن مین آتا ہے جسکے آخر مین وتد مجموع ہو اور یہان وسط مین ہے پس قطرب کی بھی رائے صحیح نہ ٹھہری - اور وتد مجموع کا دوسرا حرف کسی اور جگہ گرا نہین - پس خلیل کا قول بے دلیل ہے بہرحال یہ تینون مذہب مردود ٹھہرے لیکن زجاج کے مذہب پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ اوسیکے قول کو ترجیح دی چنانچہ لکھا ہے کہ یہ قیاس سے نزدیک تر ہے حالانکہ مولف مستہام کے نزدیک یہ بھی مخدوش ہے کسواسطے کہ خبن و تسکین اون زحافات سے ہین جو بیت مین

سب جگہ آتے ہیں یعنی عام الوقوع ہوتے ہیں اور تشعیث عروض وضرب سے مخصوص
ہے پس یہ جو ہے نزدیک خلیل ہی کا مذہب صحیح ہے اور یہ اعتراض کہ وتد مجموع کا دوسرا
حرف سوا فاعلاتن کے اور کسی رکن سے نہیں گرا۔ قابل نقض نہیں ہے جبکہ خلیل نے
تشعیث کو فاعلاتن سے مخصوص کیا ہے سوا اسکے محقق علیہ الرحمہ نے زحاف درس
وطمس وعرج میں خود ایسا ہی کیا ہے جسکا بیان ان زحافات میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ
اور تشعیث پراگندہ کردن سر متشعب اور مشعث پراگندہ کردہ شدہ۔ لیکن زحافات
مخصوصہ عرب یہ بھی انھیں تین قسموں اور دو حالتوں سے خالی نہیں جو
اوپر مذکور ہوئیں اور وہ پندرہ ہیں انمیں سے آٹھ زحاف عصب بصاد مہملہ عقل
نقص عضب بضاد معجمہ قصم جمم عقص قطف بحر وافر سے اور چار زحاف اضمار وقص وخزل
حذذ بحر کامل سے خاص ہیں ایک زحاف جبل کہ رکن مستفعلن سے کہ مفعولات سے مخصوص ہے ایک زحاف
تبر یہ رکن فاعلاتن وفعولن سے مخصوص ہے ایک زحاف خزم ہے بزاے معجمہ پہلے ہم اسکو بیان کرتے ہیں
خزم بزاے معجمہ اسکو ارکان سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ اسکو اوائل ارکان سے
جاننا چاہیے کسواسطے کہ زیادت اسکی تقطیع میں شمار نہیں کیجاتی وقوع زیادت
خزم کا قبل صدر ومطلع کے ایک حرف سے چار حرف تک جائز ہے لیکن زیادت
چار حرف کے بہ ندرت ہے فارسی میں یہ زحاف مستعمل نہیں لیکن قدماے فارس
سے لبودے کے شاعر نے اتباعاً للعرب بیک حرف اسکو اپنے شعر میں جگہ دی ہے شعر
میان کشن نازکیت بر سایہ ہوسے   گر سے از یکدگر گسستے
اور مرادی شاعر بھی لایا ہے شعر ۔ از چشم رنج جہ فریاد و سود
کہ مرگ کند برسر رہ تاختن ۔ شعر اول بوزن فاعلاتن مفاعلن فعلن
بحر خفیف مشکول وابتر سے ہے ۔ میم خزم کا اول مصراع میں ہے کہ تقطیع میں
محسوب نہیں ہوتا مصرع ثانی بوزن مفتعلن مفتعلن فاعلات بحر سریع مطوی سے
کاف بیانیہ مصراع ثانی کے اول میں خزم ہے کہ تقطیع میں محسوب نہیں ہوتا یہ بھی
گویا مخصوص صدر ومطلع سے ہے اور مفرد ہے معنی اسکے حلقہ در بینی شتر کردن من منعب

مناسبت ظاہر ہے جبکہ پہلے رکن اول مین یہ واقع ہوگا اوسے اخرم کہینگے اور خرم رسن دربینی کردن اور اخرم رسن دربینی کردہ مشکل جیسے مکالفرس کہتے ہین سات تخفظ اور سے کہ کسی رکن مین پانچ حرف متحرک پے درپے نہ جمع ہونے پائین اول بحور مثمن کہ جنمین رکن مستفعلن و مفعولات ہی اور خبل اجتماع خبن وطے کا نام ہی اور یہ زحاف مرکب ثنائی موسوم سے ہی اور عام الوقوع ہے ارکان متغیرہ کو مخبول کہینگے اور یہ وہی خبل ہے کہ جسکا ذکر قبل ازین آچکا ہے —

مثالین مع بدل

مستفعلن و مفعولات سے متعلن و معلات مخبول ہوکر فعلتن اور فعلات سے منقول ہونگے اور فعلتن سے فعلتان مخبول مذال ہوگا اور خبل بالفتح دست وپا بریدن سن منتخب و مبتی تباہی من صراح اور مخبول دست وپا بریدہ —

بتر تعریف اجتماع حذف وقطع کا نام ہے رکن فاعلاتن اور رکن فعولن میں — اور ارکان متغیرہ کو ابتر کہتے ہین —

مثالین

فاعلاتن سے فاعل بسکون اللام ابتر ہوکر فعلن سے نقل ہوگا اور فعولن سے قطع ابتر ہوکر بغیر نقل باقی رہیگا یہ زحاف خاص ہے عروض وضرب سے اور مرکب ثنائی موسوم ہے اور بتر بالفتح بریدن من صراح اور بضمتین بریدہ دم منہ اور ابتر دم بریدہ رکن مفاعلتن کے زحافات مخصوصہ ثمانیہ سے جو بحر وافر سے بھی مخصوص ہین اسلیے کہ مفاعلتن نہیں واقع ہوتا لیکن بحر وافر مین عصب وعقل ونقص عام الوقوع ہین پہلا مفرد اور اخیر کے دونو مرکب . اور مختص صدر ومطلع عضب لبضاد معجمہ مفرد اور قصم وجمم وعقص مرکب اور خاص بہ عروض وضرب قطف کہ یہ بھی مرکب ہے

تعریفات مع بدل ومعانی

اگر مفاعلتن کے لام کو ساکن کرکے مفاعیلن سے بدلین تو اسکو عصب کہتے ہین اور رکن کو معصوب اور عصب لبصاد مہملہ عصابہ اسے سر بر بستن من صراح

رحِیار بایہ باریک میان از گرسنگی من معیار الاشعار اور معصوب لبیا گرسنہ
و عصب بمعنی داغ کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و
ریختن برگہاے درخت بضرب چوب وغیرہ من منتخب ۔

اور اگر رکن معصوب کو مقبوض کرکے مفاعلتن کو مفاعلن سے نقل کرین تو اسکو عقل
کہتے ہین اور رکن کو معقول اور عقل بمعنی بہم بستن بازو و ساق شتر بہ رسن من صراح
اور معقول شتر باز و ساق بستہ بعقال اے بہ رسن ۔

اور اگر رکن معصوب کو مکفوف کرکے مفاعلات مضموم النون کو مفاعیل مضموم اللام سے
بدل لین تو اسکو نقص کہتے ہین اور رکن کو منقوص اور نقص بمعنی کم کردن من منتخب
اور منقوص ناقص کردہ ۔

اور اگر سبب کے حرف کو یعنی میم مفاعلتن کو گرا کر فاعلتن کو مفتعلن سے بدل لین تو
اسکو عضب کہتے ہین اور رکن کو اعضب اور عضب بفتحتین شکستن شاخ گوسپند
من منتخب و بریدن من صراح + یہ وہی عضب ہے جسکا بیان بحث خرم مین قبل ازین
آچکا ہے درحقیقت کہ یہ زحاف خرم ہے خاص رکن مفاعلتن مین اور اعضب بمعنی
گوسپند شاخ شکستہ ۔

اور اگر عضب و عصب کو جمع کرکے فاعلتن بسکون اللام کو مفعولن سے نقل کرین تو
اسکو قصم اور رکن کو اقصم کہتے ہین اور قصم بقاف و صاد مہملہ بالفتح شکستن و بفتحتین شکستگی
دندان من منتخب اور اقصم بمعنی دندان شکستہ ۔

اور اگر عضب و عقل کو جمع کرکے فاعتن کو فاعلن سے بدلین تو اسکو جمم اور رکن کو
اجم کہتے ہین اور جمم بفتحتین بے شاخ شدن گوسپند من منتخب اور اجم بمعنی گوسپند بے شاخ
اور اگر عضب و نقص کو جمع کرکے فاعلت بسکون اللام و مضموم التا کو مفعول مضموم اللام
سے نقل کرین تو اسکو عقص اور رکن کو اعقص کہتے ہین اور عقص بالفتح تافتن یا و
پیچیدن موے و کلالہ کردن آن من منتخب اور اعقص بمعنی پیچیدہ مو ۔

اور اگر رکن معصوب کو محذوف کرکے مفاعل بسکون اللام کو فعولن سے بدل لین تو

اسکو قطف اور رکن کو مقطوف کہتے ہین اور قطف بریدن خوشہ انگور وغیرہ بدندان
من صراح اور مقطوف بمعنی خوشہ انگور بریدہ یا میوہ از درخت چیدہ - انچین قسم
جم عقص قطف زحافات مرکب ثنائے موسوم سے ہین -
رکن متفاعلن کے زحاف مخصوصہ اربع سے جو بحر کامل سے بھی مخصوص ہین اسلیے
کہ رکن متفاعلن نہین واقع ہوتا لیکن بحر کامل مین اضمار وقص خزل عام الوقوع ہین
پہلا مفرد اخیر والی دو نو مرکب اور چوتھا حذذ خاص بہ عروض وضرب مفرد -

تعریفات مع بدل و معانی -

پس اگر متفاعلن کی تے کو ساکن کرکے مستفعلن سے نقل کرین تو اسکو اضمار اور رکن کو
مضمر کہتے ہین اور اضمار بمعنی لاغر کردن من منتخب اور مضمر لاغر کردہ -
اور اگر رکن مضمر مین خبن بھی لائین تو مفاعلن باقی رہیگا بغیر نقل اسکو وقص اور
رکن متغیرہ کو موقوص کہتے ہین - اور وقص بمعنی گردن شکستن من صراح اور موقوص
گردن شکستہ -
اور اگر رکن مضمر مین طے بھی لائین اور مستفعلن بسکون تا کو نقل کرین مفتعلن سے
اسکو خزل اور رکن کو مخزول کہتے ہین اور خزل بریدہ شدن من صراح اور مخزول
بریدہ شدہ - یہ اخیر والے دو نو مرکب ثنائے موسوم سے ہین -
اور اگر وتد مجموع کو آخر رکن سے ساقط کرین اور متفا کو نقل کرین فعلن متحرک العین سے
اسکو حذذ یا حذّ اور رکن کو احذ کہتے ہین اور حذذ بفتحتین کوتاہی وسبکی دم شتر وخران
من منتخب اور حذّ بہ تشدید ذال معجمہ از ہم بریدن منہ اور احذ بمعنی دنبال بریدہ جسکو
دم کٹا کہتے ہین اردو مین یا خفیف الذنب یعنی جسکے موی دم کمتر ہون جیسا کہ قول جوہری ہے
یہ وہی حذذ ہے جسکا بیان اوپر آچکا ہے تنبیہ واضح ہو کہ حذذ زحاف مختصہ بحر کامل سے ہے
عربی ہین اور فارسی ہین اور بحرون مین لانا منجملہ تصرفات فارسیہ ہے چنانچہ ذکر اسکا
زحافات مختصہ فارسیہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالے - اور سوا ان چار زحافات
مخصوصہ کے اور زحاف بھی اس بحر مین آتے ہین جو باشتراک بحور دیگر قبل ازین بیان

ہو چکے ہین اور وہ قطع ہے تذییل ہے ترفیل ہے خبل ہے لیکن خبل بعد اضمار
آتا ہے اور فعلتن بدون نقل باقی رہتا ہے — لیکن زحافات مختصہ ابیات رجز
پر بھی اونہین تین قسمون سے دو قسمون پر منقسم اور اونہین دو حالتون پر جیسے ہین
جو اوپر مذکور ہوئین - اور دو قسمون پر منقسم ہونے کی وجہ یہ ہو کہ فارسی مین مختص
باوایل مصاریع کوئی زحاف وضع نہین ہوا تا اینکہ جز زحافات عرب مختص بہ اوائل
مصاریع مین سوا زحافات مختصہ عرب اور مخصوصہ بحر وافر و کامل کے وہ سب فارسی
مین عام الوقوع ہین فافہم - انہین چار زحاف تسکین تخنیق عرج طمس نام نہادہ محقق
علیہ الرحمہ داخل ہین اور یہ زحافات مجموع عشرہ ہین - انہین عام تین ہین رفع تسکین
تخنیق - پہلا مفرد اور اخیر والے دونو مرکب اور انہین خاص بہ عروض و ضرب چودہ
ہین مفرد آٹھ حذذ سلم جدع نحر سلغ طمس صلم عرج طمس اور مرکب چھ جب ہتم خرم
زلل جمعت ربع - پس قسم اول عام الوقوع -

تعریفات مع بدل و معانی

رفع مستفعلن مستفعل ومفعولات سے مخصوص ہے اگر پہلا سبب گر جائے دو سبب
متوالی سے تو اوسکو رفع رکن کو مرفوع کہتے ہین اور رفع بمعنی برداشتن من صراح
اور مرفوع یعنی اوٹھایا ہوا اور یہ مفرد ہے پس مستفعلن سے مرفوع ہو کر فاعلن سے
اور مفعولات سے عولات مرفوع ہو کر مفعول مضموم اللام سے نقل ہوتے ہین اور
تسکین یعنے ساکن کرنا حرف اوسط کا تین حروف متحرک سے کہ پے در پے ہون
اور ایسے رکن کو مسکن کہتے ہین یعنے ساکن کیا گیا - اور رکن مین تین متحرک متوالی
جمع ہوتے ہین یا بہ خبن جیسے فعلن اور فعلاتن (فاعلن و فاعلاتن سے) یا طے
جیسے مفتعلن مستفعلن سے اول مسکون العین ہو کر فعلن سے اور ثانی و ثالث
مسکون العین ہو کر مفعولن سے نقل ہوتے ہین لیکن اول و ثانی کو مخبون مسکن اور رکن
ثالث کو مطوی مسکن کہتے ہین اور تسکین بمعنی ساکن کردن من منتخب از بسکہ تسکین
منحصر و موقوف ہی وقوع خبن پر یا وقوع طے پر لہذا مرکب ہی اور تعریف عام ہی جہان کہین

جمیں متحرک متوالی جمع ہون تسکین حرف وسط جائز ہے نزدیک اہل فارسی کے بشرطیکہ
لیکن اوس جگہ کہ کوئی امر مانع ہو مثل التباس اور ابطال نظام کے لیکن التباس
لیئے تسکین اوسط سے بحر بدل جاوے اور باعث اشتباہ ہو جیسے فعلات فاعلاتن
فعلات فاعلاتن رمل مشکول اس وزن پر یہ مصراع ہے ع پس از انکہ من نمانم
بچہ کار خواہی آمد + اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہ وزن ہو جائیگا مفعول فاع لاتن
مفعول فاع لاتن اور یہ مضارع اخرب ہی اور اس وزن پر یہ مصراع ہے ع
من خوب می شناسم پیران پارسا را + لیکن ابطال نظام ارکان مثلاً کوئی قصیدہ
کہ بنی ہو اس وزن کی تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اور یہ وزن بحر مطوی
ومقطوع ہے اس مقام پر تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا شاعر نے التزام
کیا ہے باطل ہو گا پس ان دو نو صورتون مین تسکین حرف اوسط نہین چاہیئے
جیسا کہ فی الجملہ قاعدہ لغت فارسی کا یہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتون مین
ایک وزن پر اور نسق پر لاتے ہین اور مغایرت زحافات مین روا نہین رکھتے
بخلاف اہل عرب کے اسواسطے کہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کا متحمل نہین بسبب
خفت کے اور لغت عربی کا متحمل اختلافات کا ہی بسبب رزانت کے البتہ وزن
متحرک و مسکن کو جمع کرتے ہین ایک بحر مین مثلاً ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلن متحرک العین
یا فعلاتن متحرک العین ہون اور ایک جگہ بر وزن فعلن مسکون العین یا فعلاتن
مسکون العین منقول مفعولن سے واقع ہون جیسے فعلن فعلن فعلن فعلن ایک
متحرک العین ایک مسکون العین یا فعلاتن مفعولن فعلاتن مفعولن تو خلط انکا جائز ہے
واجب کوئی مانع نہو یعنی اختلاف بحر مین نہ پڑے اور اشتباہ واقع نہو کما قیل
اور علت اس تسکین حرف اوسط کی یہ ہی کہ اصل اوزان فارسی مین جو شمار مین چار بحر
انہین سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نہین پس توالی حرکات ثلثہ انہین اصلی نہین ہی
بلکہ تغیر کی جہت سے ہی مثلاً فاعلن مین جب الف ساقط ہو گا تین حرف متحرک
فعلن مین زحاف کی جہت سے جمع ہونگے نہ اصلی۔

تنبیہ تسکین حرف اوسط توالی حرکات ثلثہ مین حکم مطرد ہے بقول محقق علیہ الرحمہ
الحق ایسا ہی کتب لغات و منظومات اہل فارس سے پایا جاتا ہے جیسے ہذیان
حیوان دوران میلان جولان جریان طیران سیلان خفقان یرقان غلیان حیران
عطشان ہیجان فیضان یہ جملہ الفاظ دراصل بہ توالی حرکات ثلثہ ہین لیکن فارسی
مین بہ تسکین اوسط مستعمل ہین من برہان و بہار عجم گویا اہل فارس کی عادت اور
معمول یہی ہے ۔ اور عربی مین بھی یہ قاعدہ پایا جاتا ہے یعنے جو کلمہ بروزن فعل
بضم فا و عین و لام مع التنوین کے ہو جیسے قفل و عضد و زبیر انمین تسکین حرف
اوسط بلا خلاف جائز ہے من فصول اکبری و شافیہ و رضی وغیرہ اسجگہ سے ظاہر
ہوتا ہے۔ کہ تسکین بین الفریقین مشترک ہے بات یہ ہے کہ فارسی مین کثیر ہی نسبت
عربی کے اور حکم کثرت پر کیا جاتا ہے معہذا تسکین زحافات فارسی مین محسوب ہے
بعض بیخبران علم نے اس مصرع مین سے سال تاریخش بہ زبر و تہیہ شد زیب لقب
طور سینا بے کلیم الغدر و منبر بے انیس * مصنفہ جناب والد علام طاب ثراہ و حشرہ
مع الائمۃ المعصومین علیہم السلام * کلمہ زبر کہ بہ سکون بائے موحدہ نظم ہوا ہے
بحسب قاعدہ صحیح ہے اسپر ایراد کیا کہ بفتحتین ہونا چاہیئے اعوذ باللہ من ظلام الجہل
(دفع دخل) بعض الفاظ مثل رمضان وغیرہ جو کلام اہل فارس مین بفتحات ہین
انکو ازروے استعمال یوہین ہونا چاہیئے جسطور پر ہین اور قاعدہ مذکور مطرد ہے
نہ کلیہ فافہم ان زحافات سے اک تخنیق یا تجنیق ہے کہ رکن مفاعیلن و فعولن سے
مخصوص ہے تعریفہ وتد مجموع کے پہلے حرف کے گرانے کو کہتے ہین جو سرے پر
رکن کے واقع ہو عموما تمام اجزاے بیت سے اور یہ قائم مقام خرم ہے وہ خرم ابتدا
صدر و مطلع سے مخصوص ہے اور یہ سب رکنون مین آسکتی ہے دوسری صورت
تخنیق کی یہ ہے کہ جب وتد صدر رکن مین واقع ہو جیسے مفاعیلن و فعولن مین ہے
اور قبل اس وتد مفاعیلن کے اک حرف متحرک ہو کہ اس وتد کے حرف اول یعنی
میم سے ملے پس باجتماع متحرک ثلثہ میم کو کہ حرف اول وتد مذکور ہے ساکن کرین —

اور یہ اوسوقت مین ہوتا ہے کہ بحر ہزج مین اول رکن مین خرب لائین اور مفعول
بنائین تو مفعول مفاعیلن ہوگا پس لام مضموم کو میم مفا سے ملائین اور ساکن
کرین میم کو فتح دور کرکے پس مفعولم فاعلن ہوگا نقل کرینگے مفعولن مفعولن سے اور
اسیطرح اگر رکن اول مکفوف ہو مثلاً مفاعیل مفاعیل سے مفاعیلم فاعیل کو نقل
کرین مفاعیلن مفعول سے جیساکہ اوزان رباعی مین ہوتا ہے بہرحال رکن دوم
کو مخنق کہینگے اور اول مشابہ بہ سالم ہوگا لیکن یہ فرع جداگانہ مین داخل نہوگا
اسلیئے کہ رکن اصلی سے رکن فرع جبکہ بالعینہ حاصل ہو تو بمصداق تحصیل حاصل
اسکو فرع کہنا لاحاصل ہے قطع نظر اسکے جسمین تخنیق واقع ہوئی ہے وہ دوسرا
رکن ہے پہلا تو مکفوف ہے یا اخرب ـ اور تخنیق بمعنی گلو فشردن من صراح اور
اسیکو بعض نے تجنیق بفتح اے ثمنا ۃ و حاے حلی کہا ہے بمعنی تازیانہ درکسن
وچوب خر ا زدن منہ اور رکن کو مخنق کہتے ہین بمعنی گلو فشردہ یا محنق بمعنی تازیانہ زدہ

امثلہ

مفاعیلن سے مفعول لبضم لام مخنق مکفوف مفعولن مخنق فاعلن مخنق مقبوض فعلان بسکون العین
مخنق مقصور فعلن بسکون العین مخنق محذوف مفعولان مخنق مسبغ فاعلان مخنق مقبوض
مذال اور فعولن سے فع مخنق محذوف جسے باجتماع ثلم و حذف ابتر بھی کہتے ہین فعل
بہ سکون حرف دوم و تحریک اخر مخنق مقبوض فعلان بسکون العین مخنق مسبغ جسے
اثلم مسبغ بھی کہتے ہین ـ

قسم دوم زحافات فارسی سے کہ خاص ہین عروض و ضرب سے
انمین سے چار زحاف ، رکن مفاعیلن سے مخصوص ہین چنانچہ آخر مفاعیلن کی محذوف
مرتبین اگر دو سبب خفیف حذف کرین تو اوسکو جب کہتے ہین اور رکن متغیرہ کو مجبوب
اور جب بمعنی خصی کردن من منتخب ـ اور مجبوب خصی کردہ شدہ ـ اور اگر اسی رکن مین
پہلے حذف لائین اور پھر قصر تو اسکو ہتم اور رکن متغیرہ کو اہتم کہتے ہین اور ہتم بمعنی
شکستن دندان از بن من صراح اور اہتم بمعنی از بن دندان شکستہ ـ اور اسی رکن مین

جب تخنیق وجب جمع ہون تو اسکو ابتر اور رکن کو ابتر کہتے ہین اسکے معنی اوپر مذکور
ہو چکے ہین لیکن وہ ابتر اور تھا اور یہ ابتر اور ہے یہ تینون مرکب ثنائے موسوم ہین۔
تنبیہ میرے نزدیک اسکو ابتر سیتم کہنا چاہیے اور یہ فعولن مین بھی باجتماع ثلم
وحذف واقع ہوتا ہے پس خاص ان دونون رکنون
مین یعنے فاعلاتن وفعولن مین یہ ابتر مجوزہ اہل فارس ہے اور خاص رکن
فاعلاتن مین باجتماع حذف وقطع مصطلح اہل عرب ہے پس یہ ایک اعتبار سے عربی اور
ایک اعتبار سے فارسی ٹھہرا اور اگر رکن مفاعیلن مین ہتم وتخنیق جمع ہون یعنی خرم
حذف وقصر اوسکو زلل بازال اور رکن شتیرہ کو ازل کہتے ہین اور زلل بمعنی نقصان
دے گوشت شدن ران من منتخب اور ازل بمعنی ناقص سرین کیونکہ کتاب المعرب مین ہے
وامراۃ زلاء زنے را گویند کہ بر رانہاے وے و زیر ہیچ گوشت نہ دارد و بحکم آنکہ بیشتر
حروف زیرین این جزو محذوف است آنرا بزنے نیمہ زیر تشبیہ کردند اور یہ زحاف
مرکب ثلاثی موسوم ہے۔

امثلہ مع بدل

مفاعیلن سے مفاعیل مجبوب فعل سے اور مفعول مسکون العین اہتم فعول مسکون اللام ہے
اور فاع ابتر فع سے منقول ہوگا اور فاع مسکون العین ازل یہ دونون نقل حاصل ہوگا
ان چارون زحاف سے رباعی مخصوص ہے لیکن یہ چارون رباعی سے مخصوص
نہین غزل وغیرہ کی بھی عروض وضرب مین آسکتے ہین البتہ رباعی کے عروض
وضرب مین سوا ان زحافون کے اور کوئی نہین آتا۔
تنبیہ واضح ہو کہ رکن فعولن سے بھی باجتماع ثلم وحذف یا باجتماع تخنیق وحذف
فع حاصل ہوتا ہے فا سے اور اسجگہ بھی اجتماع ثلم وحذف کو ابتر کہتے ہین
وجہ یہ ہے کہ حذف کو فارسی مین عموماً لاتے ہین باینہمہ اگر اسکو مخنق محذوف
کہین تو یہ قیاس سے نزدیک تر ہے۔ اور ان زحافات سے اک حذذ ہے
کہ فارسی مین رکن مستفعلن وفاعلن سے مخصوص ہے اور عربی مین کامل سے

خاص شعار سعی اسکے وہی ہین جو زحافات مختصہ عرب کی ذیل مین بیان ہو چکے ہین

تعریف

گرانا اوس وتد مجموع کا جو آخر رکن مین ہو پس فارسی مین کوئی رکن ایسا نہین ہے سوا مستفعلن و فاعلن کے الحاصل مستفعلن سے مستف منقول ہوگا فعلن سے اور فاعلن سے فا لقل ہوگا فع سے دونوکو احذ کہینگے۔

تنبیہ مؤلف مستام کے نزدیک اسکو حذذ مجم اور یا حذ مجم کہنا چاہیے۔ اور انہین زحافات سے دو زحافت جدع یا جذع اور نحر رکن مفعولات سے مخصوص آگر مفعولات مین وقف لائین اور اول کے دو نو سبب توالی سے بھی گرائین تو اسکو جدع یا جذع اور رکن کو مجدوع یا مجذوع کہتے ہین اور اگر مفعولات کے دونو سبب توالی گرا کر بجاے وقف کسف لائین تو اسکو نحر اور رکن کو منحور کہتے ہین

مثالین مع بدل

پس مفعولات سے لات مجدوع ہوکر فاع سے اور لا منحور ہوکر فع سے منقول ہوگا

معانی

جدع بدال مہملہ بالفتح بمعنی بینی و گوش و لب و دست بریدن من صراح و جذع بذال معجمہ بفتحتین انچہ بسال دوم مجدوع بینی و گوش و لب و دست بریدہ مجذوع دو شتر در یک رسن بستہ اور نحر شتر کشتن و بریدن سینہ و سینہ زدن من منتخب اور منحور شتر کشتہ یعنی نحر کردہ شدہ۔ اور انہین زحافات سے دو زحافت سلخ و طمس مجم رکن فاع لاتن منفصل سے مخصوص ہین۔ دونو سبب اور عین کی حرکت گرانے کو سلخ اور رکن کو مسلوخ کہتے ہین۔ اور دونو سبب اور عین گرانے کو طمس مجم اور رکن کو مطموس مجم کہتے ہین۔

امثلہ

پس فاع لاتن مسلوخ ہوکر فاع بسکون العین باقی رہتا ہے بدون نقل اور فا مطموس ہوکر فع سے منقول ہوتا ہے۔

معانی

سلخ بالفتح پوست کشیدن من منتخب مسلوخ پوست کشیدہ شدہ طمس ناپدید کردن و دور شدن منہ مطموس ناپدید کردہ۔

تنبیہ اس طمس مین لفظ سلخ بمعنے بڑھا دیا ہی واسطے تفریق علم کے نہ اس معنی کر کے کہ عربی مین بھی کوئی طمس ہے بلکہ اس نظر سے کہ یہ زحاف درحقیقت عروضیان عجم کا ایجاد ہے اور دوسرا طمس جسکا ذکر آگے آئیگا وہ نام مخترع علیہ الرحمہ [illegible] اور انھین زحافات سے دو زحاف جحف و ربع رکن فاعلاتن متصل سے مخصوص ہین ۔ اگر فاعلاتن مین اول خبن لائین اور پھر فعلاتن سے فاصلہ گرائین تو اسکو جحف اور رکن کو مجحوف کہتے ہین اور اگر فاعلاتن مین خبن اور بتر یعنے حذف و قطع مجتمع ہون تو اسکو ربع اور رکن کو مربوع کہتے ہین

امثلہ

پس فاعلاتن سے تن مجحوف ہو کر فع سے نقل ہوگا اور فعل بکسر العین مربوع ہو کر باقی رہیگا اور کسرہ عین کا فتحہ کے ساتھ نہ بدلا جائیگا تاکہ التباس نہو فعل بفتح العین مخلوع سے جو فاعلن سے حاصل ہوتا ہے ۔

معانی

جحف بفتح جیم و حاے حطی سیلے باشد کہ ہرچہ در پیش او آید ببرد چنانکہ گویند سیل جحاف کالعجم چونکہ اس زحاف کی جہت سے اکثر حروف اس رکن کے ساقط ہوئے اسلئے اوسکو جحف نام رکھا اور مجحوف کو اسی سے لیا ہی یا بمعنی ناقص کردہ شدہ کیونکہ جحف کے معنی نقصان کردن بھی آئے ہین من منتخب ربع بالفتح چہار یک غنیمت ستدن یعنے ربع مال گرفتن ۔ و بضم و فتح باشتر بچہ کہ در بہار زاید و بالضم چہار یک از چیزے ۔ و بضمتین نیز ہمین معنی من منتخب چونکہ فاعلاتن سے بقطع و حذف چار حرف باقی رہے یعنی فاعل جب ان چار حرفون سے اک حرف اور بہ خبن ساقط گیا تو اوسکے اوپر ربع مال لینے کی تعریف کی اور مربوع زحاف [illegible]

اور یہ بھی مرکب ثلاثی ملقب ہے۔
اور انہین زحافات سے تین زحاف عرج طمس ورس ہین جنکا بہ آسانی سمجھنا
اک مقدمہ پر موقوف ہے جو مشتمل اور فواید پر بھی ہے۔

مقدمہ حکم اواخر اشعار فارسی مین

اواخر اشعار فارسی مین ایک حرف ساکن یا دو حرف ساکن کا جمع ہونا تمام
مصرعون مین اور خلط ان دونون کا باہمدگر روا ہے ایک بیت مین (جیسے
یہ شعر سلیم کا ؎ خاک از بسکہ رفتم از دل شد ٭ پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب
وزن بحر خفیف مخبون مشعث و محذوف مسبغ عروض فعلان مسکون العین اور
ضرب فعلان مسکون العین ہے) بشرطیکہ کوئی مانع نہو۔ پس مانع اول
واقع ہونا دو ساکنون کا ایسے وزن مین جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین
درازی اوس سے زیادہ ممکن نہو۔ یعنے وزن تام ہو۔ جیسے بحر ہزج سے
مفاعیلن آٹھ بار یا بحر مضارع سے مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دو بار یا بحر
جدید فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن دو بار کہ یہ سب وزن تام ہین وقس علی ہذا جو وزن
تام ہو) پس ان اوزان مین الحاق ساکن دوم کا آخر مصراع مین خارج کرتا ہے
وزن کو دائرہ سے اور یہ جائز نہین (یعنے وقوع تسبیغ و ازالہ و ترفیل و تعمیم
جائز نہین) لیکن اشعار متاخرین مین الحاق ساکن دوم کا آخر مصراع مین کہین کہین
سے پایا جاتا ہے) جیسے یہ شعر سلیم کا ؎ تماشائی تو بیخود کرد ہر کس را کہ می بینم
نشستہ ہر کہ در بزم تو جالشین بشتر خالی است ٭ اور یہ من قبیل عیوب ہے اور بعض
جب آخر مصراع مین دو حرف ساکن دیکھتے ہین مانند الف و نون کے جانتے ہین
کہ مسبغ ہے یا مذال اور یہ خطا ہے کس واسطے کہ الف و نون بمقام یک حرف ہی
بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا جیساکہ الف و
نون یا امثال الف و نون جب شعر کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کئے جاتے ہین مثلاً عیان نہان زمین کمین جنون زبون بر وزن فعل

محسوب ہوتے ہین - اور یہ بھی واضح رہے کہ مربع وزن تام مین داخل ہوگا
اوس بحر کا کہ جسکا وزن تام مثمن ہوگا اسواسطے کہ دونو مصرع مربع کی درحقیقت
اک مصراع مثمن ہین اوس بحر کے کہ جسکا وزن تام مثمن ہے اور اسیطرح
مثلث وزن تام ہوگا اوس بحر کا کہ جسکا وزن تام مسدس ہے اور یہ عربی
مین ہوتا ہے فارسی مین مثلث متروک ہو - لیکن جب یہ بحور مزاحف ہون
و تسبیغ و اذاله لا سکتے ہین کسواسطے کہ اس صورت مین وزن دائرہ سے خارج
نہوگا بہت کمی حروف کے کہ جو مزاحف ہونے سے کم ہوگئے ہونگے اصل
حروف سے مثلاً مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن دو بار اس وزن مین
چالیس حروف ہین اور یہ دراصل مفاعیلن آٹھ بار ہے پس اس وزن
صحیح کے چھپن حرف ہین - اور اسیطرح حروف ہر وزن مصراع مزاحف کے
اوسکے وزن صحیح کے حروف سے کم ہونگے پس اس صورت مین ایک حرف
یا دو حرف کی زیادتی سے بیت یا مصراع دائرہ سے خارج نہوگا اور تسبیغ و
اذاله و ترفیل و تتمیم کا لانا جائز ہوگا - لیکن مانع دیگر خلط قافیہ ہے (یعنے
مطلعہاے غزل و قصائد مین اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین -
(یعنے دونو مصرعون مین قافیہ ہوتے ہین) پس انمین قافیے برابر چاہیئے ہین
عروض و ضرب مین ایک جگہ سالم اور ایک جگہ مسبغ یا مذال وغیرہ نہین چاہیئے
(یعنے اگر مصراع اول مین قافیہ اگر ہو تو مصراع دگر مین قافیہ دگر ہونا چاہیئے
نہ کاردبار - اور سوا مطلعون کے اور اشعار قصائد و غزل کے عروض مین خلط
ہوسکتا ہے بشرطیکہ قافیہ تبدیل ہوجائے جیسے خانہاے ترجیع مین (یعنے
بندہاے ترجیع مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے اک
بیت مکرر بقافیہ مختلف ہوتی ہے جیسے نظم مراثی پس اگر ایک غزل کے قافیہ
مین ایک ساکن مثل اگر دگر کے ہو اور دوسرے غزل کے قافیہ مین دو ساکن
مثل کاروبار کے واقع ہون تو کچھ مضائقہ نہین لیکن ہر غزل ترجیع کو ایک ہی

وزن مین ہونا چاہیے ۔ الحاصل اختلاف اواخر مضاریع بہ تعدد حروف
ساکن مقتضی اختلاف وزن کا نہین ہوتا جیسا کہ کہا گیا جب یہ قاعدہ مقرر ہوا
اب کہتے ہین ہم کہ جب اواخر مضاریع مین دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر
سالم یا جزو اخیر رکن آخر سالم ہوگا جیسے فاعلاتن و مستفعلن یا فعلاتن و مفتعلن
پس ساکن دوم انہین بیشک تسبیغ یا اذالت پر حمل کیا جائیگا ۔ اور معلوم ہو کہ
ارکان اصول مین کوئی ایسا رکن نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون
سوا مفعولاتْ کے حالت وقف مین آخر شعر مین سو یہ بھی اصلی نہ ٹھہرا) لیکن
اگر رکن عروض و ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بہ نقصان ہوا ہو جیسے مفعولات
موقوف یا فاعلات مقصور اسمین تسبیغ و اذالت نہ تصور کرنا چاہیے اسواسطے
کہ بعد تغیر بالنقصان کے تغیر بہ زیادت شنیع و معیوب ہے پس اسی جہت
سے سوا ان تغیرات کے (یعنے ورا تسبیغ و اذالت و ترفیل و تذییل کے)
تغیرات دیگر کی احتیاج ہوئی اور وہ تغیرات دیگر عرج طمس و رس ہین اور
علت اختصاص لغات فارسی کی ساتھ ان تغیرات کے یہ ہے کہ وقوع دو ساکن
کا باواخر مضاریع لغت تازی مین ہر مقام پہ جائز نہین (یعنے جس رکن آخر کے
اخیر مین تغیر بالنقصان ہوا ہو زیادت جائز نہین) اور جہان کہین جائز ہے
علت اوسکی مقرر ہوئی ہے بشرایط (یعنے رکن آخر سالم ہو یا جزو اخیر رکن آخر
سالم ہو) مگر لغت فارسی مین سب جگہ جائز ہے بغیر شرایط مذکور پس احتیاج
ان تین زحافون کی مسلم ہوئی ۔ پس عرج و طمس کہ رکن مستفعلن و فاعلاتن
و فاعلن کے سوا اور کسی رکن مین نہین پائے جاتے لہذا انکو انہین ارکان
کے ساتھ مخصوص کہنا چاہیے ۔ بیان عرج تعریفہ ۔
ساکن کرنا دوسرے حرف متحرک وتد مجموع کا تاکہ وتد مجموع مین ایک متحرک اور
دو ساکن جمع ہو جاوین آخر رکن مین پس لام مستفعلن اور لام فعلاتن مخبون محذوف
اور لام فعلن مخبون کے ساکن کرنے کو عرج کہتے ہین اور ارکان متغیرہ کو معرج

امثلہ مع بدل

پس مستفعلن سے مستفعلن بہ سکون لام اعرج ہو کر نقل ہوگا مفعولان سے
اور احتیاج مقطوع مذال کہنے کے یا مقطوع مسبغ کہنے کی نہ رہیگی (مذال اس جہت سے
کہ اصل میں وتد مجموع آخر مستفعلن میں ہے اور مسبغ اس لحاظ سے کہ بالفعل
حالت وقوع میں بعد قطع کے سبب خفیف ہر مستفعل میں) کیونکہ ایک ہی مقام پر
نقصان وزیادت کا اجتماع شنیع ومعیوب ہی۔
اور فاعلاتن سے فعلا مخبون ومحذوف بہ سکون لام اعرج ہو کر فعول سے نقل ہوگا
اور احتیاج مربوع مذال کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ نقصان وزیادت ایک ہی جگہ پر معیوب ہے
اور فاعلن سے فعلن مخبون بہ سکون لام اعرج ہو کر فعول سے نقل ہوگا اور
احتیاج مخلع مذال کہنے کی نہ رہیگی۔ لیکن طمس (تعریفہ) وتد مجموع سے دونوں متحرک
حرفوں کا گرانا دونوں حرکتوں سمیت۔ اور باقی رکھنا ایک حرف ساکن کا آخر
رکن سے پس مستفعلن کے عین ولام گرانے کو ساتھ اونکی دونوں حرکتوں کے
اور نون ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں اور اسیطرح فاعلا
محذوف کے عین ولام گرانے کو اونکی دونوں حرکتوں کے ساتھ اور الف ساکن
کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں اور اسیطرح فاعلن کے عین ولام
گرانے کو ساتھ اونکی دونوں حرکتوں کے اور نون ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن
میں طمس کہتے ہیں۔

امثلہ مع بدل

پس مستفعلن سے مستفن بہ اسقاط عین ولام مع حرکات مطموس ہو کر فعلان
سے منقول ہوگا اور احتیاج مسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ نقصان کے بعد زیادت معیوب ہے
اور فاعلاتن سے فاعلا محذوف باسقاط عین ولام مع حرکات مطموس ہو کر
فاع سے منقول ہوگا اور احتیاج مجحوف مسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن
میں زیادت باسباغ اور نقصان بہ خبن وجحف معیوب ہی۔

اور فاعلن بہ اسقاط عین و لام مع حرکات مطموس ہو کر فاع سے منقول ہوگا اور حاجت احذ نذال کہنے کی نہ رہیگی اوسی جہت سے کہ کمی و بیشی کا ایک جگہہ ہونا معیوب ہے

معنی

عَرَج بفتحتین لنگ شدن منتخب اعرج لنگ شدہ و طمس اسکے معنی وہی ہین جو اوپر مذکور ہوے

پس زحاف درس کہ رکن فاعلاتن سے مخصوص ہے (تعریف) گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف اول وتد مجموع کا اور باقی رکھنا دو ساکن حرفون کا بقیہ وتد مجموع سے یعنے جبکہ فعلاتن مشروط الخبن محذوف ہو کر فعلا رہے تو اس فعلا کا عین گرا دیا جائے اور لام ساکن کیا جائے پس فلا بہ اجتماع ساکنین باقی رہیگا نقل ہوگا فاع سے اور احتیاج مخبون و محذوف و مطموس و مسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن مین زیادت باسباغ اور نقصان بخبن و حذف معیوب ہے۔ ایسے رکن کو مدروس کہتے ہین۔ (معنی) درس بالفتح کہنہ شدن من صراح و بالکسر دم شتر من منتخب مدروس کہنہ شدہ۔

فاعلاتن مشروط الخبن کی توجیہہ

وہ فاعلاتن کہ جسمین خبن کا لانا لازم و مشروط ہے مثل بحر خفیف و مجتث وغیرہ کے بر بنائے استخراج بحور مذکور دائرہ مزاحفہ فاعلیہ سے وضعاً اور استعمالاً جسکا ذکر بالتفصیل بحث بحور مین آئیگا پس جو فعلاتن مشروط الخبن ان بحور وغیرہ مین ہے جب اوسمین حذف لائین فعلا رہیگا اب اس مخبون و محذوف سے گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف کا وتد مجموع سے اور دو ساکنون کا باقی رکھنا اسیکا درس نام ہے۔ ہر چند کہ فاع بحذف و طمس رکن فاعلاتن سے بن سکتا ہے جو قبل ابھی مذکور ہوا لیکن وہ اس جگہ نہین بن سکتا اس جہت سے کہ اس فعلاتن مین خبن مشروط ہے اور اوس فاعلاتن مین خبن مشروط نہین اگر اگر کوئی کہے کہ درس کے ماننے کی کیا ضرورت ہے اسلیے کہ فاع بہ خبن و حذف و طمس حاصل ہو سکتا ہے تو ہم کہینگے کہ یہ حاصل ہونا صحیح نہین (اس جہت سے کہ جب فاعلاتن سے

الف بہ خبن ساقط کیا فعلاتن رہا پھر تن بحذف حذف کیا فعلا رہا پھر طمس لائے عین و لام اپنے دونو حرکتون سمیت گر گئے فا رہا نقل ہوا فع سے بعدہ بزیادت الف فاع ہوا اگر اس زیادت کو تسبیغ کہین تو دو قباحتین لازم آئینگی ایک یہ کہ جزو آخر رکن سالم نہ تھا حالانکہ یہ تسبیغ مین مشروط ہے۔ دوسری قباحت یہ کہ جس جگہ خبن مایا گیا تھا وہی جگہ الف تسبیغ زیادہ کیا گیا پس تغیر نقصان و زیادت ایک مقام پر جمع ہو گئی پس اوس خبن کے لانے کا فایدہ جو بالنقصان تھا بزیادت لف برطرف ہو گیا حالانکہ یہ قبیح و شنیع ہے لہذا ورس کے ماننے کی ضرورت ہوئی اور یہ مرکب ثلاثی موسوم ہے۔

تنبیہ انصاف کی آنکھون سے دیکھو تو (فاع) جسے محقق علیہ الرحمہ نے ورس کہا ہے مخبون محذوف مطموس مسبغ ہے کسواسطے کہ فاعلاتن مخبون ہوکر فعلاتن اور فعلاتن محذوف ہوکر فعلا اور فعلا مطموس ہوکر باسقاط عین و لام فا رہ کر فع سے منقول ہوکر بہ تشبیغ فاع ہو سکتا ہے لیکن اس جہت سے کہ اس حالت مین ایک ہی رکن مین ایک ہی مقام پر کمی و بیشی ماننی پڑیگی اور فائدہ کمی و بیشی کا مختل ہوگا اور یہ معیوب ہے لہذا اک نیا زحاف ماننا پڑا (یعنی فعلا مخبون و محذوف کے سقوط عین و سکون لام کے قائل ہوے۔ از انجاکہ بیان تشعیث مین محقق علیہ الرحمہ نے مذہب خلیل پہ ایراد کیا ہے کہ اسکی نظیر کہین نہین پائی جاتی کسی اور رکن مین لہذا اسکو ماننے مین تامل ہے) حالانکہ زحاف بھی اوسی قسم کا ہے کہ اسکی نظیر بھی کسی اور رکن مین نہین پائی جاتی بلکہ اسیطرح کا زحاف سلخ بھی ہے کہ جسکی نظیر کسی اور رکن مین نہین پائی جاتی۔ پس وہی ایراد یہان بھی وارد ہوتا ہے۔ اور محقق علیہ الرحمہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مدروس کو مدروس ہی کہنا چاہئے ہماری مراد یہ نہین کہ مدروس کو مدروس نہین کہنا چاہیے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ جیسے فاعلاتن مین ورس اک ایسا نیا تغیر ہے جو اور کسی رکن مین نہین پایا جاتا ویسے فاعلاتن مین تشعیث بھی اک ایسا نیا تغیر ہے جو اور کسی رکن مین نہین پایا جاتا پس خلیل ہی کا صحیح نکلا

سوال اس رد کے دفع کرنے مین عرج وطمس کو کیون ہمنے پیش نہین کیا۔
حالانکہ وہ دونو بھی اسی قسم کے نئے زحاف ہین (یعنے مفعولان) جسے محقق نے
اعرج کہا ہے مقطوع مسبغ ہے کسواسطے کہ مستفعلن مقطوع ہو کر مفعولن اور مفعولن
پر تسبیغ مفعولان ہو سکتا ہے مگر اس صورت مین اجتماع نقصان و زیادت کا آخر رکن
مین ایک ہی مقام پر ہوگا اور فائدہ کمی و بیشی کا برطرف ہوگا اور یہ معیوب ہے
لہذا اک نئے زحاف کے ماننے کی ضرورت ہوئی (یعنے تسکین لام مستفعلن کے
قائل ہوے اسیطرح فعلان جسے محقق نے مطموس کہا ہو اسکو احذ مسبغ کہسکتے ہین
کیونکہ مستفعلن احذ ہو کر فعلن اور فعلن مسبغ ہو کر فعلان ہو سکتا ہے لیکن یہان
بھی اوسی تحفظ عیب کے باعث سے اک نئے زحاف کے ماننے کی ضرورت ہوئی۔
(یعنے سقوط عین و لام کا قائل ہونا پڑا۔

جواب ان دونو کے نئے ہونے مین تو کوئی شک نہین اور نہ اس بات مین کچھ
کلام ہو سکتا ہے کہ یہ دونو زحاف اوس قسم سے نہین ہین کیونکہ نہین سقوط
حروف و حرکات ہر لیکن دلیل محقق کی رو مذہب خلیل مین نہ پایا جانا نظیر کا تھا
کسی اور رکن مین) پس اس بات کا رد ان زحافون سے نہین ہو سکتا اسلیئے کہ
ان دونو زحافون کے نظائر اور رکنون مین بھی پائے جاتے ہین (یعنے سوا
مستفعلن کے فاعلاتن و فاعلن مین بھی وہی ضرورت جو عرج وطمس کے ہم
کہنے کا باعث ہوئی ہے پائی جاتی ہے البتہ درس اوس رد کے رد کرانکے لیئے
پیش ہو سکتا تھا سو پیش کیا گیا اس جہت سے کہ اوسکی نظیر سوا فاعلاتن کے
اور کسی رکن مین نہین پائی جاتی اور وہی کافی ہے فافہم۔

فصل آخر زحافات

معاقبہ بفتح قاف۔ ادن دو شخصون کے مناوبت سے لیا ہو جو سفر مین ایک مرکب
باری باری سوار ہونے مین شریک ہون جب ایک شخص اوترے تو دوسرا سوار
اور جو چیز بعد اک چیز کے آئے تو معاقبت مین وہی بعد کی چیز سمجھی جائیگی کہ [illegible]

اور اصطلاح مین یہ ہی کہ شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف متوالی و صاحب وتد مین جمع ہون اوسمین ان دو صورتون کا جائز رکھنا (یعنے اول ثابت رکھنا اون دونو ساکنون کا معاً از روے جواز ثانی سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً والقاے احدہما لا بعینہ وجوباً وکرونا لیکن اول جیسے مستفعلن مین سین و فا کا باقی اور ثابت رکھنا جوازاً لیکن ثانی سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً والقاے احدہما لا بعینہ وجوباً ولزوماً + ایک رکن مین + یا دو رکنو نمین + لیکن ایک رکن مین بہ خبن یا بہ طے۔ اور بہ قبض یا بکف مثلاً مستفعلن و مفاعیلن ہر ایک مین از روے وضع۔ یعنے ارکان اصلی نا متغیر مین) جائز ہے کہ مستفعلن سے خواہ ساکن اول (یعنے سین کو بخبن گرائین اور متفعلن کو مفاعلن بہ نقل پڑہین خواہ ساکن دوم یعنے (فا کو بہ طی گرائین اور مستفعلن کو مفتعلن بہ نقل پڑھین) اور اسیطرح مفاعیلن کو خواہ باسقاط ساکن اول (یعنے یا گرا کر بہ عمل قبض مفاعلن پڑہین خواہ باسقاط ساکن دوم یعنے (نون) بہ کف گرا کر مفاعیل پڑہین لیکن سقوط دونون ساکنون کا معاً جائز نہین ہے کہ متعلن و مفاعل پڑھین کسواسطے کہ اس صورت مین رکن اول متجر بہ فاصلہ کبری ہو جائیگا اور ثانی با میزش رکن مابعد منجر بفاصلہ کبری ہو جائیگا جیسے مفاعل مفاعل حالانکہ یہ ناجائز ہے نزدیک عروضیان فارس کے کیونکہ اونکے یہان فاصلہ کبری و صغری اور سبب ثقیل اصول شعر سے نہین ہے اور عربی مین اگرچہ اصول شعر سے ہے لیکن ثقیل جانتے ہین یا از روی زحافات اضمار و عصب کے رکن متفاعلن و مفاعلتن مین (یعنے جب رکن اول مین تا ساکن ہو بہ اضمار اور رکن ثانی مین لام ساکن ہو بہ عصب تو دونو رکنو نمین دو سبب برابر جمع ہونگے اور یہ دونو ساکن ہی اسیطرح پر رکن اول مین بہ خبن یا بہ طے۔ اور رکن ثانی مین بہ قبض یا بہ کف ساقط ہونگے نہ دونو بجہت جمع ہونے فاصلہ کبری کے نفس رکن مین یا بہ آمیزش رکن مابعد کی قلت۔ اور سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً دو رکنون مین بجہت متصل ہونے دو رکنون کے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین یا دونو ساکنون کو

دونو رکنون مین سالم رکہین جسطور پر کہ ہین یا یہ کہ نون سبب اول کو ساقط کرنا کہ یہ ساکن اول ہے جیسے فاعلات فاعلاتن یا یہ کہ نون الف سبب ثانی کو ساقط کرین کہ یہ ساکن ثانی ہے جیسے فاعلاتن فعلاتن یہ تینون صورتین معاقبہ کی ہین لیکن جائز نہین کہ دونو ساکنون کو گرادین معاً جیسے فاعلات. فعلاتن کیونکہ یہ بحر لفاصلہ کبری ہو جائیگا صدر بالفتح بالانشستن اور اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مخبون ہو دو رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلاتن اسکو صدر کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط صدر رکن سے ہوا ہے عجز بالفتح و بہرسہ حرکت یعنی ناتوانی اور اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مکفوف ہو دو رکنون مین جیسے فاعلات فاعلاتن اسکو عجز کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط آخر رکن سے ہوا ہے — طرفین دو طرف اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مشکول ہو تین رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن اسکو طرفین یا طرفان کہتے ہین اسلیے کہ دونو طرف رکن کے تغیر واقع ہوا ہے - بری یعنی پاک برارت سے من غیاث اصطلاح مین وہ رکن کہ معاقبہ مین سالم رہے باوجود جواز معاقبہ اور دونو حرف ساکن معاقبت کے برقرار رہین اور کسی کو ساقط نکرین اوسکو بری کہتے ہین کما قال المحقق لیکن محمد بن قیس نے کتاب المعجم مین اسکے برخلاف لکھا ہے یعنے ہرگاہ ایک حرف ساکن ساقط ہو معاقبت مین پس وہ حرف کہ پیچھے اوس حرف کے ہوا اوسکو صدر کہتے ہین اور ہرگاہ ایک حرف ساکن گرے معاقبت مین پس وہ حرف کہ قبل اوسکے ہوا اوسکو عجز کہتے ہین اور ہرگاہ دو حرف ساکن ایک رکن سے گرین معاقبت مین پس وہ دو حرف کہ دونو طرف اوس رکن کے ہون انکو طرفان کہتے ہین اور یہ مسئلہ بخوبی ذہن نشین ہوتا ہے پس کہتے ہین ہم کہ فاعلاتن فعلاتن صدر ہے اسواسطے کہ نون فاعلاتن اول سے ساقط ہوا ہے بمعاقبت الف فاعلاتن کہ پیچھے اوسکے ہے اور فاعلاتن فعلاتن عجز ہے اسواسطے کہ فاعلاتن دوم سے الف ساقط ہوا بمعاقبت نون فاعلاتن کہ قبل اوسکے ہے اور فاعلاتن، فعلات فاعلاتن طرفان ہے اسواسطے کہ اس میانی فاعلاتن سے الف و نون ساقط ہوے ہین بمعاقبت نون فاعلاتن اول والف فاعلاتن آخر تنبیہ محقق علام نے بموجب سکاکی صاحب مفتاح اور موافق زمخشری صاحب قسطاس کے اجبا

اجزاے رکن کا کیا ہی کما مر اور صاحب انجم نے اعتبار قبلیت و بعدیت رکن کا کیا ہی لینے جو رکن پہلا ہو اور اوسمین سے ایک حرف معاقبت حرف دیگر کہ وہ رکن دوم مین ہو گری پس پہلا رکن کہ وہ ابھی صدر مین ہے اوسی اعتبار سے اسکو صدر کہنا چاہیے اور جو رکن کہ بعد ہو رکن اول سے وہ مقام عجز مین ہی پس اس مین جو حرف بمعاقبت حرف دیگر کہ اول رکن مین ہو گرے اوسے عجز کہنا چاہیے فافہم فائدہ معاقبہ نو بحر مین آتا ہی رمل ہزج منسرح خفیف مجتث طویل مدید کامل وافر ہین لیکن اخیرین مین باضمار وعصب بصاد مہملہ۔ مراقبہ اس اسم کو مراقبت کا اک فقی سے لیا ہی جب ایک مغرب مین فرو ہوتا ہی رقیب اوسکا شرق سے برامد ہوتا ہی اور جب ایک شرق سے برامد ہوتا ہی رقیب اوسکا مغرب مین فرو ہوتا ہی کذا فی انجم اور معنی لغوی اسکے بایکدیگر نگہبانی کرنا من منتخب اور اصطلاح مین جب دو سبب خفیف متوالی مین جمع ہون پس ثابت رکہنا اون دو نون کا معاً ناجائز اور سقوط بہی دونون کا معاً ناجائز بلکہ سقوط احدہما لا بعینہ لازم۔ پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع مین واقع ہو جیسا ہے کف یا خرب لانا لازم ہے جیسے مفاعیل و مفعول اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین واقع ہو جیسا کہ خبن یا طی لانا لازم ہی جیسے فعولات یا فاعلات منقول معولات اور مفعلات سے چونکہ بحر مضارع دائرہ مکفوف نکلی ہی اور بحر مقتضب دائرہ مطوی نکلا ہی اور یہ استخراج دائرہ مراقبہ کے جہت لزوم ہی فائدہ۔ مراقبہ آٹھ بحر و مین آتا ہی اوائل بحر مضارع و مقتضب مین اور مشاکل و قریب جدید مین لازم ہی اور سریع و منسرح مین غالب اور خفیف مین جائز کذا فی شرح خزرجیہ ملا نفیہ با ہم گرفتار گرفتن من منتخب اور مشتق کنفت سے اسکو غلام متعصب مشہور بہ نقشبند مولف شرح خزرجیہ لکہا ہی اور اصطلاح مین عبارت ہی جائز رکہنا تین حال کا اون دو ساکنون مین کہ دو سبب متوالی مین ہون اول سقوط ہر دو ساکن دو سبب خفیف متوالی معاً ثانی ابقا ہر دو ساکن دو سبب متوالی معاً ثالث سقوط احدہما لا بعینہ۔ مثال اول اجتماع خبن و طی جسے خبل بہی کہتے ہین رکن مفعولات و مستفعلن مین پس فعلات و فعلتن باقی رہیگا منقول معلات و مفعلن سے پس رکن اول منجر بفاصلہ صغری اور رکن ثانی منجر بفاصلہ کبری ہوگا لیکن بجہت اسکے کہ فاصلہ صغری اصل خزل سے ہی اور فاصلہ کبری قریب بہ اصول کیس با وجود تسلیم ثقل۔ بیدوہ نوع وضیان عرب کے نزدیک جائز ہین لیکن پانچ متحرک کا جمع ہونا کہ اثقل ہی نزدیک اہل عرب بہی جائز نہین

فصل کل تعداد اصول و فروع کے بیان میں

واضح ہو کہ کل ارکان اصول و فروع ایک سو چون ہیں انمین دس ارکان اصول
ہیں جنمین سات اصول ارکان فارسی کے داخل ہیں اور ایک سو چوالیس فروع ارکان
ہیں اور ان فروع ارکان میں چھپن فروع زحافات مفرد ہیں۔ اور اٹھائیس فروع
زحافات مرکبہ ملقبہ ہیں۔ اور تنتالیس فروع زحافات مرکب غیر ملقب ہیں جنکے لیے
اور ان تینوں قسموں یعنی فروع زحافات عامہ پچپن ہیں۔ اور فروع زحافات مختص
صدر و مطلع نو ہیں۔ اور جو فروع زحافات خاص ہیں عروض و ضرب سے ایک سو
ہیں اور یہ سب اصول و فروع یا عروض عرب کے ہیں یا عروض فارسی کے پس عربی کے
اصول ارکان وہی دس ہیں اور فروع عربی کے ایک سو ایک ہیں جس میں فروع
زحافات عامہ چونسٹھ ہیں اور فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع نو ہیں۔ اور وہ فروع
کہ خاص ہیں عروض و ضرب سے اٹھائیس ہیں لیکن اصول ارکان فارسی سات ہیں اور فروع فارسی تینتالیس ہیں جنمین
فروع زحافات عامہ بارہ ہیں اور فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع سے کوئی
وضع نہیں ہوا ہاں خاص عروض و ضرب کے فروع اکتیس ہیں پس اصول و فروع
عربی ایک سو گیارہ ٹھہرے اور اصول و فروع فارسی پچاس ٹھہرے اس حساب سے
اصول و فروع ایک سو اکسٹھ ہوئے لیکن ازبسکہ اصول سبعہ فارسی اصول عشرہ
عربی میں داخل ہیں پس انکا علیحدہ شمار کرنا عبث ہے اور جبکہ یہ تعداد مذکورہ بالا میں
شامل ہیں تو وہی تعداد ایک سو چون کی برقرار رہیگی اب ہم اس تعداد کو
بتفصیل مندرجہ قلمبند کرتے ہیں تاکہ فائدہ حصر و ضبط کا بخوبی حاصل ہو عربی میں صرف
افاعیل دس ہیں جنہیں خلیل ابن احمد نے مقرر کیا ہے جو صدر کتاب میں مذکور
ہو چکے ہیں انہیں میں سے تین رکن (فاعلن مفاعلتن متفاعلن) چھوڑ کر باقی افاعیل
سبعہ فعولن مفاعیلن فاعلاتن فاع لاتن مستفعلن مس تفع لن مفعولات یعنی ہفتگانہ
بلا تنوین عروض فارسی کے اصول ہیں۔ اور فروع زحافات عربی و فارسی میں

ایک سو چوالیس ہین جو نقصان حروف یا نقصان حرکت یا زیادت حروف کی جہت سے بحالت منفردہ و مرکبہ بعمومیت و خصوصیت اوائل و اواخر شعر انھین دس اصول ارکان سے نکلے ہین اور متفرع ہوے ہین لہذا القب فروع سے ملقب ہوے اور یہ جملہ فروع تین قسمون پر منقسم ہین اول فروع زحافات مفردہ

۱ فعولن سے پانچ (۱ فعول مضموم اللام مقبوض ۲ فعلن سکون العین اثلم ۳ فعول سکون اللام مقصور ۴ فعل بتحریک عین و سکون لام محذوف ۵ فعولان مسبغ

۲ فاعلن سے چھہ (۱ فعلن متحرک العین مخبون ۲ فعلن سکون العین مقطوع ۳ فع احذ ۴ فاعلان مذال ۵ فاعلاتن متمم یا مرفل ۶ فاع مطموس۔

۳ مفاعیلن سے چھہ (۱ مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مضموم اللام مکفوف ۳ مفعولن اخرم ۴ فعولات یا مفاعیل مقصور ۵ فعولن محذوف ۶ مفاعیلان مسبغ

۴ فاعلاتن سے چھہ (۱ فعلاتن مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مکفوف ۳ فاعلان مقصور ۴ فاعلن محذوف ۵ فع مجحوف ۶ فاعلیان مسبغ

۵ فاع لاتن مفروق سے چھہ (۱ فاع لات مضموم التا مکفوف ۲ فاع لان مقصور ۳ فاع لن محذوف ۴ فع مطموس المجحوف ۵ فاع سکون العین مسلوخ ۶ فاع لیان مسبغ

۶ مستفعلن مجموعی سے نو (۱ مفاعلن مخبون ۲ مفتعلن مطوی ۳ مفعولن مقطوع ۴ فعلن سکون العین احذ ۵ فاعلن مرفوع ۶ فعلان سکون العین مطموس ۷ مفعولان ازج ۸ مستفعلان مذال ۹ مستفعلاتن مرفل۔

۷ مس تفع لن مفروق سے تین (۱ مفاع لن مخبون ۲ مس تفع لن مضموم اللام مکفوف ۳ مفعولن مقصور

تقبیہ عروضیون نے اس فرع آخر کا ذکر نہین کیا ہے

۸ مفعولات سے آٹھہ (۱ فعولات یا مفاعیل بضم تا و لام مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مطوی ۳ مفعولان موقوف ۴ مفعولن مکسوف ۵ فعلن سکون العین اثلم ۶ مفعول مضموم اللام مرفوع ۷ فاع سکون العین مجدوع ۸ فع منحور

مضموم التا و بلا تنوین

۹ مفاعلتن سے دو (۱ مفاعیلن معصوب ۲ مفتعلن عقص بلفظ دیگر معقول) مجمہ

۱۰ متفاعلن سے پانچ (۱ متفاعلن مضمر ۲ متفاعلان مضمر ۳ فعلن متحرک العین احذ ۴ مستفعلان مذال ۵ متفاعلاتن مرفل

ثانی عنوان فروع زحافات مرکبہ ملقبہ کہ اٹھائیس ہیں اور ایسے ان زحافوں کے مجموعہ کا اک لقب خاص رکھا گیا ہے

۱ فعولن سے تین (۱ فعل یا فلع بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم ۲ فعلن بسکون العین محذوف ۳ فع ابتر باجتماع حذف و قطع

۲ فاعلن سے ایک (۱ فعل مفتوح العین و سکون اللام مخلع

۳ مفاعیلن سے سات (۱ فاعلن اشتر ۲ مفعول مضموم اللام اخرب ۳ مفعولن تحنیق ۴ فعول سکون اللام اہتم باجتماع حذف و قصر ۵ فاع بسکون العین ازل ۶ فعل متحرک العین و سکون اللام مجبوب بحذف سببین ۷ فع ابتر باجتماع خرم و جب

۴ فاعلاتن متصل سے چار (۱ فعلات بکسر عین و ضم تا مشکول ۲ فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قطع ۳ مفعولن مشعث ۴ فعل بہ تحریک عین مربوع

۵ فاع لاتن منفصل سے ایک (فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قصر بقول صاحب معیار الاشعار

۶ مستفعلن متصل سے دو (۱ فعلتن مخبول ۲ فعولن مخلع یا مکبول۔

۷ مس تفع لن منفصل سے ایک (مفاعل بضم لام مشکول

۸ مفعولات مضموم التا سے ایک (فعلات بتحریک عین و ضم تا مخبول

۹ مفاعلتن سے چھ (۱ مفاعیل بضم لام منقوص ۲ مفاعلن معقول ۳ مفعولن اعصب ۴ مفعول بضم لام اعقص ۵ فاعلن اجم ۶ فعولن مقطوف۔

۱۰ متفاعلن سے دو (۱ مفاعلن موقوص ۲ مفتعلن مخزول۔

ثالث فروع زحافات مرکب غیر ملقب کے بیان مین انکے لیے کوئی لقب خاص
واضع نے وضع نہین کیا بلکہ جتنے زحاف اُنمین آتے ہین اون سبکے
لقبون کے سات اطلاق کیے جاتے ہین -
۱ فعولن سے تین (۱) فاع یا فعل بسکون حرف دوم و تحریک آخر مخنق مقبوض ۲) فع مخنوق
محذوف ۳ فعلان بسکون العین مخنق مسبغ -
۲ فاعلن سے پانچ (۱) فعلن بسکون العین مخبون مسکن ۲) فعلان بسکون العین مخبون مسکن مذال
۳ فعلان متحرک العین مخبون مذال ۴ فعول مخبون اعرج ۵ فعلاتن مخبون [illegible]
۳ مفاعیلن سے آٹھ (۱) فاعلن مخنق مقبوض ۲ مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف ۳ فعلا
یا مفعول بسکون الاخر مخنق مقصور ۴ فعلن بسکون العین مخنق
محذوف ۵ مفعولان مخنق مسبغ ۶ فاعلان مخنق مقبوض مذال
۷ مفاعلان مقبوض مذال ۸ مفاعلاتن مقبوض مرفل
عروضیون نے اس فرع کا ذکر نہین کیا ہے -
۴ فاعلاتن سے نو (۱) فعلان بکسر عین مخبون مقصور ۲ فعلن بتحریک عین مخبون محذوف
۳ فعلان بسکون العین مشعث مقصور ۴ فعلن بسکون العین
مشعث محذوف ۵ مفعولن مخبون مسکن ۶ فعول بسکون اللام
مخبون محذوف اعرج ۷ فاع بسکون العین محذوف
مطموس اور فعلاتن مشروط التخبین سے محذوف مدروس
۸ مفعولان مشعث مسبوغ ۹ فعلیان بتحریک عین مخبون مسبغ
۵ فاع لاتن منقطع سے دو (۱) فاع لیان مقبوض مسبغ ۲ مفعولان مقبوض مسکن مسبوغ
عروضیون نے ان دونون کا ذکر نہین کیا ہے -
۶ مستفعلن سے گیارہ (۱) فعلن بتحریک عین مخبون احذ ۲) فاع بسکون العین احذ
مقصور ۳ فع احذ محذوف ۴ مفعولن مطوی مسکن ۵
مفعولان مطوی مسکن مذال ۶ مفاعلان مخبون مذال ۷ مفتعلان مطوی مذال ۸ فعلتان

۵ فاع لاتن منفصل سے ایک (۱ فاع لات مضموم التا مخذوف
۶ مستفعلن متصل سے تین (۱ مفاعلن مخبون ۲ مفتعلن مطوی ۳ فعلتن مخبول باجتماع خبن وطے اسی کو مکانفہ بھی کہتے ہین
۷ مستفع لن منفصل سے تین (۱ مفاعلن مخبون ۲ مفع ل مضموم اللام مکفوف ۳ مفاعل بضم لام مشکول
۸ مفعولات سے تین (۱ فعولات یا مفاعیل بضم تا و لام مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مطوی ۳ فعلات بتحریک عین وضم تا مخبول اسی کو مکانفہ بھی کہتے ہین
۹ مفاعلتن سے تین فعولات مفاعیلن معصوب ۲ مفاعیل بضم لام منقوص ۳ مفاعلن معقول
۱۰ متفاعلن سے چار (۱ مستفعلن مضمر ۲ متفاعل بضم لام موقوص ۳ مفتعلن مخزول ۴ فعلن مضم مخبول
تنبیہ عروضیون نے اس اخیر فرع کا ذکر نہین کیا ہے

ثانی فروع عربی مختصہ صدر و مطلع کہ تعداد مین نو ہین۔
تنبیہ اصول ارکان عشرہ سے کسی رکن سے فروع زحافات مختصہ صدر و ابتدا متفرع نہین سوا ان تین رکنون کے۔
۱ فعولن سے دو (۱ فعلن بسکون العین اثلم ۲ فاع یا فعل بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم۔
۲ مفاعیلن سے تین (۱ مفعولن مضموم اللام اخرب ۲ مفعولن اخرم ۳ مفاعلن اشتر۔
۳ مفاعلتن سے چار (۱ مفتعلن اعضب ۲ مفعولن اقصم ۳ مفعول مضموم اللام اعقص ۴ فاعلن اجم

ثالث فروع عربی جو خاص ہین عروض و ضرب سے شمار مین اٹھائیس ہین۔
۱ فعولن سے چار (۱ فعول بسکون اللام مقصور ۲ فعل بتحریک عین و سکون لام محذوف ۳ فع ابتر باجتماع حذف و قطع ۴ فعولان مسبغ۔
۲ فاعلن سے چھ (۱ فاعل بسکون العین مقطوع ۲ فعل مفتوح العین محذوف ۳ فاعلان مذال ۴ فعلان متحرک العین مخبون مذال ۵ فاعلاتن مترفل ۶ فعلاتن مخبون

ستم یا مخبون مرفل

۳ مفاعیلن سے پانچ ۱ فعولان یا مفاعیل بسکون اللام مقصور ۲ فعولن محذوف ۳ مفاعیلان مسبغ ۴ مفاعلان مقبوض مذال ۵ مفاعلاتن مقبوض مرفل عروضیون نے اس فرع کا ذکر نہین کیا ہے۔

فاعلاتن سے گیارہ ۱ فاعلان مقصور ۲ فعلان بکسر عین مخبون مقصور ۳ فاعلن محذوف ۴ فعلن بتحریک عین مخبون محذوف ۵ فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قطع ۶ مفعولن مشعث ۷ فعلان بسکون العین مشعث مقصور ۸ فعلن بسکون العین مشعث محذوف ۹ مفعولان مشعث مسبغ ۱۰ فعلیان متحرک العین مخبون مسبغ ۱۱ فاعلیان مسبغ

فاع لاتن منفصل سے پانچ ۱ فاع لات بسکون التا مقصور ۲ فاع لن محذوف ۳ فعلن بسکون العین ابتر بقول صاحب المعجم ۴ حذف و قصر ۵ فاع لیان مقبوض مسبغ عروضیون نے ان دو فرعونکا ذکر نہین کیا ہے۔

مستفعلن سے نو ۱ مفعولن مقطوع ۲ فعولن مخلع یا مکبول ۳ مستفعلان مذال ۴ مفاعلان مخبون مذال ۵ مفتعلان مطوی مذال ۶ فعلتان مخبل مذال ۷ مستفعلاتن مرفل ۸ مفاعلاتن مخبون مرفل و مفتعلاتن مطوی مرفل۔

مس تفع لن منفصل سے چار ۱ فعولن مخبون مقصور ۲ مفعولن مقصور ۳ فاع لان مخبون مذال ۴ مفاعلاتن مخبون مرفل عروضیون نے ان دو اخیر فرعون کا ذکر نہین کیا ہے

مفعولات سے نو ۱ مفعولان موقوف ۲ فعولان یا مفاعیل بوقف آخر مخبون موقوف ۳ فاعلان مطوی موقوف ۴ مفعولن مکسوف

۵ فعولن مخبون مکسوف ۶ فاعلن مطوی مکسوف ۷ فعلن
بہ تحریک عین مخبول مکسوف ۸ فعلان بہ تحریک عین مخبول موقوف
۹ فعلن بہ سکون عین اثلم۔

مفاعلتن سے ایک ۱ فعولن مقطوف۔

متفاعلن سے جودہ۔ ۱ فعلاتن مقطوع ۲ مفعولن مضمر مقطوع ۳ فعلن متحرک العین احذ
۴ فعلن بسکون العین مضمر احذ ۵ متفاعلان مذال ۶ مستفعلان
مضمر مذال ۷ مفاعلان موقوص مذال ۸ مفتعلان مخزول مذال
۹ متفاعلاتن مرفل ۱۰ مستفعلاتن مضمر مرفل ۱۱ مفاعلاتن
موقوص مرفل ۱۲ مفتعلاتن مخزول مرفل ۱۳ فعولن موقوص
مقطوع ۱۴ فعلتان مضمر مخبول مسبغ عروضیوں نے
ان دعلوں فرعوں کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن فرع متغیر
اہل فارس کے موجب حساب کے تینتالیس ہیں اونہیں تین
حالوں سے دو حالوں پر منقسم ہیں اسواسطے کہ فارسی
میں زحافات مختصہ صدر و مطلع نہیں اول فروع عامہ فارس کہ بارہ ہیں
۱ فعولن سے دو ۱ فعلن بسکون العین مخنق ۲ فاع یا فعل بسکون حرف دوم و تحریک آخر
مخنق مقبوض۔

۲ فاعلن سے ایک ۱ فعلن بسکون العین مخبون مسکن۔

۳ مفاعیلن سے تین ۱ مفعولن مخنق ۲ فاعلن مخنق مقبوض ۳ مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف

۴ مفاعلاتن سے ایک ۱ مفعولن مخبون مسکن۔

۵ مستفعلن سے دو ۱ فاعلن مرفوع ۲ مفعولن مطوی مسکن۔

۶ مفعولات بضم تا سے تین ۱ فعلان بہ سکون عین مخبون مسکن موقوف ۲ فعلن
بسکون العین مخبول مسکن مکسوف ۳ مفعو بضم لام مرفوع

تنبیہ فروع عامہ فارسی سے کوئی فرع علاوہ لانی منفصل کی

نہین اور متفع لن مستفعل کی عام وخاص دونون قسمون سے کوئی فرع نہین ۔
اور رکن فاعلن کو محض واسطے بیان فرع کے لکھا ہے ورنہ وہ خارج از
بحث ہی اس لیے کہ اصول ارکان فارسی سے نہین ہے

ثانی فروع فارسی خاص عروض وضرب سے کہ اکتیس ہین ۔

فعولن سے دو (۱ فع مخنق محذوف یا ابتر باجتماع ثلم ومحذوف ۲ فعلان مسکون العین
مخنق مسبغ یا اثلم مسبغ

فاعلن سے چار (۱ فعلان مسکون مخبون مسکن مذال ۲ فعول مسکون اللام مخبون اعرج
۳ فاع مسکون العین مطموس ۴ فع اخذ

مفاعیلن سے آٹھ (۱ فعول مسکون اللام اہتم باجتماع حذف وقصر ۲ فاع
مسکون العین ازل ۳ فعل متحرک العین ومسکون اللام مجبوب ۴ فع
ابتر باجتماع خرم وجب یا مخنق مجبوب ۵ فعلان یا مفعول مسکن اللام
مخنق مقصور ۶ فعلن مسکون العین مخنق محذوف ۷ مفعولان مخنق مسبغ
۸ فاعلان مخنق مقبوض مذال یا اشتر مذال ۔

فاعلاتن سے چار (۱ فعول مسکون اللام مخبون محذوف اعرج ۲ فعل متحریک عین
مربوع ۳ فاع محذوف مطموس یا محذوف مدرس یا مجحوف مسبغ
۴ فع مجحوف یا مخبون محذوف مطموس یا محذوف احذ ۔

فاع لاتن منقطع سے تین (۱ فاع مسکون العین مسلوخ ۲ فع مطموس ہتم ۳ مفعولان
مقبوض مسکن مسبغ (تنبیہ عروضیون نے اس فرع آخر کا ذکر نہین کیا ہے ۔

مستفعلن سے آٹھ (۱ ایک فاعلان مرفوع مذال ۲ مفعولان مطوی مسکن ۳ فعلان
مسکون العین مطموس ۴ مفعولان اعرج ۵ فعلن مسکون العین احذ
۶ فعل متحریک عین مخبون احذ ۷ فاع مسکون العین احذ مقصور
۸ فع احذ محذوف ۔

مفعولات بضم تا سے دو (۱ فاع بسکون عین مجدوع ۲ فع منحور ۔

فصل ہر فروع کے حصر و ضبط کے ذکر میں

واضح ہو کہ نقصان و زیادت کے رو سے کمی رکن میں پانچ حرف تک ممکن ہو اور زیادہ آئے
ایک یا دو حرف تک بموجب اس کلیہ کے کوئی رکن متغیرہ کم دو حرف سے اور زیادہ نو حرف سے
نہ ہوگا پس باعتبار اس کمی و زیادتی کے جملہ فروع کی آٹھ قسمیں ہونگی ۱ دو حرفی ۲ سہ حرفی
۳ چہار حرفی ۴ پنج حرفی ۵ شش حرفی ۶ ہفت حرفی ۷ ہشت حرفی ۸ نہ حرفی
اب ہم ان فروع کو ایک جدول میں مندرج کرتے ہیں تاکہ ہر رکن متغیرہ کا حصر و ضبط بخوبی
ثابت ہو جائے مثلاً فاعلن۔ یا فعولن کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جائے کہ کن کن رکنوں
اصل سے کتنے زحافوں کے سبب انکی یہ صورت ہو جاتی ہے۔ اور سوا اسکے یہ بات بھی معلوم
ہو جائے کہ ان ارکان متغیرہ میں کتنے فروع حقیقۃً بہ سالم ہو گئے ہیں حالانکہ وہ ارکان سالم
سے نہیں ہیں پس ایسے ارکان متغیر مشتبہ بہ سالم سترہ ہیں ۱ فاعلاتن مشعث فاعلن سے ۲
مستفعلن مخبون مفاعلن سے ۳ مفاعیلن معصوب مفاعلتن سے ۴ مفاعیلن مفعولن
رکن اول مکفوف الاصل بالحاق رکن دومی کہ مخنق ہے (تنبیہ چونکہ یہ مفاعیلن در اصل
مفاعیل مکفوف ہے پس اسکا اعتبار نہیں ہو سکتا اسلئے کہ رکن دوم مخنق ہے اور اسکا نام
سوا مکفوف کے اور کچھ نہیں) ۵ فاعلن اشتر ۶ فاعلن مخنق مقبوض مفاعیلن سے ۷ فاعلن
محذوف فاعلاتن سے ۸ فاعلن محذوف فاع لاتن سے ۹ فاعلن مرفوع مستفعلن سے
۱۰ فاعلن مطوی مکسوف مفعولات سے ۱۱ فاعلن اجم مفاعلتن سے ۱۲ فعولن محذوف
مفاعیلن سے ۱۳ فعولن مخلع یا مکبول مستفعلن سے ۱۴ فعولن مجبول مقصور مس تفع لن سے ۱۵
فعولن مجبول مکسوف مفعولات سے ۱۶ فعولن مقطوف مفاعلتن سے ۱۷ فعولن موقوص مقطوع
متفاعلن سے۔

اس جدول میں جملہ فروع باعتبار اشکال خاص کے مندرج ہیں جو باعتبارات مختلف اسمائے
مختلف کے ساتھ موسوم ہو کر ایک سو چھیالیس ہوتے ہیں اور صورتیں انکی نہیں ہیں
خلاف کہ فی نفسہ ایک ہی رکن ہے لیکن آٹھ اعتبارات سے جو جدول میں مندرج ہیں

آٹھ نامو ں کے ساتھ موسوم ہوتا ہے یہی حال فروع پر قیاس کرنا چاہئے لیکن بارہ رکن فروع ایسے ہیں جو سوا ایک اعتبار کے متعدد اعتبار وں کی جہت سے متعدد اسما کے ساتھ موسوم نہیں ہوتے اور وہ یہ ہیں آ فعول مقبوض ۲ مفاعل مشکول ۳ مس تفع ل مکفوف ۴ مفعولات مخبون ۵ فاعلات مکفوف ۶ مفاعیلن معصوب ۷ مستفعلن مضمر ۸ مفاعیلان مسبغ ۹ متفاعلان مذال ۱۰ متفاعلاتن مرفل ۱۱ فاع لیان مقبوض مسبغ ۱۲ فعلیان مخبون مسبغ - لیکن آتیس رکن اوسی طرح فعل کے ۵ نام فع کے ۶ نام فعول کے ۸ نام فعلن کے ۱۱ نام فعلن کے ۴ نام مفعول کے ۴ نام فعلات کے ۲ نام فعلتن کے ۲ نام فعلان کے ۳ نام فعلان کے ۳ نام فعولن کے ۶ نام فاعلن کے ۷ نام مفاعیل کے ۴ نام فاعلات کے ۳ نام فعلاتن کے ۲ نام مفتعلن کے ۳ نام مفاعلن کے ۵ نام مفعولن کے ۲ نام فاعلان کے ۶ نام فعولان کے ۳ نام فعلتان کے ۲ نام مفاعلان کے ۳ نام مفعولان کے ۲ نام مستفعلان کے ۲ نام فاعلیان کے ۲ نام مستفعلان کے ۲ نام متفاعلان کے ۲ نام مفتعلاتن کے ۲ نام مستفعلاتن کے ۲ نام بس

جدول

	فعولن	فاعلن	مفاعیلن	فاعلاتن	فاع لاتن	مستفعلن	مس تفع لن	مفعولات	مفاعلتن	متفاعلن
قسم اول دو حرفی ۱ فع	ابتر مجزوز / ابتر مجزوز	احذ صلم	ابتر مجبوب	مجحوف	مطموس ابتر	احذ مجذوذ	·	منحور	·	·
قسم دوم سہ حرفی ۲ فعو	ابتر / مخبون مقبوض									
۳ فعَل	محذوف	مخلع	مجبوب	مربوع	·	احذ مخبون				
۴ فاع	·	مطموس	ازل	[illegible]	مسلوخ	احذ مقصوص	·	مجدوع		
ثالث چہار حرفی ۱ فعول	مقبوض									
۲ فعولْ	مقصور	اعرج مخبوح	اهتم	مخبون محذوف اعرج						
۳ فعْلن ساکن	اثلم / [illegible]	مقطوع / [illegible]	مخنوق / [illegible]	ابتر مخنوق / [illegible]	ابتر مخنوق / [illegible]	احذ	·	[illegible]	·	معطوع

فصل اصول و فروع متعددہ کے بیان مین

جو فروع مذکور ہوتے اونمین جو فرعین ایک ہی رکن اصلی سے متفرع ہوکر باہمدگر متشابہ ہین اگر اونکے اعتبارات مختلف سے قطع نظر کی جائے تو کچھ فرعین اس تعداد سے کم ہوجائینگے ۔ اسلیے محمد بن قیس اپنی کتاب المعجم فی اشعار العجم مین لکھتا ہے کہ جسطرح اصول ارکان عربی و فارسی محدود ہین اسیطرح فروع متعددہ بھی محدود ہین بعد ازان عروض فارسی مع اصول و فروع جنپر بنا جملہ اشعار عرب و عجم کی ہے چھتیس سے زیادہ نہین سات اصول ہفتگانہ اور انتیس فروع ہونگے اور جو اشعار قدماے فارس مین الفاظ اصول و فروع پر مبنی ہین مثل فعلاتن و مستفعلان و مستفعلاتن و مفاعلاتن و متفاعلن اور جو اسی قسم سے ہین اصول اشعار عجم سے نہین ہین بلکہ شعر بار لیئے اہل فارس جو عربی دان تھے) نے تقلیداً للعرب ان رکنون کو اپنے اشعار مین لائے ہین سو معتبر نہین (اور چونکہ حکم استعمال کا سکو نہین ہو محمد نہین کہ ان فروع کو اپنی حد سے آگے بڑھنے دے تفصیل اون چھتیس کی یہ لکھی ہے (مفاعیل مفاعیل فعولن فاعلن فعولن مفاعلن فعلاتن فاعلاتن فعلات فعلن فعلن فاعلان فعلان فعلان فعولان مفعولان مفتعلان فعول فعول فعل فعل فاع فع مفاعیلان فاعلیان اور یہ حصر باعتبار شکل کے ہے اسلیے کہ فع اور فاع و فعل و فعول وغیرہ باعتبارات مختلف اسماے متعددہ سے موسوم ہونگے جنپر تیرہ زحافات فاسد مبنے ہین جو اوپر مذکور ہوچکے ہین

باب رابع زحافات و فروعات ارکان عشرہ کے بیان مین بذیل ارکان —

فصل اول فروع رکن فعولن کے بیان مین جو ان زحاف سے جو اپنی تعریف کے بموجب اس رکن سے ملحق ہوتے ہین اور انکے الحاق سے اوزان متعددہ منشعب ہوتے ہین اونہین اوزان منشعبہ کو فروع کہتے ہین پس اس رکن کے زحافات مجموع گیارہ ہین اور اون زحاف تسعہ سے سات زحاف عرب مین جنمین عامہ ایک قبض سا اور ثلم ہے اور اثل دو ثلم ۔ قرم اور خاص بہار یعنی و حذف و ضرب

چار۔ قصر حذف تسبیغ بتر باجتماع حذف و قطع اور زحافات فارسی ہیں چہارم ایک تخنیق یا تخنیق
خاص یا عاریض و ضروب ایک بتر ہیں باجتماع ثلم و حذف یا تخنیق و حذف اور فروعات
متقارب کی دو قسم پر ہیں فروع عرب اور سادہ سات ہیں اور فروع فارسی وہ چار ہیں مجموعی
گیارہ فروع ہوئے لیکن فروع سادہ عرب

ع ع	اول	فعول	بضم لام مقبوض
ع م	ثانی	فعلن	بسکون عین ثلم سالم قبض خرم
ایضاً	ثالث	فعْلُنْ فاع	بسکون حرف دوم و تحریک ... ای اجتماع خرم و قبض
ع خ	رابع	فعول	بسکون اللام مقصور
ایضاً	خامس	فعل	بتحریک عین و سکون لام محذوف
ایضاً	سادس	فعولان	مسبغ
ایضاً	سابع	فع	ابتر باجتماع حذف و قطع

لیکن فروع فارسی کہ چار ہیں

ف ع	اول	فعلن	بسکون عین تخنیق۔
ایضاً	ثانی		فعْل یا فاع بسکون حرف دوم و تحریک آخر تخنیق مقبوض

مخفی ہو اول فارسی میں کوئی زحاف دفع نہیں ہوا۔

ف خ	ثالث	فع	ابتر یعنے اجتماع ثلم و حذف یا تخنیق محذوف ہی اولیٰ ہے
ایضاً	رابع	فعلان	بسکون عین ثلم مسبغ یا تخنیق مسبغ ہی اولے ہے

مجموع سب فروعات گیارہ ہوے تنبیہ (ع ع) سے مراد عربی فروع عامہ ہیں
اور (ع م) سے مراد عربی مختصہ صدر و مطلع اور (ع خ) سے مراد عربی خاص

بعروض و ضرب اور فروع فارسی مین (ف ع) سے مراد فارسی عامہ اور (ف خ) سے مراد فارسی خاص بعروض و ضرب و حشو علی سائر الزحاف والفروع - اب ہم ایسی بحور جن پر زحاف مستعمل ہے انکو بیان کرتے ہین واضح ہو کہ رکن فعولن نہین واقع ہوتا لیکن ان دو بحرون مین ۔

متقارب یا تقارب فعولن آٹھ بار یہ بحر مجزو واہی ہی مشطور نہین آئی ہے

طویل فعولن مفاعیلن چار بار یہ بحر مجزو و مشطور نہین آئی ہے

پس ان فروعات سے فعول مضموم اللام مقبوض اور فعلن مسکون العین اثلم اور فعل یا فاع بسکون دوم و تحریک آخر ازم یہ تینون فرعین متقارب و طویل مین آسکتے ہین من سبیل الاشتراک اور فعلن مسکون العین مخنق اور فعل یا فاع مسکون دوم و تحریک آخر مخنق مقبوض یہ دونون فرعین بھی متقارب و طویل مین اتی ہین من مولف اور فعول مسکون اللام مقصور اور فعل متحرک العین و مسکون اللام محذوف اور فع ابتر باجتماع ثلم و حذف یہ تینون فرعین متقارب مین آتے ہین من مختق اور طویل مین نہین آسکتین اسلیے کہ رکن فعولن طویل مین بمقام عروض و ضرب نہ واقع ہوگا اور یہ تینون فرعین مختصہ اعاریض و ضروب ہین البتہ بحر طویل مجزو ہوتی تو اوس حالت ان تینون فرعون کو امکان وقوع ہوتا حالانکہ طویل مجزو نہین آتی اور ندرت کا اعتبار نہین اور طویل مشطور بھی نہین آتی حالانکہ اوس حالت مین بھی رکن فعولن آخر مین ہوتا اور فعولان مسبغ یہ فرع متقارب مثمن مین در آن حالیکہ مزاحف ہو اور مجزو مین خواہ سالم ہو یا مزاحف دونون حالتون مین آتی ہے من مولف اور طویل مزاحف مین بھی آسکتی ہے من مولف اور فعلان مخنق مسبغ طویل و متقارب دونون مین سالم ہون یا مزاحف آسکتی ہے من مولف فصل فاعلن بجز ان زحاف کے جو موجب ہی تعریف کے اس رکن مین آسکتے ہین اور انکے دائمی ہونے سے اوزان مستعد و منشعب ہوسکتے ہین او نہین کو فروعات بھی کہتے ہین پس اس رکن کے زحاف و منس البعض ہین جیسے زحاف عرب ہین جنمین عامہ ایک خبن مختصہ اوائل سے اس رکن کے لیے کوئی زحاف وضع نہین ہوا ہین القطع مین خاص یہ اعاریض و ضروب لفظاً

پانچ ہین قطع خلع از الت تذییل و اور زحافات فارسی چار عام ایک خاص حالا
یہ مشترک عربی مین بھی ہے لیکن فارسی مین بکثرت ہے اور خاص یہ اعاریض وضروب
تین عروض و خذذ و جم پس زحافات منشعبہ دو قسم پر ہین عربی و فارسی فروع عرب
سات ہین اور فروع فارسی پانچ مجموع بارہ ہوے لیکن فروع عرب کہ سات ہین

ع ع	اوّل	فعلن متحرک العین	مخبون
ع خ	ثانی	فعلن مسکون العین	مقطوع
ایضًا	ثالث	فاعلان	مذال
	رابع	فعلان متحرک العین	مخبون مذال
	خامس	فعل مفتوح العین	مخلع یا مجحاف حذین
	سادس	فاعلاتن	مترفل یا مرفل
	سابع	فعلاتن	مخبون مترفل یا مخبون مرفل

لیکن فروعات فارسی کہ پانچ ہین

ف ع	اول	فعلن ساکن العین	مخبون مسکن

فایدہ معلوم ہو کہ یہ زحاف مسکن عربی مین بھی پایا جاتا ہے لیکن فارسی مین
بکثرت پس بہ خیال کثرت اسکو زحاف فارسی مین لکھا اگرچہ مشترک
ہو مین الفریقین چنانچہ بحر متدارک مین ذکر اسکا آتے گا انشاء اللہ تعالی

ف خ	ثانی	فعلان	سکون العین مخبون مسکن مذال مین التوجیہ یا مشکل مذال مخش فارسی مین اسلیے کہ عجم فارسی مین زحاف عامہ سو نزد بقول صاحب عجم اور معاصر قرار دیا نمو تقبغات عرب کے
	ثالث	فاع سکون الثانی	احذ مذال بقول صاحب عجم اور بقول شمس اور مطلوس بقول محقق لو رہی اولی ہے
	رابع	فعل سکون اللام	مخبون احذ من جامع القواعد

خامس

اب ہم انمین سے جو فرع اخذ جس بحر مین مستعمل ہے اُسے بیان کرتے ہین واضح ہو کہ رکن فاعلن نہین آتا لیکن بحور ثلاثہ مین متدارک یا تدارک یا رکض یا غریب فاعلن آٹھ بار یہ مجزو و مشطور بھی آتی ہے

مدید مثمن فاعلاتن فاعلن چار بار۔

ایضاً مجزو فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار

ایضاً مشطور فاعلاتن فاعلن دو بار

بسیط مثمن مستفعلن فاعلن چار بار

ایضاً مجزو مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار

ایضاً مشطور نہین آتی ہے

پس ان فروع سے فعلن متحرک العین مخبون یہ فرع مدید وافی و مجزو و مشطور مین اور بسیط وافی و مجزو مین اور رکض وافی و مجزو و مشطور مین آتی ہے من محقق فعلن مسکون العین مخبون مسکن یہ بھی ان ثلاثہ مین بحالات مذکورہ آتی ہے من مولف فعلن مسکون العین مقطوع رکض کے حالات ثلاثہ مین اور صرف بسیط وافی مین اور مدید وافی مشطور مین آتی ہے فاعلن کے ہونے سے آخر مین لیکن بسیط مجزو اور مدید مجزو مین نہین آتی فاعلن کے نہونے سے آخر مین من مولف فاعلان مذال فعلان بہ تحریک عین مخبون مذال فعلان مسکون العین مخبون مسکن مذال فعلان مسکون العین مقطوع مذال یہ سب اواخر مدید وافی و مشطور اور بسیط وافی مین بہ تکلف آتی ہین لیکن حالت مجزو مین نہین آسکتین فاعلن کے نہونے سے آخر مین من مولف اور غریب کے حالات ثلثہ مین یہ سب فرعین آتی ہین من محقق فرع اخذ خامس مسطور فعل متحرک العین مقطع فاعلاتن مرفل یا متم فعلاتن مخبون مرفل یا مخبون متمم غریب مین حالات ثلثہ مین اور بسیط وافی مین اور مدید وافی و مشطور مین بہ ندرت امکان وقوع ہے فاعلن کے ہونے کی جہت سے آخر مین بحالت بسیط و مدید مجزو کے امکان وقوع نہین فاعلن کے نہونے کی جہت سے آخر مین من مولف فصل مفاعیلن

چون زحاف سے جو بموجب اپنی تعریف کے رکن مین آسکتے ہین اور انکے وقوع سے اون
متعدد وضع ہوتے ہین جنکو فروع کہتے ہین پس وہ مجموع ستر ہوئین بارہ زحاف عرب
ہین جنمین عامہ لفظاً چار ہین قبض کف مساقبت مراقبت مخففہ اور اصل تین ہین خرم شتر
خرب خاص آعاریض وضروب پانچ قصر حذف تسبیغ اذالہ ترفیل اور زحاف فارسی
پانچ ہین جنمین عامہ ایک تخنیق خاص بہ اعاریض وضروب چار زلل ہتم جب بتر اور
فروع منشعبہ بھی دو طرح پر ہین عربی فارسی پس فروع عرب دس اور فروع فارسی
گیارہ مجموع اکیس ۲۱ ہوتے لیکن فروع عشرہ عرب

ع ع
اول مفاعلن مقبوض
ثانی مفاعیل مضموم اللام مکفوف

ع م
ثالث مفعولن اخرم
رابع فاعلن اشتر ای اجتماع خرم قبض

ع خ
خامس مفعول مضموم اللام اخرب ای اجتماع خرم کف
سادس فعولان یا مفاعیل مسکون اللام بدال فعولان بنقل متعذر
سابع فعولن محذوف
ثامن مفاعیلان مسبغ
تاسع مفاعلان مقبوض مذال
عاشر مفاعلاتن مقبوض مرفل عروضیون نے

اس فروع کا ذکر نہین کیا ہو لیکن فروع فارسی کہ گیارہ ہین۔

ف ع
اول مفعولن مخنق
ثانی فاعلن مخنق مقبوض
ثالث مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف

ف خ
رابع فعول مسکون اللام اہتم ای اجتماع خرم قصر
خامس فاع مسکون العین ازل ای اجتماع

خرم وحذف وقصر یا خرم وثلم یا تخنیق حذف قصر

سادس فعل متحرک العین وسکون اللام مجبوب ای محذوف مخنق

سابع فع ابتر ای اجتماع خرم وجب یا مخنق محذوف اور یہاں اجتماع

ثامن فعلان یا فعول مسکون اللام مخنق مقصور

تاسع فعلن مسکون العین سکون العین مخنق محذوف

عاشر مفعولان مخنق مسبغ

حادی عشر فاعلان مخنق مقبوض مذال یا اشتر مذال

اور معاقبت ومراقبت کو فصل آخر زحافات مین بیان کر چکے ہین کوئی فرع جدا گانہ نہین نکلتے اب ہم انمین سے جو فرع جس بحر مین مستعمل ہو اوسے بیان کرتے ہین معلوم ہو کہ رکن مفاعیلن نہین واقع ہوتا الا ان بحور خمسہ مین

ہزج مفاعیلن آٹھ بار

طویل فعولن مفاعیلن چار بار

مضارع مفاعیلن فاع لاتن چار بار

ایضاً مسدس بدو نوع اول مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار نوع ثانی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار

مشاکل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار

پس ان فروع سے مفاعلن مقبوض مفاعیل مضموم اللام مکفوف یہ دونون فرعین ہزج وطویل ومضارع مین آتی ہین مخنق اور قریب ومشاکل مین بھی آتے ہین مولف مفعولن اخرم یہ فرع تنہا ہزج مین آتی ہے مخنق اگرچہ مضارع و قریب مین بھی امکان وقوع ہو لیکن مستعمل نہین مولف البتہ مشاکل مین نہین اسلئے بجہت نہونے مفاعیلن کے اوائل مین فاعلن اشتر مفعول مضموم اللام اخرب یہ دونون فرعین ہزج وطویل مین آتے ہین مخنق اور مضارع مین بھی مستعمل ہین

من مولف اور قریب میں بھی ان دونوں کا امکان وقوع
ہو لیکن اشتر مستعمل نہیں اور اخرب متمل ہے من مولف اور مشاکل میں نہیں آسکتیں بجہت نہ ہونے
مفاعیلن کے اول میں من مولف فعولن محذوف ہزج و طویل میں آسکتے ہیں من مخنق اور
مضارع مجزو بہ نوع اول میں آتی ہے من مولف اور قریب میں امکان وقوع نہیں بجہت
نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں اور مشاکل میں آتی ہے من مولف مفاعیلان مسبغ یہ ہزج
و طویل و مشاکل میں امکان وقوع رکھتی ہے لیکن سوا ہزج و طویل کے مشاکل میں
مستعمل نہیں اور مضارع مسدس بہ نوع اول میں امکان وقوع ہے لیکن قریب
میں نہیں آسکتے بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں من مولف فعولان مقصور فعول
ساکن اللام اثتم ہزج و مضارع مجزو بہ نوع اول میں آتی ہے من مخنق اور طویل و مشاکل
میں امکان وقوع ہے لیکن سوا مقصور کے مستعمل نہیں اور قریب و مضارع مثمن و مشکول
و مجزو بہ نوع ثانی میں نہیں آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں من مولف فاع
مخنق ازل یہ طویل میں آتی ہے کذا فی الحدائق اور ہزج میں بھی آتی ہے من مولف
اور مضارع مجزو بہ نوع اول اور مشاکل میں امکان وقوع ہے لیکن مستعمل نہیں
اور قریب و مضارع مجزو بہ نوع ثانی میں نہیں آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے
آخر میں من مولف فعل مجبوب ہزج و مضارع مجزو بہ نوع اول میں آتا ہے من مخنق اور طویل
لیکن مستعمل نہیں اور قریب میں نہیں آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں من مولف
فع ابتر مخنق مجبوب مفعولن مخنق فاعلن مخنق مقبوض مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف
مفعول مسکون اللام مخنق مقصور فعلن مسکون العین مخنق محذوف یہ فرعیں ہزج مکفوف
میں آتی ہیں من مخنق اور یہ سب ہزج میں آتی ہیں من مولف اور ان فروع سے
فاعلن مخنق مقبوض اور مفعول مضموم اللام مخنق محذوف قریب میں بھی مستعمل ہیں من مخنق اور
یہ دونوں فرعیں طویل اور مضارع مثمن مجزو بہر دو نوع و مربع میں بھی آتے ہیں من
مخنق فع مخنق مجبوب یا ابتر مفعول مسکون اللام مقصور فعلن مسکون العین محذوف
یہ تینوں فرعیں قریب میں نہیں آسکتیں بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں لیکن

مشاکل و طویل مین امکان وقوع ہے بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر مین لیکن مستعمل نہین اور
مضارع مثمن مین اور مسدس بنوع ثانی مین بھی امکان وقوع نہین بجہت نہونے مفاعیلن
کے آخر مین لیکن مضارع مسدس بنوع اول مین یہ تینون فرعین مستعمل ہین من محقق فعولان
مخنق مسبغ ہزج مکفوف مین بقول محقق اور ہزج مین بقول مولف اور مضارع مین
حالت تسدیس نوع اول مین کہ رکن مفاعیلن آخر مین ہوگا مستعمل ہے من محقق بخلاف
مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی و مشطور مین امکان وقوع نہین بجہت نہونے مفاعیلن کے
آخر مین من مولف اور مشاکل مین بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر مین امکان وقوع ہے
لیکن مستعمل نہین اور قریب مین نہین آسکتے بجہت نہونے مفاعیلن کے آخر مین اور طویل
مین بھی امکان وقوع ہے لیکن مستعمل نہین من مولف مفاعلان مقبوض مذال فاعلان
مخنق مقبوض مذال مفاعیلان مسبوغ ہزج و طویل غیر سالم مین اور مضارع مجزو بنوع
اول مین اور مشاکل غیر سالم مین امکان وقوع ہے بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر مین
لیکن مشاکل مین مستعمل نہین اور مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی مین اور قریب مین امکان
وقوع نہین بجہت نہونے مفاعیلن کے آخر مین من مولف مفاعلاتن مقبوض مرسل
اس فرع کو ہزج و طویل و مضارع بنوع اول و مشاکل مین امکان وقوع ہے
بخلاف قریب کہ اوسمین امکان وقوع نہین بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر مین
من مولف ذکر اس فرع کا عروضیون نے نہین کیا ہے فافہم

فصل

فاعلاتن مجموعی یا متصل چون زحاف سے جو اپنی تعریف کے موافق اس رکن
مین آسکتے ہین اور اونکے وقوع سے فروع متعدد و متشعب ہوتے
ہین جنکو اوزان فروع کہتے ہین پس مجموع زحاف اٹھارہ ہین انمین سے زحاف
عرب بارہ ہین جنمین عامہ تعاقب سات ہین خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان اور
مختص اوایل سے ہین العقومین اس رکن کا کوئی زحاف نہین خاص بہ اعاریض
و ضروب پانچ ہین قصر حذف جحف تشبیغ تشعیث اور زحاف فارسی چھ ہین جنمین
عامہ ایک شکین اگرچہ یہ مشترک ہے بین القرمین خاص بہ اعاریض و ضروب

پاپانچ عروض سریع و رمل مسرح مجتث اور فروع بھی دو طرح پر ہیں عربی اور عجمی پس عروض
سو عرب چودہ ہیں اور فروع فارسی پانچ کل عروض انیس ہوئے لیکن فروع عرب کہ چودہ ہیں

ع ع	اول	فعلان	مخبون
	ثانی	فاعلات	بضم تا مکفوف
	ثالث	فعلات	بکسر عین و ضم تا مشکول ای اجتماع خبن کف
ع خ	رابع	فاعلان	بسکون نون مسبغ مقصور فاعلات مسکون التا سے بالتباس نہ ہو فاعلات مضموم التا سے کہتا ہیں
	خامس	فعلان	بکسر عین مخبون مقصور
	سادس	فاعلن	محذوف
	سابع	فعلن	بہ تحریک عین مخبون محذوف
	ثامن	فعلن	بسکون العین ابتری اجتماع حذف و قطع
	تاسع	فاعلیان	مسبغ منقول فاعلاتان سے
	عاشر	فعلیان	بتحریک عین مخبون مسبغ منقول فعلاتان سے
	حادی عشر	مفعولن	مشعث
	ثانی عشر	مفعولان	مشعث مسبغ
	ثالث عشر	فعلان	بسکون عین مشعث مقصور منقول مفعول مسکون اللام سے
	رابع عشر	فعلن	مسکون العین مشعث محذوف

لیکن فروع فارسی کہ پانچ ہیں

ف ع	اول	مفعولن	مخبون مسکن
ف ج	ثانی	فعول	مسکون اللام مخبون محذوف اعرج
	ثالث	فعل	بہ تحریک عین مربوع اے اجتماع خبن و حذف و قطع

رابع فاع بسکون عین مجبوف مسبغ یا محذوف مطموس
اور فعلاتن مشروط الخبن سے محذوف مدرس

خامس فع محذوف احذ یا مخبون محذوف مطموس
یا مجبوف اور یہی اولے ہے

مساقبت و صدر و عجز و طرفان کو فصل مساقبت مین بیان کر چکے ہین کوئی فرع جدا گانہ نہین نکلتی
فارجع الیہ پس رکن فاعلاتن مجموعی نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور خمسہ مین

رمل فاعلاتن آٹھ بار
مدید فاعلاتن فاعلن چار بار مجزو فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار
مشطور فاعلاتن فاعلن دو بار
خفیف فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن دو بار
مجتث مس تفع لن فاعلاتن چار بار مجزو مس تفع لن
فاعلاتن فاعلاتن دو بار مشطور مس تفع لن فاعلاتن دو بار
جدید یا غریب فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دو بار

اب ہم جو فرع جس بحر مین مستعمل ہے اوسے بیان کرتے ہو پس فعلاتن مخبون اور فاعلات
مضموم التا مکفوف فعلات بضم تا مشکول یہ تینون فرعین رمل و مدید و خفیف و مجتث مین
واقع ہوتے ہین مں محقق اور جدید مین بھی امکان وقوع ہے لیکن اس بحر مین سوا
خبن کے اور کوئی مستعمل نہین نہ زحاف عامہ سے نہ خاصہ سے فاعلان مقصور
یہ رمل مین آتی ہے منہ اور مدید مجزو مین اور خفیف و مجتث مین بہر حالت امکان
وقوع ہے لیکن جدید مین نہین آتے بجہت نہ ہونے فاعلاتن کے آخر مین مں سولعت
فعلان مخبون مقصور یہ رمل مین آتی ہے مں محقق اور مجتث مین بہر حالت اور مجزو
غیر مثمن و مشطور مین امکان وقوع ہے بخلاف جدید و مدید مثمن مشطور کے کہ اس مین نہین
آسکتے بجہت نہ ہونے فاعلاتن کے آخر مین مں سولعت فاعلن محذوف فعلن مخبون
عین مخبون محذوف یہ دونون رمل مین اور مدید مجزو و غیر مثمن و مشطور مین اور

خفیف مین آتے ہین مثمن محقق اور مجتث مین بھر سہ حالت امکان و وقوع ہی اور جدید مین
نہین آسکتین کما قیل من مولف فعلن ابتر یہ مدید مجزو غیر مثمن و مربع مین وقع ہوتی ہی
مثمن محقق اور رمل و خفیف مین اور مجتث مین بھر سہ حالت امکان و وقوع ہی لیکن جدید
مین نہین آسکتے کما قیل من مولف فاعلیان مسبغ فعلیان متحرک العین مخبون مسبغ یہ
دونون رمل مین آتے ہین مثمن محقق اور مدید مجزو غیر مثمن و مشطور مین اور خفیف مین اور
مجتث مین بحالات ثلثہ امکان و وقوع ہی لیکن جدید مین نہین آسکتین بسبب نہونے فاعلاتن
کے آخر مین کما قیل من مولف مفعولن مشعث خفیف مین اور مجتث مین بحالات ثلثہ آتی
ہے مثمن محقق اور رمل مین اور مدید مجزو غیر مثمن و مشطور مین امکان و وقوع ہی اور جدید مین
نہین آسکتے کما قیل من مولف مفعولن مخبون مسکن یہ رمل مین اور خفیف مین اور مجتث
و مدید مین بھر سہ حالت اور جدید مین بھی امکان و وقوع رکھتی ہی لیکن مستعمل نہین مفعولان
مشعث مسبغ فعلان مشعث مقصور فعلن مشعث محذوف یہ تینون فرعین رمل و خفیف
مین اور مجتث مین بھر سہ حالت آتے ہین مثمن محقق اور مدید مجزو مین امکان و وقوع
بحالات جدید سے کما قیل من مولف فعول مسکون اللام مخبون محذوف اصلع فعل
متحرک العین مربوع فاع مخبون محذوف مدروس نع مجحوف یہ چارون فرعین
رمل مین اور مجتث مین بحالات ثلثہ آتے ہین مثمن محقق اور مدید مجزو و غیرہ مثمن مشطور
مین اور خفیف مین امکان و وقوع ہی بخلاف جدید کے کما قیل من مولف
فصل فاع لاتن مفروق یا منفصل یا منقطع چون زحافات جو موافق اپنی تعریف کے
اس رکن مین آسکتے ہین اور انکے وقوع سے فروع متعددہ منشعب ہوتے ہین وہ
مجموع گیارہ ہین اور انہین سے زحافات عربیات ہین جنمین عامہ دو قبض کف اور خاص
مختصہ اول سے کوئی نہین ہین الغرض خاص بالعاریض و ضروب پانچ قصر حذف
کسف تشبیع وقف اور زحافات فارسی سے چار جنمین عامہ ایک تسکین خاص بالعاریض
و ضروب تین جب سلخ طمس جحم — اور فروع بھی دو طرح پر ہین عربی فارسی
پس عربی چھ ہین اور فارسی تین مجموعہ نو ہوئے

ع ع ع ع خ

اول — فاع لات — مضمر ان مکفوف
ثانی — فاع لان — مقصور
ثالث — فاع لن — محذوف
رابع — فعلن — مسکن العین محذوف مقصور بقول محقق اور ابتر بقول صاحب البحر اگرچہ علم بنا بر اصطلاح اہل فارس نہیں تو سہو ہی کیا کہ محقق نے کہا ہے کہ ابتر اجتماع حذف و قطع ہو فاعلاتن مجموعی میں اسلئے کہ قطع وتد مجموع میں آتا ہے ادہر یہان وتد مفروق ہو فاع لاتن مفروق مین لیکن بات یہ ہو کہ اجتماع ثلم و حذف رکن فعولن مین اور اجتماع خرم و جب رکن مفاعیلن مین ابتر ہے با صطلاح اہل فارس حالانکہ یہان بہی اجتماع حذف و قطع نہین ہو لیس جسطرح کہ یہ دو رکن ابتر ہین با صطلاح عجم اسیطرح اجتماع حذف و قصر رکن فاع لاتن مفروق مین ابتر ہے محفوظ سہو بیان سے فافہم

خامس — فاع لیان — مسبوغ ذکر اسکا عروضیون نے نہین کیا ہی من لعت هو
سادس — فاع لیان — مقصور مکفوف ذکر اسکا عروضیون نے نہین کیا ہی من لعت هو

لیکن مستعمل عجم کے تین ہین

فخ

اول — فاع — مسکن العین مجبوب موقوف یا مسلوخ اور اسکے اولی ہے
ثانی — فع — مجبوب مکسوف یا مطموس عجم اور یہی اولی ہے
ثالث — مفعولن — مقبوض مسکن مسبغ ذکر اس کا عروضیون نے نہین کیا ہے من مولف

پس فاع لاتن مفردی نہین واقع ہوتا لیکن ان بحرون مین۔

مضارع مفاعیلن فاع لاتن چار بار مجزو بہ نوع اول مفاعیلن فاع لاتن
مفاعیلن دو بار مجزو بنوع ثانی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار حالانکہ
یونہی قریب بھی ہے مربع مفاعیلن فاع لاتن دو بار۔

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن۔ دو بار

اب ہم جو فرع جس بحر میں مستعمل ہو اوسے بیان کرین ہو پس فاع لات مکفوف مضارع
مثمن مجزو بنوع اول مین آتے ہین محقق اور مضارع مجزو بنوع ثانی و مشطور مین
اور قریب مین نہین آتے لیکن بوقف باین جہت کہ آخر شعر کو ساکن ہونا چاہیے لیکن
مشاکل مین امکان وقوع ہے بدون وقف مین مولف فاع لات مسکن علت
مقصور فاعلن محذوف مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی مین سوا مجزو بنوع اول کے
مستعمل ہے مین مولف اور قریب مین امکان وقوع ہے لیکن مشاکل مین نہین آسکتین
بہ جہت نہ ہونے فاع لاتن کے آخر مین مین مولف فعل مسکون العین محذوف مقصور
فاع مسلوخ فع مشطور مستعمل ہے یہ فرعین مضارع مثمن و مسدس بنوع ثانی مین سوا مسدس
بنوع اول کے آتے ہین مین محقق اور قریب مین بھی امکان وقوع ہے بخلاف مشاکل کہ
اوس مین نہین آسکتین کما قیل مین مولف فاع لیان مسبغ یہ مضارع مثمن مزاحف مجزو بنوع ثانی
مین سوا مجزو بنوع اول کے امکان وقوع رکھتے ہم اور قریب مزاحف مین مستعمل ہے
بخلاف مشاکل کما قیل مین مولف فاع لتان مقبوض مسبغ اور مفعولان منقول فاعلان
سے مقبوض مسکن مذال یہ دونون فرعین مضارع مثمن اور مضارع مجزو بنوع ثانی مین بکو
وزن قریب کا بھی قرار دے سکتے ہین واقع ہوتے ہین مین مولف فصل مستفعلن مجری
یا متصل بجز کی زحاف سے جو اپنی تعریف کے بموجب اس رکن سے ملحق ہو سکتی اور
اونکے الحاق سے فرع متحد و متشعب ہوتے ہین سوا ہین اور اون سوا زحافون کو
گیارہ زحاف عربیہ مین دو جمین عامہ لفظا چار مین خبن طی خبل مخالف مختصرا ایل سے
بین العروضین کوئی زحاف وضع نہین ہوا خاص بہ اعتبار بعض و ضرب لفظا مشترک

قطع خلع کبل قصر حذف اذالت ترفیل اور حذف فارسی کے پانچ ہیں جنمیں عامہ دو ربع تسکین خاص بہ اعاریض و ضروب ہیں ع ع طمس خذ و جم اور فروع بھی دو طرح پر ہیں عربی و فارسی عربی بارہ ہیں فارسی دس ہیں مجموع بائیس ہوے لیکن فروع ضرب بارہ ہیں

ع ع	اول	مفاعلن	مخبون
	ثانی	مفتعلن	مطوی
	ثالث	فعلتن	مخبول ای اجتماع خبن وطی اسی کو مشکول بھی کہتے ہیں
ع خ	رابع	مفعولن	مقطوع
	خامس	فعولن	مخلع یا مکبول ای اجتماع خبن و قطع
	سادس	مستفعلان	مذال
	سابع	مفاعلان	مخبون مذال
	ثامن	مفتعلان	مطوی مذال
	تاسع	فعلتان	مخبول مذال
	عاشر	مستفعلاتن	مرفل
	حادی عشر	مفاعلاتن	مخبون مرفل
	ثانی عشر	مفتعلاتن	مطوی مرفل

لیکن فروع فارسی کہ دس ہیں

ع	اول	فاعلن	مرفوع
	ثانی	مفعولن	مطوی مسکن
خ	ثالث	فاعلان	مرفوع مذال
	رابع	مفعولان	مطوی مسکن مذال
	خامس	فعلان	مسکون العین مطموس
	سادس	مفعولان	اعرج
	سابع	فعلن	مسکون العین احذ

ثامن	فعل	بتحریک عین مجبون
تاسع	فاع	مسکون العین اخذ مقصور
عاشر	فع	اخذ محذوف

پس مستفعلن مجموعی نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور خمسہ مین

رجز مستفعلن آٹھ بار

بسیط مثمن مستفعلن فاعلن چار بار مجزو مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار یہ مشطور نہین آتی

مقتضب مثمن مفعولات مستفعلن چار بار مجزو مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار

مشطور مفعولات مستفعلن دو بار

سریع مسدس الاصل مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار یہ بحر مثمن نہین آتی اور مشطور لینا اسکا مشابہ بحر دو آیا ہو لیکن فارسی مین متروک ہو

منسرح مثمن مستفعلن مفعولات چار بار مجزو مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار

مشطور مستفعلن مفعولات دو بار

اب ہم جو فرع جس بحر مین مستعمل ہو اوسکو بیان کرتے ہین مفاعلن مخبون مفتعلن مطوی فعلتن مخبول یہ تینون فرعین رجز و بسیط و سریع و منسرح مین آتی ہین مس محقق اور مقتضب مین بھی امکان وقوع ہی من مولف مفعولن مقطوع فعولن مخلع یہ دونون فرعین رجز مین اور بسیط مجزو غیر مثمن مین آتے ہین مس محقق اور منسرح مجزو غیر مثمن و مشطور مین اور مقتضب مثمن و مشطور مین سوا مجزو کے امکان وقوع ہی لیکن سریع مین نہین آسکتین بسبب ہونے مستفعلن کے آخر مین فعلن مسکون العین اخذ فعل بتحریک عین مجبون اخذ فاع اخذ مقصور فع اخذ محذوف ان چار فرعون کو رجز و بسیط مجزو و غیر مثمن مین اور مقتضب مثمن و مشطور غیر مجزو مین اور منسرح مجزو غیر مثمن و مشطور مین امکان وقوع ہی بخلاف سریع کہ اومین نہین آسکتین

من مولف مستفعلان مذال مفاعلان مخبون مذال مفتعلان مطوی مذال فعلتان مجبول مذال مستفعلاتن مرفل ان پانچون کو رجز و بسیط مجزو و منسرح مجزو و مقتضب مثمن و مشطور مین امکان وقوع ہی لیکن سوا مرفل کے یہ سب فرعین بسیط مجزو مین آتی ہین

من مخبن اور فروع اربع دیگر کو بھی امکان وقوع ہی من مولف لیکن سریع میں بعض آ سکتین آگیا
مستفعلاتن مرفل کو رجز فراحعف اور بسیط مجزو اور مقتضب مثمن مزاحف مین امکان وقوع
ہے بخلاف سریع ہو مفاعلاتن مخبون مرفل ہو مفتعلاتن مطوی مرفل ان دونون فرعونکو
رجز مثمن سالم وبسیط مجزو ومقتضب مثمن سالم مین امکان وقوع ہی بخلاف سریع کے کما قیل

من مولف فاعلن مرفوع ومفعولن مطوی مشکن کو رجز وبسیط ومنسرح ومقتضب وسریع مین
امکان وقوع ہی فاعلان مرفوع مذال مفعولان مطوی مسکن مذال فعلان مسکون العین
مطوس مفعولان اگرچہ ان چار فرعونکو خبر بسیط مجزو ومقتضب مثمن ومشطور منسرح مجزو
مین امکان وقوع ہی بخلاف بسیط مثمن ومشطور ومقتضب مجزو کے اور فرع مثمن ومشطور
بلکہ سریع کے بجہت نہونے مستفعلن کے آخر مین امکان وقوع نہین فافہم من لطف

فصل مستفع لن متفصل یا مفروق یا منقطع جزان زحاف سے جو موافق اپنی تعریف کے
اس رکن من آسکتے ہین اور انکے الحاق سے اوزان متعددہ منشعب ہوتے ہین لفظا
سات ہین اور ساتون زحاف عربی ہین زحاف فارسی سے کوئی زحاف وضع نہین
ہو الہذا فروع فارسی بھی نہین البتہ فروع عرب سات ہین پس ادن زحافون سے عامہ
تین خبن کف شکل معاقبت مختصہ او اول سے کوئی زحاف وضع نہین ہوا خاص اما بعض
دضرو بیہ تین قصر اذالہ ترفیل لیکن مزج عرب کر سات ہین۔

ع	اول	مفاع لن	مخبون
	ثانی	مس تفع ل	بضم لام مکفوف
	ثالث	مفاع ل	بضم لام مشکول
خ	رابع	فعولن	مخبون مقصور
	خامس	مفعولن	مقصور
	سادس	مفاع لان	مخبون مذال
	سابع	مفاعلاتن	مخبون مرفل

ان تین اخیر فرعونکا ذکر عروضیون نے نہین کیا ہے
یہ رکن نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور ثلثہ مین

بحر اور فروع بھی دو طرح پر ہیں عربی اور فارسی عربی بارہ ہیں فارسی پانچ مجموع سترہ ہوے لیکن فروع عرب

ع ع	اول	فعولات یا مفاعیل	بضم تا و لام مخبون
	ثانی	فاعلات مضموم التا	مطوی
	ثالث	فعلات بتحریک عین و بضم تا	مخبول اسی کو مکانفہ بھی کہتے ہیں
ع خ	رابع	مفعولان	موقوف
	خامس	فعولان یا مفاعیل	بہ وقت آخر مخبون موقوف
	سادس	فاعلان یا فاعلاتْ	مطوی موقوف
	سابع	مفعولن	مکسوف
	ثامن	مفعولن	مخبون مکشوف
	تاسع	فاعلن	مطوی مکسوف
	عاشر	فعلن	بتحریک عین مخبول مکسوف
	حادی عشر	فعلان یا فعلاتْ	بتحریک عین و سکون آخر مخبول موقوف
	ثانی عشر	فعلن	بہ سکون عین اصلم

لیکن فروع عجم کہ پانچ ہیں

و ع	اول	فعلان یا فعلاتْ	بہ سکون عین مخبول مسکن ہو موقوف
	ثانی	فعلن	بسکون عین مخبول مکسوف مسکن
	ثالث	مفعل	بضم لام مرفوع
و خ	رابع	فاع	بہ سکون عین مجدوع
	خامس	فع	منحور

پس مفعولات نہیں واقع ہوتا لیکن ان بحور ثلثہ میں

منسرح مثمن مستفعلن مفعولات چار بار مجزو مستفعلن مفعولات دو بار مستفعلن

مشطور دو بار مستفعلن مفعولات دو بار

مقتضب   مفعولات مستفعلن چہار بار   مجزو مفعولات مستفعلن دو بار

مشطور مفعولات مستفعلن دو بار

سریع مسدس الاصل   مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار

اب ہم جو فروع جس بحر میں آتی ہے اسکو بیان کرتے ہیں مفعولات یا مفاعیل بضم اخیرین
مجبون فاعلات بضم تا مطوی فعلات بحرکت عین و تا مجہول یہ تینوں فرعیں منسرح مجزو میں
آتی ہیں سوا مثمن مشطور کے اور مقتضب میں بہر سہ حالت امکان وقوع ہے اور سریع میں نہیں
آسکتیں جیسا کہ منسرح مثمن مشطور میں نہیں آسکتیں بجہت نہ ہونے سکون کے آخر میں اور
آخر شعر میں سکون لا محالہ چاہیے لیکن بہ وقت امکان وقوع ہے مفعولان موقوف مفعولان یا
مفاعیل مجبون موقوف یہ دونوں سریع اور منسرح مثمن و مشطور میں آتی ہیں من حیث التحقیق اور منسرح
مجزو و مقتضب میں بہر سہ حالت امکان وقوع نہیں بجہت نہ ہونے مفعولات کے آخر میں من حیث
فاعلان یا فاعلات مطوی موقوف یہ دونوں فرعیں سریع میں آتی ہیں من حیث التحقیق اور منسرح
مثمن مشطور میں بھی امکان وقوع ہے بخلاف منسرح مجزو اور مقتضب کے مجزو و مشطور
انمیں امکان وقوع نہیں بجہت نہ ہونے مفعولات کے آخر میں من حیث مفعولن مکسوف
فعولن مجبون مکشوف فاعلن مطوی مکشوف یہ تینوں سریع و منسرح مثمن و مشطور میں آتی ہیں من حیث التحقیق
و من حیث بخلاف منسرح مجزو و مقتضب کے انمیں نہیں آتیں کما قیل   فاع مجدوع فع منحور
یہ دونوں سریع و منسرح مثمن و مشطور میں آتی ہیں من حیث التحقیق بخلاف منسرح مجزو و مقتضب کے
انمیں بہر سہ حالت نہیں آتیں کما قیل **فصل** مفاعلتن بجز ان زحافات کے سوا زحافات
مخصوصہ بحر وافر کے اور کوئی زحاف اس رکن میں نہیں آتا اور وہ زحافات ثمانیہ ہیں
عربی ہیں اور یہ بحر فارسی کی نہیں لیکن کوئی زحاف بھی موضوعات عجم سے نہیں ہے اور وہ
زحافات ثمانیہ عرب سے عبارت ہیں عصب بصاد مہملہ نقص بقاف معجمہ اور اول چار ہیں عضب
بضاد معجمہ قصم عقص جمم خاص بہ عاریض و ضروب ایک قطف

ع   اول   مفاعیلن   معصوب

ثانی   مفاعیل   بضم لام منقوص اس اجتماع عصب و کف

حاشیہ	نمبر	رکن	نام
	ثالث	مفاعلن	معقول لے اجتماع عصب و قبض
م	رابع	مفتعلن	اعقص لے اوعجز ای وقوع خرم
	خامس	مفعولن	اقصم لے اجتماع عصب و عقصب
	سادس	مفعول	مقصوم لام اعقص کی اجتماع عصب و نقص
	سابع	فاعلن	اجم اجتماع عصب و عقل
خ	ثامن	فعولن	معقولوف لے اجتماع عصب و حذف

اور مفاعلتن نہیں واقع ہوتا لیکن بحر وافر میں اور وزن وافی مفاعلتن چھ بار اور فارسی میں آٹھ بار چونکہ یہ رکن خاص ہی وافر سے اور یہ زحاف اس رکن کے ساتھ خاص ہیں لہذا اس بحر کے ساتھ بھی زحاف خاص ہو گئے

فصل متفاعلن چون زحاف سے چار زحاف عربی اس رکن کے لیے مخصوص ہیں عامہ سے اضمار وقص خزل خاص ہوا عاد لغیر ضروب ایک حذذ اور زحافات غیر مخصوص سے عامہ جل اور خاصتہً بالعروض والضرب اذالت ترفیل اور مخصوصہ اول سے کوئی زحاف واضع نے وضع نہیں کیا یہ بحر فارسی کی نہیں لہذا کوئی زحاف عجم بھی نہیں لیکن فصحاء عرب کہ اضمار دیں

حاشیہ	نمبر	رکن	نام
ع	اول	مستفعلن	مضمر
	ثانی	فاعلن	موقوص لے اجتماع اضمار و خبن
	ثالث	مفتعلن	مخزول لے اجتماع اضمار و طے
	رابع	فعلاتن	مضمر مخبول عروضیوں نے اس فرع کا ذکر نہیں کیا ہے
خ	خامس	فعلاتن	مقطوع
	سادس	مفعولن	مضمر مقطوع
	سابع	فعلن	متحرک العین احذ
	ثامن	فعلن	مسکون العین مضمر احذ
	تاسع	متفاعلان	مذال
	عاشر	مستفعلان	مضمر مذال

حادی عشر	فاعلان	موقوص مذال
ثانی عشر	مفتعلان	مخزول مذال
ثالث عشر	متفاعلاتن	مرفل
رابع عشر	مستفعلاتن	مضمر مرفل
خامس عشر	مفاعلاتن	موقوص مرفل
سادس عشر	مفتعلاتن	مخزول مرفل
سابع عشر	فعولن	موقوص مقطوع
ثامن عشر	فعلتان	مشکول مسبغ عروضیون نے اسکو دونون نامون سے بھی نہیں گنا

پس متفاعلن نہیں واقع ہوتا لیکن بحر کامل میں اور کامل متفاعلن چہار بار عربی میں اور سالم مثمن در فارسی میں چونکہ یہ رکن خاص ہے اس بحر کے ساتھ اور زحافات اس رکن کے ساتھ خاص ہیں پس یہ زحافات بھی خاص ہوئے کامل سے فافہم

باب خامس

بیان دوایر بحور ازیکدگر اور اوسمین چند فصلیں ہیں فصل بحر

نسبت میں بعضی دریا کے شعور وجوہ بزرگ اور اصطلاح عروض میں ایک زلال شعرا اور ایک پارہ کلام موزون کا اور مشابہت دونون معنون میں یہ ہے کہ جیسے دریا شامل ہو بانواع جواہر و نباتات اوسیطرح بحر عروض شامل ہے بانواع شعر یا مردم جسطرح دریا میں حیران و سرگردان ہوتے ہیں بحر عروض میں بھی اوسی طور پر متفکر و پریشان ہوتے ہیں بکثرت تغیر ارکان کے **فصل** جو بحر بطور موافق قیاس ہیں مطبوع ہیں اور جو مخالف قیاس ہیں نامطبوع ہیں از بسکہ تقدیم عروض عرب کے ہے وضع میں اور کل امور میں اور اہل فارس تابع ہیں نہ واضع اگرچہ بنا بر اپنے مذاق کے کچھ تجاوز بھی کیا ہے عروض عرب سے فروع و اصول میں یعنی بعض تجاوز مناسب کہ صدر کتاب میں بیان ہوے اور بعض تجاوز نا مناسب مخصوص بحور کے ذکر اور اسکا تتمہ بیان بحور میں آئیگا بتفصیل انشاء اللہ تعالی لیکن بالاجمال بعض تجاوز مناسب غیر مناسب کی جانب بحسب اقتضاے مقام اشارہ کیا جائیگا اور واضح ہو کہ اسی تجاوز مناسب و غیر مناسب کی وجہ سے بعض بحور موافق قیاس ہیں اور بعض مخالف قیاس لیکن موافق قیاس جملہ بحور عرب ہیں کہ جنکا واضع

خلیل ابن احمد ہیں اور مخالف قیاس بعض بحور الیہ ہیں کہ ذکر اسکا تتمہ بیان بحور میں ہوگا اور بعض
بحور الیہ کہ موافق قیاس ہیں اوا ہیں ہیں سے مراد تجاوز منا ہے **فصل** جملہ بحرین تکرار ارکان سے
پیدا ہوئی ہیں لیکن وہ تکرار کہ مستقبل ہو لا ثانی مخل بحیث عن طبع شعر از ملال آور نہ بہ کوتاہ مخل علاوہ
وزن پس وزن حاصل ہوتا ہی ایک مصرع سے اور دو مصرعون سے ایک بیت اور بیت سے انواع
شعر اور رکن ترین عدد دو واسطے تکرار کے دو رکن ہیں اور متوسط عدد تین رکن اور اکثر عدد چار رکن
پس ایک بیت آٹھ رکن سے مثمن ہوگی اور چھ رکن سے مسدس ہوگی اور چار رکن سے مربع ہوگی
دو رسوا اسکے ابیات موحد و مثنی عرب ہیں اور شانزدہ رکنی یا زیادہ اس سے فارسی میں اگرچہ
لکھی گئی ہیں الا مرغوب طبع نہیں بلکہ ممل مخل ہیں **فصل** خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل ایک
رکن کی تکرار کے ہی یعنی جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہی ویسی تکرار فعولن مفاعیلن کی ہی اسلیے کہ
مفاعیلن شبیہ فعولن کی ہی اسباب میں کہ دونو میں وتد مجموع و سبب خفیف ہی پس بحر ایک
رکن بسیط کی تکرار سے یعنی ایک رکن واحد سے حاصل ہوتی ہی یا خلط دو رکن متشابہ سے اور
خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا بہ کم ہوتا ہی یا بکیف لیکن بہ کم یعنی حروف ایک رکن کے
دوسرے رکن سے کم ہون کمیت میں لیکن بکیف یعنی حرکات و سکنات میں دونون رکنوں کے
فرق ہو پس مشابہت بکمی حروف جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل میں اسلیے
کہ دونون وتد مجموع و سبب خفیف سے مؤلف ہیں البتہ دوسرے میں ایک سبب خفیف زیادہ ہے
اور اسی طرح متشابہ فاعلاتن کا ساتھ فاعلن کے ہی بحر مدید میں اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ
فاعلن کے بحر بسیط میں پس تشابہ بکیف یعنی کیفیت حرکات و سکنات جیسا کہ تشابہ مستفعلن
کا ہی ساتھ مفعولات کے سریع و منسرح و مقتضب میں اسواسطے کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے
ہے فرق اتنا ہی کہ ایک میں وتد مجموع ہی اور ایک میں وتد مفروق اور اسی طرح تشابہ کیفیت
فاع لاتن منفصل کا ہی ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع میں **فصل** انیس بحرون کے بیان میں
اور ان مذکورہ بالا کی باہمی ترکیب اور تکرار سے انیس بحرین نکلتی ہیں ان میں سے پندرہ بحر انکا
خلیل مخترع ہی اور بقول بعضے سولھوین بحر متدارک کا مخترع اخفش ہی لیکن اصل یہ ہے کہ یہ بحر
بھی نکالی ہوئی خلیل ہی کی ہی اور حضرت صرف بوجہ عدم استعمال مہمل جانکر اہمال کیا مثل مقلوب

طویل کے پھر اہل فارس نے تین بحرین ایجاد کین ایک قریب یوسف نیشاپوری نے دوسری جدید
بزرجمہر نے اسیوجہ سے اسے بزرجمہری بھی کہتے ہین تیسری مشاکل اسکے موجد کا نام معلوم نہین
ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ تفصیل ان بحور ثلاثہ سے مطلع نہین ہوا البتہ عدم ذکر بجہت عدم استعمال اور انکا
بسبب کم مستعمل ہونے کے معلوم ہوتا ہے بہرحال یہ تینون بحرین فارسی سے مخصوص ہین عربی مین مطلقا
مستعمل نہین اور پانچ بحرین طویل مدید بسیط وافر کامل عربی سے مخصوص ہین فارسی مین شاذ و
نادر پائی جاتی ہین اور حکم اکثریت پر ہوتا ہے باقی گیارہ بحرین عربی و فارسی دارسو مین
مشترک ہین بہرحال جملہ بحور مثمن الاصل ہین یا مسدس الاصل لیکن اہل فارس نے اختلاف
کیا ہے یعنی بعض بحور جو عرب مین مسدس الاصل ہین اہل فارس اونکو مثمن لاتے ہین اور بعض کو
بطور عرب مثمن رہنے دیا ہے اور بعض کو بطرز خاص مسدس کیا ہے اور بطور عرب بھی مسدس
لاتے ہین - اور وہ بعض بحور جو اہل عرب کے یہان مثمن الاصل ہین اہل فارس انہین مسدس
لاتے ہین اور بعض کو بطور عرب مثمن رہنے دیا ہے - پس جو بحور کہ عربی مین مسدس الاصل ہین
اور اہل فارس نے انہین مثمن کیا ہے نو ہین ہزج رجز رمل وافر کامل منسرح مضارع مقتضب
مجتث - اور جنھین بنا بر اصل عرب مسدس رہنے دیا ہے وہ دو ہین سریع و خفیف
- اگرچہ خفیف کو بہ ندرت مثمن بھی لائے ہین لیکن ندرت کا اعتبار نہین - اور جسکو بطرز خاص
اہل فارس نے مسدس استعمال کیا ہے اور بطور عرب بھی مسدس لائے ہین وہ بحر مضارع
ہے اسکو دو طرح پر مسدس کرتے ہین ایک بطرز خاص بحذف فاع لاتن رکن دوئم
یعنی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دوسرے بطرز عرب یعنی طریق مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن اور جو بحور کہ عرب مین مثمن آتے ہین اور فارسی مین مسدس
وہ ہین مدید بسیط اور جنکو بنا بر اصل عرب مثمن رہنے دیا ہے وہ تین ہین متقارب
متدارک طویل ہر چند طویل کو بہ ندرت مسدس بھی لائے ہین لیکن یہ معتبر نہین اور متقارب
و متدارک کے تسدیس معتبر ہے لیکن بازروے دایرہ نہین پس ازروے بنا مثمن رہنا
مسلم رہا اور اہل فارس نے انہی بحور کو مسدس نہین کیا جو مثمن مستعمل نہین اگرچہ بعض بندرت مستعمل بھی
پائی جاتی ہین لیکن معتبر نہین اب ہم ان بحرون کو مع اختلاف اسکی تقطیع مین درج کرینگے

نام بحر	اصلی ارکان بنابر عربی	اصلی ارکان بنابر فارسی
طویل مثمن عربی و فارسی میں مشترک	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار
مدید	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دوبار	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دوبار
بسیط	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار	مستفعلن فاعلن مستفعلن دوبار
وافر	مفاعلتن مفاعلتن دوبار	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار
کامل	متفاعلن متفاعلن دوبار	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن دوبار
ہزج	مفاعیلن مفاعیلن دوبار	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار
رجز	مستفعلن مستفعلن دوبار	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار
رمل	فاعلاتن فاعلاتن دوبار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار
سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار	مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار
خفیف	فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار	فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار
منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن دوبار	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار
مضارع	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دوبار	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دوبار
	مسدس بطور عرب	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دوبار
	مسدس بطرز حافظ رح	مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
مقتضب	مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبار	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن دوبار
مجتث	مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دوبار	مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار
متقارب یا تقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن دوبار	فعولن فعولن فعولن فعولن دوبار
	مسدس	فعولن فعولن فعولن دوبار
متدارک یا تدارک یا غریب یا رکض وغیرہ	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دوبار	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دوبار
	مسدس	فاعلن فاعلن فاعلن دوبار
بحور فارسی	عربی میں مستعمل نہیں	اصلی ارکان فارسی کے
جدید یا غریب		فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دوبار

اصلی ارکان فارسی کے

ترکیب
مشاکل یا متشاکل — مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار
فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار

فصل بیان بیت مین اور اوسمین چند بحثین ہین بحث اول اجزاے بیت کے اسماء مین۔ رکن اول مصرع اول کو صدر کہتے ہین اور رکن آخر مصرع اول کو عروض کہتے ہین اور رکن اول مصرع دوم کو ابتدا کہتے ہین اور مطلع بھی اور رکن آخر مصرع دوم کو ضرب کہتے ہین اور عجز بھی اور باقی ارکان جو ان چار رکنون کے درمیان مین ہون انکو حشو کہتے ہین اور حشویت

بحث ثانی اجزاے بیت کے القاب مین بخصوص تغیر و عدم تغیر
جس رکن مین یا جس بحر مین باوجود جواز خرم کو نہ لائین اور سالم رکھین پس اوس رکن اور بحر کو موفور کہتے ہین اسلیے کہ وتد اوسکا تمام لایا گیا ہے بے نقصان پس موفور ضد خرم ہے اور یہان رکن آخر کو کہ جہان خرم نہین واقع ہوسوا عروض و ضرب کے یعنے صدر مین خواہ ابتدا مین خواہ حشو مین واقع ہو اوسکو ابتدا کہتے ہین اور یہ ابتدا ضد موفور ہے جیسے موفور ضد خرم ہے کذا فی المعیار یعنی رکن اول مصرع اول کو کہ خرم ہو ابتدا یہ صدر کہتے ہین اور اگر رکن اخرم حشو مین ہو اسکو ابتدا حشو کہتے ہین اور اگر رکن اخرم ابتدا مین ہو اسکو ابتدا یہ ابتد کہتے ہین اور عروض و ضرب مین خرم نہین ہے شاعر ان عرب مین اگرچہ فارسی مین تمام ارکان بیت مین لانا جائز سمجھتے ہین اور رکن اخرم کے برابر و مقابل جو رکن مقام حشو مین ہو اور اوسمین سبب خفیف ہو اور مجموع ہو یعنی پہلے وتد مجموع ہو بعد سبب خفیف پس ساکن سبب خفیف کو گرا دین مثلاً مفعولن مفاعلن یا فعلاتن فعول) ایسے رکن حشوی کو کہ ان امثلہ مین رکن ثانی ہے اعتماد کہتے ہین کذا فی شرح خزرجیہ مصنفہ غلام معصوم المعروف بہ نقشبند اور جو رکن معاقبہ مین بری ہے معاقبہ سے اوسکو بری کہتے ہین کما مر اور سالم اوس رکن کو کہتے ہین کہ کوئی تغیر تغیرات نقصان سے اوسمین نہ واقع ہو کذا فی المعجم اور صحیح اوس عروض و ضرب کو کہتے ہین کہ کوئی تغیر تغیرات بالزیادت سے اور کوئی تغیر تغیرات بالنقصان سے اوسمین نہ واقع ہو حشو مین حشو
و عروض و حشو و ضرب کہ تغیر بہ زیادت اوسمین ممکن ہو اور نہ لاسکین یا ایک مین لاسکین اور دوسرے

مین نہ لائین پس جو خالی ہوگا زیادت سے اوسے ممنوعی کہتے ہین منتقض وہ عروض ضرب
کہ جسمین تغیر بہ نقصان ہوا ہو فصل اوس رکن کا نام ہی جو عروض بیت مین اسطرح پر
ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنی از روے استعمال ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض
سکن صحیح جیسے ہزج و مضارع و مجتث مین عروض سالم ہوتا ہی اور بس لیکن منتقض جیسے
طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس اور مقتضب مین عروض مطوی ہوتا ہی اور
بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین **تنبیہ** عربی مین عروض سالم لاتے ہین ہزج مین
اور ضرب سالم یا مزاحف لاتے ہین لیکن فارسی مین یہ خلط ہرگز جایز نہین اگر عروض سالم
لاوینگے ضرب بھی سالم لاوینگے اور اگر عروض مزاحف ہوگا ضرب بھی مزاحف ہوگی۔
غایت جو رکن ضرب کہ بیت مین سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو
خواہ صحیح خواہ منتقض پس صحیح جیسے مضارع و مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہی اور بس
پس منتقض جیسے مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہی اور بس پس ایسے ضرب
کو غایت کہتے ہین **تنبیہ** ضرب مزاحف کا خلط ساتھ عروض سالم کے عربی مین جایز ہے
لیکن فارسی مین ہرگز جایز نہین اگر ضرب سالم ہوگی عروض بھی سالم ہوگا اسی طرح
اگر ضرب مزاحف ہوگی عروض بھی مزاحف ہوگا اور اسیوجہ سے فصل و غایت عروض
فارسی مین نہین شاید اس تقریر سے المعجم فی اشعار العرب و العجم ہے کہ اوسمین ذکر فصل
و غایت نہین **فافہم**

بحث ثالث القاب بیت کے بیان مین تعداد ارکان سے قطع نظر کرکے مصرّع بہ ضم
میم و فتح صاد مہملہ و تشدید راے مہملہ مفتوحہ و عین مہملہ ساکن) وہ بیت کہ جسکے دونو
مصرع متساوی ہون وزن مین اور دونون مقفٰے ہون یعنے مطلع قصیدہ و مطلع و غزل
و ابیات مثنوی　　مدوّر وہ بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو
یعنے ایک رکن نصف اس مصرع سے متعلق ہو تقطیع مین اور نصف دوسرے مصرع
سے متعلق ہو تقطیع مین اور ایسی بیت کو مجازاً بیت کہتے ہین اور یہ مخصوص ہے عرب سے
معدل اوس بیت کو کہتے ہین کہ عروض و ضرب جسکے ہم وزن و برابر ہون جیسے

اگر عروض بر وزن فعلن ہو تو ضرب بھی بر وزن فعلن ہو یا اگر عروض بر وزن فاعلاتن ہو
تو ضرب بھی بر وزن فاعلاتن ہو کذا فی العجم تام اوس بیت کو کہتے ہین کہ ہر مصراع اوسکا
مساوی دایرہ کے ہو عدد ارکان مین ساتھہ سلامتی ارکان کے یعنے اگر اصل مین مثمن سالم ہو
اپنے دایرہ مین تو اوسیطرح پر مثمن سالم رہے اور اگر دایرہ مین مسدس سالم ہے تو مسدس
سالم رہے جیسے عربی مین بحر طویل و رجز کہ دایرہ عربی مین پہلے بحر مثمن سالم ہے اور دوسرے
مسدس سالم اسی طرح فارسی مین جیسے بحر رجز اور جدید کہ دایرہ فارسی مین پہلے مثمن
سالم ہی اور دوسری مسدس سالم

وافی اوس بیت کو کہتے ہین کہ مصراع اوسکا عدد مین مساوی ہو ساتھہ اپنے ارکان دایرہ کے
خواہ سالم مستعمل ہو خواہ مزاحف پس وافی عام ہی اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے
اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے کہ جس وافی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگی من معیار الاشعار
اور بقول صاحب العجم وافی اوسے کہتے ہین کہ جس بیت مین تخریب نہ ہوئی ہو یعنے
جسمین تغیر بالتخریب ہو وہ وافی نہین ہی حاصل اسکا یہ ہی کہ بعض عروضیون کے نزدیک
دایرہ مزاحفہ کے زحافات معینہ اون بحور مزاحفہ دایرہ کی اصل ہین یا حکم اصل مین ہین
پس زحافات معینہ دایرہ کے مخرب نہ ہونگے بلکہ سوا اونکے جو اور تغیر لائے جاینگے
وہ باعث تخریب ہونگے پس اس صورت مین وافی بھی انکو خاص سمجھی جاینگی
مبحث رابع مجموع ارکان بیت کے القاب مین یا مجموع ارکان بحر کے القاب مین
باعتبار تعداد ارکان عام اس سے کہ وہ سالم ہون یا مزاحف

سالم وہ کہ جسمین کسیطرحکا تغیر نہ ہوا ہو مزاحف وہ کہ جسمین کسی قسم کا تغیر ہوا ہو اور
ان دونون کی تعداد ارکان کے اعتبار سے چھہ قسمین ہوتی ہین اور بہ قید سالم و مزاحف
بارہ قسمین ہونگی لیکن چھہ قسمین مثمن مسدس مربع مثلث مثنے موحد مثمن آٹھہ رکن کی
بیت کو اور مسدس چھہ رکن کی بیت کو اور مربع چار رکن کی بیت کو اور مثلث تین رکن
کی بیت کو کہتے ہین ڈیڑھ رکن کا ایک مصراع اور ڈیڑھ رکن کا دوسرا مصراع اور
مثنے دو رکنے بیت کو اور موحد یکرکنی کو کہتے ہین جن عروضیان عرب کے نزدیک

بیت تمام ایک چیز ہے جسکے دو حصہ ہوتا ہو صدر و عجز نہین لیکن یہ مذہب مخدوش ہے خلیل کے
نزدیک صحت سے دور ہے کیا یعنے ذکرہ ان چھ قسمون سے کبھی مثمن مسدس مربع مثلث
مثنے کا اطلاق وافی مجزو مشطور منہوک پر ہوتا ہو حالانکہ ہر بیت مثمن وافی اور ہر مسدس مجزو
اور ہر مربع و مثلث مشطور اور ہر مثنے منہوک نہین ہو سکتی پس ان چارون کا بیان
بھی ضرور ہوا اگرچہ وافی کو ہم اوپر بیان کر چکے ہین لیکن یہان بہ حسب اقتضائے مقام پھر بیان
کرینگے اور ان اعتبارات اربع کی وجہ سے بہ حسب تعداد ارکان ہر بیت اور ہر بحر کے
چار قسمین ہوتی ہین وافی مجزو مشطور منہوک اور جب اونمین سے ہر ایک کے ساتھ
قید سالم ہونے کی اور مزاحف ہونے کی بڑہائی جاویگی تو آٹھ قسمین ہونگی لیکن
پہلے چار قسمون سے وافی اوس بیت کو کہتے ہین جسکے ارکان کی تعداد اصلی تعداد سے
جو نقشہ مین درج ہوتی ہے مساوی ہو کما مر اور مجزو اوس بیت کو کہتے ہین جسمین اصلی
ارکان سے دو رکن کم ہون۔ پس مجزو ہونے سے مثمن بحر مسدس اور مسدس بحر مربع
ہو جائیگی (یعنے چار رکنی رہے گی) ازبسکہ اہل فارس مربع بحر بہت کم استعمال کرتے
ہین اسوجہ سے فارسی مین جو بحرین مثمن ہین وہی مجزو ہوتی ہین اور یا پانچون مسدس
بحرین (یعنے دو عربی کی خفیف و سریع اور تین فارسی کی جدید قریب مشاکل اہل فارس
کے یہان مجزو نہین ہوتین بہ خلاف اہل عرب کے کہ انکے یہان مربع بحر کثرت سے
مستعمل ہے لہذا وہ سب بحرونکا سوا طویل و منسرح اور سریع کے مجزو بھی استعمال
کرتے ہین بلکہ پانچ بحرین مدید ہزج مضارع مقتضب مجتث بغیر مجزو کیئے ہوے مستعمل ہے
نہین انکا مجزو کرنا عربی مین لازم ہے اور باقی آٹھ بحرین دونون طرح مجزو اور غیر مجزو
مستعمل ہین اور مشطور اوس بیت کو کہتے ہین جسکے ارکان کی تعداد اصلی تعداد سے
نصف رہے ہو یعنے آدہے ارکان اوسمین سے حذف ہو گئے ہون پس فارسی بحر
ہزج رجز رمل کہ مثمن ہین دایرہ فارسی مین بعد کم ہو جانے نصف کے مربع باقی رہینگی
اسلیے کہ مربع نیمہ مثمن ہے اور جو بحر اصلی دایرہ مین مسدس ہو گی مثلث رہجائیگی
بعد کم ہو جانے نصف کے اور منہوک اوس بیت کو کہتے ہین کہ جسمین سے دو ثلث

ارکان حذف کیے گئے ہون پس ایک ثلث یعنے ایک تہائی بیت باقی رہے گی
تین ثلث بیت مسدس سے اسلیے کہ چہ رکن کی بحر مین تین ثلث ہوتے ہین اور ثلث یعنی
تیسرا حصہ ۔ پس جب دو ثلث یعنے چار رکن دور ہو گئے ایک ثلث یعنے دو رکن باقی
رہین گے معہذا بیت مسدس سے منہوک مثنے ہوگی یعنے دو رکنی بیت بخلاف مثمن کا کہ
منہوک ہونا ممکن نہین کیون اسلیے کہ آٹھ رکنون مین ثلث کا وجود ہی نہین البتہ اگر نو رکن
ہوتی تو تین رکنون کا ایک ثلث ہوتا حالانکہ ایسا نہین ہے فافہم اور جزو (دو جزو دور کردہ
شدہ) اور شطر النصف حصہ کو کہتے ہین پس مشطور (یعنے نصف حصہ دور کردہ شدہ) اور نہک
(یعنے لاغر گھلا ہوا) پس یہ دونون قسمین مشطور و منہوک عربی سے مخصوص ہین فارسی
مین مطلق مستعمل نہین بلکہ عربی مین بھی سوا بحر رجز اور سریع کے اور کوئی بحر مشطور نہین
ہوتی اور سوا بحور رجز و منسرح کے اور کوئی بحر منہوک نہین ہوتی کیون اسلیے کہ مشطور
کے موجد نے مشطور کو رجز و سریع سے اور منہوک کے موجد نے منہوک کو رجز و منسرح سے
مخصوص رکھا ہے چونکہ یہ تینون بحرین عربی مین مسدس ہین اسلیے مشطور ہو کر ثلث
یعنے (سہ رکنی) اور منہوک ہو کر ثلثے (یعنے دو رکنی) رہجاتی ہین اہل فارس نے لبعض مثمن
بحرون کو شاذ و نادر مربع کیا ہے اگر صوری لحاظ سے انہین مشطور کہین تو ہو سکتے ہے
کیونکہ انمین نصف ارکان کم ہو گئے ہین لیکن درحقیقت وہ مشطور نہین مربع ہین
کس واسطے کہ مشطور رجز و سریع سے مخصوص ہے قطع نظر اسکے مشطور مثلث ہوتی
ہے نہ مربع ہان اگر خاص بحر رجز مربع کو مشطور فارسی کہین تو ہو سکتا ہے اسلیے
کہ بدیع بلخی نے اتباعاً للعرب چند شعر بحر رجز مین مثلث اور چند شعر مثنے کہے ہین اگرچہ
وہ ابیات حقیقت مین مشطور و منہوک ہین مگر اون ابیات سے اور ایک شخص کی تقلید سے
یہ نہین کہہ سکتے کہ مشطور و منہوک فارسی مین مستعمل ہین بلکہ خلیل عربی مین بھی مشطور و
منہوک کا قایل نہین اسکے نزدیک مشطور و منہوک نثر مسجع ہے اصل یہ ہے کہ خلیل کے
نزدیک ہر بیت مین دو حصہ برابر اور ہر حصہ مین دو رکنون کا ہونا واجب ہے یعنے
پہلے حصہ مین صدر و عروض کا ہونا اور دوسرے حصہ مین ابتدا و ضرب کا ہونا لازم

جاتا ہے اسی جہت سے وہ مشطور و منہوک کا قایل نہین اور ہر ایک فارسی مین سوا مشطور و منہوک کے
موحد بھی کہا ہے رجز مین لیکن مثل مشطور و منہوک یہ بھی معتبر نہین اور موحد بحر رجز سے مخصوص ہے
کسی اور بحر سے موحد نہین لائے اور مثمن مین چار رکن اور مسدس مین دو رکن حشو کہلاتے
ہین اور مربع مین کوئی حشو نہین ہوتا اور بیت مشطور و منہوک کے دو حصہ نہین ہوتے بلکہ
مشطور مین پہلا رکن صدر بھی کہلاتا ہے اور مطلع بھی اور آخر کا رکن عروض بھی کہلاتا ہے
اور ضرب بھی اور بیچ کا رکن حشو کہلاتا ہے اور منہوک مین مثل مشطور کے حشو نہین ہے
لیکن بقید سالم و مزاحف بیت کی آٹھ قسمون ہے اول وافی سالم ثانی وافی مزاحف
ثالث مجزو سالم رابع مجزو مزاحف خامس مشطور سالم سادس مشطور مزاحف سابع
منہوک سالم ثامن منہوک مزاحف اسباب وافی سالم کا خاص نام تام ہی جو اوپر مذکور
ہوا **فصل** ان انیس بحرون مین سے جو ایک رکن بسیط کی تکرار سے حاصل ہوئی
ہین انکو بحور مفردہ کہتے ہین اور جو دو رکن متشابہ کی تکرار سے حاصل ہوئی ہین انکو
بحور مرکبہ کہتے ہین لیکن جو رکن بسیط کی تکرار سے حاصل ہوئی ہین وہ سات ہین اور
اون سات مین پانچ بسیط سباعی سے ہین ہزج رجز رمل وافر کامل اور دو بسیط خماسی
سے ہین متقارب متدارک لیکن جو دو رکن متشابہ کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین بارہ ہین اور
ان بارہ مین یا دو رکن متشابہ مختلف ہین یعنی ایک سباعی ہے اور ایک خماسی یا دونون رکن
متشابہ سباعی ہین پس دو رکن متشابہ مختلف کے بحور تین طویل مدید بسیط ہین اور ورا انکے
یعنی دو رکن متشابہ سباعی سے نو ہین سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث جدید
قریب مشاکل **فصل** خلیل ابن احمد نے ابتدا بہ خلط خماسی و سباعی ارکان متشابہ سے کی ہے
دایرہ مختلفہ عربی مین بعد اسکے سباعیات بسیط کو ملایا ہے دایرہ موتلفہ عربی مین اور بعد
اسکے سباعیات بسیط کو لایا ہے دایرہ مجتلبہ مین اور بعد اسکے خلط سباعیات متشابہ کا
بالکل کیا ہے دایرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیط پر دایرہ متفقہ مین
اور بسیط بالفتح جاے فراخ و گسترده شدن اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین
جو چیز غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جزو اوسکا مشابہ کل کے ہو جیسے آب و آتش و خاک و باد

که یہ بسیطاین غیر مرکب ہین اور خلط بالفتح ملانا اور متشابہ کی تعریف قبل ازین بیان ہوئی ہے
اور اہل فارس نے دایرہ منتزعہ نکالا ہے خلط سباعیات متشابہ سے

فصل بیان دوایر

مین اور وجہ تقدیم وتاخیر دوایر مین اور وجہ تقدیم وتاخیر بحور از یکدگر اور فواید دوایر کے
بیان مین معلوم ہو کہ بنا طویل و مدید و بسیط کی دو جزو مختلف سے ہے ایک رکن سباعی
ہے ایک خماسی جو اجزاے طویل فعولن مفاعیلن چار بار و مدید فاعلاتن فاعلن چار بار
و بسیط مستفعلن فاعلن چار بار یہ تینون بحرین عدد متحرکات و سواکن اور ترکیب اسباب
واوتاد مین متفق و موافق ہین اور ایسی کو متشابہ کہتے ہین کما قیل پس ان بحور کو ایک دایرہ
مین رکھا اور بہ حکم اختلاف اجزاے بحور دایرہ کا نام مختلفہ رکھا اور اس دایرہ کو تقدیم
سب دایرون پر اس وجہ سے ہے کہ بحرین اس دایرہ کی دراز ہین جملہ بحور دوایر سے
اگرچہ خلط خماسی و سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور اوسکو دوسری کوتاہ جانتے
ہین لیکن یہ تقدیم بہ نظر خلط نہین ہے بلکہ منظور درازی بحور ہے اس واسطے کہ اول
دوایر کے بحور مسدس ہین اور مثمن ہین باقی رہی متقارب اوسکا دایرہ مثمن ہے تو وہ
خماسی ہے اور یہان ذکر سباعیات کا ہے - بہر حال بحور دایرہ مختلفہ دراز ہین سب
بحرون سے اور کثرت اجزا نزدیک عرب کے پسندیدہ تر ہے اسواسطے کہ کثرت معانی
کثرت الفاظ سے حاصل ہوتی ہے اور نام اس دایرہ کی بحرون کا طویل مدید بسیط
اس جہت سے رکھا تا ایک دوسرے سے ممتاز ہوا اور طویل کو طویل بہ جہت طوالت
کے کہا کہ خلیل نے اسکو مثمن وضع کیا ہے اور یہ بحر مجزو نہین آتی بخلاف دیگر مثمنات کے
اور مدید بمعنے کشیدہ اور مدید طویل سے کشیدہ ہوئی ہے یا دوسرے جانبین ارکان سباعی
مین کشیدہ ہوے ہین اور بسیط بمعنے گسترانیدہ اور ابتداے رکن سباعی مین اسکے
دو سبب گسترانیدہ شدہ ہین اور طویل کو مدید پر اس جہت سے مقدم کیا کہ وتد طویل مین
مقدم ہی سبب پر اور ابتدا بہ اوتاد بہتر ہے اسباب سے اور مدید کی بسیط پر اس جہت
سے تقدیم کی کہ مدید مین وتد صدر سے نزدیک تر ہے بہ نسبت وتد بسیط کے پس اگر فعولن
مفاعیلن کو مکرر خود دایرہ پر لکھین تو یہ ایک وزن سے عراج ہوگا اور بیت اوسکی لامحالہ مثمن

ہوگی اور جب اوس وزن مصرع کا آخر اول سے متصل ہو دایرہ مین از روے ترقیم ـ
چاہیے کہ ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دایرہ سے پانچ بحرین نکلتی ہین تین لایق
استعمال اور دو مہمل اور اجزاے پنجگانہ اجزاے فعولن مفاعیلن ہین یعنے فعولن مین دو جزو ہین
ایک وتد مجموع اور سبب خفیف اور مفاعیلن مین تین جزو ہین ایک وتد مجموع دو سبب خفیف ہمگین
دونونکے پانچ جزو ہوے پس اگر جزو اول سے شروع کرین بحر طویل ہوگی اور جزو دوم سے ابتدا کرین
تو بحر مدید ہوگی اور اگر جزو سوم سے ابتدا کرین بحر مقلوب طویل ہوگی اوسکو عریض و مستطیل
بھی کہتے ہین اور اگر ابتدا جزو چہارم سے ہو بحر بسیط ہوگی اگر ابتدا جزو پنجم سے ہو بحر عمیق ہوگی
اسکو مقلوب مدید و ممتد بھی کہتے ہین بروزن فاعلن فاعلاتن چار بار جملہ بحور اس دایرہ کے
فارسی مین متروک ہین اگر کسی نے کچھ ان بحور مین کہا بھی ہے تو بہ تقلید و تشبہ عرب کہا ہے
اور عربی مین بھی سوا تین بحور طویل و مدید و بسیط کے کہ وہ مستعمل ہین باقی عریض و عمیق نا مستعمل لیکن
عربی مین امرء القیس کا اک شعر بحر عریض مین بہ ندرت پایا گیا ہے معیار الاشعار مین ہے کہ یہ راقم
کہتا ہے کہ مین نے فارسی مین یہ شعر پایا ہے ؎

نگار دلربائے ربود از من دل من ॥ من بیدل چگونہ از او بوسہ ستانم

مختلف

بنا بر آن کامل سباعیات بسیطہ سے ہی کہ مرکب ہر پنج متحرک و دو ساکن سے اجزاے
دوائر مثمن بار متفاعلن اور اجزاے کامل شش بار متفاعلن چونکہ اجزاے ان بحور کے عدد
متحرکات و سواکن مین اور ترکیب ارکان مین متوافق و متفق ہین انکو ایک دایرہ مین لائے
اور نام دایرہ کا مؤتلفہ رکھا اور اس دایرہ کو نزدیک دوایر مختلفہ کے اسواسطے لائے کہ بحور
اسکے کثرت اجزا اور توفر ابیات مین مناسب بحور دایرہ طویل کے ہین اور وافر کو وافر اسی
جہت سے کہا کہ اس بحر مین حرکات بہت ہین کہ ہر رکن مین پنج متحرک مین پایا جاتا ہے کہ اس بحر
مین اشعار عرب بہت ہین اور کامل کو کامل اس جہت سے کہتے ہین کہ جس طرح اس بحر کو
دایرہ مین وضع کیا ہے اسی طرح تمام و کمال مستعمل ہے اور اختلاف اسامی دو اسطے
تمیز کے ہے کما قیل اور تقدیم وافر کو کامل پر اس جہت سے ہوئی کہ وتد وافر کا فاصلہ پر
مقدم ہے اور ابتدا باوتاد خوشتر ہے تو ابتدا بہ تو اصل پس اگر ابتدا وتد سے کرین دایرہ
مین بحر وافر ہوگی اور اگر ابتدا فاصلہ سے کرین دایرہ مین تو بحر کامل کا وزن ہوگا اور بعض
گویون نے کہا ہے کہ ابتدا بسبب خفیف آخر سے بھی ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک
فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن بہ تحریک ہر دو حرف آخر ہر رکن
لا یہ وزن مہمل و لغو و متروک ہے بسبب تحریک آخر ساتھ فقدان شرط مذکورہ کے دفع بن
کما قیل اور اہل عرب کے نزدیک ابتدا بسبب خفیف آخر سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ
اہل فارس جسکو سبب خفیف آخر مین سمجھے ہوئے ہین وہ سبب خفیف نہین ہے بلکہ فاصلہ
ہے باعتبار دو حرف متحرک ما قبل نزدیک اہل عرب کے اور اہل فارس کے نزدیک
ابتدا بہ سبب خفیف آخر ہو سکتی ہے کہ اہل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے بلکہ وہ فاصلہ کو
مرکب دو سببون سے جانتے ہین مگر بجہت فقدان شرط مذکورہ تحریک حرف
جائز نہین ہو سکتے

شروع دائرہ

ابتدائے وافر مفاعلتن چھ بار

دائرہ عربی مسدس

دائرہ مؤتلفہ عربی

ابتدائے کامل متفاعلن چھ بار

دائرہ فارسی مثمن

دائرہ مؤتلفہ مثمنہ فارسے

شروع دائرہ

ابتدائے بحر وافر مفاعلتن آٹھ بار

ابتدائے کامل متفاعلن آٹھ بار

اور بنائے ہزج و رجز و رمل کے ارکان ان کے بسیط ہیں اور بنائے سباعیات طویل و مدید و بسیط کے ہے یعنے سباعیات طویل و مدید و بسیط سے بنائے ہزج و رجز و رمل کے اجزائے ہزج چہار بار مفاعیلن و اجزائے رجز چہار بار مستفعلن و اجزائے رمل چہار بار فاعلاتن اور بہ حکم اتفاق ترکیب و حرکات و سکنات تینوں بحور کو ایک ہی دایرہ میں رکھا چونکہ اس دایرہ کے افاعیل بحور کو دایرہ طویل سے اجتلاب کیا ہے نام اس دایرہ کا مجتلبہ رکھا اور اجتلاب کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہ لیجانا اور وجہ تقدیم اس دایرہ ہزج کی دایرہ مسبع پر یہ ہے کہ افاعیل بحور اس دایرہ کے سب مجموع ہیں اور ہر ایک بحور دایرہ سریع میں وتد مفروق ہے اور اوتاد مجموعہ قوی تر ہیں اوتاد مفروقہ سے اور تقدیم ہزج کی رجز پر اس جہت سے کی کہ وتد ہزج کا مقدم ہے سبب خفیف پر اور رجز کو رمل پر اس جہت سے مقدم کیا کہ اجزائے رکن دوم ہزج سے منفک ہوئے ہیں اور اجزائے رمل رکن سوم ہزج سے منفک ہوئے ہیں اور ہزج کو اس جہت سے ہزج کہتے ہیں کہ اغلب اغانے

عرب اسی وزن بحر پر ہیں اور ہر رود وغنا میں تفرید و تحسین آواز سے چارہ نہیں ہے
اور ہزج بمعنے زنانیدن آواز و گردانیدن آواز ہے اور رجز کو رجز اس جہت سے
کہا کہ غالبا یہ بحر حالات حقیقت حروب و شرح تا فر و مفاخر اسلاف میں اور کیفیت
رجولیت میں اور اپنی اور اپنی قوم کی غرابت کے اظہار میں مستعمل ہوتی ہے اور ان حالات
میں آواز مضطرب اور حرکات سریع ہونا چاہیئے ہیں اور رجز لغت میں بمعنی اضطراب
و سرعت کے ہے اور رمل کو رمل اس جہت سے کہا کہ ارکان اوسکے بہم بافتہ ہیں
ایک وتد درمیان دو سبب کے اور دو سبب درمیان دو وتد کے اور رمل بمعنے بوریا
بافتن لغت میں آیا ہے مناسبت دونوں معنوں کی ظاہر ہے پس دایرہ میں ابتدا یہ
وتد کریں تو بحر ہزج کا وزن ہوگا اور اگر ابتدا سبب اول سے کریں بحر رجز نکلے گی اور اگر
ابتدا سبب دوم سے کریں تو بحر رمل کا وزن ہوگا لیکن عربی میں از روے دایرہ مسدس
ہیں اور فارسی میں مثمن کما قیل اور دایرہ مثمن کو دایرہ مجتلبہ زایدہ کہتے ہیں فارسی ہیں اس لیے
کہ مسدس سے اسمیں ایک رکن زیادہ ہے اور بعضے اہل فارس ان بحروں سے
حرف ساکن سبب دوم کو مفاعیلن و مستفعلن سے دور کر کے استعمال کرتے ہیں جیسے
مفاعیل چار بار مفتعلن چار بار اور حرف ساکن سبب اول کو فاعلاتن سے دور کرتے
ہیں جیسے فعلاتن چار بار اور جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل
رہا اور جب ان اسباب کو جنمیں ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم کیا عیل مفا
ہوا مفتعلن اسکے مقام پر لائے اور جب ابتدا سبب آخر مفاعیلن سے کی عیلن مفاعی ہوا
اسکے جگہ پر فعلاتن لائے اور اسکو دایرہ مجتلبہ زایدہ مزاحفہ کہتے ہیں اور کیفیت انکی
بخوبی دایرہ سے معلوم ہوگی و بس

دایرہ مجتلبہ عربی مسدس

شروع دایرہ

دایرہ مجتلبہ زایدہ سالمہ فارسی مثمن ہے

مجتلبہ زایدہ

شروع دایرہ

دایرہ مجتلبہ زایدہ مزاحفہ فارسی اور اسی کو مؤتلفہ بھی کہا ہے

مجتلبہ زایدہ مزاحفہ

رجز مطوی

اور بنا سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مقتضب و مجتث کے اوپر سباعیات متشابہہ (رکھی)
مختلف الترکیب کے گئے اور ہر بحر ہین ان بحور ستہ کی چار وتد مجموع اور دو وتد مفروق ہین
اور بحکم آنکہ یہ بحور سا حسلات اجزا مین متفق ہین ان (سبکے) کو ایک دایرہ مین رکھا بعضے اجزا
متشابہ بعض سے ہین لفظ مین اور مخالف ہین ترکیب مین جیسے مستفعلن مجموعی اور مس تفع لن
مفروقی یا فاعلاتن مجموعی اور فاع لاتن مفروقی کہ یہ دونون اس دایرہ مین واقع ہوے
ہین پس دونون مین مشتبہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکے مشتبہ ہین
اور اسی جہت سے انکو سباعیات متشابہہ کہا اور تشابہ کے معنے قبل ازین مذکور ہوے
پس نام اس دایرہ کا مشتبہ رکھا اجزاے سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار
اور اجزاے منسرح مستفعلن مفعولات دو بار اجزاے خفیف فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دو بار اجزاے مضارع مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار

اجزاے مقتضب مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار اجزاے مجتث مس تفع لن فاعلاتن فعلاتن
دو بار بحر سریع کو سریع اس جہت سے کہا کہ بنا اسکی دو سبب اور ایک وتد اور دو سبب اور
ایک وتد سے ہے اور انشاد ایسے وزن کا اقتضاے سرعت کرتا ہے اور سبب مقدم ہونے
اسباب کے اوتاد پر لفظ سبک آتی ہیں اور منسرح کو منسرح اس جہت سے کہا کہ بنا اوسکی
مانند بناے سریع کے ہے بسہولت و روانی پڑہی جاتی ہے اور انسراح لغت میں بمعنی آسانی
و روانی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکو منسرح اسواسطے کہا کہ یہ بحر نقصان اجزا مین یہانتک
پہنچتی ہے کہ بمقدار دو رکن رہجاتی ہے اور صورت شعری سے نکل جاتی ہے اسواسطے اشعار
اوسکی زبان عوام پر بہت گزرتی ہین اور کوئی اوسکو شعر سے نہین شمار کرتا جیسا کہ کہتے ہین
عرب مین من بشر تی الیاذ نجان بر وزن مستفعلن مفعولات اور فارسی مین جیسا کہ کہتے ہین کہ
بیخود بادنجان بر وزن مفاعلن مفعولات لیکن اسقدر اس بحر سے اشعار عرب مین ایک بیت
درست ہو سکتے ہین اور انسراح بمعنے از جامہ بیرون آمدن بہی آیا ہے - اور خفیف
کو خفیف اس وجہ سے کہا کہ حرکات مقرونہ و مفروقہ اوسکے متصل ہین ساتہ حرکات اسباب
کے دونون طرف سے جسطرح سریع و منسرح سبک ہے تلفظ مین یوہین طرح یہ بحر
بہی سبک ہے تلفظ مین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بحر سبکترین بحور ہے اس جہت سے کہ بیشتر
اسامی طولانی کا انتظام اوسکا اور بحور مین دشوار ہے مثل عبدالرحمن و عبدالحمید کے اس بحر
مین آسان ہے جیسے ع خواجہ عبدالرحمان مابسفر شد بر وزن فاعلاتن مس تفع لن
فعلاتن اور ع خواجہ عبدالحمید کوئی کجاست بر وزن فاعلاتن مفاعلن فعلات اور سبب
لانا ایک چیز کا ایک بحر مین دشوار ہوا اور دوسری مین آسان چاہیئے کہ اوسکو خفیف کہین
- اور مضارع کو مضارع اس سبب سے کہا کہ جمیع شعر مین اور تقدیم اوتاد مین ہزج سے
مشابہ ہے اگرچہ دایرہ عربی مین دونون مسدس الاصل ہین الا مربع مستعمل ہین اور مضارعت
کے معنے مشابہت و مقابلت کے ہین و من مولف یا یہ کہ رکن مفاعیلن اس بحر مین بہی ہے
اور بحر ہزج مین بہی ہے پس ایک چیز دو جگہ پائے گئے مضارعت صادق آئے یعنی شرکت
اور مضارعت بمعنے شرکت کے ہے اور اقتضاب بمعنے بازبریدن ہے لغت مین اور کوئی بحر

مقتضب اسوجہ سے کہا کہ یہ بحر رکن سوم سریع سے بریدہ ہوئی ہے

رکن سوم سے کسی بحر کے منفک و متخرج نہین ہوئی ہے الا یہ بحر مقتضب کہ رکن سوم سریع سے منفک ہوئی ہے اور مجتث کو مجتث اس جہت سے کہا کہ یہ جزو دوم خفیف سے منفک ہوئی ہے اور اجتثاث بمعنے برکندن ہے اور اسم مقتضب و مجتث معنے مین باہم نزدیک ہین اور مخالف ہین لفظ مین واسطے امتیاز کے اور انکے اور اس دایرہ کی اور بحرون کے نام بھی واسطے امتیاز کے ہین جو قبل انکے بیان ہوے — اور تقدیم سریع کو اپنے اخوات پر اس جہت سے ہوئی کہ وتد مفروق اوسمین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری بحرون کے اور جو بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد پر ہے اور منسرح اسباب مین اوسکے ساتھ موافق ہے لہذا منسرح کو دایرہ مین ردیف سریع کیا اور منسرح کو خفیف و مضارع پر مقدم کیا جیسا کہ دایرہ ہزج مین اجزاے رجز رکن دوم ہزج سے منفک ہوئی ہین اور رجز کو رمل پر مقدم رکھا ہے اور خفیف کو مضارع پر مقدم کیا کہ وتد مفروق خفیف کا صدر سے دور تر وتد مفروق مضارع سے ہے اور مضارع کو مقتضب پر اسواسطے مقدم رکھا کہ وتد مفروق مضارع صدر سے دور تر ہے بہ نسبت مقتضب کے اور مضارع و مقتضب کو اسواسطے نزدیک یکدگر رکھا کہ ان دونون بحرون مین شعر کسی قدر سخت ہوتے ہین زجاج کہتا ہے کہ نہین میرے علم مین کوئی شخص ایسا اصحاب لغت سے کہ اوسنے کوئی قصیدہ عربی ان دو بحرون مین سنا ہوا اور خلیل سے کسی شخص نے پوچھا کہ تمنے کسواسطے بحر مضارع کو اس دایرہ مین مقدم نرکہا جیسا کہ طویل کو مدید پر اور ہزج کو رمل پر مقدم کیا بجہت مقدم ہونے اوتاد مجموع کے طویل و ہزج میں — کہا خلیل نے اس لیے کہ وتد مفروق مضارع مین صدر سے نزدیک تر ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف کرتا ہے — اور مقتضب مقدم ہوئی مجتث پر بجہت دور ہونے وتد مفروق کے صدر سے بہ نسبت مجتث کے اور مجتث سب بحور کے بعد اس جہت سے ہے کہ اسمین وتد مفروق صدر سے نزدیک تر ہے بہ نسبت جملہ بحور دایرہ مشتبہ کے اور دایرہ مشتبہ کو دایرہ متقارب پر اس جہت سے مقدم کیا کہ اجزاے بحور دایرہ مشتبہ سباعی ہین اور اجزاے بحور دایرہ متقارب خماسی ہین اور

افاعیل سباعی قوی تر ہیں افاعیل خماسی سے پس دایرہ مشتبہ سالم یہ ہے

دایرہ ۵

ابتدا از رجز مستفعلن مستفعلن مفعولات شروع دائرہ

مشتبہ سالم

فاعلن ہے اور رکن سباعی بسیط مفروقی سے یعنے وہ رکن کہ اوسمین وتد مفروق ہو
جیسے لات مفعولات اور رفاع فاع لاتن مین اور رتفع مس تفع لن مین ۔ کوئی بحر
نہین نکلتی ہے اور اصول مین مفروقی تین رکن ہین اور علت بحور کے نکلنے کی یہ ہے
کہ وتد مفروق بیت کو ضعیف کرتا ہے لیکن اسکا تدارک خلط سباعیات جمعی سے
کیا جاتا ہے پس جب ہر رکن بیت مین وتد مفروق ہوگا تدارک دفع ضعف ممکن نہوگا
اگر کوئی کہے کہ × فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن × اور مفعولات مفعولات
مفعولات اور مس تفع لن مس تفع لن مس تفع لن مسدس یا مثمن یا مربع یہ بحور
جیسے وضع کیے تو یہ دعوے صحیح نہوگا بلکہ باطل وغلط سمجھا جائے گا فافہم البتہ خلط
رکن مجموعے ومفروقے سے بحرین نکلتے ہین اور ارکان مجموعے مولف ہوتے ہین دو
سبب خفیف و وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون وتد مجموع پر جیسے
مستفعلن خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن خواہ درمیان سببین وتد مجموع ہو جیسے
فاعلاتن اور اسی طرح ارکان مفروقے مولف ہوتے ہین دو سبب خفیف و وتد
مفروق سے خواہ مقدم ہون دونون سبب جیسے مفعولات خواہ موخر ہون دونون
سبب جیسے فاع لاتن خواہ دونون سببون کے درمیان مین وتد مفروق ہو جیسے
مس تفع لن × پس تالیف بحر مین شرط یہ ہے کہ ہر مصراع مین دو رکن مجموعے
ہون اور ایک رکن مفروقے اور یہ معمول ومشہور عرب کا ہے اور فارسے مین
کبھی خلط ساتھہ شرط مذکور کے ہوتا ہے اور کبھی خلط رکن مجموعے ومفروقے کا ہر مصرع
مین بعدد ہوتا ہے لیکن اس حال مین بھی دو رکن مفروقی متصل اول و آخر مصراع مین
ممنوع جانتے ہین اس جہت سے کہ تقفا خف ضعف اول و آخر مصراع مین لازم آتا ہے
دایرہ مشتبہ مین از روی قیاس خلط دو رکن مجموعی و یک رکن مفروقی سے مسدس کو
لکھے ہین اور موضع نکلنا بحور کا ممکن ہے کس واسطے کہ مستفعلن مستفعلن مفعولات یہ تین
رکن دو رکن مجموعی اور ایک رکن مفروقے مولف مین جو سے ہین ایک ایک
رکن مین تین تین جزو مجموع تو جزو ہوئے ہر جزو سے ابتدا ایک بحر کی ممکن ہے

الاول ابتدا کرین سات دو سبب رکن مجموعی رکن اول کے تو یہ وزن ہوگا مستفعلن مستفعلن مفعولات یہ وزن بحر سریع ہے الثانی ابتدا کرین سبب دوم رکن اول سے تو یہ وزن ہوگا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن یہ بحر جدید ہے ایجاد بزرجمہر عربی مین مستعمل نہین الثالث وتد رکن اول سے ابتدا کرین یہ وزن ہوگا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن یہ بحر قریب ہے عربی مین مستعمل نہین الرابع ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا مستفعلن مفعولات مستفعلن یہ بحر منسرح ہے الخامس ابتدا سبب دوم رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن یہ بحر خفیف ہے السادس ابتدا وتد رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن یہ بحر مضارع ہے۔ السابع ابتدا کرین دو سبب رکن مفروقی سے یہ وزن ہوگا۔ مفعولات مستفعلن مستفعلن یہ بحر مقتضب ہے الثامن ابتدا کرین سبب دوم رکن مفروقی سے یہ وزن ہوگا مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن یہ بحر مجتث ہے التاسع ابتدا کرین ساتھ وتد رکن کے وتد مفروق سے یہ وزن ہوگا فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن یہ بحر مشاکل ہے عربی مین مستعمل نہین۔ پس تین بحرین جدید و قریب و مشاکل فارسی مین مستعمل ہین

شروع دائرہ سے

اور معلوم ہو کہ فارسی مین یہ بحور تسعہ سالم مستعمل نہین بلکہ ساکن سبب او سبب
ارکان سے حذف کر کے استعمال کرتے ہین اور سریع و منسرح و مقتضب کو مطوی
مقید کرتے ہین اور قریب و مضارع کو بہ مکفوف اور خفیف و مجتث کو بہ مخبون +
اور یہ مزاحف لانا بحور کا مثمن و مسدس دونو کے واسطے ہے پس جب اہل فارس
بعض ان بحور تسعہ سے مثمن استعمال کرتے ہین تو ایک مصراع ایک رکن مجموعی
و مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھ بحرین ہین کہ مثمن ہوسکتے ہین از روی قیاس
منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور تین بحرین پہلی سریع و جدید
و قریب کہ انمین رکن مکرر اوائل مصاریع مین پڑا ہے مسدس رہینگے مثمن نہین
ہوسکتین اسلیے کہ دو رکنی بحور کہ مثمن ہوت اونمین ایک رکن کی تکرار دو بار نہین
ہوسکتی کسواسطے کہ اگر تکرار اک رکن کی دو بار ہوگی تو اک مصراع مین رکن واحد
چار بار ہو جائیگا اور بحر یک رکنی ہو جائیگی حالانکہ یہ بحور دو رکنی ہین پس دونو
رکنون کی تکرار برابر ہونی چاہیے جیسی کہ ہوتی ہے کسواسطے کہ تعدیل و مساوات
ایسے وقت مین ضروری ہی پس جب تین بحرین پہلے مثمن ہونی سے ساقط ہوگئین
وہی چھ باقی رہین اور اون بحور ستہ سے خفیف کہ مثمن بہ ندرت ہی اور مسدس
بکثرت مستعمل ہے ساقط ہو گئے اور مشاکل فارسی مین اگرچہ
متروک ہی لیکن بہ نسبت مثمن کے بہ تسدیس زیادہ ہی پس یہ بھی ساقط ہو گئی اور مقتضب
کہ فارسی مین مستعمل نہین یہ بھی ساقط ہو گئی پس تین بحرین بحور ستہ سی باقی
رہین منسرح مضارع مجتث اور یہ بہت مستعمل ہین + اور ان بحور ثلثہ کے دائرہ کو کہ
مثمن و مزاحف لاتے ہین اوسمین مقتضب مثمن و مزاحف کو شریک کرتے ہین اس
نظر سے کہ مثمن مقتضب بزحاف فی الجملہ فارسی مین پائی جاتی ہے چنانچہ صاحب معجم
نے شریک کیا ہے اور اس دائرہ کو مشتبہ زایدہ اور مشتبہ مزاحفہ کہتے ہین اور
بعض دائرہ و تد و دائرہ منتزعہ بجہت نزع ارکان از یکدیگر اور دائرہ مشتبہ مثمنہ
مزاحفہ کہتے ہین کذا فی معیار الاشعار اور اس دائرہ کو دائرہ مختلفہ بھی کہتی ہین

اور بعضی عروضی تین بحریں اول کی جو مثمن نہیں ہو سکتیں یعنی سریع جدید قریب
اول کا ایک دائرہ مسدسہ علیحدہ لکھتے ہیں اور اوسمیں مشاکل کو شریک کرتے ہیں
اور مقتضب کو بھی جیسا کہ قول صاحب معیار الاشعار کا ہے۔ اور اسکو دائرہ مزاحفہ
و دائرہ مشتبہ مزاحفہ مسدسہ کہتے ہیں اور کبھی اس دائرہ کو بعوض دائرہ مشتبہ
سالمہ کے لکھتے ہیں اور دائرہ مشتبہ سالمہ اولا لکھا گیا۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہ دائرہ
مثمنہ مزاحفہ میں بحسب مجوزہ صاحب المعجم شریک کر دیا ہے پس بلحاظ تکرار اس
دائرہ مسدسہ میں نہیں شریک کیا جیسا کہ صاحب المعجم نے نہیں شریک کیا۔

اور بنائے متقارب تین متحرک اور دو ساکن پر ہے اور اجزا اوسکے آٹھ بار
فعولن صاحب المعجم کا قول ہے کہ سوا اسکے دائرہ خماسی سے خلیل نے کوئی اور بحر
تخریج نہین کی بلکہ روایت کی ہے کہ کسی شخص نے خلیل سے پوچھا کہ کسواسطے
سبب فعولن کو وتد پر مقدم نکیا اور ایک بحر جسکا وزن اس صورت مین فاعلن
ہوتا نہ نکالے کہا خلیل نے کہ ابتدا قوی تر چاہیے آخر سے اور چونکہ یہ بحر زیادہ
ایک وتد اور ایک سبب سے نہین مرکب تھی یہ بات کہ سبب خفیف کی تقدیم
سے ابتدا ضعیف ہوجاتی لیکن متاخرین نے تصرف کیا اور برعکس متقارب متدارک
نکالے اور بقول اصح یہ دونو بحرین خلیل نے وضع کین
بلکہ خلیل نے دوسری بحر کا نام غریب و بعض نے شقیق رکھا اور بعض نے نام
اوسکا متدارک و محدث و مخترع و متدانی اور شقیق و خبب و منتظم و متقاطر رکھا
لیکن چند شعر عرب کے بعد خلیل کے دستیاب ہوئے اس بحر مین اور اہل فارس
نے بھی چند شعر بہ تکلف انمین کہے معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے رکن اس بحر کے
نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہ پائے بعد اوسکے اخفش نے
خواہ اوروں نے شعرا اس بحر مین پائے اور یہ بحر مقرر و استعمال کی اور متقارب
کا نام متقارب اس جہت سے رکھا کہ اوتاد اوسکے اسباب سے قریب ہین ہر
سبب پیچھے ہر ایک وتد کے ہے اور متدارک کا نام متدارک اس جہت سے
ہوا کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت
کیا ہے یعنے قریب یکدگر ہین اور
اختلاف اسم واسطے امتیاز کے
اور دائرہ کا نام متفقہ بحکم اتفاق
اجزائے بحر رکھا یعنے دونو بحرون کے
ہر رکن مین تین متحرک اور دو ساکن ہین
اور دائرہ مین چار بار فعولن لکھا جائیگا

دائرہ متفقہ

فصل - دوائر نزدیک اہل عرب کے پانچ ہین - اول مختلفہ دوم موتلفہ سوم مجتلبہ
چہارم مشتبہ پنجم متفقہ - اور اہل عجم کے نزدیک بھی پانچ ہین اول مجتلبہ سالمہ دوم
مجتلبہ مزاحفہ سوم مشتبہ مثمنہ چہارم مشتبہ مسدسہ پنجم متفقہ - لیکن صاحب المعجم نے
جو دوائر فارسی مین لکھے ہین مناسب ترین دائرہ موتلفہ دائرہ ہزج کو لکھا ہے یہ عربی
مین دائرہ مختلفہ تھا لیکن یہان اجتلاب کی ضرورت نہین کسواسطے کہ دائرہ مختلفہ عربی
یعنے دائرہ طویل فارسی مین نہین بجہت عدم استعمال بحور دائرہ مذکور پس اسکو
فارسی مین مجتلبہ کہنے کی حاجت نہین بلکہ بحکم اجزاے موتلف دائرہ ہزج کو یہان
موتلفہ کہنا چاہیے تھا جیساکہ کہا اور دائرہ مختلفہ دائرہ منسرح کو کہا ہے بحکم اختلاف
ارکان حالانکہ عربی مین یہ دائرہ مشتبہ تھا اسکو یہان مختلفہ کہنا چاہیے تھا
جیساکہ کہا اسواسطے کہ فارسی مین دائرہ مختلفہ عربی نہین پس خوف مشابہت
نام کا نہین اور دائرہ سریع کو منتزعہ کہا ہے بجہت اسکے کہ اس دائرے کے بحور کو دائرہ
منسرح سے انتزاع کیا ہے اور دائرہ متقارب کو برقرار قدیم یعنے بطور عرب متفقہ
کے اسم کے سات کہا ہے اور ہم بیان بحور مستعملہ فارسی مین انہین دوائر کے القاب
کے سات اشارہ کرینگے **فصل** بحور جنکا منفک ہونا ان دوائر سے ممکن ہے بائیس ہین
(دائرہ مختلفہ) سے پانچ طویل مدید عریض بسیط عمیق (موتلفہ) سے تین بحرین وافر
کامل حمق (مجتلبہ) سے تین ہزج رجز رمل (مشتبہ) سے نو بحرین سریع جدید
قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل - اور ان بحور سے بحر مضارع
و قریب و مشاکل مین فاع لاتن منفصل ہے اور خفیف و مجتث مین مس تفع لن
منفصل ہے اور اس جگہ بخوبی فرق فاعلاتن و مستفعلن مجموعی سے ظاہر ہوتا ہے
اور (متفقہ) سے دو بحرین متقارب و متدارک ہین مجموع بائیس ہوئین اور
ان جملہ بحور سے عربی مین دائرہ مختلفہ کے بحور سے طویل مدید بسیط موضوع و مستعمل
عرب ہین اور عریض و عمیق متروک اور دائرہ موتلفہ کے بحور سے وافر کامل موضوع
و مستعمل عرب ہین - اور دائرہ مختلفہ سے تین بحرین مسدس ہزج رجز رمل موضوع

مستعمل عرب ہیں اور مشتبہہ سے جملہ بحرین مسدس سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مقتضب و مجتث موضوع و مستعمل عرب ہیں اور متفقہ سے متقارب مثمن و متدارک مثمن دو بحرین یہ جملہ بحور مستعمل عرب ہیں کہ تعداد میں نو ہیں اور فارسی میں بحور دائرہ مختلفہ عربی مستعمل نہیں لیکن بہ قلت اور بہ تبعیت عرب اور دائرہ موتلفہ مسدسہ عربی سے وافر مسدس اور کامل مسدس بھی مستعمل نہیں شعراے قدیم فارس نے ان بحور خمسہ میں شعر کہے تو مرغوب طبع نہیں ہوے لیکن وافر کامل بعد مثمن شعراے متاخرین میں مستعمل ہوئیں چنانچہ ذکر اسکا مع اشعار تقبیل فصول آیندہ میں آیگا انشاء اللہ تعالے اور بحر مہمل یعنی فاعلاتک متروک ہی بجہت لغو ہونے کے اور دائرہ مجتلبہ سے ہزج رجز رمل کو مثمن کرکے استعمال کیا ہی اور دائرہ مشتبہہ سے منسرح مضارع مقتضب مجتث کو مثمن و مزاحف کرکے استعمال کیا ہے اور اوسی دائرہ سے سریع و خفیف کو بنا بر اصل عرب مسدس رہنے دیا لیکن مزاحف استعمال کیا اور جدید و قریب و مشاکل کہ موضوع اہل عجم ہیں مزاحف و مسدس استعمال کیا اور ان پانچ بحرون کو دائرہ مشتبہہ سے انتزاع کرکے ایک دائرہ میں لائے اور اسکا نام منتزعہ رکھا بحکم اس بات کے کہ اسکو دائرہ مشتبہہ سے انتزاع کیا ہے پس فارسی کے بحور مستعملہ چودہ ہونگی + انمین سے تین جدید قریب مشاکل مختص باہل عجم اور باقی گیارہ مشترک بعرب و عجم ہیں فافہم اب اسجگہ دائرہ مختلفہ عربی بطرز دیگر اور دائرہ مثمنہ جو فارسی میں ہی بطرز جدید مرقوم ہوتا ہی

دائرہ مختلفہ عربی

دائرہ مختلفہ عربی

دائرہ وافر مثمن فارسی

شروع دائرہ مفاعیلن ۴ بار

دائرہ وافر مثمن

دائرہ مختلفہ عربی سے طویل مدید بسیط - اول بحر طویل یہ بحر دور کئی ہی پہلا رکن فعولن مفاعیلن دوسرا رکن چار بار + اور فعولن کے زحافات ثمانیہ سے پانچ زحافات خارج ہو گئے قصر حذف جز تسبیغ تخنیق + اول دوم سوم چہارم اس جہت سے کہ فعولن حالت تثمین و تربیع آخر مین ہوگا اب رہی حالت تسدیس اوسمین امکان وقوع ہے لیکن یہ بحر سوا مثمن کے مسدس و مربع نہین آتے از روے استعمال پنجم اس سبب سے کہ وہ زحاف فارسی ہے اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہیں + باقی رہے وہ زحاف جو مستعمل ہین تین ہین عام سے قبض الدر خصہ اوایل سے ثلم ثرم + فروع انکے ع فعول مقبوض اللام مقبوض فعلن مسکون العین اثلم فعل بسکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم + مفاعیلن کے ستر زحافون سے اسجگہ نو زحاف خارج ہو گئے شمار سے خرم شتر خرب مراقبت تخنیق ازل ہتم جب جر - اول دوم سوم اس جہت سے کہ مفاعیلن اول مین نہیں اور چہارم کے ضرورت نہین اور پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم اس جہت سے کہ یہ زحافات فارسی ہین اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہیں باقی رہے زحافات ثمانیہ مین

مستعمل سات ہین زعاف سے قبض کف مراقبت خاص بہ اعاریض و ضرب قصر حذف تسبیغ اذالت اور آٹھوان ترفیل ازروے قیاس - اور خرم کو بھی باوجود نہونے اول کے برخلاف قیاس کبھی حشو مین لاتے ہین جیساکہ شواہد داخلہ سے ظاہر ہوگا فروع انکے ع مفاعلن مقبوض مفاعیل مکفوف مضموم اللام ن فعولان فعولن مفاعیلان مفاعلان مفاعلاتن م مفعولن صدر وابتدا مین فعول مقبوض یا فعلن اثلم یا فعل اثرم لاتے ہین لیکن مقبوض ہونا اکثر اور اثلم و اثرم ہونا نادر ہے من محقق علیہ الرحمہ اور کبھی صرف صدر مقبوض اور کبھی صرف ابتدا مقبوض ہوتی ہے اور اکثر دونو سالم بھی ہوتے ہین من مولف الاحقر - اور مفاعلن حشو کو مقبوض یا مکفوف لاتے ہین جیسے مفاعلن و مفاعیل اور فعولن حشوی کو یا مقبوض لاتے ہین جیسے فعول من محقق اور یا اثرم لاتے ہین جیسے فعل - اور کبھی ارکان حشو سالم بھی ہوتے ہین من مولف اور بطریق زحاف فارسی مین عروض مسبغ یا عروض معری سات ضرب مسبغ کے اور عروض سالم سات ضرب سالم کے یا سات ضرب مقبوض کے یا سات ضرب مقبوض مسبغ یا مذال کے - اور عروض مقبوض مسبغ یا عروض مقبوض مسبغ سات ضرب مسبغ کے اور عروض مقبوض سات ضرب سالم کے اور عروض مقبوض سات ضرب مقبوض کے اور یہ اکثر ہے - اور کبھی عروض مقبوض سات ضرب مذال کے اور کبھی سات ضرب محذوف کے اور کبھی عروض و ضرب دونو مقصور یا محذوف یا مختلط یعنے ایک مقصور دوسرا محذوف کذافی معیار الاشعار اور مفاعیلن حشوی مین کہ جسکا ذکر ہوا معاقبہ ہے یعنے ثبوت ہر دو حرف ساکن سبب خفیف جائز ہے یا حذف ایک کا پس مفاعلن آئیگا یا مفاعیل ہرچند کوئی فرع تازہ نہ نکلے لیکن یہ بات معلوم ہوگی کہ اگر دونو سبب کے حرف ساکن گرادین تو مفاعل فعولن ہو جائیگا اور یہ توالی حرکات اربع جائز نہین کہ اثقل ہے اور مجزو و مشطور کی بھی مثالین بہ ندرت لاتے ہین اور النادر کالمعدوم مسلم ہے پس قول اول بہ نسبت مجزو و مشطور نہ ہونے کے مسلم ہے لیکن

موافق طبع کے بحر سالم ہے اور اگر یہ بحر مسمط ہو تو بہتر ہے یعنے مطلع مین چار رکن جگہ قافیہ اور ابیات مین تین قافیہ اول اور قافیہ آخر کا موافق مطلع کے پر زیادہ خوشنما ہے اور ارکان سوا عروض و ضرب کے فارسی مین مزاحف نہ لانا چاہیے اسلیے کہ یہ بحر فارسی نہین جب تکلف اوسمین زحاف ہو و نوجمع ہونگی نفرت طبیعت اور زیادہ ہوگی کذافی معیار الاشعار اس بحر کے بیان مین بعض عبارت محقق علیہ الرحمہ سے ظاہر گو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عروض اس بحر کا مقبوض ہوتا ہے لزوما غیر مصرع مین کیونکہ مُصَرَّع مین تو مطابقت عروض و ضرب کے ضروری ہے اگرچہ اک نوع قدما مین عروض مقبوض سات ضرب سالم کے بھی جمع ہو سکتا ہے جیسا کہ یہ شعر محقق نے نقل کیا ہے سے ببردی دل و جانم بیک غمزہ تا گمان ٭ نبردی کہ من دادم تو خود بیگمان زان ٭ شبہ نہ رہے کہ عروض کا مقبوض ہونا دیگر اشعار قصیدہ و غزل مین سات عروض سالم کے یہ طریقہ خاص عروضیان عرب کا ہوگا خاص اس بحر مین کیونکہ فارسی مین ایسا اختلاف ہرگز جائز نہین کہ عروض مزاحف لائین سات ضرب سالم کے یا عکس اسکا بلکہ عروض و ضرب اگر سالم لاتے ہین تو پھر تمام قصیدہ و غزل مین یہی التزام رہتا ہے جملہ ارکان بحر سالم لاتے ہین اختلاف روا نہین رکھتے اور اگر کبھی ارکان ماقبل عروض و ضرب کو مزاحف لاتے ہین تو بھی عروض و ضرب سالم مین اختلاف نہین کرتے یہی قاعدہ تمام بحور مین جاری و ساری ہے البتہ جب عروض و ضرب مزاحف لاتے ہین تو ارکان ماقبل کے مزاحف و غیر مزاحف لاتے ہین اختیار ہوتا ہے بمبحث فواید علم عروض مین جو محقق لکھتے ہین اوسکا حاصل یہ ہے کہ اک ادیب کے قصیدہ مین عروض مطلع مقبوض تھا سات ضرب سالم کے اور اک درمیان کے بیت مین عروض مقبوض اور ضرب محذوف تھی حالانکہ یہ صحیح نہ تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف عروض و ضرب کا غیر مصرع مین سات زحاف مختلف کے جنکا وقوع ممکن ہو روا نہین شاید یہ حکم بھی خاص بحر طویل کے عروض و ضرب سے ہوگا کیونکہ عرب و فارسی مین عامۂ عروض و ضرب مزاحف مین اختلاف اون زحاف کا جو ممکن الوقوع

ہیں جائز ہے چنانچہ تمام عروضی اور خود محقق اسی کے قائل ہیں مثلاً بحر رمل میں عروض وضرب مقصور یا مخبون مقصور یا محذوف یا مشعث لاتے ہیں اور اس اختلاف سے بیت ناموزون نہیں ہوتے بشرطیکہ ضرب کو لا محالہ قافیہ یا محل قافیہ ہوگے متبدل نہ ہو جائے کیونکہ ضروب مختلف نہیں ہوسکتے ساتہ ایسے زحافات کے کہ قافیہ بدل جائے فقط اب شواہد اون فروعات مذکورہ کے بیان کرتے ہیں ہم لیکن جن فروعات کے شواہد بالفعل مہیا نہیں اونکی تحریر اوزان پر صرف اکتفا کیا جائیگا من کلام فصاحت و بلاغت نظام لسان اللہ تعالے شانہ وحجۃ اللہ علے الخلق مولانا و مولی الکونین غالب کل غالب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ

شعر

سُرُوْرُكَ فِي الدُّنْيَا غُرُوْرٌ وَحَسْرَةٌ

صدر وابتدا مقبوض — مفعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

وَعَيْشُكَ فِي الدُّنْيَا مُحَالٌ وَبَاطِلُ

وعروض وضرب ہم مقبوض — فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

صدر وابتدا اثلم وعروض وضرب مقبوض — فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن دو بار

صدر وابتدا اثرم وعروض وضرب مقبوض — فعل مفاعیلن فعولن مفاعلن دو بار

ابتدا مقبوض من کلام لسان اللہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ اسمائے مندرجہ مجالس علویہ

أَلَا إِنَّمَا الدُّنْيَا كَمَنْزِلِ رَاكِبٍ

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

أَرَاحَ عَشِيًّا وَهُوَ فِي الصُّبْحِ رَاحِلُ

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

صدر وابتدا سالم ان اشعار میں من کلام قدس نظام آنحضرت روحی فداہ مندرجہ کتاب محقق ص ش

[Margin, written sideways:] صدر وعروض بعض مقبوض کے ساتھ صدر اور اس ۱۷ [illegible] ۔۔۔ وا ان ۔۔۔ لسان ۔۔۔ فعولن مفاعیلن ۔۔۔ فعولن مفاعلن

لَکَ الحَمدُ یَاذَا الجُودِ وَالمَجدِ وَالعُلیٰ تَبَارَکتَ تُعطِی مَن تَشَاءُ وَتَمنَعُ

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

اِلٰھِی اَجِرنِی مِن عَذَابِکَ اِنَّنِی اَسِیرٌ ذَلِیلٌ خَائِفٌ لَکَ اَخضَعُ

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

اِلٰھِی لَئِن عَذَّبتَنِی اَلفَ حِجَّۃٍ فَحَبلُ رَجَائِی مِنکَ لَا یَتَقَطَّعُ

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

ایضا من آنحضرت مندرجہ کتاب عدہ تحقیق ص ۷۳ س ۶

تَخَیَّر خَلِیطًا مِن فِعَالِکَ اِنَّمَا قَرِینُ الفَتیٰ فِی القَبرِ مَا کَانَ یَفعَلُ

فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

من حسان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ مندرجہ عدہ تحقیق ص ۶۲ س ۲

اِلٰھُکَ مَولَانَا وَاَنتَ وَلِیُّنَا وَلَا تَجِدَنَّ الخَلقَ لِلاَمرِ عَاصِیًا

فعول مفاعیلن فعول مفاعلن فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

فَقَالَ لَہٗ قُم یَا عَلِیُّ فَاِنَّنِی رَضِیتُکَ مِن بَعدِی اِمَامًا وَھَادِیًا

فعول مفاعیلن فعول مفاعلن فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

ان امثلہ سے ارکان حشو کا سالم ہونا اور مقبوض وسالم ہونا قبل عروض وضرب کے رکن فعولن کا ثابت ہو گیا باقی رہا مفاعیلن حشو کا مقبوض ومکفوف واخرم ہونا اور فعولن حشوے کا اثرم ہونا وہ اسطرح پر ہے مثلاً

حشو مقبوض فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن

حشو مکفوف فعولن مفاعیل فعولن مفاعلن

حشو اخرم من حسان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ مندرجہ عدہ تحقیق ص ۶۱ س ۱

یُنَادِیھِم یَومَ الغَدِیرِ نَبِیُّھُم بِخُمٍّ وَاَسمِع بِالرَّسُولِ مُنَادِیَا

فعولن مفعولن فعول مفاعلن فعولن مفعولن فعول مفاعلن

حشو اخرم و اثرم من حسان بن ثابت

بأبي هو كريم ولكم وقالوا وكريم ذهناء العليا

فعولن فعولن فعل مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

ان نظایر سے اعاریض وضروب کا مقبوض ہونا بھی بکثرت ثابت ہوگیا باقی رہا اعاریض وضروب کا سالم ہونا یا مزاحف ہونا یا مختلط یا مسبغ یا مختلط جیسا کہ اولا بیان ہوا وہ ان اوزان سے جو عنقریب بیان ہونگی واضح ہوگا اور معلوم ہو کہ اختلاط تسبیغ داو الف کا اور تسبیغ واو الف وسالم کا بیت کو ناموزون نہیں کرتا یہ کلیہ ہے بشرط مذکور یعنے وزن دایرہ سے خارج نہ ہونے پائے

فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان دوبار

فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعلان

فعولن مفاعلن فعولن مفاعلان فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

من مناقب مرتضوی مندرجہ مد تحقیق ص ۵۲ سطر ۱۱ بدایح حضرات ال محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین

مناقب في شوری وسورة هل أتى وفي سورة الأحزاب يعرفها التالي

فعول مفاعیلن فعول مفاعلن فعولن مفاعیلن فعول مفاعیلن

من دعبل خزاعی علیہ الرحمہ

أفاطم لو خلت الحسين مجدلا وقد مات عطشانا بشط فرات

فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن فعولن مفاعیلن فعول فعولن

وقبر ببغداد لنفس زكية تضمنها الرحمان في الغرفات

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعول مفاعیلن فعول فعولن

من کلام القدس لسان اللہ وحجة اللہ في الخلق مولانا ومولى الكونين حضرت امام موسی رضا

علیہ التحیۃ والثنا اروحی فداہ کو دعبل خزاعی سے فرمایا منقول شمس الضحیٰ سے

وفی نفوس بالھا من مصیبۃ　　الحت علی الاحشاء بالزفرات

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعول فعولن

باقی اوزان　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل　دو بار

فعولن مفاعیلن فعولن فعولن　دو بار

فعولن مفاعیلن فعولن فعولن　　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل　　فعولن مفاعیلن فعولن فعولن

بیان امثلہ اشعار فارسی معلوم ہو کہ فارسی میں اسی قدر سالم و مزاحف مستعمل ہے جو تحریر کیا جاتا ہے اور بس مثمن سالم من سلمان ساوجی از غیاث

باحسان تو ای حاتم برفعت تو ای کسری بفرمان تو ای آصف ببرہان تو ای عیسی

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن　دو بار

مثمن عروض ضرب مقبوض من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۴۷

سرای طیف من یجلو بطلعتہ الدجی　　شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا

فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

اور اشعار ثقیل اس بحر کے فارسی میں یہ ہیں جو مندرج ہوتے ہیں کذا فی المعجم

عروض مقبوض ضرب سالم

نگارے چرا گوشی کزان کار مرترا　　ہمی عاقبت خواہد رسیدن پشیمانی

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

عروض و ضروب مقبوض و رکن حشو مصرع دوم ہم مقبوض

چہ این عاشقے ہر کو دہد پند مر مرا　　ہمی چند بر گند نشاید ابطے

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن

بیت طویل عروض مقبوض و ضرب محذوف

نگاری کجا ہمتا بخوبی ندانش — چگوئی گر ابا شد بعشقت صبوری

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن — فعولن مفاعیلن فعولن فعولن

یہ اوزان ثقیل عربی مین مستعمل ہین اور فارسی مین نامستعمل صرف واسطے معاینہ ثقل کے لکھے گئے ورنہ اسنے فارسی مین احتراز چاہیے ہے فافہم دوم بحر مدید یہ بحر بھی تازی ہے اور دو رکنی ہے پہلا رکن فاعلاتن فاعلن دوسرا رکن چاربار اور فاعلاتن مجموعی کے اٹھارہ زحافو سے پانچ زحاف خارج ہو گئے عرج ربع ورس طمس جحف اسلئے کہ یہ زحاف فارسی مین اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہین لیکن تسکین اگرچہ یہ زحاف فارسی کا ہے باایہمہ عربی مین بھی پایا جاتا ہے پس یہ مشترک ٹھرا لہذا باقی رہا اور زحاف مستعملۂ عرب جو باقی رہے لفظاً بارہ ہین عامہ سے خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان خاص بہ اعاریض وضروب قصر حذف بتر تشعیث تسبیغ فروع انکے ع مفعولن فعلاتن فاعلات بضم تا فعلات بضم تا فاعلات یا فاعلان بسکون آخر فاعلن فعلن بسکون عین مفعولن فاعلیان فعلیان مفعولان اور فاعلن کے زحاف عشرہ سے دو زحاف خارج ہو گئے عرج اور حذذ اسلئے کہ دونو فارسی ہین لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے اور باقے رہے زحاف مستعملۂ عرب کہ تعداد مین چھ ہین عامہ سے خبن خاص اعاریض وضروب قطع خلع اذالت ترفیل تتمیم مزاحفات انکے ع فعلن بسکون عین فعلن فع فعلن بسکون عین فعلن بتحریک عین فاعلان فاعلاتن ان فروع کو اس بحر مین امکان وقوع ہے جو اعاریض وضروب کے زحاف ہین وہ اعاریض وضروب مین اور جو زحاف عامہ ہین وہ عام طور سے واقع ہونگے ہر رکن مین از روے قیاس لیکن از روئے استعمال جو اوزان شعراے عرب کے کلام مین پائے گئے لکھے جاتے ہین معلوم ہو کہ اہل عرب اس بحر کو مجزو وسالم و مزاحف استعمال کرتے ہین اور مربع بہ مذرت سات چند اوزان کے اول عروض وضرب دونو سالم۔

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن — دوبار

ثانی عروض محذوف و ضرب مقصور

فاعلاتن فاعلن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلات

ثالث عروض و ضرب دونو محذوف

فاعلاتن فاعلن فاعلن دوبار

رابع عروض محذوف و ضرب ابتر

فاعلاتن فاعلن فاعلن فاعلاتن فاعلن فعلن

خامس عروض و ضرب دونو مخبون محذوف

فاعلاتن فاعلن فعلن دوبار

سادس عروض مخبون و محذوف و ضرب ابتر

فاعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن

بعضے اہل عرب اس بحر کو مشطور بھی لائین ہین اگرچہ خلیل نہین لایا ہے اور وہ اس طرح پر ہے فاعلاتن فاعلن دو بار لیکن زجاج نے اسکو رمل مجزو و محذوف الضرب والعروض قرار دیا ہے اور چونکہ یہ رمل سے نزدیک تر ہے خوش نما ہے فارسی مین اور صدر و ابتدا و حشو مین خبن و کف و شکل لاتے ہین از روے استعمال اور درمیان نون فاعلاتن اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے ثبوت ہر دو حرف ساکن سبب خفیف جائز ہے یا حذف ایک کا پس فاعلاتن فاعلن یا فاعلات فاعلن یا فاعلاتن فعلن یہ تینون شکلین جائز ہین لیکن فاعلات فعلن جائز نہین بسبب توالی حرکات اربع کے ثقل ہے فارسی مین بھی اس بحر کو اتباعًا للعرب مجزو و مشطور لاتے ہین لیکن سلیس تر و وافی و سالم مجزو

مدید مثمن سالم شعر جامی از غیاث

دل ز ہجرت اے صنم خون خود ساغر خورد جان ز دستت اے صنم جامہ ریزی می درد

بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دوبار

مدید مثمن مخبون من محقق علیہ الرحمہ

زلبانت پسرا یکے بوسہ چرا   نکنی شاد مرا نہ بتر سی ز خدا

بروزن   فعلاتن فعلن فعلاتن فعلن   دوبار

اور ابیات ثقیل اس بحر کے فارسی مین یہ ہین کذافی المعجم

مدید مسدس بیت عروض و ضرب دونو سالم

غالیہ زلفے سمن عارضے   سرو بالاے زنجیر موے

بروزن   فاعلاتن فاعلن فاعلاتن   دوبار

بیت عروض محذوف ضرب مقصور

زندگانی تلخ کردی مرا   زندگانی بیتو ناید بکار

بروزن   فاعلاتن فاعلن فاعلن   فاعلاتن فاعلن فاعلات

بیت مکفوف و مخبون و عروض و ضرب مخبون و محذوف

طبع از و فاے او نبرم   تا غم جفاے او نخورم

بروزن   فعلات فاعلن فعلن   فاعلات فاعلن فعلن

ان اوزان ثقیل سے احتراز چاہیے ہے کہ نامطبوع و نامستعمل ہین صرف واسطے معانیہ کے لکھے گئے ہین اور واضح ہو کہ سالم و مزاحف اس بحر کے رمل سے مشابہ ہین لیکن بموجب اس قاعدہ کے کہ اوزان اسجگہ بے نقل حاصل ہوتے ہین پس ان اوزان کو اس بحر سے جاننا چاہیے مثلاً فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن کہ یہ رکن سالم اس بحر کے ہین سات بحر رمل مربع محذوف سے کہ جسکو قبل ازین بقول زجاج مجزو لکھ چکے ہین مشابہ ہو سکے اسطرح پر کہ فاعلاتن مین جب حذف لائین فاعلا رہیگا نقل ہوگا فاعلن سے اور اس جگہ رکن اصلی بے نقل حاصل ہوتا ہے پس اعتبار کرنا اس بحر سے سہل ہے اور معلوم ہو کہ اذال و تسبیغ عروض و ضرب نہ ہر جگہ لانا جائز ہے بشرطیکہ بیت دایرہ سے خارج نہ ہونے پاے اور اختلاط و اختلاف اذالہ و تسبیغ و سالم کا بیت کو ناموزون نہین کرتا خاتم البسیط یہ بحر بھی تازی ہے دو رکنی ہے پہلا رکن مستفعلن فاعلن دوسرا رکن چار بار - اور مستفعلن مجبوری کے سوا زحافو نسے

چار زحاف خارج ہوگئے رفع خرع طمس حذذ ثلم باین جہت کہ یہ زحاف فارسی کے ہین اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہین لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے بین الفریقین اور باقی رہے گیارہ زحاف مستعمل عرب لفظاً وہ یہ ہین عامہ سے خبن طی خبل کا فقط اور خاص ہے اعاریض وضروب قطع خلع کبل اذالت ترفیل تخنیق ترفیل فروع انکے

ع مفعولن مفاعلن مفتعلن فعلتن اسے اجتماع خبن وطی خ مفعولن

فعولن یا فعلن اسے مجنون و مقطوع مستفعلان مستفعلاتن مفتعلان مفتعلاتن

مفاعلان مفاعلاتن فعلتان فعلاتن اور فاعلن کے زحاف عشرہ سے خبن زحافہ خارج ہوگئے عرج طمس حذذ و ثلم بجہت اسکے کہ فارسی ہین لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے بین الفریقین اور باقی رہے زحاف صت مستعمل عرب وہ یہ ہین عامہ سے خبن خاص با عاریض وضروب قطع خلع اذالت ترفیل تخنیق فروعات انکے

ع فعِلن سکون العین ر فعلن خ افعلن سکون العین تحریک العین فع فاعلان

ان فروع کو اس بحر مین امکان وقوع ہے زحاف خاص اعاریض وضروب مین واقع ہونگے اور عامہ ہر رکن مین علی السویہ از روے قیاس لیکن از روے استعمال جواز ان فصحاے عرب کے کلام مین پاے گئے لکھے جاتے ہین اور اس بحر مین مکالفہ یعنے خبل لانا جائز ہے کذا فی شرح خزرجیہ معلوم ہو کہ اہل عرب اس بحر کو وافی سالم و مزاحف اور مجزو سالم و مزاحف استعمال کرتے ہین مثال چند لکھے

بسیط مثمن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار

شعر فرزدق علیہ الرحمہ بمناقب مولانا و مولی العالمین سید الساجدین حضرت زین العابدین علیہ الصلواۃ والسلام روحی فداہ بسیط مثمن دو مصراع رکن کہین مجنون کہین سالم

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته والبیت یعرفه والحل والحرم
مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

هذا الذی احمد المختار والده صلے علیه الهی ما جرى القلم
مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

مثمن ہر دو رکن مصراع آخر میں مخبون

ربع الوکن من قد جاء یلیمہ لحن یلیم منہ صاو طے القدم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن

کلام شعرا مثمن مخبون و مقطوع من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۰۵ س ۱۲

من کان بین یدیہ صاشیہ رطب یغنیہ ذلک من رجم الساقیہ

مستفعلن فعلن مفاعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

وزن مجزو سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار

مجزو سالم مذال

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلان

مجزو مخبون مفاعلن فعلن مفاعلن دو بار

من کلام مولانا و مولی العالمین حضرت امیر المومنین علیہ التحیۃ و الثنا بیت مثمن مخبون

مخلع مقطوع

النَّاسُ مِنْ جِهَةِ التِّمثالِ اَکْفاءُ اَبُوهُمُ آدَمُ وَالْاُمُّ حَوَّاءُ

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مفاعلن فعل مستفعلن فعلن

مجزو مخلع من سعدی مندرجہ گلستان ص ۳۶ س ۵

انا اکن راکب المطایا اسعی لکم حامل الغواشی

مستفعلن فاعلن فعولن دو بار

مجزو مقطوع من معیار الاشعار

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفعولن

مجزو عروض و ضرب ہر دو مقطوع مخلع من معیار الاشعار

ما ہیج الشوق من اطلال اضحت قفارا کوحی الواحی

مستفعلن فاعلن مفعولن دو بار

تنبیہ اصطلاحاً اس بیت مقطوع الضرب و العروض کا مخلع نام ہے بحر بسیط میں

عام اس بات سے کہ عروض و ضرب مقطوع و مخبون ہوں یا نہوں لیکن اس جگہ خلع سے مراد اجتماع خبن و قطع نہیں ہے کذا فی مفتاح السکاکی وزن البسیط مجزو عروض مخبون احذ و ضرب مخلع من معیار الاشعار

مستفعلن فاعلن فعلن   مستفعلن فاعلن فعولن

تنبیہ اس وزن کو خلیل نہیں لایا ہے فارسی میں شعراے عجم نے اتباعاً للعرب بعض اوزان میں شعر کہے ہیں لیکن بقول صاحب انجم خالی ثقل سے نہیں

بسیط مثمن سالم

از عشق آن بے وفا افتادہ ام در بلا   ہرگز نگویم مرا برخیز و یکدم بیا

بر وزن   مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن   دو بار

بسیط مثمن رکن ثانی مخبون سب جگہ اسلیے کہ فارسی میں مطابقت ضروریات سے ہے من گلستان سعدی ص ۵۴ س ۳

واے چہ گفت مرا آن بلبل سحری   تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری

بر وزن   مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن   دو بار

بسیط مثمن مخبون من کلیات قاآنی علیہ الرحمہ رکن ثانی سب جگہ مخبون

اے زلف یار چرا آشفتہ و زمی   ہمخوابہ قمرے ہمسایہ صنمی

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن   دو بار

شاید کہ اندو کند فرانچہ نقش وجود   کا مد ز ہستی تو کامل وجود ہے

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلان   مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

اوران دو شعروں کے تقطیع بحر منسرح سے بھی ہو سکتے ہے جیسا کہ ذکر اسکا آئیگا اور وہی اولے ہے

وزن بسیط مثمن رکن اول سب جگہ مخبون

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن   دو بار

وزن بسیط مثمن رکن اول سب جگہ مخبول

فعلتن فاعلن فعلتن فاعلن   دو بار

چہ بوفا پسرے چو سبزہ صنمے　　کہ زبان آوری کہ تو چرا بغمے

بسیط مثمن مخبول مخبون من المعجم　　فعلتن فعلن فعلتن فعلن دو بار

اور مجزو مین بھی بہ تکلف شعر کہے ہین فارسی مین لیکن مربع نہین آئے ہین مجزو من المعجم

از مردمان دل مخواہ ای ستمگری　　چون دل ببردی مکن تو داوری

مستفعلن فاعلن مستفعلن　　دو بار

مجزو مخلع مخبون من محقق علیہ الرحمہ

گشتم بدرد از توسن نگارا　　آن بہ کہ یکرہ کنی مدارا

مستفعلن فاعلن فعولن　　دو بار

معلوم ہو کہ سالم و مذال کے اختلاط سے بیت ناموزون نہین ہوتی بشرطیکہ دایرہ سے خارج نہو یہ کلیہ ہے اور اس بحر مین بہ تکلف عرج بھی لاتے ہین لیکن چونکہ مستعمل نہین پس ذکر اوسکا خالی طول سے نہین اور طول فضول ہے اور یہ سب اوزان فارسی مین ثقیل ہین کذا فی المعجم البتہ بسیط مثمن رکن اول مخبون علی السویہ اور بسیط مثمن رکن ثانی مخبون علی السویہ کہ جنکا ذکر ہوا بہ نسبت اور اوزان کے ثقیل کم ہین اور اوزان دیگر سے احتراز چاہیے۔ اور بیت مجزو سالم التقطیع مین نزدیک ہے ایک نوع منسرح مطوی مکسوف سے فارسی مین اسواسطے کہ فارسی مین کسف کو وراے او اخر اوایل مین بھی لاتے ہین لیکن اوس بحر مین یہ وزن بزحاف حاصل ہوتا ہے اور یہان بدون زحاف پس یہ مہمل ہے لہذا بموجب قاعدہ اسی بحر سے قرار دینا چاہیے لیکن صاحب المعجم نے منسرح مطوی مکسوف کو ترجیح دی ہے بجہت مستعمل ہونے وزن منسرح کے فارسی مین اور بحر بسیط مین یہ وزن نامستعمل ہے فارسی مین اگر بالتسبیل حاصل ہوا بھی تو کیا فافہم **وافر** یہ بھی بحور تازی سے ہے اصل اسکی دایرہ عربی مین مفاعلتن ہے چھہ بار اور وہ زحافات عرب کہ اس بحر کے ارکان سے سات ملحق ہوتے ہین آٹھہ ہین۔ معصوب اوایل۔ عضب بضاد معجمہ۔ قصم جمم عقص۔ عامہ ہے۔ عصب بصاد مہملہ۔ عقل نقص۔ خامس۔ ہا ماریض و مضروب۔ قطف جم

زحافات مجم سے کوئی زحاف وضع نہیں ہوا- اور وہ اجزا کہ سات ان زحافات کے ارکان وافر سے منشعب ہوتے ہیں یہ ہیں م مفتعلن اعصب مفعولن اخرم فاعلن اعقص مفعول ع مفاعیلن معصوب مفاعلتن مفتعل مفاعیل مفاعیل بضم لام مقدص فعولن مقطوف ان فروع عربی سے جو مختص یہ اوایل ہیں وہ اوایل ہیں اور جو عامہ ہیں وہ عام طور پر ہر رکن میں اور جو خاص بہ اعاریض وضروب ہیں وہ اعاریض وضروب میں واقع ہوتے ہیں اور یہ سب زحاف خاص ہیں اس بحر سے اور کسی بحر میں نہیں آسکتے اب ہم اوزان مستعملہ جوافصح الفصحاے عرب کے کلام میں پائے جاتے ہیں لکھتے ہیں سن کلام لسان اللہ تعالیٰ شانہ وحجۃ اللہ تعالیٰ شانہ فی الخلق مولانا ومولی العالمین حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہا الصلوٰۃ والسلام

وافر وافی معصوب مقطوف

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامٌ ۔۔۔ وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

مفاعیلن مفاعلتن فعولن ۔۔۔ دو بار

وافر معصوب مقطوف من وافی

إِذَا عَاشَ امْرُؤٌ سِتِّينَ عَامًا ۔۔۔ فَنِصْفُ الْعُمْرِ تَمْحَقُهُ اللَّيَالِي

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ۔۔۔ دو بار

وَنِصْفُ النِّصْفِ يَمْضِي لَيْسَ يَدْرِي ۔۔۔ لِغَفْلَتِهِ يَمِينًا عَنْ شِمَالِ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ۔۔۔ مفاعلتن مفاعیلن فعولن

وَثُلْثُ النِّصْفِ آمَالٌ وَحِرْصٌ ۔۔۔ وَشُغْلٌ بِالْمَكَاسِبِ وَالْعِيَالِ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ۔۔۔ مفاعیلن مفاعلتن فعولن

وَبَاقِي الْعُمْرِ أَسْقَامٌ وَشَيْبٌ ۔۔۔ وَهَمٌّ بِارْتِحَالٍ وَانْتِقَالِ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ۔۔۔ دو بار

من آنحضرت علیہ السلام از حدیقہ ص ۴۴

وَفَدْتُ عَلَى الْكَرِيمِ بِغَيْرِ زَادٍ ۔۔۔ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيمِ

مفاعلتن مفاعلتن فعولن ۔۔۔ مفاعلتن مفاعیلن فعولن

معصوب مقطوف

نُحِلُّ الزَّادَ اِقْیمَ کُلِّ شَیْءٍ   اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ عَلَی الْکَرِیْمِ

مفاعیلن مفاعلتن فعولن   مفاعلتن مفاعلتن فعولن

معصوب مقطوف

من آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ شانہ علیہ وآلہ وسلم از حد تحقیق ص ۵۹ س ۲

وَاَوْجَبَ لِیْ وِلَایَتَہٗ عَلَیْکُمْ   رَسُوْلُ اللہِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ

مفاعلتن مفاعلتن فعولن   مفاعیلن مفاعلتن فعولن

معصوب مقطوف

وَاَوْصٰی فِی النَّبِیُّ عَلَی اخْتِیَارٍ   لِاُمَّتِہٖ رِضًی مِنْکُمْ بِحُکْمِیْ

مفاعیلن مفاعلتن فعولن   مفاعلتن مفاعیلن فعولن

معصوب مقطوف

من آنحضرت علیہ السلام روحی فداہ

یَسُرُّ الْمَرْءَ مَا ذَهَبَ اللَّیَالِیْ   وَکَانَ لَہٗ ذَهَابُهُنَّ لَہٗ ذَهَابًا

مفاعیلن مفاعلتن فعولن   مفاعلتن مفاعلتن فعولن

قطعۂ مصنفہ شافعی من حد تحقیق صفحہ ۵۰۰۴ سطر ۳ بنا بر طریقہ متقدمین وافر وافی معقول

لَوْ اَنَّ الْمُرْتَضٰی اَبْدٰی مَحَلَّہٗ   لَکَانَ الْخَلْقُ طُرًّا سُجَّدًا لَہٗ

کَفٰی فِیْ فَضْلِ مَوْلَانَا عَلِیٍّ   وُقُوْعُ الشَّکِّ فِیْہِ اَنَّہُ اللہُ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولان

وافی عروض مقطوف ضرب مشعث موقوف

شعر سابق   وَمَاتَ الشَّافِعِیُّ لَیْسَ یَدْرِیْ   عَلِیٌّ رَبُّہٗ اَمْ رَبُّہُ اللہُ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

من گلستان سعدی ص ۶۴ س ۹ وافر اعقص معقول مقطوف

قد شاقنی بالوادی رجال
غرلا جسد لا لحوا ولا

مفعول مفاعلن فعولن دو بار

ان ابیات سے اگر کوئی گمان کرے کہ مفاعیلن مفاعیلن فعولن وزن ہزج مسدس محذوف ہے یا مفعول مفاعلن فعولن وزن ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف ہے تو یہ گمان غلط ہوگا اسلیے کہ عربی مین بحر ہزج مسدس مستعمل نہین ہے اگرچہ بالوضع مسدس ہے کما قال المحقق فی المعیار اور ہزج مجزو یعنے مربع عربی مین مستعمل کما سیاتی ذکرہ فی فصل الهزج اور اگر بطریق زحاف سب رکنون کو معصوب کرتے ہین تو کچھ فرق نہین ہوتا درمیان ہزج و وافر کے اور یہی سبب ہے کہ اگر کوئی صنعت ملمع مین کہتا ہے تو بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتے ہین اسلیے کہ ہزج عربی مین مسدس مستعمل نہین اور فارسی مین مسدس ہی ——— اور بیتین وافر تازی ہوتی ہین اس جہت سے کہ وافر فارسی مین مسدس نہین آئی ہی اور عربی مین مسدس آئی ہے کذا فی معیار الاشعار اور ملمع بمعنے روشن کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسے کہتے ہین کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین اور خواہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین عربی مین باہم ہون تغبیہ ہزج مسدس کا عدم استعمال عربی مین طریقہ شعراے متقدمین کا ہے لیکن بعض متاخرین نے مسدس استعمال کیا ہے مثلاً قطعہ شافعی کے اور وزن وافر معصوب و مقطوف مفاعیلن مفاعیلن فعولن مین جو اشعار ہوتے ہین اونمین کوئی نہ کوئی رکن کسی شعر مین سالم بھی ہوتا ہے کہ وہ دلیل ہوتا ہے وافر مین ہونے کے حالانکہ قطعہ شافعی مین کوئی رکن سالم مفاعلتن نہین ہے سوا اسکے قطعہ شافعی مین بعض ضروب مقصور ہین حالانکہ وافر مین زحاف قصر کسی اہل فن نے نہین لکھا اور نہ ازروے قیاس کہسکتے ہین اسواسطے کہ قصر زحافات سبب خفیف سے ہے اور مفاعلتن کے آخر مین فاصلہ ہے نہ سبب خفیف نزدیک اہل عرب کے اور یہ بحر خاص عرب کی ہے

پس حصر اکثر تصرف فارسیہ ہی نہین کرسکتے بہر حال مقصور ہونا دلیل بیّن ہے ہزج
سے ہونے کے اگرچہ منقوص موقوف کہین مفاعیل کو تو ہوسکتا ہے لیکن وقف کو
بھی تو کسی اہل فن نے زحافات وافر سے نہین لکھا ہے البتہ محقق کے بعض کلام سے
ظاہر ہوتا ہے کہ آخر بیت مین کف لاتے ہین اور اوس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ
کف لاکر بضرورت شعر یہ ساکن کرلیتے ہین جیسا کہ بحث رکن فاع لات مفروقی و
مکفوف مین لکہتے ہین کہ یہ فروع مضارع مین آتے ہی اور کہہ اواسط کے قید نہین
کی اسلیے کہ کف زحاف عامہ سے ہے حالانکہ اواخر مین بغیر وقف وسکون کیونکر
آسکتا ہے باتہمہ یہ مضمون محتاج تاویل ہے اور تاویل ہی کیسی کہ بعید پس بہتر
یہ ہے کہین کہ قطعہ شافعی کی تقطیع دونو بحرون سے ہوسکتی ہے بنابر طریقہ متقدمین وافر سے
اور بنابر متاخرین ہزج سے تاکہ مخالفت متقدمین ومتاخرین دونو کے لازم نہ آے
من مولف فافہم۔ اور اس بحر وافر کو فصحاے عرب مجزوہ بھی لاے ہین اور اس جگہ
مجزو سے مراد مربع ہے اسواسطے کہ عربی مین یہ بحر در اصل مسدس ہے اور یہ حالت
مسدس بنابر اصل وافی ہے اور فارسی مین اسکو باعتبار مثمن مجزو کہین تو مجزو سے
مراد مسدس ہوگی لیکن عربی مین مجزو کا مجزو مربع ہوگا نہ مسدس جیسا کہ اس جگہ ہے
کیونکہ مجزو کے معنے ایک جزو دور کردہ شدہ کے ہین جیسے مفاعلتن مفاعلتن دوبار
پس مزاحفات مجزو کو یعنے مربع کو مزاحفات وافی یعنے مسدس پر قیاس کرنا
چاہیے یعنے زحاف اوایل اوایل مین اور اواخر اواخر مین اور عامہ عام طور پر
آئینگے فافہم فارسی مین یہ بحر مثمن سالم مستعمل ہے از روے بنا اور بنا سے
دایرہ مثمن مراد ہے

من سیفی مرحوم مفاعلتن ۸ بار

چہ شد صنما کہ بسوے رکسے بچشم وفانہ نگری زرہ جفا نگذری طریق دغا نہ سپری

اور مربع کی مثالین بھی لائین ہین من خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ

مفاعلتن مفاعلتن دوبار

بدی چہ کنی بجائے کسے　　　　کہ او نکند بجائے تو بد

اور فارسی مین جب یہ بحر مزاحف ہو تو استعمال سوا معصوب و مقطوف کے نہین چاہیے اور خلط ارکان سالم و معصوب کا بھی چاہیے لیکن علی السویۃ تعدیل ہر چند کہ تسکین اوسط ہر جگہ جائز ہے لیکن اس بحر مین خاصۃً چاہیے کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے یعنے جو رکن قصیدہ مین معصوب آئے وہ سب جگہ قصیدہ مین معصوب آئے تاکہ دو تکلف جمع نہون ایک تکلف استعمال لغت غیر کا دوسرا تکلف بے انتظامی اوزان من محقق اور نظم ارکان کا تحفظ بجا بحور مین منجملہ ضروریات ہے کما قیل من مولف۔ اور اگر سب جگہ مسکن کرینگے تو بحر ہزج ہو جائیگی اور بحر وافر اصل فارسی مین نہین آئی ہے　　اور ہزج کثیر الاستعمال ہے پس وہ وزن ہزج سے محسوب ہوگا کذا فی معیار الاشعار اشعار تکمیل اسکے فارسی مین یہین من المعجم

بیت مسدس مقطوف

چہ برگزرے بی نگرے بر دیم　　　　چہ انگنی بیگے نگہ اشش بکارم

مفاعلتن مفاعلتن فعولن　　　　دو بار

بیت مسدس مقطوف

نگارینا بعمر اشو کہ عالم　　　　چو روے خوب تو گشت است خرم

مفاعیلن مفاعیلن فعولن　　　　دو بار

یہ وزن ہزج مسدس محذوف کا ہے اور شیرین خسرو نظامی گنجوی اسی وزن پر ہے اور ماہران فن اسکو وافر سے قرار نہین دیتے دو وجہون سے اول یہ کہ کوئی رکن اس وزن مین اور مفاعلتن صحیح کے نہین پس اسکو رکن ہزج سالم و محذوف سے قرار دینا بہتر ہے کہ وہ غیر مزاحف ہے دوسرے یہ کہ وافر فارسی مین مسدس نہین مستعمل ہے کما قیل اور اگر ایک رکن اس وزن کا اوپر ایک رکن وافر کے لائین تو بھی ثقیل و نامطبوع ہوگا جیسے

نگارینا مکن نگہ اشش بکارم　　　　چو صید اسے کہ از غم تو نگارم

بوزن مفاعیلن مفاعلتن فعولن دوبار

بیت منقوص

اگر یار مرا باز نوازد دلم با غم سوداش بسازد

بوزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار

یہ وزن ہزج مکفوف ومحذوف ومسدس کا ہے اور اسکو ہزج سے قرار دینا
چاہیے نہ وافر سے بہرحال یہ اشعار واسطے معاینہ نقل کے لکھے گئے ہین انسے
احتراز چاہیے اور اس بحر مین معاقبہ ہے لعصب کذا فی شرح خزرجیہ کامل یہبی
بحور تازی سے ہے اصل اسکی دایرہ عربی مین متفاعلن ہے چھ بار اور وہ زحافات
عرب کہ اس بحر کے سات ملحق ہوتے ہین آٹھ ہین عامہ سے چار اضمار وقص خزل
خبل خاص یہ اعاریض وضروب چار قطع حذذ اذالت ترفیل زحافات عجم سے کوئی نہین
کیونکہ یہ بحر فارسی کے نہین ہے اور اون زحافات عربی مین مخصوصہ بحر کامل ہین
عامہ سے اضمار وقص خزل اور خاص یہ عروض وضرب ایک حذذ ما بقی عامہ خبل
اور خاص بعروض وضرب قطع اذالت ترفیل غیر مخصوص ہین یعنے وراے کامل
اور بحرون مین بھی آتے ہین اور وہ اجزا کہ ساتھ ان زحافات کے ارکان کامل کے
منشعب ہوتے ہین یہ ہین ع مستفعلن مفاعلن مفتعلن فعلتن خ فعلاتن مفعولن فعلن
متفاعلن بسکون العین فعلن بسکون العین مستفعلان مفاعلان مستفعلان مفاعلان متفاعلان مستفعلاتن متفاعلاتن مفاعلاتن
مستفعلاتن مفتعلاتن اور اضمار وقص وخزل سوا اس بحر کے اور کسی بحر مین نہین
آتے زحافات خاص خاص طور پر اور عام عام طور پر واقع ہونگے - اب ہم بعض اوزان
مستعملہ جو حضرات کہ افصح العرب ہین اونکے کلام فصاحت نظام مین کثیر الوقوع ہین یا شعر اونکے
کلام مین پائے جاتے ہین لکھتے ہین من کلام لسان اللہ تعالی شانہ ووجہ اللہ وحجۃ اللہ
فی الخلق مولانا ومولی الکونین سید الشہدا امامی ومن خدا خامس آل عبا حضرت ابی عبد اللہ
الحسین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بتعریف اصحاب باوفا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزا عظیما

بیت کامل بعض رکن سالم و بعض مضمر

قوم اذا نودوا لدفع ملمۃ — والخیل بین مدعس و مکردس

مستفعلن مستفعلن متفاعلن — مستفعلن متفاعلن متفاعلن

لبسوا القلوب علی الدروع واقبلوا — یتہافتون علی ذہاب الانفس

متفاعلن متفاعلن متفاعلن — متفاعلن متفاعلن مستفعلن

من کلام القدس مولانا و مولی الکونین افضل الشہدا حضرت ابی الفضل العباس علیہ السلام روحی فداہ کہ وہ حضرت معرکۂ کربلا میں یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے اور جہاد فرماتے تھے کفار شام و کوفہ سے

بیت مضمر و موقوص و ہم مقطوع و مخزول و مضمر مقطوع

واللہ ان قطعتموا یمینی — انی احامی ابدا عن دینی

مستفعلن مفاعلن فعولن — مستفعلن مفتعلن مفعولن

بیت مضمر موقوص و ہم مقطوع

وعن امام الصادق الیقین — نجل النبی الطاہر الامین

متفاعلن مستفعلن فعولن — مستفعلن مستفعلن فعولن

اس فرع موقوص مقطوع کا یعنے فعولن کا ذکر عروضیون نے نہیں کیا ہے صرف مولف حقیر مطلع ہوا ابیات اس سند کے من کلام قدس الصمام البضعۃ النبی سیدۃ نساء العالمین خیر النساء صدیقہ کبریٰ حضرت فاطمہ زہرا علیہا التحیۃ والثنا

بیت سالم مضمر و وافی

صبت علی مصائب لو انہا — صبت علی الایام صرن لیالیا

مستفعلن متفاعلن مستفعلن — مستفعلن مستفعلن متفاعلن

اب شروع کرتے ہیں ہم ذکر اون شواہد کا جو کلام شعرا میں ہیں سعدی از گلستان

ص ٦٩ س ١٩

بیت مضمر مقطوع

مَاذَا يُعِدُّ بِنَى وَمَرَّ الْعَيْشُ مَا لِلغَرِيبِ سِوَى الغَرِيبِ اَنِيسُ

مستفعلن متفاعلن مفعولن مستفعلن متفاعلن فعلاتن

قطعہ سعدی از گلستان ص ۳ س ۶ کامل مجزو سالم

بَلَغَ العُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

متفاعلن چار بار

مجزو مضمر و سالم

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهٖ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

متفاعلن متفاعلن مستفعلن متفاعلن

مجزو مضمر مرفل مقطوع مرفل

سَمْعِي اِلٰى حُسْنِ الاَغَانِي مَنْ ذَا الَّذِي حُسْنُ المَبَانِي

مستفعلن مستفعلاتن مستفعلن متفاعلاتن

اور معلوم ہو کہ مرفل و مذال کے ابتلا سے بیت ناموزون نہین ہوتے اور فارسی مین سب زحافات عربی کی مثالین لائین ہین واقی مجزو مین لیکن وہ دونو سات اون زحافات کے اور بدون زحافات بھی ہرگز فارسی مین مستعمل نہین مگر ثقل کے البتہ مثمن سالم اور مثمن مضمر کہ اسمین ثقل کچھ کم ہے اور مضمر بھی اسطور پر کہ ایک رکن سالم اور ایک مضمر اور یہی التزام تمام قصیدہ مین چاہیے تاکہ نظام ارکان ہر جگہ باقی رہے بحر کامل مثمن سالم از مرزا بیدل

بکدام آئینہ مائلے کہ زفرصت این ہمہ غافلی تو نگاہ دیدہ لیبلی مژدہ واکن و بہ کفن درا

متفاعلن آٹھ بار

بحر کامل مثمن مضمر

صنما خیالت را چہ شد کہ نماند از دو اثنے خجلم زدو اغت کز غا بسرم گذارم سنتے

متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن دوبارہ

اور اشعار ثقیل فارسی مین یہ ہین انجم

مجزو سالم یعنے مسدس سالم

چہ کند سمن چو جدا شود سمن از نسیم | مگر انگہ روز بشبان نشست بود بغم

متفاعلن چھ بار

بیت مقطوع

صنمے کہ فرقت او ہمی بکشد مرا | ہمہ سال من ز فراق او بغمام غم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن | متفاعلن متفاعلن فعلاتن

بیت موقوص

ازان دو چشم گان پر فریب او | عجیب نباشد از بر دشکیب او

مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار

بیت مضمر

اے بہترے کز مہتران خود بہتری | وز بہتری ہر کس بیاید مہتری

مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار

بیت مجزوء مقطوع مذال یعنے مربع مذال

بستجو شدم بجہان در | ز فراق ان سفرے نگار

متفاعلن فعلاتن | متفاعلن متفاعلان

اور وہ بیت باطل کہ جو پانچ متحرک اور ایک ساکن پر مبنی ہو

شکر زان ذو نیک | تو بخش اگر تو یلہ کنی

مستفعلن آٹھ بار

قایل نے اسکے الف کو گرا دیا ہے اور اپنے زعم باطل مین جانا ہے کہ یہ علت ہے حالانکہ یہ سبب خفیف مین واقع ہوتا ہے نہ فاصلہ مین اور اس بحر مین معاقبہ ہے کذا فی شرح خزرجیہ فصل بیان سبب عدم استعمال وافر و کامل و طویل و مدید و بسیط اشعار فارسی مین سبب عدم استعمال وافر و کامل کا اشعار فارسی مین یہ ہے کہ ترکیب انکی ایک وتد اور فاصلہ سے ہے اور متحرکات اس ترکیب کے زیادہ مین سوا ساکن سے اور یہ زیادت خارج ہے حد اعتدال سے اس مبنا پر

کہ بنا انکی اوپر پانچ متحرک غیر متوالے اور اوپر دو ساکن غیر متوالے کے ہے اور درمیان
پانچ اور دو کے نسبت ضعیف یعنی نیم ضعف ہے ایسی نسبت کہ درست نہین اسواسطے کہ نسبت
تضعیف اوس ترکیب سے مراد ہے کہ جسمین تعداد متحرکات غیر متوالے کے نصف
سواکن غیر متوالی ہوں حالانکہ یہان ایسا نہین کسواسطے کہ پانچ کا نصف دو اور نیم
ہوتا ہے نہ دو فافہم لیکن فارسی مین جبکہ انکو مثمن کر لیتے ہین تو لہجہ اہل فارس مین
وجدانی طور پر نہایت مطبوع و بغایت دلچسپ ہوتے ہین اور اس صورت مین
بجہت نہایت دلچسپ ہونے کے نسبت ضعف نادرست کا کچھ خیال نہین ہوتا اور
یہ انکی اصطلاح مین ہے و لا مشاحة فی الاصطلاح چنانچہ یہ شعر مثمن سالم بحر وافر مین کیا دلچسپ ہے

ز روے وفا نہ نگری بحال شکستگان منی
ز راہ کرم نمیگذری بخاک نشستگان غمین

اور یہ شعر بحر مثمن کامل مین ہے

تپش جنون پری وشے زدہ آتشے بجگر مرا
نہ خیال صبر دل مرا نہ ہواے عقل بسر مرا

اور غایت اوس چیز کی کہ شعر فارسی اوسکا تحمل کرتا ہے زیادت متحرکات کے ہے اوپر
سواکن کے ایسے سواکن کہ نصف ہون متحرکات کے تعداد مین۔ اور اسی کو نسبت ضعف
کہتے ہین کما قیل اور وقوع اسکا بحر مفردہ مین ہوگا یا بحر مرکبہ مین لیکن بحر مفردہ مین دو
رکن متفق ہین جبکہ وہ متغایر ہو جائین صورت مین ایک دوسرے سے بجہت زحاف کے
جیسے فعلات فاعلاتن بحر رمل سے یا جیسے مفتعلن مفاعلن بحر رجز سے۔ یا وہ دو رکن
متفق جبکہ متغایر ہون ایک دوسرے سے بجہت زحاف کے جیسے مفاعلن مفاعلن
بحر ہزج سے لیکن بحر مرکبہ سے وہ دو رکن کہ مزاحف ہون جیسے مفاعلن فعلاتن بحر مجتث
سے پس ان بحور سے ہر بحر کے دو رکنون مین آٹھ متحرک غیر متوالی اور چار ساکن
غیر متوالی ہین اور درمیان عدد ہشت و چار کے نسبت ضعف کے ہے اور یہ حد
اعتدال پر ہے اور جو اس نسبت ضعف سے بھی زیادہ ہو شعر فارسی اوسکا تحمل نہین
کر سکتا اور اسجگہ دو رکن کا بیان اس جہت سے ہے کہ فارسی مین انتہاے کے
مصراع دو رکن ہین لیکن علت ثقل طویل و مدید و بسیط کی اشعار فارسی مین یہ ہے

کہ اجزا اسکے مختلف اور نظم ارکان اونکا نامتناسب ہی سو واسطے کہ بنا ہر ایک کی ان بحور ثلثہ سے اوپر ایک رکن خماسے اور ایک رکن سباعی کے ہے نظم طویل جتنی ہے اوپر ایک وتد اور ایک سبب اور اوپر ایک وتد اور دو سبب کے اور نظم مدید جتنی ہے اوپر وتد کے کہ درمیان دو سبب کے ہے اور اوپر ایک سبب اور ایک وتد کے اور نظم بسیط جتنی ہی اوپر دو سبب اور ایک وتد کے اور اوپر ایک سبب اور وتد کے پس عدد اسباب و ارکان باہم دگر متناسب نہین اور اشعار فارسی مین عدم تناسب اجزا و ارکان لازم ہے مثلاً بحر ہزج مین کوئی بیت بروزن مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن کہین ایک جزو سالم ایک جزو مقبوض یا بحر رجز مین کوئی بیت کہین بروزن مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفاعلن ایک جزو سالم ایک جزو مخبون البتہ ان اوزان کو طبع قبول نکریگی اور یہ اوزان گران اور ناخوش آینگے طبیعت کو بجہت اختلاف اجزا اسکے اور بجہت اسکے کہ متحرکات اسکے آٹھ ہین اور سواکن پانچ اور درمیان ہشت و پنج کے نسبت درست نہین ہے اور اگر کہین مفاعلن مفاعلن مفاعلن یا مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن یہ وزن مقبول و مطبوع ہونگے اسواسطے کہ اجزا اسکے متفق ہین اور نظم متحرکات و سواکن متناسب ہے جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا اور یہی جہت ہے کہ کوئی بحر سالم بحور دایرہ مشتبہ سے شعر فارسی مین خوش نہین آئی کہ اجزا اوسکے مختلف ہین اور نظم ارکان نامتناسب ہے۔ اگر کوئی سوال کرے کہ کیا کہا جائے گا ہزج اخرب مین کہ بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ہے یا مضارع اخرب مین کہ بروزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن ہے کہ ہر ایک مین اختلاف اجزا ہے اور عدم تناسب متحرکات و سواکن کا ہے باایہنمہ یہ وزن مقبول و مستعذب ہے کہینگے ہم جواب مین کہ اگرچہ اجزا اور متحرکات و سواکن مختلف ہین لیکن انتظام ارکان متناسب ہے اسواسطے کہ ہزج اخرب گویا کہ اوپر دو سبب اور ایک فاصلہ اور دو سبب کے منتظم ہے مفعو دو سبب مفاعا فاصلۂ صغری ہے یلن دو سبب خفیف اور اسی طرح مفعو دو سبب خفیف اور فاعلا وتد مجموع اور علا وتد مجموع دیگر اور تن ایک سبب خفیف پس تناسب نظم

ان اوزان مین موجب عذوبت وقبول طبع ہے اور تفاوت نظم ارکان علت گرانی
شعر کی ہوتا ہے تا اینکہ یہی دو نو وزن اگر یہ بجائے اگر بجاے خرب خرم استعمال کرین
اور کہین مفعولن مفاعیلن مفعولن مفاعیلن مقبول ومطبوع ہونگے اسلیے کہ نظم ان ارکان کا
اوپر تین سبب اور ایک وتد اور دو سبب کے ہے اور اگر مضارع مین کہین مفعولن
فاع لاتن مفعولن فاع لاتن یہ بھی ناخوش آئیگا طبع کو اسلیے کہ نظم ان ارکان کا اوپر چار
سبب اور ایک وتد اور ایک سبب کے ہے پس فارسی مین تناسب نظم ارکان
واسطے عذوبت طبع کے لازم ہے جیسا کہ بیان تسکین مین قبل ازین لکھا گیا کہ بیک نسق
لانا ارکان اہل فارس مین بیشتر اسی جہت سے ہے مفصل معلوم ہو کہ اون چودہ بحرون مین
کہ مدار اشعار فارسی اون پر ہے مدعیان علم عروض نے چندان غلط کیا ہے تسمیات
ناروا اور تقسیمات باطل اور استخراج بحور مہمل اور تقدیم وتاخیرات بے معنے سے کہ شرح
اونکی اس مختصر مین ہو سکے لیکن جو کچھ ضروری ہے اون کیفیات ناروا سے بیان کرتے
ہین ہم۔ اول یہ کہ ہزج کی تین بحرین قرار دی ہین سالم ومکفوف وخرب اور رجز کی
دو بحرین سالم ومطوی اور رمل کی دو بحرین سالم ومخبون۔ اور ان بحور کے سوالم کو
ایک دایرہ مین رکھا ہے اور مزاحفات کو دایرہ دیگر مین اور یہ اوستادی سخت جاہلانہ
اور تصرف نیک خاسا ہے اسواسطے کہ بحر اسم جنس ہے شعر سے کہ تحت مین اوسکے
اوزان ہین اور ہر نوع اوزان کا نام رکھا ہے اور اوسکے جنس کے سات منسوب کیا ہے
جیسا کہ کہتے ہین مخبون رمل اور اخرب ہزج اور مطوی رجز یا خود اوسی جنس کو ان
صفات کے سات موصوف کرتے ہین جیسا کہ کہتے ہین ہزج سالم یا ہزج اخرب اور
رجز سالم یا رجز مطوی اور رمل سالم یا رمل مشکول اور مانند اسکے اور جو شخص کہ عروض
مین اوسنے ذوق رکہتا ہے جانتا ہے کہ مخبون رجز رجز ہے اور مخبون رمل رمل ہے
پس ہر نوع کو اک جنس سے کہ اوسی جنس سے متفرع ومتشعب ہے اور تحت مین
اوس نوع کے کوئی اور نوع نہین ہے اسم جنس سے جداگانہ تعبیر کرنا اور دایرہ مین
علحدہ لانا کوئی معنے نہین رکہتا ہے اور جو اس جماعت نے دیکھا ہے کہ مزاحفات

بحور اونمین بحور کے وہ دایرہ سالم سے منفک نہین ہوتے جاتا ہے کہ جس طرح سوالم بحور دایرہ مین پاے جاتے ہین اوسی طرح مزاحفات کو بھی دایرہ مین لانا چاہیے اور اس بات مین بھی غلط سمجھے ہین اسواسطے کہ ہزج مکفوف و ہزج اخرب کو بھی دایرہ مین نہین لاسکتے اسلیے کہ جسطرح دایرہ ہزج سالم سے منفک نہین ہوسکتی اوسی طرح ہزج مکفوف سے ہزج اخرب منفک نہین ہوسکتے۔ اور اسی طرح بحر مضارع کے چار بحرین قرار دی ہین مثمن مکفوف اور مثمن اخرب اور مسدس مکفوف اور اخرب ولیکن مثمن مکفوف و مثمن اخرب کو ایک دایرہ مین نہین لاسکتے اور مسدس مکفوف و مسدس اخرب کو بھی ایک دایرہ مین نہین لاسکتے اسواسطے کہ مثمن مکفوف سے مثمن اخرب اور مسدس مکفوف سے مسدس اخرب منفک نہین ہوسکتے پس بالکلیہ مزاحفات کا دایرہ علیحدہ نہوا البتہ بعض مزاحفات کا دایرہ علیحدہ ہوگا جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا۔ اور ساتھ حکم اس بات کے کہ بحور دایرہ مشتبہ انچار مین بعض مثمن الاجزا ہین اور بعض مسدس الاجزا پس انکو دو دایرہ کا لازم تھے جیسے کہ قبل ازین بنے گئے ہین۔ اور حکم اس بات کے کہ بحور دایرہ مشتبہ مختلف الاجزا ہین اور ہر بحر مین ایک وتد مفروق ہے اور تصریف ارکان دایرہ مذکورہ سے بہت بحور نکل سکتے ہین اگرچہ خلیل نے اکثر بحور اونمین سے نکالے ہین اور ہر ایک کے طرف اشارہ کیا ہے اور ہر ایک کو ساتھ ایک علت کے مہمل جانکر چھوڑ دیا ہے جماعت مستعربہ نے بخیال اوستادی کہ آپکو علم عروض مین تصور کرتے ہین سعی باطل کی ہے اور چند بحور نکالے ہین ایسے کہ اجتک کسے صاحب طبع نے اون اوزان مین شعر نہین کہے اور نہ کہینگے اور متقدمان شعراے عجم نے بھی مبالغہ بیشتر کیا ہے اور استخراج اوزان ثقیل بیشتر کیے ہین اور اونکے زعم مین سے کہ افاعیل و تفاعیل سے ساتھ ہر ترکیب کے کہ ممکن ہو وزن شعر نکل سکتا ہے لاجرم بیشتر مستحدث اجزاے بحور دایرہ مشتبہ سے ترکیب دی ہین اور ہر ایک کا نام از سر اتفاق و از روے کیف ما اتفق ایک نام رکھا ہے اور اون جملہ بحور کو چار دایرہ مین لاے ہین ایک دایرہ کا نام منتزعہ اور ایک کا نام منقلبہ اور ایک کا نام مستقلبہ اور ایک کا نام متفقہ

رکھا ہے الحق کمال جہل اون صاحبونکا بغیر اسکے کہ اشعار مستقل اوسکے سنے جاوین
ان ناموں سے اہل عقل تفرس کرسکتے ہین اور اس سے مراد تجاوز نامناسب
و ناجائز ہے جیسا کہ قبل ازین کہا گیا تھا انشاء اللہ تعالی بعد بیان کرنے فصل اشعار
بحور مستعملہ کے ان بحور غیر مستعملہ و مہملہ سے بعض کو بیان کرینگے تاکہ غلط فہمی اونصاحبونکے
اہل عقل کو معلوم ہو جاوے اور شستہ طبعین اوس جماعت کے اپنی غلط فہمی سے باز آئین
فصل اور جو سات ان مقدمات کے اور بعضی تصریفات فاسدہ جماعت مذکور سے
اطلاع ہوئی اور تفصیل خبط و غلط جماعت مذکور کی اس فن عروض مین بطریق اجمال
معلوم ہوئی اب صلاح یہ ہے کہ ان ابواب مین سات تقسیمات باطل اور تطویلات بے
حاصل جماعت مذکور کے التفات نکرین ہم اور اون سب بحرون کو چار دایرونمین لائین ہم
کہ جن پر مدار اشعار فارسی کا ہے ہزج رجز رمل کو ایک دایرہ مین رکھین ہم اور جملہ
مزاحفات و منشعبات ہر بحر کو سات اصول اور تعین مزاحفات و منشعبات کے ملحق
کرین ہم اور چونکہ بعض القویین ارکان بحور دائرہ مشتبہہ سے بعلت بے انتظامی
ارکان کوئی شعر مطبوع نہین کسی بحر کے اجزائی سالم سے معنا
کوئی وزن اوزان مستعملہ مزاحفات و منشعبات سے کہ دوسرا اوزان اوس سے منفک
ہو سکتا ہو اصل اوس دایرہ مشتبہہ کے قرار دین ہم لیس منسرح مطوی اور مضارع مکفوف
اور مقتضب مطوی اور مجتث مخبون کو فارسی مین مثمن الاجزا مین انہین ایک دایرہ مین
لائین ہم اور سریع مطوی اور جدید مخبون اور قریب مکفوف اور خفیف مخبون اور
مشاکل مکفوف کو مسدس الاجزا مین انہین ایک دایرہ مین لائین ہم - اور متقارب
و متدارک کو ایک دایرہ مین لائین ہم تنبیہ ان دو دایرے مین جس جس بحر کو جس جس زحاف کے
سات مقید کیا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ اگر مقید نہ کرین تو ایک دوسرے سے بحر منفک
نہ ہو - دوسرے یہ کہ بحور دایرہ مشتبہہ سالم مطبوع نہین کما قیل پس ضرور ہوا کہ مزاحف
ہون اور مزاحف ہونے مین وہ زحاف لانا ضرور ہوے جو باعث عدم انفکاک بحور
از یکدگر نہ ہون بلکہ باعث انفکاک بحور از یکدگر ہون فلہذا ویسے زحاف ان بحور دایرہ

مشتبہ مین لائے گئے اور وہی ضرورت باعث استعمال ہوے اور یہی وجہ ہے کہ تمام
عروضی اور صاحب المعجم و محقق ان بحور کو ان زحافِ مذکور کے ساتھ مقید کرتے ہین
ازبسکہ وہ اصل مین یا حکم اصل مین ہین - حالانکہ اور زحافات بھی ان بحور مین آتے ہین
اور انکے ساتھ مقید نہین کرتے اسلیے کہ وہ زحافات دیگر فروع مین بجہت عقد ان
انفکاک بحور ازیکدیگر - اور جس دایرہ کی بحرین سالم مطبوع ہین اوسمین ان امور کا
لحاظ نہین کیا گیا اور ارکان سالم کو اصل اوزان بحور کے دایرہ کی قرار دی جیسے دایرہ
متقارب - اور جس دایرہ کے بحور سالم و غیر سالم دونو طرح پر مطبوع ہین تو دونو
شکلین او سکی اصل قرار پائینگی جیسے دایرہ ہزج کہ سالم و غیر سالم دونو طرح پر آیا ہے
جسکو دایرہ مجتلبہ اور مجتلبہ زایدہ مزاحفہ قبل ازین لکھا ہے پس دایرہ مزاحفہ مین بضرورت
فک بحور ازیکدیگر بطریق استعمال یہ زحافات مشروط ہین ہزج مکفوف رجز مطوی رمل مخبون
اور اہل فارس دایرہ ہزج کو ساتھ حکم اس بات کے کہ اجزا اس دایرہ کے ترتیب
و ترکیب مین متوافق ہین موتلفہ کہتے ہین اور عربی مین اوسی دایرہ مجتلبہ تھا لیکن عروض فارسی مین
اجتلاب کی ضرورت نہین کسواسطے کہ دایرہ مختلفہ عربی یعنے دایرہ طویل فارسی مین
نہین بسبب عدم استعمال بحور دایرہ مذکور پس اس دایرہ ہزج کو فارسی مین مجتلبہ کہنیکی
حاجت نہین بلکہ موتلفہ ہی کہنا چاہیے اور مختلفہ دایرہ منسرح کو بجہت اختلاف ترکیب
و ترتیب ارکان اور یہ عربی مین دایرہ مشتبہ تھا اوسکو فارسی مین مختلفہ کہنا چاہیے اسلیے کہ
فارسی مین دایرہ مختلفہ عربی نہین پس خوف التباس کا نہین اور اہل فارس نے دایرہ
سریع کو منتزعہ لکھا ہے اس جہت سے کہ اس دایرہ کے بحور کو دایرہ منسرح سے انتزاع
کیا ہے اور دایرہ متقارب کو بدستور قدیم عرب متفقہ کے نام کے ساتھ رہنے دیا پس
فارسی مین بحور مستعملہ اوسکے - چار دایرہ قرار دیے گئے اسواسطے کہ دایرہ ہزج سالم اور
دایرہ غیر سالم درحقیقت ایک ہی دایرہ ہے لیکن دوایر اربع سے اول موتلفہ ثانی
مختلفہ ثالث منتزعہ رابع متفقہ ہے اور ترتیب اسامے بحور اس کشتی پر موتلفہ ہزج رجز رمل
مختلفہ منسرح مضارع مقتضب مجتث منتزعہ سریع جدید قریب خفیف مشاکل - متفقہ

متقارب متدارک ہم ان بحور کے دوایر قبل ازین لکھ چکے ہین مگر اس جگہ تکرار دوایر بعد
بحث اک طرز جداگانہ کے جائز سمجھی گئی صورت دوایر اربع یہ ہے

موتلفه

مختلفه

منتزعه

متفقه

اور جو ہم تعدید بحور و نقش دوائر سے بیچ صواب وسبیل راستے فارغ ہوئے ایک فصل
ذکر تقطیع شعر مین کہ رعایت اوسکی لازم ہے لکھین اور بعد اوسکے تشریح کرین بحور مستعملہ کی
سات اثبات ابیات سالم و مزاحف کے

فصل ذکر تقطیع شعر مین معلوم ہو کہ معنے تقطیع کے
لغت مین پارہ پارہ کرنے کے ہین اور اصطلاح عروض مین برابر کرنا اجزاے بیت بحور کو

ساتواں اجزاے افاعیل اوسی بحر کے اس نہج پر کہ ہر متحرک برابر متحرک کے اور ہر ساکن مقابلہ مین
ساکن کے آئے یعنے اسباب کے مقابلہ مین اسباب اور اوتاد کے مقابلہ مین اوتاد اور
فواصل کے مقابلہ مین فواصل آئین اور اختلاف حرکات کا ضمہ و فتحہ و کسرہ سے معتبر نہین ہے
جیسا کہ لفظ آتش جل جلالہ و عم نوالہ - بروزن فعولن ہے اور تقطیع مین حروف ملفوظ معتبر ہین
نہ مکتوبہ غیر ملفوظ فاعتبر والمسموع لا المکتوب بعد اس جو حرف کہ تلفظ مین آئے - اگرچہ کتابت
مین نہو تقطیع مین بجاے یک حرف ساکن محسوب ہوگا اور جو حرف تلفظ مین نہ آئے اگرچہ کتابت
مین ہو تقطیع مین بجاے یک حرف وہ شمار نہ کیا جائیگا لیکن وہ حروف کہ ملفوظ ہین اور
مکتوب نہین بہت ہین عربی مین - جیسے - الف سموات بعد میم کے اور الف لفظ اللہ اسم
ذات اقدس سبحانہ تعالے کا - بعد لام کے اور ہمزہ جبرئیل کا بعد را کے کہ اسکی کتابت
یوہین صحیح ہے ہر چند کہ بعضے اک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور یہی بجا ہے - اور الف اشباع
فتحہ جیسے آمین اور واو اشباع ضمہ جیسے لہٗ اور یاے اشباع کسرہ جیسے بہٖ - اور تشدیدات
و تنوینات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک جیسے
تم ہمت یا کیفیت لام ذلت زا سے عزت - اور نون تنوین بحقیقت اک حرف جدا گانہ ہے
جیسے صحیحٌ مجیبٌ قریبٌ کہ بروزن فعولن ہین اور فارسی زبان مین بھی جو حرکت باشباع پڑہی
جائے جیسے الف ممدودہ کہ باشباع فتحہ ہمزہ پیدا ہوتا ہے جیسے آب آفتاب اور واو
اشباع ضمہ جیسے طاوس اور یاے اشباع کسرہ جیسے دل مین بروزن فعولن اور معلوم ہو
کہ سوا حرکت فتحہ و ضمہ و کسرہ کے فارسی مین اک حرکت مجہول ہے کہ اوسکو حرکت
ربودہ و حرکت مختلس کہتے ہین مانند حرکت حرف را کے لفظ فارسی مین یا لفظ پارس جبکہ
اول بروزن فاعلن جبکہ اسکا کے بیت مین واقع ہو سن قبیل حرکات شمار کی جاتی ہی
یعنے متحرک کر لیجاتی ہی یا ساقط ہو جاتی ہی جیسے سعدی کہتا ہے سے اقلیم پارس را
غم از آسیب دہر نیست ؛ اور اگر آخر شعر مین واقع ہوتی ہے بجاے حرف ساکن محسوب
ہوتی ہے جیسے سعدی فتیم بسوے دوستے پارس - مفعول مفاعلن فعولان تنبیہ معلوم ہو
کہ نزدیک اہل فارس راے لفظ پارس و فارسی و مور و کار و آرد و حقیقت ساکن ہے

بلکہ اسپر حرکت ربودہ ہے پس بانچویں اسکے احکام بیان کیے گئے متحرکات مین فافہم
اور حرف مشدد جیسے ارہ و فرخ کہ ان کلمات مین اک حرف لکھا جاتا ہے اور وہ دو حرف
ملفوظ ہوتے ہین - جاننا چاہیے کہ تشدید فارسی مین دو مقام پر لاتے ہین اک اصلی کلمہ مین
جیسے غرّندہ و برّان و پرّان و بدرّید چنانچہ نظامی کہتا ہے ع بغرّندہ بغرّیدن آمد چو ابر
بغرّید بر سو چو بانگ ہزبر ؛ ع یکے را لغر سود تا زان گردہ ؛ بپرّید سر ہمچو یکپارہ کوہ ع
چو پرّان شود نامہ با سوے مرد ؛ من آن نامہ را بر کشایم نورد ؛ ع بدرّید خفتان زرہ
پارہ کرد ؛ کل ہین کہ فولاد با خارہ کرد ؛ - دوسری دو کلموں کے درمیان مین تشدید
لاتے ہین جیساکہ حرف آخر معطوف علیہ مین مثل زرّ و سیم اور درّ و گوہر اور چپّ و راست
نظامی کہتا ہے ع ز پیرایہ و گوہر و زرّ و سیم ؛ بدان جانور داد ترّے عظیم ؛ خسرو کہتا ہے
ع تحفہ آورد بہمہ گرد و راست ؛ شد دو صف آراستہ از چپّ و راست ؛ اور حرف آخر
مضاف مین جیسے درّ سخن و دمّ اسپ و خمّ کمند نظامی ع نخل زبان را ز رطب نوش داد ؛
درّ سخن را صدف گوش داد ؛ ع دلہ بیروے بازو و خمّ کمند ؛ در آورد گردن کشان را
بہ بند ؛ اور صفت موصوف مین آخر صفت مین سعدی کہتا ہے ع وجود مردم دانا مثال
زرّ طلاست ؛ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ؛ یا وہ کلمہ کہ سبب امر کے اور میم نفی کا اوسمین
وہان بھی تشدید لاتے ہین جیسے بکن مکن سے بکنّ و مکنّ اے بت خوش خرام ؛ بہین زہر قہر
بغیر لطف دوام ؛ لیکن وہ حرف کہ تلفظ مین نہ آسے مانند واو کے دو اور تو مین اور مانند
ہاے سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ مین پس ان مقامون کے تشدید قبیح ہے اور کسی مقام
اون مقامات مذکورہ سے تشدید واجب نہین اگر لائین تو جائز ہے ادر بالکل تشدید
فارسی مین جسقدر کمتر لائین بہتر ہے اسلیے کہ تشدید لغت فارسی مین اصلی نہین ہے لیکن
وہ حرف کہ مکتوبی ہین اور ملفوظ نہین ہوتے عربی مین جیسے الف امنوا بعد واو متصل کے
یا الف فاعتبروا بعد واو غیر متصل کے تاکہ فرق ہو درمیان واو جمع و واو عطف کے حالانکہ
واو جس جگہ صیغہ مین ملا ہوا ہو جیسے امنوا مین یہان خوف التباس نہین واو عاطفہ سے
لیکن طرد الباب ہے یعنے واسطے موافقت مقدمہ کے لکھتے ہین ۱۲

اور الف آخر لفظ انا غیر حالت وقف مین نظیری کتا ہے سے بدعوی انا صدیق اکبر
ما نبود بلند ہے اور حالت وقف مین یہ الف ملفوظ ہوگا۔ اور الف وصل عربی و فارسی دونو
مین جیسے سمع اللہ تعالی شانہ بروزن فعلاتن اور سر از تن بروزن فعولن جبکہ مقصود
توصیل ہو ورنہ سر از تن بروزن مفعولن ہوگا اور فارسی مین حروف مکتوبی غیر ملفوظی
پانچ مین مصرع سے واو و ہا و یا و نون و تا بگو لیکن واو غیر ملفوظ میں صرف پر ہے
واو عطف و واو بیان ضمہ و واو اشمام ضمہ لیکن واو عطف جیسا کہ سے دلدار و دل و تنگ
بود دشمن بود و دوست ہا لیکن واو بیان ضمہ جیسے واو دو و تو کہ یہ لغت دری مین یہ
دو تو تلفظ مین نہین آتے اور کتابت مین واسطے دلالت ضمہ دال و تا کے لکھے جاتے ہین
پس جب یہ بد بیان بیت کے واقع ہونگے تقطیع سے ساقط ہونگے جیسے از بر تو
پشت من دو تا شدہ اور اگر یہ آخر بیت مین واقع ہونگے ایک حرف ساکن محسوب
ہونگے جیسے سہ سرہا بر آستانہ تو واسطے کہ آخر بیت کو سوا حرف ساکن کے چارہ نہین ہے
یا جب دو تو او گشتہ و برشتہ جاتے تو تقطیع مین محسوب ہونگے لیکن واو اشمام ضمہ جیسے
واو معدولہ جیسے واو خواجہ و خوانچہ و خویشتن و خواب و خود و خورشید و خورد و خوارزم
و خواہش اور مانند اسکے کہ حرکت تے کے ان کلمات مین حا اصلی فتح ہی اور واو کو
بو ضمہ کی دی ہے اور اشمام بمعنے بو پانیدن ہے واو اشمام ضمہ تلفظ مین نہین آتے ہو وہ
بالکلیہ تقطیع مین ساقط ہوتے ہین اور لغت دری مین قبل ان واوون کے سوا تے کے
کوئی اور حرف نہین ہوتا اور معلوم ہو کہ حرکت تے کے فتحہ مایل بہ ضمہ خواب و خود وغیرہ
مین ہے اور در خوایش و خویشتن مین ضمہ مایل بکسرہ ہے پس قافیہ ان دونو کا اور لفظ
خود کا ساتھ شد و بد دونو کے صحیح و درست ہوگا لیکن ہاے مختفی کہ واسطے اظہار حرکت کے
ہوتی ہے جیسے ہ رسہ لالہ پیالہ خامہ جامہ رفتہ گفتہ کہ اسکو ہاے غیر ملفوظی بھی کہتے ہین جیسا کہ
رشید سمرقندی سے اور ابن قیس خوارزمی نے لکھا ہے کہ سوا اسکے ہاے اصلی کے جمیع ہاے
ملفوظ کہ آخر اسما و افعال مین واقع ہوتے ہین واسطے دلالت فتحہ ما قبل کے ہوتے ہین اور

وصلی ہین لیکن چار لفظون مین واسطے دلالت کسرہ ماقبل کے ہوتے ہین اور وہ کہ چہ نہ
ہین اسلئے کہ زبان ۔۔ ی مین مکسور آتے ہین نہ مفتوح بہرحال ہر جا کہ تلفظ مین نہ آسے
اگر درمیان بیت کے پڑے بوجہ ہا انکا ساقط ہوتی ہے تقطیع مین اور اگر آخر بیت مین
پڑے بضرورت سکون جیسا کہ قبل ازین کہا گیا اک حرف ساکن محسوب ہوگی لیکن یاہیے
کے تے چے کے ۔ اگر سات یا کے لکھین حال اس یا کا مثل ہا کے ہے جیسا کہ کہا گیا لیکن
نون ۔ وہ نون ساکن کہ لا محالہ خیشوم یعنی سے نکلیگا اور وہ حرف کہ خیشوم یعنی سے نکلے
اوسکو غنہ کہتے ہین پس وہ نون بعد حروف مدہ کے واقع ہو جیسے کمان کمین کون یا بعد
حروف مدہ کے واقع نہ ہو جیسے تن دردتو کو غنہ کہتے ہین اور اطلاق لفظ غنہ کچھ نون پر
منحصر نہین بلکہ مثل نون میم بھی حروف غنہ سے ہے جیسے ہم تم اور یہی دونو حروف غنہ ہین
اور بس اور یہ دونو تحمل درازی و کوتاہی زمان سکون کے ہو سکتے ہین اور خیشوم یعنی
ودماغ سے ادا ہوتے ہین پس رہی نون غنہ کہ بعد مدہ کے واقع ہو اگر مضاف نہ ہو اور
حرف آخر موصوف علیہ کا نہ ہو تو ملفوظ نہ ہوگا اور تقطیع مین بھی محسوب نہ ہوگا جیسے گمان
بردم بروزن مفاعیلن اور خون بہا بروزن فاعلن اور ہمین بکبین بروزن مفتعلن
لیکن جب یہ نون مضاف ہوگا یا جب آخر معطوف علیہ مین واقع ہوگا تو ملفوظ بھی ہوگا
اور تقطیع مین محسوب بھی ہوگا مثال مضاف کی جیسے نشان من بروزن مفاعلن اور خون دل
بروزن فاعلن چین نبفا بروزن مفتعلن مثال عطف کے جیسے نان وماں فاعلن خون وغم
فاعلاتن ۔۔ ہین وخال فاعلات اور حروف مدہ حروف علت ہین کہ حرکت اونکے ماقبل کی
موافق اونکے ہو جیسے واو ساکن ماقبل مضموم اور الف کہ لا محالہ ساکن ہوتا ہے ماقبل
مفتوح اور یاے ساکن ماقبل مکسور کہ مجموع ان حروف کا لفظ واے ہے لیکن تا
ہر تا سے ساکن کہ ماقبل اوسکا ساکن ہو جیسے رفت دست بخت جب درمیان بیت کے
واقع ہوگی متحرک ہو کر تقطیع مین محسوب ہوگی جیسے دست بردم بروزن فاعلاتن اور جب
آخر بیت مین واقع ہوگی اگر وہ جزو زیادہ وزن عروضی سے نہوگا تو سات ایک حرف
ساکن کے محسوب ہوگی یعنے ساکن محسوب ہوگی جیسے اس مصرع مین ع اے نرگس

پرغبار توست ؛ بر وزن مفعول مفاعلن مفاعیل اور اگر وزن عروضی سے زیادہ ہو گی تقطیع مین ساقط ہو گی جیسے اس مصرع مین سے او چشم امیر تخت غیرراست ؛ بر وزن فاعلات مفاعلن فعلاتن بانیشطور اور بچشمے فاعلاتن امیر نخ مفاعلن تغزیرس فعلاتن چونکہ تا وزن فعلاتن سے افزون ہے ساقط ہو گے اور ہر تا کہ قبل اوسکے دو ساکن دیگر ہوں جیسے راست خواست دوست پوست ریخت بیخت جب درمیان بیت کے واقع ہو اور تلفظ مین لاسکتے ہوں پس سات ماقبل اپنے کے سات ایک حرف متحرک کے محسوب ہو گی جیسے سے باخت دل با تو مرا ؛ بر وزن مفتعلن فاعلان۔ اور اگر تلفظ مین نہ آ سکی تقطیع سے ساقط ہو گی سے مصرع نیکوست رفت جفانہ نیکوست ؛ دو تو جگہ لفظ تقطیع ساقط ہوتے ہیں اور جب یہ تا لے ساکن آخر بیت مین پڑی ہمہ حال ساقط ہو گے اسواسطے کہ اوزان عروض مین تین ساکن کسی صورت سے جمع نہیں ہو سکتے اور اسی طرح اول مین وسط مین آخر مین بیت کے جہان کہین تین ساکن جمع ہوں البتہ ساکن سوئین کہ وزن فعل بسکون العین واللام سے زیادہ ہو گا ساقط ہو گا مصراع سے چو گشتاسپ ؛ اداو لہراسپ تخت ؛ اور مصرع سے کار وبرداشت کار او بگذارد ؛ پس پا ئے گشتاسپ و لہراسپ اور دال کارد و گزارد اور تا ئے داشت کہ یہ حروف وزن فعل بسکون العین واللام سے زیادہ واقع ہوئے ہین تقطیع سے ساقط ہو گے بلکہ یہ ہے کہ اثنائے شعر مین زیادہ ایک ساکن سے نہیں واقع ہوتا اور دو ساکن تین ساکن چار ساکن بھی جمع نہیں ہو سکتے بسبب باطل ہو جانے وزن عروض کے اور اگر اثنائے شعر مین واقع ہوتے ہین دوسرا ساکن متحرک ہو جاتا ہے اور تیسرا ساقط لاکن آخر شعر مین دو ساکن جمع ہو سکتے ہین اور تیسرا ساکن آخر مین بھی ساقط ہو گا مثال دو ساکن جیسے کار بار یہ اکثر اثنائے شعر مین واقع ہوتا ہے اسلئے کہ بنا لغت فارسی کے اعراب پر مین لہذا جمع ہونا دو ساکنوں کا فارسی مین موجب کلفت نہیں عبارات شعر مین لیکن وزن عروضی مین ہے بوافقت موزون ہے ایک حرف ساکن محسوب ہو گا تقطیع مین دوسرا متحرک ہو جائیگا کما قیل مثال تین ساکن کے جیسے گوشت پوست اور مثال چار ساکنوں کے جیسے

خواست لیکن حق یہ ہے کہ واو و الف مخلوط التلفظ خواست میں بجاے حرف واحد مرکب ہے
پس زیادت تین ساکن سے سوا ممکن نہیں وہ بھی آخر شعر میں اور تیسرا ساقط ہو جائیگا اور
کبھی ان تینوں ساکنوں میں بعض حرف بحقیقت ساکن نہیں ہوتا بلکہ وہ مجہول الحرکت
ہوتا ہے بمثال لفظ پارس کے کہ سے پر حرکت ربودہ و مختلسہ ہے جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا
غرض اس اطناب سے یہ ہے کہ اصول ارکان عروض میں سبب متوسط جیسے کار بار
اور وتد کثرت جیسے عیان نہان بجز وجود نہیں رکھتے پس وہ کوتہ نظر کہ جسکا یہ قول ہے
بطلان اوسکے قول کا متحقق ہو جاے اور معلوم ہو کہ تقطیع اوزان بحور و ارکان بحور کا جاننا
واجب و ضروری ہے تا کہ امتیاز تقطیع وزن حقیقی و وزن غیر حقیقی سے حاصل ہوے

فصل

اب شروع کرتے ہیں ہم شرح بحور دوایر اربع مع ابیات شواہد
فارسی برسبیل استقصا واللہ الموفق والمعین دایرہ اول جسکو مجتلبہ و مؤتلفہ کہا ہے
بحرین اوسکی تین ہین ہزج رجز رمل بحر ہزج سالم اجزا اوسکے مفاعیلن آٹھ بار ہے اور
وہ زحاف کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہیں مشترک بین عربی عام قبض کف معاقبت
مراقبت فارسی عام تحقیق عربی خاص با ہوا اہل خرم شتر خرب فارسی خاص ہے اور اہل کوئی
زحاف وضع نہیں ہوا کسی رکن کے لئے اصول ارکان سے عربی خاص ہے اعاریض و
ضروب قصر حذف تسبیغ اذالت ترفیل فارسی خاص اعاریض و ضروب زلل ہتم جب بتر
فایدہ اہل فارس قصر کو بطور عام ہر رکن میں لاتے ہیں اور بجملہ تصرفات فارسیہ سے
فافہم وہ اجزا کہ سات ان زحاف کے ارکان ہزج سے منشعب ہوتے ہیں اکیس ہین
سالم مفاعیلن مفاعیل مضموم اللام فع فاعلن مفعول مضموم اللام مفعولن مع م
مفعولن مفعول مضموم اللام فاعلن سالم مفاعیل بسکون اللام فعولن مفاعیلان مفاعلان
مفاعلان فع فعول بسکون اللام فعل متحرک العین فلع بسکون العین مفعول بسکون اللام
فعلن بسکون العین مفعولان فاعیلان عربی میں یہ بحر وافی مسدس ہے از روے بنا
دایرہ مجتلبہ میں اور مقرر ہے مربع مستعمل ہے اور مشطور یعنے مثلث نہیں آے لیکن اہل فارس
نے مثمن میں بخیال وزن مصراع فارسی مصراع عربی کو بھی چار رکنی لاے ہیں حافظ

شیرازی سے منصوری گر ہمی خواہی از رو غالب شو حافظ بصنعتے مائلی فی صنعتی
کرے اللہ بلوا علما بروزن مفاعیلن ۸ بار اشعار شافعی من تحقیق واقعہ صفحہ ۵ سطر ۲

ہزج وافی مقبوض

لَو اَنَّ المرتضیٰ اَبدیٰ محلّه — لکان الخلق طُرّاً سُجّداً له

مفاعیلن مفاعلن مفاعلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعلن

ہزج وافی محذوف مقصور

کفیٰ فی فضلِ مولانا علیٍ — وقوعُ الشکِّ فیه انّه الله

ایضاً ومات الشافعیُّ لیس یدری — علیٌ ربُّه ام ربُّه الله

ہر دو شعر بروزن

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

قطعہ شافعی من ہمان صفحہ ہزج مجزو سالم یعنی مربع

علیٌ حبُّه جُنّة — قسیمُ النار والجنّة
وصیُّ المصطفیٰ حقّاً — امامُ الانس والجِنّة

بروزن مفاعیلن مفاعیلن دوبار

من گلستان سعدی ص ۶۳ س ۱ ہزج وافی اخرب مقبوض محذوف

قد شابَهَ بالوریٰ حمارٌ — عجلاً جسداً له خوارٌ

مفعول مفاعلن فعولن دوبار

فارسی میں یہ بحر مثمن سے از روئے بنا کما قیل اور مجزو یعنی مسدس بھی مستعمل ہے اور مشطور
یعنی مربع بھی لاتے ہیں لیکن مثمن کو سالم و مزاحف دونو طرح لاتے ہیں بخلاف مسدس
کہ اوسکو سوا مزاحف کے سالم نہیں لاتے اور اگر کوئی سالم لاوے اتباعاً للعرب تو خلاف
وضع ہوگا اور منہوک یعنی مثنے مثمن سے نہیں ہو سکتا کما قیل ابیات سالم من کلیات
قاآنی مرحوم بہ منقبت امام ثامن ضامن مولانا و مولی الکونین حضرت امام موسیٰ رضا علیہ
والثنا وحی غزلہ واقعہ ص ۱۱ س ۳

ہزج مثمن سالم

بگردون تیرہ ابرے بامدادان برشد از دریا | جواہر خیز و گوہر بیز و گوہر ریز و گوہر زا
چمن از فر فروردین جہان نازان بدین تمکین | کہ گوئی از فر شاہ دین سرایش نہ گنبد خضرا
امام ثامن ضامن کہ عرشش چون حرم ایمن | زمین از حزم او ساکن سپہر از عزم او پویا
نظام عالم اکبر قوام شرع پیغمبر | فروغ دیدہ حیدر سرور سینہ زہرا
نہال باغ علیین بہار مرغزار دین | نسیم روضہ یاسین شمیم دوحہ طٰہٰ
خوش آن عہدے کہ با معشوق بودم ہمنشین شبہا | سلاقایان پیام بوسے آید زان لبہا

جملہ اشعار بروزن مفاعیلن ہشت بار

ہزج مثمن مخنق مقبوض از ناصر علی

دیدن و ز خود رفتن طرز آشنائیہا | پیش آن صنم بودن عالم جدائیہا

فاعلن مفاعیلن چار بار

من کلیات قاآنی واقعہ ص ۲۵ س ۱۸ ہزج مثمن مقبوض

نسیم خلد میوزد مگر ز جویبارہا | کہ بوئے مشک میدہد ہوائے مرغزارہا
فراز سرو بوستان نشستہ اند قمریان | چو مقریان نغمہ خوان بزمر دین بنلہا

ایضاً

من کلیات قاآنی ص ۵۰ ۳ س ۱۸

بنفشہ رستہ از زمین بطرف جویبارہا | و یا گسستہ حور عین ز زلف خویش تارہا

یہ سب اشعار بروزن مفاعلن ہشت بار

ہزج مثمن مکفوف مقصور من المعجم

زہے حسن و زہے عشق و زہے نور و زہے نار | زہے خط و زہے زلف و زہے مور و زہے مار

بروزن مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل دو بار

ہزج مثمن اخرب مکفوف و مخنق مقبوض و مخنق محذوف من قاآنی

احمق اگر از تخمہ کیان باشد | بے قدر تر از تخم ماکیان باشد

بروزن مفعول مفاعیلُ فاعلن فعلن دو بار

ہزج اخرب و خنق مقبوض از کتاب پریشان قاآنی ص ۱۴ س ۲

گر دل طلبد دلبر و ز جان طلبد جانان   اینک من و اینک دل اینک سر و اینک جان

بر وزن   مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن   دو بار

ہزج اخرب مکفوف محذوف از کتاب پریشان ص ۱۹ س ۲۲

اے رفتہ پئے صید غزالان سوے صحرا   باز آ بہ سوے شہر پئے صید دل ما

بر وزن   مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   دو بار

ہزج اخرب مکفوف و یک رکن سالم و عروض و ضرب مخنق محذوف قصیدہ

زان حقہ بود در دل من رشک نہان   زین حقہ بود در رخ من اشک پیدا

بر وزن   مفعول مفاعیل مفاعیلن فعلن   دو بار

ہزج اخرب مکفوف مقصور محذوف ہمین قصیدہ

گر بر گذر روانستم از ان اشک بدامن   گر سر کا جیانستم از ین اشک بسیما

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   دو بار

ہزج اخرب مکفوف مقصور از پریشان ص ۷ س ۸

عید آمد و آفاق پر از برگ و نوا کرد   مرغان چمن را از طرب نغمہ سرا کرد

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل   دو بار

ہزج اخرب مکفوف و عروض محذوف و ضرب مقصور از پریشان ص ۱ س ۱

یار از من و از رندی من بود گریزان   دارم سال گریز و من از صحبت اخیار

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب مخنق مقبوض و مکفوف و محذوف و در مصراع اول یک رکن حشو سالم از پریشان ص

۲۲ س ۹

ماہ رمضان آمد اے ترک سیمبر   برخیز و مرا سبحہ و سجادہ بیاور

مفعول مفاعیلن مفعول فعولن   مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہزج اخرب حشو مقصور و مکفوف از پریشان ص ۳۲ س ۱۲

در شہر رسے اسال بہر سو کا نم کام　　ہر کس شنیدہ دار ، گچہرو گل اندام

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل　　مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیل

ہزج اخرب جس قصیدہ عروض و ضرب مخنق مقصور

ہر شام کشد تنگ صداغوشش تا صبح　　ہر صبح زند چنگ بگیسویش تا شام

مفعول مفاعیل مفاعیلن مفعول

دوبار

ہزج اخرب مکفوف مقصور از حد تحقیق مصنفہ مولوی روم مسمے بہ جلال الدین ص ۲۵ س ۹

ان مرد سرافراز کہ اندر رہ اسلام　　تا کار نشد راست نیاسود علی بود

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

دوبار

ہزج اخرب مکفوف عروض مقصور و ضرب محذوف از گلستان سعدی ص ۲ س ۳

این مدعیان در طلبش بیخبر انند　　کانرا کہ خبر شد خبرشش باز نیامد

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل　　مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہزج اخرب مکفوف محذوف مقصور از گلستان سعدی ص ۱ س ۵ قطعہ

اے سیر ترا نان جوین خوش نہ نماید

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

معشوق من است انکہ بہ نزدیک تو زشت است

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب ایک رکن حشو سالم مصرع اول میں باقی ارکان مکفوف مقصور

حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف　　از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیل　　مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب مکفوف عروض و ضرب سالم از گلستان سعدی ص ۲۳ س ۱

گوے رگ جان میگسلد زخمہ ناسازش

ناخوشتر از آوازہ مرگ پدر آوازش

مفعول مفاعیل مفاعیلن　　دوبار

ہزج مجزو یعنے مسدس

خدارا ہوئے من یکشب گذاری کن — خزان گردیدہ خود را ابیاری کن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار

ہزج مجزو محذوف مقبوض از کتاب پریشان ص ۱۲ س ۲۵

زہے احمق کہ از فرط حماقت — سواد چشم را اشنا سداز مسرح

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعلن

ایضاً — سن حضرت والد علام در نعت مقلوب مستوی

امید آشنایان شادی ما — امید آباد مُرآبادی ما

ہزج مسدس عروض و ضرب مقصور گلستان سعدی ص ۲۳ س ۸

بدریا در منافع بیشمار است — اگر خواہی سلامت بر کنار است

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل دوبار

ایضاً — بوزن اوئے از گلستان سعدی ص ۱۴ س ۱۹

چون کنعان طبیعت بے ہنر بود — پیمبرزادگی قدرش نیفزود

ہزج مسدس عروض و ضرب محذوف قطعہ از گلستان سعدی ص ۵ س ۶

ازین سہ پارہ عابدفریبے — ملائک صورتے طاوس زیبے

مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار

کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد — وجود پارسایان را شکیبے

ایضاً — بوزن اوئے از گلستان ص ۱۲ س ۱

اگر صد سال گبر آتش فروزد — چو یکدم اندر ان افتد بسوزد

ایضاً — بوزن اوئے قطعہ از گلستان سعدی ص ۳ س ۹

شنیدم گوسفندے را بزرگے — رہانید از دہان و دست گرگے

شبانگہ کارد بر حلقش بمالید — روان گوسپند از وے بنالید

کہ از چنگال گرگم در ربودے — چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے

شعر اوسط مین عروض و ضرب مقصور و شعر اخر موافق وزن اولے

ہزج مجزو اخرب مقبوض عروض مقصور ضرب محذوف قطعہ از گلستان ص ۱۰۲ س ۱۲

دو نان نخورند گوشتا رند | گویند امید بہ کہ خوردہ
مفعول مفاعلن مفاعیل | مفعول مفاعلن فعولن

اخرم و مخنق مقبوض و محذوف ہمنہ

روزے بینی بکام دشمن | زر ماندہ و خاکسار مردہ
مفعولن فاعلن فعولن | مفعول مفاعلن فعولن ﮧ

از دست و زبان کہ برآید | کز عہدہ شکرش بدر آید
علا

مفعول مفاعیل فعولن دوبار

ہزج مجزو اخرب مقبوض عروض و ضرب سالم از گلستان ص ۹

از دست تو مست بر دہان خوردن | خوشتر کہ بدست خویش نان خوردن
مفعول مفاعلن مفاعیلن دوبار

ایضاً

بروزن اولے از پریشان ص ۲ س ۲

گسترد بہار زیر مین دیبا | چون چہر نگار شد چمن زیبا

بعین قصیدہ اخرب مقبوض و عروض مسبغ و ضرب سالم

لبہائے تو بہر بوسہ خلقت کرد | از حکمت خویش خالق یکتا
مفعول مفاعلن مفاعیلان | مفعول مفاعلن مفاعیلن

بعین قصیدہ اخرم مخنق مقبوض عروض و ضرب سالم

در جانسوزی چو چرخ بے حصلت | در کین توزی چو دہر بے پروا
مفعولن فاعلن مفاعیلن دوبار

بعین قصیدہ اخرب محذوف عروض و ضرب سالم یا اخرب مکفوف عروض و ضرب مخنق

بے ملک خداے ترا مقطع | بے ذات سوید ترا مبدا
مفعول فعولن مفاعیلن دوبار | یا مفعول مفاعیل مفعولن دوبار

ﮧ مجزو اخرب مکفوف محذوف از گلستان ص ۳ س ۳ علا

تنبیہ اس جگہ عروض وضرب کا مقطوع لانا غرابت سے خالی نہیں کیونکہ یہ بیت ایک قصیدہ میں ہے جس میں قصیدہ مصراع اولی اخرب مقبوض وعروض سالم ومصراع ثانی اخرم قبض ... ہے

باںکہت زلف عنبر افشانست غبر خیزد زکام ازدر با

مفعول مفاعلن مفاعیلن مفعولن فاعلن مفاعیلن

ہزج مربع سالم من العجم

دلم بردی روا باشد دلم غمگین چرا باشد

مفاعیلن مفاعیلن دو بار

ہزج مربع مکفوف محذوف

چرا یار نیائی عنداہم چہ نائی

مفاعیل فعولن دو بار

ہزج مربع اخرب منحہ

اے شاہ ہمہ لشکر شاد است جتو چاکر

مفعول مفاعیلن دو بار

ہزج مربع اخرب مقصور منحہ

من بے تو چنین زار تو از دور ہمی خند

مفعول مفاعیل و مفعول مفاعیل

ہزج مشطور مربع عروض مسبغ وضرب سالم

بوسم بہ نگاہے برد جانا نہ چنین باید

مفعول مفاعیلان مفعول مفاعیلن

تنبیہ حالت تربیع میں رکن دوم میں تسبیغ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ رکن دوم مقام عروض میں ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا لیکن دراصل یہ اک مصراع مسمط چار خانہ کا ہے جو دو حصوں میں کیا تو ویل کی جائیگی اول یہ کہ مربع کو مضاعف کر دیا ہے یعنے مستزاد ثانیاً بسبب اجتماع دو ساکن ایک ساکن تقطیع میں محسوب نہ ہوگا لیکن اس وزن کو صاحب المعجم نے اوزان کے ... میں

لکھا ہے جیسا کہ ذکر اسکا اوزان ثقیل مین آئیگا اور یہی اولے ہے کہ اسکو اوزان
ثقیل سے جانین اور بعض لوگ جو اسکے تقطیع یون کرتے ہین مفعول مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن - اور اس تقطیع مین دال باقی رہتا ہے لیکن صحیح نہین اسلیے کہ جب رکن
اخرب کے بعد رکن سالم آیا تو ضرور تھا کہ رکن ثالث بھی اخرب ہوتا حالانکہ یہان ایسا
نہین ہے اور حکم اسکا بالتفصیل آگے اسی بحث مین آئیگا اور خوشتر ہین اوزان پہلویات کو
کرملحونات کو اور اسکے راشیان کہتے ہین یہ ہے ساچمن چشمے کی خواہش کیجیے؛ مفاعیلن
مفاعیلن فعولن من ایعم ۔ اخرم ہو کہ مفعول مفاعلن مفاعیل؛ مفعول مفاعلن فعولن؛ مفعولن
فاعلن مفاعیل؛ مفعولن فاعلن فعولن؛ ان چار وزنون کے آمیزش سے باہم دگر ابیات
ناموزون نہین ہوتے چنانچہ مثنوی تحفۃ العراقین خاقانی و لیلی و مجنون نظامی اسی
وزن پر ہے اور اسی طرح اجتماع مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل؛ مفاعیلن مفاعیلن
فعولن کی آمیزش باہم درست ہے چنانچہ مثنوی شیرین خسرو نظامی و یوسف زلیخائے
جامی و مثنوی زلالی اسی وزن پر ہے حاصل یہ ہے کہ اجتماع قصر و حذف عروض و ضرب
مین واسطے مصرع یعنے و اطلع کے ہر جگہ جائز ہے اور اسی طرح اوائل مین اخرب
و اخرم کا اجتماع جائز ہے بشرطیکہ تناسب یعنے نظم ارکان گسستہ ہونے پاوے اور اس
بحر مین حالت تسدیس مین کہ اخرب ہو مراقبت ہے درمیان یا و نون مفاعیلن حشو کے پس
یا مفاعلن مقبوض آئیگا یا مفاعیل مکفوف اور بعد رکن سالم بعد مفعول کے نہ آئیگا یعنی یہ ہے
کہ ہزج مسدس اخرب مین بعد مفعول کے رکن ثانی مقبوض آئیگا یا مکفوف وجوباً و لزوماً
بایں طور مفعول مفاعیل مفاعیلن؛ مفعول مفاعلن مفاعیلن؛ مفعول مفاعیل فعولن
مفعول مفاعلن فعولن؛ مفعول مفاعیل مفاعیل؛ انہین رکن ثانی سالم بعد مفعول کے نہ آئیگا
بایں جہت کہ نظم ارکان گسستہ ہو جائیگا لیکن بیت مثمن میں بعد مفعول کے
رکن سالم آتا ہے ساتھ شرط اس بات کے کہ اس رکن سالم حشویہ کے بعد اک رکن اخرب
دوسرا ضرور ہونا چاہیے اور یہ قید لزوم و وجوب بہ حیثیت خوبی شعر ہے اور جملہ ارکان
ہزج مین معاقبت ہے درمیان یا و نون کے نہین چاہیے باہم دونو ساقط ہون تا مفاعیل

بیت

باقی رہے اور اس اسقاط یاو نون کے سبب سے چار متحرک جمع ہو جائین ایسا نہین چاہیے
جیسا کہ قبل ازین کہا گئے اور ضروب بحر ہزج متغیر نہین ہوتے یعنے وہ ضرب کہ با بیت اول
قصیدہ و غزل کی اوپر اوسکے ہو پس وہ درمیان جملہ قصیدہ کے لازم ہے۔ اور اگر
عروض اول مفاعیلن ہو تغیر اوسکا بھی نہین چاہیے لیکن اگر عروض اول فعولن ہو تو ہر
دیگر مین ہو سکتا ہے کہ مفاعیل اوسکے جگہ پر لاتے ہین کذا فی العجم اور اسی طرح اگر عروض و ضرب مین
اک رکن سالم اور دوسرا مسبغ لاتے ہین بشرطیکہ وزن دایرہ سے نہ خارج ہو خلل وزن نہ ہوگا
اور یہ بھی قاعدہ کلیہ ہے کہ سب اوزان مین مطلقا جس جگہ بیت مصرع لاتے ہین مثل بیت
مثنوی و مطلع قصاید و غزل کے انہین عروض تابع ضرب ہوگا اور پھر بعد اس مطلع کے دیگر
اشعار مین ضروب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین لیکن عروض اشعار دیگر مین خلاف
رہتا ہے جبکہ وہ مزاحف ہوتے ہین اور عروض سالم کا حکم قبل ازین کہا گیا اور فارسی مین یہی
حال کل اعاریض و ضروب کا مجملا بحور مین قیاس کرنا چاہیے **فصل بیان رباعی مین**
واضح ہو کہ مفعولن فاعلن مفاعیلن اور مفعول مفاعلن مفاعیلن ان دو وزن اخرم و اخرب
مین کہ قبل ازین مذکور ہوے اگر اک سبب خفیف زیادہ کیا جاے پس وزن دوبیتی کا ہوگا
اور مخترع اسکا رودکی شاعر متقدمین شعراے عجم سے ہے اور حقیقت اس وزن کے
استخراج کی یہ ہے رودکی ایک روز کہین جاتا تھا راہ مین چند اطفال کو دیکھا کہ باہم
مشغول جوز بازی مین اور بعض اشخاص اون اطفال کے بازی طفلانہ کو تماشہ کر رہے
گرد اونکے تھے سیر مین رودکی بھی اون لوگون مین شریک ہو کر ناظر حال ہوا ناگاہ
اک طفل نے چند جوز گو مین پھینکے سب جوز گو مین آئی لیکن اک جوز گو سے باہر نکل گیا اور پھر
برجعت قہقری غلطان غلطان اوسی گو مین آگیا۔ کودک جوز انداز کے منھ سے بے ساختہ
یہ کلمات نکلے غلطان غلطان ہمی رود تا سر گو ۔ رودکی کو وزن ان کلمات کا
مطبوع ہوا پس رجوع کیا اوسنے قوانین عروض کی جانب اور اس وزن کو متفرعات
بحر ہزج مثمن سے استخراج کیا صاحبان صناعت موسیقی کو یہ وزن نہایت مطبوع و پسند ہے
اور عادت اسطرح پر ہے کہ اس جنس کی بحر جو مبنی ہو ابیات تازی پر اوسکو قول کہتے ہین

اور اس جنس کی ترنج کے دو باجا اوزان قطعات فارسی پر تالیف ہوا ہوا اوسکو غزل وغیرہ
کہتے ہیں اور متاخران اہل طبع اس وزن کے ملفوظات کو ترانہ کہتے ہیں اور اس وزن کے شعر
مجزو کو یعنے مربع کو دو بیتی کہتے ہیں کہ بنا اوسکی زیادہ دو بیت سے نہیں ہے۔ اور مستعمر چار اس رنگ
رباعی کہتے ہیں اس جہت سے کہ بحر ہزج اشعار عرب میں مربع سے زیادہ نہیں آئی ہے بطریق
استعمال پس ہر مصراع اس وزن کا اک بیت عربی ہو سکتا ہے کذا فی العجم پس یہی وجہ ہے
کہ ترانے کو قدمائی چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چہار بیتی کہا ہے یعنے او میں ہر مصراع
اک بیت ہے اور تازی میں اوسکو رباعی کہتے ہیں اور چاروں مصرعوں میں قافیہ لازم و واجب
جانتے ہیں لیکن نزدیک متاخرین جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہیں یہ وزن بھی
متروک ہے اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے اک مصراع شمار کرتے ہیں فارسی میں اور رباعی کو
دو بیتی کہتے ہیں اور تیسرے مصراع کو خصی کہتے ہیں اور او میں قافیہ شرط نہیں جانتے اور خصی
لغت میں خصیہ کردہ شدہ کو کہتے ہیں مناسبت ظاہر ہے کذا فی معیار الاشعار۔ اور یہ زحافت
کہ اس وزن میں ہیں مستعمل شعرائے عجم ہیں اشعار عرب میں نہیں اور یہ وزن رباعی اشعار عرب
میں نہ تھا اور اس وزن کے جزو چہارم کے زحاف چار ہیں ہتم جب بتر زلل چنانچہ تشریح ان کی
قبل ازیں کی گئی۔ اور جب یہ مقدمات معلوم ہوئے جاننا چاہیے کہ ابتدا اس وزن کے
مصاریع کے یا مفعولن سے ہوتے ہیں یا مفعول سے۔ ہر گاہ جزو اول مفعولن آئیگا جزو دوم
فاعلن یا مفعول یا مفاعیلن ہوگا۔ اور ہر گاہ جزو دوم فاعلن یا مفعول ہوگا جزو سوم مفاعیلن
یا مفاعیل ہوگا اور ہر گاہ جزو دوم مفاعیلن ہوگا تو جزو سوم مفعولن یا مفعول آئیگا اور بس اور ہر گاہ
جزو اول مفعول آئیگا جزو دوم مفاعیلن یا مفاعلن یا مفاعیل آئیگا اور ہر گاہ جزو دوم مفاعیلن
ہوگا جزو سوم مفعول یا مفعولن ہوگا اور ہر گاہ جزو دوم مفاعلن یا مفاعیل ہوگا تو جزو سوم مفاعیل
یا مفاعیلن ہوگا۔ اور ان دونوں شکلوں میں یعنے شجرہ اخرم و اخرب میں جزو سوم مفاعیلن یا مفعولن
یا مفاعیل یا مفعول ہوگا پس مفاعیلن و مفعولن کے بعد رکن چہارم فع ہوگا یا فاع اور مفاعیل
و مفعول کے بعد رکن چہارم فعل ہوگا یا فعول اور بس۔ اور ان چار قافیت و دو صدر سے
دو بیتی کے بست و چار وزن حاصل ہوتے ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ وزن ترانہ

ان دس رکنون پر منحصر ہے ایک مشابہ بہ سالم اور نو مزاحف لیکن مزاحف ۱ مفعول اخرب ۲
مفعولن اخرم ۳ فعول اہتم ۴ فاع ازل ۵ فعل مجبوب ۶ فع ابتر ۷ مفاعلن مقبوض ۸ مفاعیل مکفوف
۹ فاعلن اشتر یعنے مخنق مقبوض لیکن مشابہ بہ سالم ۱۰ مفاعیلن ان دس رکنون کے سوا اور کوئی
رکن رباعی میں نہیں آسکتا اگرچہ ایک رباعی کے ۱۶ رکن ہوتے ہیں لیکن اس تعداد کے پورا کرنے
کے لیے انھیں دس رکنون سے بعض رکن جو اوائل و اواخر سے مخصوص نہیں مکرر ہونگے جیسا
کہ اشارہ سے ظاہر ہوگا۔ اون ارکان عشرہ سے دو رکن مفعول اخرب اور مفعولن اخرم صدر
و مطلع سے مخصوص ہیں پس رباعی کا پہلا رکن اخرب ہوگا یا اخرم اسلیے کہ خرم زحاف مختص اوائل
سے ہے ہان اگر مفعول یا مفعولن حشو میں آئیگا تو اول کو مخنق مکفوف اور دوسرے کو مخنق کہینگے
اسلیے کہ تخنیق زحاف عامہ سے ہے اور اون ارکان عشرہ سے چار رکن ۱ فعول اہتم ۲ فعل مجبوب ۳ فاع ازل
۴ فع ابتر مخصوص ہیں عروض و ضرب سے پس چوتھا رکن رباعی کا ایک ان ارکان اربع سے ہوگا
اب باقی رہے اون ارکان عشرہ سے چار رکن ۱ مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مکفوف ۳ فاعلن اشتر
یعنے مخنق مقبوض ۴ مفاعیلن مشابہ بہ سالم یہ مقامات حشو میں آئینگے اور مفعول مخنق مکفوف ہوکر اور
مفعولن مخنق ہوکر جسکا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی حشو میں آئینگے پس ارکان صدر و مطلع دو اور حشو کے
چھ اور عروض و ضرب کے چار حاصل ہوئے ہیں اگرچہ عقلی طور پر ہزارہا نے کی گنتی میں تحسین نکلتی
ہون لیکن از روے استعمال ۲۴ ہی ہیں اور وجہ حصر و ضبط کی ایک مقدمہ پر موقوف ہے جو مشتمل ہی
دو شعبون پر شق اول اصل میں ہر مصراع رباعی کا پہلا رکن مفعول ہوتا ہے اور دوسرا رکن مفاعلن
یا مفاعیل ہوتا ہے اور تیسرا رکن فقط مفاعیل ہوتا ہے اور چوتھا رکن فعول یا فعل ہوتا ہے یعنی
اصل میں رباعی بجاے ارکان عشرہ کے جو اوپر مذکور ہوے ان ارکان خمسہ سے مخصوص سمجھے جاتے
شق ثانی سوا پہلے رکن کے باقی ارکان کے سرے کے حرف کو ساکن بھی کر دیتے ہیں بزحاف
تخنیق اسلیے کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جہان تین حرکتین متوالے جمع ہوتے ہیں بیچ کے حرف کو ساکن
کر دیتے ہیں بشرطیکہ رکن ماقبل کا آخر حرف متحرک ہو اور چونکہ ابتدا بہ سکون محال ہے اوس حرف
کے ساکن حرف کو رکن ماقبل کے حرف آخر سے جو متحرک ہونا چاہیے ملا دیتے ہیں پس باقی پانچ
رکن رباعی کے آمیزش کی وجہ سے نکلتے ہیں اور وہ یہ ہیں ۱ مفعولن ۲ فاعلن ۳ مفاعیلن ۴ فلع

وقع مثلاً مفعول مفاعلن میں جب میم مفاعلن کو ساکن کرکے رکن ماقبل کے لام سے ملائیں کہ متحرک ہے پس مفعولم فاعلن ہوگا حسب قاعدہ عروض مفعولم کو مفعولن سے نقل کرینگے اسی طور پر جب مفعول مفاعیل میں میم کو ساکن کرکے مفعول کے لام سے ملائینگے تو مفعولم فاعیل ہوگا نقل کرینگے مفعولن مفعول سے و قس علیٰ ہذا علیٰ ارکان الباقی اب ان دونوں شقوں پر غور کرنا چاہیے کس واسطے کہ جب رباعی کے پہلے رکن مفعول کے ساتھ دوسرا رکن مفاعلن دو طرح سے لگایا جائیگا تو اس سے یہ دو شکلیں پیدا ہونگی ۱ مفعول مفاعلن ۲ مفعولن فاعلن اور جس وقت دوسرا رکن مفاعیل دو طرح سے لگایا جائیگا تو اس سے دو شکلیں پیدا ہونگی ۱ مفعول مفاعیل ۲ مفعولن مفعول الحاصل دوسرے رکن کے ملنے سے یہ چار ثنائی شکلیں نکلیں اب اگر ان چار شکلوں سے ہر ایک شکل کے ساتھ تیسرا رکن دو طرح سے لگایا جا سکتا تو اس سے بھی آٹھ شکلیں پیدا ہوتیں لیکن اول کی دونوں شکلوں میں دوسرے رکن کا آخر حرف ساکن ہے یعنے نون مفاعلن و فاعلن پس ان دونوں شکلوں میں تیسرا رکن یعنے مفاعیل ایک ہی طرح سے لگایا جائیگا بغیر تخنیق یعنی بطور ۱ مفعول مفاعلن مفاعیل اور مفعولن فاعلن مفاعیل یعنے اول کے دونوں ثنائی شکلوں میں تیسرے رکن کے ملنے سے دو ہی ثلاثی شکلیں بنیں جو ظاہر ہوئیں اور چونکہ آخر کی دونوں ثنائی شکلوں میں رکن دوم کا آخر حرف متحرک ہے اس جہت سے ان دونوں میں تیسرا رکن دونوں طرح سے لگایا جائیگا پس تیسرے رکن کے ملنے سے ان آخر کی دونوں ثنائی شکلوں سے چار شکلیں نکلینگی ۱ مفعول مفاعیل مفاعیل ۲ مفعول مفاعیلن مفعول ۳ مفعولن مفعول مفاعیل ۴ مفعولن مفعولن مفعول الغرض آخر کی دونوں ثنائی شکلوں سے جب تیسرا رکن ملا تو یہ چار ثلاثی شکلیں نکلیں اور دو شکلیں ثلاثی اول کے دونوں ثنائی شکلوں سے نکل چکی ہیں پس مجموع چھ شکلیں ہوئیں ان چھ شکلوں میں چوتھا رکن فعول دونوں طرح سے لگایا جائیگا تو بارہ شکلیں نکلینگی اور اسی طرح جب چوتھا رکن فعل دونوں طرح سے ملایا جائیگا تو اس سے بھی بارہ شکلیں نکلینگی پس کامل طور پر رباعی کی چوبیس ۲۴ شکلیں ہوئیں اب ہم ان چھ ثلاثی شکلوں میں ترتیب وار چوتھا رکن چار طرح سے لگاتے ہیں

۱ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول ۲ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
۳ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ۴ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۱ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول ۲ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۳ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل ۴ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۱ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول ۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
۳ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل ۴ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعول ۲ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
۳ مفعول مفاعیلن مفعول فعل ۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فع
۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعول ۲ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
۳ مفعولن مفعول مفاعیل فعل ۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۱ مفعولن مفعولن مفعول فعول ۲ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل ۴ مفعولن مفعولن مفعولن فع

ان چوبیس ۲۴ وزنون سے بارہ وزن جنکی سری پر مفعول ہے اخرب کہلاتے ہین اور باقی بارہ جنکے سرے پر مفعولن ہے اخرم کہلاتے ہین لیکن محقق طوسی علیہ الرحمہ سب کو اخرب فرماتے ہین کیونکہ اصل مین پہلا رکن مفعول اخرب ہی ہوتا ہے اور مفعولن اخرم دوسرے رکن کی تسکین حرف اول کی وجہ سے ہوجاتا ہے ان چوبیس وزنون سے جن وزنون مین سبب وتد سے زیادہ ہین وہ ثقیل و نا مطبوع ہین اور جنمین وتد سبب سے زیادہ ہین وہ خفیف و مطبوع طبع ہین اسی سبب سے عموماً اخرب کے اوزان اخرم کے اوزان سے سبک اور پسندیدہ ہین۔ اوزان اخرب مین بلکہ کل وزنون مین سب سے زیادہ خفیف وزن مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ہے اور سب سے زیادہ ثقیل مفعول مفاعیلن مفعولن فع ہے اسلیے کہ چھ سبب برابر آ گئے ہین اور وزن اخرم مین سب سے زیادہ خفیف وزن مفعولن فاعلن مفاعیل فعول ہے کیونکہ اسمین سبب اور وتد برابر ہین اور اوزان اخرم مین بلکہ سب وزنون مین سب سے زیادہ ثقیل وزن مفعولن مفعولن مفعولن فع ہے اس سبب سے اگر

خوبی و کم نہیں ہے سبب ہی سبب ہیں تنبیہ ان اوزان کے ملانے ہیں دقیقہ شناس سبب سے غافل نہیں رہنا چاہیے اور وزن لطیف کو سات وزن ثقیل کے آمیزش دینا چاہیے تاکہ اجزا متعادل ہو جائیں اور مناسب رہیں اور جو لازم ہے کہ تینوں مصرع اس وزن کے باقافیہ ہوں نہیں چاہیے کہ وہ قوافی متغیر ہوں لیکن مصراع سوم میں کہ اوسکو خصی کہتے ہیں اگر بجائے فع فاع آجائے اور بجائے مفعول فعل آجائے جائز ہے اور تینوں مصراع باقی میں فعول کا قافیہ فاع ہو سکتا ہے لیکن اندونوں کا فعل اور فع کا قافیہ نہیں ہو سکتا اور فعل فع کا قافیہ ہو سکتا ہے لیکن اندونوں کا فعول و فاع قافیہ نہیں ہو سکتا ان اعتبار سے بھی بہت اشکال نکل سکتے ہیں لیکن ہکو مقصود او نہیں اشکال مستقلہ کا بیان تھا کما قلت اگرچہ اہل فن نے رباعی کو چوبیس[۲۴] وزنوں میں منحصر رکھا ہے لیکن بعض ناواقفوں نے اپنے عدم وقوف کی جہت سے چند اوزان رباعی کے اور بھی نکالیں ہیں انھیں سے ایک وزن مفعول مفاعلن فعولن فعلن ہے چنانچہ وہ اس مصرع کو کیا کیا نہ فلک نے خاک چھانی میری ؎ اسی وزن پر تقطیع کرتے ہیں حالانکہ اونکی یہ صریح غلطی ہے۔ اس مصرع کا وزن مفعول مفاعلن مفاعیلن فع ہے اونھوں نے بوجہ ناواقفی مفاعیلن کے آخر سے ایک سبب کم کرکے مفاعیلن کو فعولن بنایا اور اس سبب کو فع سے ملا کر فع کو فعلن کر لیا اور یہ نہ خیال کیا کہ رباعی میں فعولن اور فعلن کہیں نہیں آتا بلکہ فعولن و فعلن پر کیا حصر ہے کوئی رکن سوا ونکے ارکان مذکورہ بالا کے نہیں آسکتا الغرض کوئی رباعی ایسی نہیں جو چوبیس[۲۴] اوزان مذکورہ بالا سے خارج ہو اور اگر ہو تو اوسکو رباعی نہ کہنا چاہیے کیونکہ رباعی ان اوزان سے مخصوص ہے لیکن یہ اوزان رباعی سے مخصوص نہیں بلکہ ان اوزان میں قطعہ وغیرہ بھی لکھ سکتے ہیں جیسا کہ امثلہ سے ظاہر ہوگا اگر ایک مصراع رباعی کا وزن اخرب میں ہو اور دوسرا وزن اخرم میں پہ خلط جائز ہے اور اسی طرح قصیدہ و غزل وغیرہ میں بھی اگر چند شعر وزن اخرب میں ہوں اور چند شعر وزن اخرم میں جائز ہے امثلہ جو اس وزن پر ہیں اور رباعی نہیں ہیں چنانچہ ابو طاہر خاتونی کہتا ہے

قطعہ

اوستاد گمان مبر کہ دل ریش نیم ‏— ‏وز فعل تو نیک و از بد اندیش نیم
در کیش تو آئین نکوکاری نیست ‏— ‏ایزد داند کہ من بدین کیش نیم
با ہیچ خودی مرا بود خویشی و لیک ‏— ‏بیگانہ طبع خویش خویش خویش نیم
تا گشتی بر من زنی زبد فعلی لاف ‏— ‏گر تو گرگی بطبع من میش نیم
در نیکی و در بدی نیم همسر تو ‏— ‏بے خار نیم و لیک با نیش نیم
گفتی کہ چرا دوانی و باز پسے ‏— ‏زان بار پسم کہ چون تو در پیش نیم

وزن دوبیتی اور اشعار مین

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض و ضرب ابتر از گلستان سعدی ص ۷ س ۱ بیت

فرق است میان آنکہ یارش در بر ‏— ‏با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع ‏— ‏دوبار

از گلستان سعدی ص ۷ س ۲۱ بیت

در د اکہ طبیب صبر می فرماید ‏— ‏وین نفس حریص را شکری باید

از گلستان سعدی ص ۱۰ س ۱۶ بیت

شاید پس کار خویشتن بنشستن ‏— ‏لیکن نتوان زبان مردم بستن

وزن دوبیتی شجرہ اخرم سے مصراع اول شجرہ اخرب سے مصراع ثانی اور عروض و ضرب ابتر از گلستان سعدی ص ۱۲ س ۴

عاجز باشد کہ دست قدرت یابد ‏— ‏برخیزد و دست عاجزان برتابد
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ‏— ‏مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض و ضرب ازل از گلستان سعدی ص ۱۸ س ۴

ما را بجهان خوشتر ازین یکدم نیست ‏— ‏کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست
اے آنکہ باقبال تو در عالم نیست ‏— ‏گیرم کہ غمت نیست غم ما هم نیست

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع ‏— ‏دوبار

وزن دوبیتی مصراع اول شجرہ اخرب سے اور مصراع ثانی شجرہ اخرم سے عروض و ضرب ازل

از گلستان سعدی ص ۱۶ س ۴

اوستاد و معلم چو بود بے آزار — خرسک بازند کودکان در بازار

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع — مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

وزن دو بیتی مصراع اول شجرہ اخرب سے اور مصراع ثانی شجرہ اخرم سے عروض ازل ضرب

مجبوب از گلستان سعدی ص ۶۷ س ۱۱

بے زر نتوانی کہ کنی بر کس زور — ور زر داری بزور محتاج نئی

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع — مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

وزن دو بیتی شجرہ اخرب سے عروض ازل ضرب ہر دو مجبوب از گلستان ص ۴۰ س ۱

از راکہ بجاے تست ہر دم کرمے — عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

مفعول مفاعلن مفاعیل فعل

دوبار

ایضاً

ہمین وزن از گلستان ص ۱۷ س ۱

صیاد نہ ہر بار شغالی ببرد — باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

وزن دو بیتی شجرہ اخرب سے عروض و ضرب اہتم از گلستان ص ۱۳ س ۱

شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست — چون روز شد او بمرد و بیمار بزیست

مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

دوبار

لیکن ابیات ثقیل کہ وزن ہزج مین قدمانی کہے ہے یہ ہین من المعجم بیت ہزج مثمن مقبوض

چرا ای نگار منم ہمیشہ نزد من ناید — بتا مرا نشاید ز ار نالیدن بدرد دل

مفاعلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

دوبار

بیت اخرم

مرا بار انگار ینا دوا خواہی ز بیماری — کہ یارے کردم آن باید بکار عشق بیزاری

مفعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ان اوزان کے ناخوش ہونے کا باعث اختلاف نظم و عدم تناسب ارکان ہے کما قیل

اور بنظر بازی اس شاعر نے اختلاف اجزاء شعر — مین زیادہ جایز رکھا ہے بہ نسبت دیگر

شعراے کے لاجرم اپنے اشعار عذب کو اور یعنے لطیف کو ساتھ اوزان مستہجن و زبون کے
ناخوش کیا ہے جیسا کہ مثمن اخرب مین قبض و تخنیق و تسبیغ لایا ہے بیت

زیم تیغ و درم ز دوست آن سایۂ این نخ ورد — خوبان چو گل را ہیم نیے سر خنیجے زرد
مفعول مفاعلان مفعول مفعولان — مفعول مفاعلان مفعولن مفاعلان

اور جیسا کہ مسدس اخرب و اخرم مین امیر شاعر نے کہا ہے

مشکین گلگی سرو بن ز بالاے — بادو چشم شہلا و چہ شہلاے
بوزن مفعول مفاعیلن مفعولن — مفعولن مفاعیلن مفاعیلن

اور اسی طرح اخرب مکفوف و اخرم و سالم کو جمع کیا ہے یعنے بروزن مفعول مفاعیل مفعولن
مفعولن مفاعیلن فعولن رجز اجزا اسکے مستفعلن آٹھ بار — اور وہ زحاف عربی و فارسی
کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہین سولہ ہین عربی عامہ خبن طے خبل مکانفہ فارسی
عامہ رفع تسکین عربی خاص ہے اعاریض و ضروب قطع خلع قصر حذف اذالت ترفیل
تسبیغ فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب جدع طمس حذذ صلم منقصرا اول سے عربی و فارسی مین
کوئی زحاف خبن و نسع ہوا اور وہ اجزا کہ ساتھ ان زحافات کے ارکان رجز سے منشعب
ہوتے ہین بائیس ہین ع ح مفاعلن فعلتن مستفعلن ف ع فاعلن مفعولن ع خ مفعولن
فعولن مستفعلان مستفعلاتن مفاعلان مفاعلاتن مستفعلان مفتعلاتن فعلتان ف خ
فاعلان مفعولان مفعولان فعلان بسکون عین فعلن فعلن فاع فع ان فرعات سے جو عام
ہین وہ عام طور پر اور جو خاص ہین وہ خاص طور پر واقع ہونگی اور انکی مثالین لکھی جاتی ہین بغیر
لحاظ ترتیب تحریر بالا کیونکہ غرض صرف بیان سے ہے سو وہ حاصل ہوگی۔ واضح ہو کہ یہ بحر
عربی مین مسدس ہے از روے بنا اور مسدس مستعمل بھی ہے اور مجزو یعنے مربع اور مشطور
یعنے مثلث اور منہوک یعنے دو رکن ایکی بحر میں) آتی ہیں رجز و افی شعر اول مقبوض
و مطوی و شعر ثانی سالم از گلستان سعدی علیہ الرحمۃ

ما گر ز سر بریدہ می نکنیم — در طبع بدیعی ذوق و صاحب
مستفعلن مستفعلن مفاعلن — مفتعلن مستفعلن مستفعلان

لا معشر الخلان قولوا للکما   فی لست تدری ما بقلبی الوجع

مستفعلن ۶ بار

فایدہ معلوم ہو کہ عربی مین ایک ہی قسم کے نظم مین بعض شعر مزاحف اور بعض شعر سالم

لاتے ہین لیکن فارسی مین یہ خلط ہرگز جایز نہین ہے

رجز مجزو سالم قطعہ

لی خمسۃ اطفی بہا   حر الوبا الحاطمۃ

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستعلن

المصطفی و المرتضی   وابناہما والفاطمۃ

مستفعلن مستفعلن دو بار

وزن بیت مشطور یعنی ثلث مستفعلن مستف ہ علن مستف

وزن بیت منہوک مستفعلن مستفعلن

فارسی مین یہ بحر دائرہ مجزو و مشطور مستعمل ہے اور منہوک مثمن مین نہین ہو سکتی کما قیل

رجز مثمن سالم از کلیات قاآنی ص ۱۹ قصیدہ

ساقی بدہ رطل گران زان می کہ دہقان پرورد   اندر ظل لشکر و شادی دہد جان پرورد

مستفعلن ۸ بار

ایضاً   سالم من امیر خسرو دہلوی من غیاث

ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری   ہر چند وصفت میکنم لیکن از آن بالاتری

رجز مثمن مطوی مخبون از کلیات قاآنی مرحوم ص ۳۱

دوش کشا و اختران والی چرخ چارمین   کرد ز اوج آسمان میل بہ مرکز زمین

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دو بار

بتیین قصیدہ رجز مثمن مطوی مسکن مخبون مطوی

گردم زمین سرای خود میل و زدم قدم برون   گشتہ جہان و کوہ و در گہ بہ بسیار و گہ بہ مین

مفعولن مفاعلن مفتعلن مفاعلن   مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

رجز مثمن مطوی من غیاث   مفتعلن ۸ بار

می شگفد گل چمن بانسیم سحری وه چه شود گر نفسے پہلوے من بجو زیبا

رجز مثمن مخبون مطوی مصنفہ جامی من غیاث

فغان کسان ہر سحری بکوئی تو میگزرم چو نیست رہ سوئی تو ام ببام دو میگزرم

مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن دو بار

رجز مثمن مطوی مخبون مقطوع من جامی از نزایش

سرو نخرامست که او نیست بدین رعنائی ماه نگوئیست که نہ نیست بدین زیبائی

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن دو بار

رجز مثمن مطوی مرفوع من المعجم

پیام کرده است بمن بلبوس طلطے که تو بمدح ملکان نه از قیاس بے

مفاعلن مفتعلن مفتعلن فاعلن مفتعلن مفتعلن مفاعلن فاعلن

رجز مجزو سالم یعنے مسدس من غیاث

ساقی بعشرت گوش در دوران گل مگذار از کف جام تا پایان گل

مستفعلن مستفعلن مستفعلن دو بار

رجز مجزو مطوی من غیاث

نیست مرا جز تو نگاری دگرے نے بکنی ہیچ بکارم نظرے

مفتعلن مفتعلن مفتعلن دو بار

رجز مجزو مخبون من المعجم

کنون که گرده از بہار خوش ہوا فزون شود بہر دل اندرش ہوا

مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بار

رجز مجزو مطوی مقطوع

اے دل من ہست بدرد ارزانی تا نکند یار دگر نادانی

مفتعلن مفتعلن مفعولن دو بار

رجز مجزو مخبون مطوی ضرب اذال من المعجم

زمین نبگذ نبود از آسمان — چنانکه نخل تو زمین نبگذ است

مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفاعلن مفتعلن مفاعلان

رجز مجزو مقطوع من العجم

عاشق شدم بر دلبرے عیارے — شکر لبے سنگین دلے خونخوارے

مستفعلن مستفعلن مفعولن — دوبار

رجز مشطور یعنی مربع سالم من العجم

اے بہتر از ہر داوری — بکشائے کارم را دری

مستفعلن مستفعلن — دوبار

رجز مشطور مطوی مشطوح الضرب من العجم

نالیه ز زلفے و برخ — سرخ تر از گلنارے

مفتعلن مفتعلن — مفتعلن مفعولن

رجز مشطور مرفل من العجم

اے دل صبوری کن چه سود است — اے جز تو کس عاشق نبود است

مستفعلن مستفعلاتن — دوبار

اس بیت مین تا آخر قافیہ سے ساقط ہے تقطیع مین محسوب نہین اسواسطے کہ اقصے نہایۃ جزو ضرب و عروض کی مستفعلاتن ہے کہ اوپر اصل فعل کے ایک سبب زیادہ ہے اور حرف تا اس قافیت مین اوپر مستفعلاتن کے بھی زیادہ ہے پس ساقط ہوے کذا فی العجم اور معلوم ہو کہ اس بحر مین مکانفہ یعنی خبل ہے کذا فی شرح خزرجیہ

رمل اجزا اسکے فاعلاتن آٹھ بار۔ اور وہ زحاف عربی و فارسی کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہین اٹھارہ ہین لفظا عربی عامہ خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قصر حذف بتر تسبیغ تشعیث فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب عرج ربع درس طمس جحف اور مخصہ اوایل سے ہین القوسین کو سے زحاف وضع نہین ہوا اور وہ اجزا کہ سات ان

زحاف کے ارکان رمل سے منشعب ہوتے ہیں اونیس ہیں ۱۹ ع فعلاتن بکسر عین
فاعلات بضم تا فعلات بکسر عین وضم تا ع مفعولن ع فاعلات یا فاعلان بسکون تا و ع
فعلان یا فعلات بکسر عین وسکون نون و تا فاعلن فعلن بحرکت عین فعلن بسکون عین فاعلیان
بتشدید یا فعلیان بحرکت عین وتشدید یا مفعولن مفعولان فعلان یا مفعول بسکون نون ولام
فعلن بسکون عین ع فعول بسکون لام فعل بحرکت عین فاع بسکون عین فع ان زحافوں کے
جو عامہ ہیں وہ عام طور پر اور جو خاص ہیں وہ خاص طور پر واقع ہوسکے اور ان زحافات کے
شواہد جہاں تک ممکن لکھے جائینگے بغیر لحاظ ترتیب تحریر یا الاکیونکہ غرض فقط بیان سے ہے۔ یہ بحر رمل
عربی میں مسدس ہی از روئے بنا پس حالت تسدیس اسکی مثل ہزج و رجز وغیرہ کے ہے اور
مجزو یعنے مربع بھی آئی ہے اور مشطور و منہوک نہیں آئی ہے یعنے شعر مثلث و شعر دو رکنی
حضور جناب میکائیل کہ وقت گہوارہ جنبانی حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ
لوریاں دینے میں یہ کلمات کہتے جاتے تھے اور جناب روح الامین علیہ السلام رمل وافی مخبون عروض
اول شعر مخبون محذوف و عروض شعر ثانی مخبون محذوف مقطوع و ضرب مخبون محذوف قطع

اِنّ فی الجنّۃ نھراً من لبن لعلیٍّ وحسینٍ وحسن

فاعلاتن فعلاتن فعلن فعلاتن فعلاتن فعلن

اِنّ من کان محبّاً لھم دخل الجنّۃ من غیر حزن

فاعلاتن فعلاتن فعل فعلاتن فعلاتن فعلن

اشعار رجزیہ من کلام معجز نظام لسان اللہ تعالیٰ شانہ وحجۃ اللہ تعالیٰ فی الخلق خامس آل عبا
سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ رمل وافی مخبون وعروض
مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور

کفر القوم وقدماً رغبوا عن ثواب اللہ ربّ الثقلین

فعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فاعلاتن فعلات

ایضاً رمل مخبون عروض محذوف ضرب مخبون مقصور

قتل القوم علیّاً وابنہ حسن الخیر کریم الابوین

فعلاتن فعلاتن فاعلن فعلاتن فعلاتن فعلات

رمل مجنون عروض محذوف ضرب مقصور

حَتّٰی قَاضِیْهِمْ وَقَالُوْا اَجْمَعُوْا وَاحْشُرُوْا النَّاسَ اِلیٰ حَرْبِ الْیَمَنْ

فعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فعلاتن فاعلات

عروض مجنون محذوف وضرب مقصور

خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنَ الْخَلْقِ اَبِیْ ثُمَّ اُمِّیْ فَاَنَا ابْنُ الْخِیَرَتَیْنِ

فاعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

رمل مجنون عروض مجنون ومحذوف وضرب مجنون مقصور

فِضَّۃٌ قَدْ خَلَصَتْ مِنْ ذَهَبٍ فَاَنَا الْفِضَّۃُ وَابْنُ الذَّهَبَیْنِ

فاعلاتن فعلاتن فعلن فعلاتن فعلاتن فعلات

ایضاً مثله

وَاَبِیْ شَمْسٌ وَاُمِّیْ قَمَرٌ فَاَنَا الْکَوْکَبُ وَابْنُ الْقَمَرَیْنِ

فعلاتن فاعلاتن فعلن فعلاتن فعلاتن فعلات

رمل مجنون عروض محذوف ضرب مشعث مقصور

عَبَدَ اللّٰہَ غُلَامًا یَافِعًا وَقُرَیْشٌ یَعْبُدُوْنَ الْوَثَنَیْنِ

فعلاتن فعلاتن فاعلن فعلاتن فاعلاتن فعلات یا فعلان

رمل مجنون عروض محذوف ضرب مقصور

یَعْبُدُوْنَ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی مَعًا وَعَلِیٌّ کَانَ صَلّٰی الْقِبْلَتَیْنِ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فعلاتن فاعلاتن علات

ایضاً من کلام معجز نظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی جدہ وابیہ وامہ واخیہ واخوانہ واعمامہ وازواجہ وبناتہ واولادہ واصحابہ وانصارہ ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین

رمل محذوف بعض رکن سالم اور بعض رکن مخبون

شَیَّبَتْنِیْ ھَائِنٌ شَرِیْحٌ مَلَعٌ عِذْبٌ فَاذْکُرُوْنِیْ

ابی خبن
وضرب خبن
سکونی مع خبون
وزن انجمن
سا ... ۱۲

فاعلاتن فاعلاتن — دو بار

اَوَ سَمِعتُم بِغَرِیبٍ — اَو شَهِیدٍ بِاَغَانِیهِ فِی

فاعلاتن فعلاتن — فاعلاتن فاعلاتن

وَاَنَا السِّبطُ الَّذِی مِن — غَیرِ جُرمٍ قَتَلُونِی
وَبِجُردِ الخَیلِ بَعدَ القَتلِ عَمداً سَحَقُونِی
لَیتَکُم فِی یَومِ عَاشُور — جَمِیعاً تَنظُرُونِی
کَیفَ اَستَسقِی لِطِفلِی — فَاَبَوا اَن یَرحَمُونِی
وَسَقَوهُ سَهمَ بَغیٍ — عِوَضَ المَاءِ المَعِینِ
یَالَرُزءٍ وَمُصَابٍ — هَدَّ اَرکَانَ الحَجُونِ
وَیلَکُم قَد جَرَحُوا قَلبَ — رَسُولِ الثَّقَلَینِ
فَالعَنُوهُم مَا استَطَعتُم — شِیعَتِی فِی کُلِّ حِینٍ

کلام شعرا از گلستان سعدی ص ۴۴ س ۹ رمل مخبون مشعث

وَ اَنَا بَینَ عَلَیهَا جُلَّنَارٌ — عُلِّقَت بِالشَّجَرِ الاَخضَرِ نَارٌ

فعلاتن فعلاتن مفعولن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن

اور فارسی مین یہ بحر رمل وافی مثمن سے از روے بنا جیسا کہ کہا گیا اور مجزو یعنے مسدس اور مشطور یعنے مربع بھی مستعمل ہے رمل وافی سالم از گلستان ص ۳۰ س ۹ فاعلاتن چہار

گر کشی ور جرم بخشی روی دل بر آستانم — بندہ را فرمان نباشد ہر چہ فرمایی برانم

رمل وافی محذوف العروض و الضرب در دیگر ابیات مین بعض عروض مقصور قصیدہ شاہ نور الدین نعمت اللہ ولی از حسن تحقیق ص ۵۴۲ س ۲

دم بدم دم از ولاے مرتضے باید زدن — دست دل بر دامن آل عبا باید زدن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — دو بار

دم مزن با ہر کہ او بیگانہ باشد با علی — در نفس خواہی زدن با آشنا باید زدن
رو بروے دوستان مرتضے باید نہاد — مدعی را تیغ غیرت بر قفا باید زدن

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار — این سخن را از سر صدق و صفا باید زدن
در دو عالم چہاردہ معصوم را باید گزید — پنج نوبت بر در دولت سرا باید زدن
پیشوائے بایدت جستن ز اولاد رسول — پس قدم مردانہ در راہ خدا باید زدن
از زبان نعمت اللہ منقبت باید شنید — بر کف نعلین سید بوسہا باید زدن

رمل مثمن محذوف مشتمل مطلع ابیات بالا منقول از مناقب مرتضوی ملا کشفی از کتاب صد تحقیق

من علی را دوست دارم خلق گو بد رافضی — پس خدا و مصطفیٰ جبریل باشد رافضی

رمل مثمن مخبون محذوف مشعث مقصور و ضرب مخبون مقصور

فرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسند است — لاکن این دیدہ دیدار طلب را چہ علاج
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

رمل مثمن مخبون مقصور یہ دو عروض ضرب من جناب دبیر رحمہ اللہ تعالی

کلک نقاش کہ صورت گر ابروے تو بود — نقش کج بست کہ بد نقش روے تو بود
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان — دو بار

رمل مثمن عروض مقصور ضرب محذوف از پریشان قاآنی ص ۲ س ۱

در شب تاریک شمع ما بود پروانہ سوز — لیک چون شد روز سوز دیاو بیگانہ را
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رمل مثمن مخبون ابتر یا مشعث محذوف من مثنوی سیر نجات موسومہ بہ گل گشتے

باز دل بر در زمین پر خن بانڈ بیر سے — شیر اندام سے بتے کوچہ گشتے گیر سے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن — دو بار

فائدہ اس بحر مین معاقبت قایم ہے درمیان نون فاعلاتن اور الف فاعلاتن دیگر کے کہ پیچھے اوسکے آئے پس مسدس مین پانچ جگہ معاقبہ ہوگا نون فاعلاتن اول و الف فاعلاتن ثانی سے اور نون فاعلاتن ثانی اور الف فاعلاتن ثالث سے اور نون فاعلاتن ثالث و الف فاعلاتن چہارم سے اور نون فاعلاتن چہارم و الف فاعلاتن پنجم سے اور نون فاعلاتن پنجم و الف فاعلاتن ششم اور بیت مثمن مین سات جگہ معاقبہ ہوگا نون فاعلاتن اولین و الف فاعلاتن دومی سے

اور نون فاعلاتن دومی اور الف فاعلاتن سومی اور نون فاعلاتن سومی اور الف فاعلاتن چارمی اور نون فاعلاتن چارمی اور الف فاعلاتن پنجمی اور نون فاعلاتن پنجمی اور الف فاعلاتن ششمی اور نون فاعلاتن ششمے اور الف فاعلاتن ہفتمی اور نون فاعلاتن ہفتمے والف فاعلاتن ہشتمے

رمل مثمن مشکول حافظ

بلازمان سلطان کہ رساند این دعا را | کہ بشکر بادشاہی نظرے مراین گدا را

ایضاً من نظیری

تو بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری | بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

ایضاً من سعدی ص گلستان ۸ س ۶

عجب است با وجودت کہ وجود من نماند | تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن نماند

ایضاً از پریشان قاآنی ص ۱۱ س ۹

نہ تو دست عہد دادی کہ بسر برم تمامم | بچہ جرم روے تابی کہ بری ز سیم تامم

یہ چارون بیتین بروزن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن دوبار

اور ان ابیات مین صدر و طرفان ہے اسواسطے کہ فعلات اول سے نون گرا ہے بمعاقبت الف فاعلاتن دوم اور فعلات رکن اول صدر ہے اور الف اس فعلات اولکا بغیر معاقبت ساقط ہوا ہے اسلئے کہ قبل اسکے کوئی رکن نہین ہے کہ جسکے سات معاقبہ ہو کذا فی المعجم اور بموجب قول محقق علیہ الرحمہ ان مین عجز و طرفین ہے فعلات اول مکفوف ہے بمعاقبت الف فاعلاتن دومی اور یہ سقوط آخر رکن سے ہوا ہے عجز ہے اور فعلات سومی مخبون و مکفوف ہے بمعاقبت نون ماقبل و الف مابعد یہ طرفین یا طرفان ہے کذا فی معیار الاشعار رمل مثمن مخبون و شعث من محقق علیہ الرحمہ از معیار الاشعار

چہ کنم ہر چہ کنم با تو نمیدارد سودم | بجز این حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم

فعلاتن فعلاتن فعلاتن مفعولن دوبار

رمل مثمن مخبون عروض مخبون محذوف ضرب ابتر ص پریشان ۱۹ س ۶

قدر دلم ہست دو صد عقدہ ز اسرار قضا | کہ بصد قرن کس از وے گرہے نکشاید

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن وضرب فعلن

رمل مثمن مخبون و عروض و ضرب مخبون مقصور کلیات قاآنی ۲۲ س ۴

غم و شادی است که با یکدگر آمیخته اند
با مه روزه به نوروز در آمیخته اند

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات دوبار

رمل مثمن مخبون بعین قصیده عروض مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور

در کفی رشته و تسبیح و کفی ساغر می
راست با عقد ثریا قمر آمیخته اند

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن و ضرب فعلات

رمل مثمن مخبون محذوف من کلیات قاآنی ۲۲ س ۵

هله نزدیک شد ای دل که زمستان گذرد
دور بستان شود و عهد شبستان گذرد

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن دوبار

رمل مثمن مخبون و مسکن و عروض ابتر و ضرب مخبون و محذوف بعین قصیده

ابر بر طرف چمن گریان گریان پوید
لاله بر صحن دمن خندان خندان گذرد

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن وضرب فعلن

ایضاً مثل بیت سابق من کلیات قاآنی مرحوم ۲۷ س ۸

ناخدا کشتی بی لنگر را چون آرد
ایمن از سوجه طوفان و بلا و حدثان

رمل مثمن مخبون و عروض مخبون محذوف و ضرب ابتر من گلستان ۳ س ۹ حکایت اول

زر بده مرد سپاهی را تا سر بدهد
وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن وضرب فعلن

رمل مثمن مخبون و عروض مخبون مقصور و ضرب مشعث مقصور من گلستان ۶۳ س ۱

هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات وضرب فعلان

رمل مثمن عروض محذوف و ضرب مقصور من گلستان ۱۹ س ۱۶

ای که روز روشن شمع کافوری نهد
زود بینی کش به شب روغن نباشد در چراغ

فاعلاتن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — وضرب فاعلاتن

رمل مثمن صدر مجنون یک حشو سالم ویک عروض وضرب سالم ویک عروض مجنون وباقی ارکان ہم
مجنون ص گلستان ۳۰ س ۱۵ قطعہ

نہ باد شتر بر سوارم نہ چو اُشتر زیر بارم — نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم
فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن — فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم — نفسی میزنم آسودہ وعمرے بیگذارم
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن — فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن

رمل مثمن صدر وابتدا سالم باقی جملہ ارکان مجنون ص گلستان ۵۸ س ۱۰

در سر کار تو کردم دل ودین با ہمہ دانش — مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دانی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن — دو بار

رمل مثمن صدر وابتدا سالم باقی ارکان حشو مجنون وعروض وضرب مجنون محذوف ص گلستان ۹۰ س ۱۹

تا ندانی کہ سخن عین صواب است مگو — آنچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن — دو بار

رمل مثمن صدر وابتدا سالم باقی ارکان حشو مجنون وعروض وضرب ابتر ص گلستان ۱۸ س ۳

پیل کو تا کتف وبازوئے گردان بیند — شیر کو تا کف وسرپنجہ مردان بیند
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن — رمل مثمن عروض وضرب مقصور ص گلستان ۱۷ س ۱۲

بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست — دوستدارش روز سختی دشمن زور آور است
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات — دو بار

رمل مجزو سالم ص کلیات قاآنی ۱۸ س ۱۰

اے بہ از روی وگر ہر روز گارت — باد بہروزی قرین روز گارت — فاعلاتن چہار بار

رمل مجزو مقصور ص گلستان ۱۰ س ۱۹

ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز — گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ — فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دو بار

رمل مجزو مجنون عروض مجنون مقصور ضرب ابتر قطعہ از گلستان سعدی ص ۳۹ س ۲

خوب نہیں اور نا و اقفون کے نزدیک مین یہ بحر طویل ہے حالانکہ بحر طویل اور بحر ہے کما قال

عصمت اللہ بخاری رمل مخبون مشابہ دو بار

رنگ رخسار و در گوش و خط خد و قد و عارض و خال لب ای سرو پری روی و سیمبر

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن دوبار

شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است ہلال و طرف چشمہ کوثر

معلوم ہو کہ قوافیہ یعنے ضروب رمل بیکہ فاعلاتن و فاعلن و فاعلات ہون مبدل نہین ہوتے

لیکن فعلن و فعلن بتحرک العین و سکون العین بجاے یکدگر ہو سکتے ہین ضروب مین۔ اور

عروض فاعلن و فاعلان یا فاعلات بھی ہو سکتا ہے سوا مقتضع کے

اور بعض رکن مخبون اور بعض سالم لاتے

ہین اور عروض مخبون کو سات ضرب سالم کے جمع کرتے ہین جیساکہ قطعہ سعدی سے

نہ بر اشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم الے آخرہ کما قیل اور اجتماع مخبون و سالم صدر و ابتدا مین

درست ہے جیسے شعر گل گشتے بار دل بر و الے آخرہ کما مر۔ اور تسبیغ و تذییل مخل

وزن نہین بشرطیکہ بیت دایرہ سے خارج نہو اور صرف عروض مین یا عروض

و ضرب دونو مین یا مختلط بطور جایز ہے اور یہی احکام مجزو کے بھی ہین فارسی مین

لیکن تسبیغ و ازالہ کے لانے مین شرط خروج دایرہ نہین اسواسطے کہ فارسی کا دایرہ

مثمن ہے البتہ عربی مین کہ دایرہ مسدس ہے بحث تسبیغ و تذییل بیت دایرہ سے خارج

ہوگی جبکہ وہ سالم ہوگی اور اگر بحر مزاحف ہوگی تو بیت دایرہ سے خارج نہوگی

کما قیل۔ اور جاننا چاہیے کہ رمل مثمن مخبون بیت یعنے فعلاتن آٹھ بار

مشتبہ ہوتے ہین بحر کامل مقطوع سے فارسی مین اسواسطے کہ قطع فارسی مین

عامہ ہے پس جب متفاعلن کو مقطوع کرینگے متفاعل ہوگا

فعلاتن اسے لیکن فعلاتن رمل سے بے نقل حاصل ہوتا ہے اور

کامل سے بہ نقل لہذا اعتبار کرنا اس وزن کا رمل ہے اولے وانسب ہے

فافہم لیکن ابیات

ثقیل رمل مثمن مخبون مجحوف شعر کرمہ اے طرفہ پسر روے نکو داری ہنر شنگاری
وجفا عادت وخودداری - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع دوبار بیت مجحوف سبیع
بقول صاحب لبوم اور مخبون محذوف مدروس لبقول محقق - زتیز نہار ایدل تر بیدہ
ترک کارمن زدو باده پیش آور کہ غم با بادہ دائم سود - فاعلاتن فاعلاتن فاعلا
فاع دوبار اور مخبون مجحوف مشعث من مسعود شعر سے راست کن طارم وآراستہ
کن گلشن + تازہ کن جادہ جانانہ بی روشن - بیت دیگر من سلمان ساوجی
سے آن کند قہر تو با ظالم کہ با گل دی + آن کند لطف تو با عادل کہ با تن مے -
ہر دو شعر بوزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع دوبار بیت مخبون مربوع سے
بت من گر بسر احرمت من واندی + نہ مرا آگہ کندی خوار وگہے راندی
بوزن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعل مسدس مخبون محذوف مختلف الاجزا شعر
بے لب اگر تو نخواہی شغل ما + اے لبا کنیس تو ہمیدون بنر ماے - فعلاتن
فعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلاتن مجحوف مسدس شعر سے من ترا اے
بت خریدارم + گر تو مارا ناخریداری - فاعلاتن فاعلاتن فع

دائرہ دوم کہ اوسکو فارسی مین دائرہ مختلفہ
کہتے مین اور عربی مین دائرہ مشتبہہ اسکا نام ہے بحور اسکے چار ہین منسرح مضارع
مقتضب مجتث دائرہ عربی مین یہ بحور مسدس ہین اور دائرہ فارسی مین مثمن
ہین اور بخلاف عربی فارسی مین یہ بحور سالم متروک ہین لیکن بحذف ساکن سبب
دوم جملہ ارکان سے بنا بر وضع دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مثمنہ مستعمل ہین باین طور کہ
منسرح و مقتضب کو مطوی مقید کرتے ہین اور مضارع کو بہ مکفوف اور مجتث
کو بہ مخبون کما قیل اور ورا اوسکے بھی بطریق زحاف مستعمل ہین ہین الفو مین
لیکن بہ تسلیم زحاف مشروط فارسی مین اور را ملعرب مثمن ان بحور کو نہین لاتے
عام اس سے کہ مزاحف ہون یا غیر مزاحف اور اہل عجم دائمی یعنی مثمن اور بعض
کو مجزو یعنی مسدس اور بعض کو مشطور یعنی مربع اور بعض کو منہوک یعنی ثنے لاتے

ہین لیکن نہوگ وزن مسدس سے کرنے مین اسلیئے کہ مثمن سے ممکن نہین کیا
نبیل اور یہ بحر دونون نعتون مین مستعمل ہین سوا مقتضب ہے کہ وہ خاص تازی
ہے لیکن بہ مثمن فی الجملہ فارسی مین آئی ہے منسرح - اجزا اسکے - اصل مستفعلن
مفعولات مستفعلن مفعولات ہے مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات دو بار
پس مفتعلن کہ دراصل مستفعلن ہی پہلا رکن اور فاعلات کہ دراصل مفعولات
ہے دوسرا رکن پس یہ بحر مرکب ہے یعنی دو رکنی ہے - اور وہ زحاف عربی
وفارسی کہ مستفعلن مجموعی سے ملحق ہوتے ہین سولہ ہین - عربی عامہ
خبن طے - خبل مکالفہ عامہ فارسی را فع تسکین - عربی خاص بہ اعاریض
وضروب عرج طمس اور مختص بہ اوائل سے عربی وفارسی مین کوئی زحاف
وضع نہین ہوا اور وہ اجزا کہ سات ان زحافات کے اس مستفعلن مجموعی کر
منشعب ہوتے ہین بائیس ہین ع ع - مفاعلن - مفتعلن - فعلتن
ف ع فاعلن - مفعولن ع خ - مفعولن - فعولن - مستفعلان
مستفعلاتن - مفاعلان - مفاعلاتن - فعلاتان - مفتعلان مفتعلاتن
ف بح تم - فاعلان - مفعولان - مفعولان - مفعلان
فعلن - فعل - فاع - فع - اور وہ زحافات کہ رکن مفعولات سے
ملحق ہوتے ہین گیارہ ہین عربی عامہ - خبن طے خبل - فارسی عامہ
رفع تسکین - عربی خاص بہ اعاریض وضروب وقف کسف - صلم فارسی
خاص بہ اعاریض وضروب - جدع نحر - اور مختصہ اول سے کوئی زحاف
وضع نہین ہوا اور وہ اجزا ان زحافون سے منشعب ہوتے ہین سترہ ہین
ع ع - مفعولات - یا مفاعیل بضم تا و لام - فاعلات بضم تا - فعلات بحریک
عین و ضم تا - ف ع - مفعول بضم لام ——— ع خ - مفعولان -
فعولان یا مفاعیل بوقف آخر - مفعولن - فعولن - فاعلان یا فاعلات
فاعلن - فعلن بتحریک عین - فعلن بسکون عین - فعلان -

تاسئے نانیہ یا پانچ متحرک متوالی جمع ہونگے - اور مراقبہ غالب ہے یعنی کثیر ہے چنانچہ صدر مین مفاعلن اور مفتعلن دونو آتے ہین جیسے مفاعلن فعلات مستفعلن یا مفتعلن فاعلات مفتعلن اور مکانفہ بھی ہے مثلاً صدر مین فعلتن فاعلات مستفعلن کہتے ہین کذا فی شرح خزرجیہ - فارسی مین یہ بحر وافی تثمین ہے زحافات عربی و فارسی دونو آتے ہین عامہ عام طور پر یا خاص طور پر لیکن از روے استعمال عروض و ضرب کو یا موقوف لاتے ہین یا مکسوف یا مجدوع یا منحور یا مقطوع - منسرح واتی مطوی موقوف عروض و ضرب و حشو ہم مطوی موقوف از گلستان ص ۵۶ س ۳ - کس نتواند گرفت دامن دولت بزور + کوشش بے فائدہ است وسمہ بر ابروی کور
مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات دو بار -

منسرح مطوی مرفوع بعض عروض - پشت و تائی فلک راست شد از خرمی تا چو تو فرزند زاد مادر ایام
و ضرب مطوی موقوف و بعض عروض - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن + مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن
و ضرب مرفوع و حشو مصراع چہار مطوی - حکمت محض است اگر لطف جہان آفرین + خاص کند بندہ مصلحت عام را
موقوف قطعہ از گلستان وانعروض ص ۳ - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دو بار
وصف ترا گر کنند ور نکند اہل فضل + حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن

منسرح مطوی مرفوع و موقوف عروض و ضرب - روز سیاہ تو قیمت شکر شکست + چین لب تو رونق عنبر شکست
مطوی موقوف حشو انوری از حدائق البلاغت - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات دو بار
منسرح مطوی مکسوف مطوی کا فرع ہے - کہ بنظام ثنا شاعران بردہ یک سخن از مین ان مرد سخندان برد
موقوف قطعہ خاقانی ابن العجم - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دو بار
گویا خاقانیا این ہمہ شہرت بسیت + ہر کہ کوید وصیت اوتی آنجا خاقان برد
مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفاعلن فاعلات مستفعلن فاعلن

بعضی جانتے ہین کہ یہ قطعہ بحر بسیط مطوی سے ہے حالانکہ ایسا نہین ہے اسواسطے

یا فعلات بتحریک عین و سکون آخر۔ فعلان یا فعلات بہ سکون عین و تاخیر عین۔ فعلن بہ ف خ۔ فاع بہ سکون عین بہ مع۔ (فعلان بہ سکون عین موقوف) اور اس بحر مین معاقبہ و مکانفہ بھی (بجزو ملکن ہے) ہے سبھی ذکر ہو چکا ہے پس اس بحر کے زحافات مجموع اکیس ہوئے یعنی سطے۔ خبن۔ خبل۔ معاقبہ۔ مراقبہ۔ مکانفہ۔ رفع۔ تسکین۔ قطع۔ خلع۔ حذف۔ قصر۔ حذف۔ تذییل۔ ترفیل۔ تسمیم۔ وقف۔ کشف۔ صلم۔ جدع۔ نحر۔ عربی مین یہ بحر وافی مسدس ہے اجزا اسکے مستفعلن مفعولات مستفعلن دوبار اور منہوک یعنی ثنی مستعمل ہے اور مجزو یعنی مربع اور مشطور یعنی مثلث مستعمل نہین اور عربی مین زحافات فارسی نہین آتے اور جو عام ہین وہ عام طور پر اور جو خاص ہین وہ خاص طور پر آتے ہین۔ ہین الفومین لیکن اوزان مستعملہ اس کے یہ ہین کذا فی معیار الاشعار۔

وزن بیت وافی عروض سالم ضرب مطوی۔ مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن

وزن بیت وافی عروض سالم ضرب مقطوع اس وزن کو خلیل نہین لایا ہے مستفعلن مفعولات مستفعلن ٭ مستفعلن مفعولات مفعولن۔

وزن بیت وافی عروض مطوی ضرب مقطوع کذا فی المفتاح مفتعلن فاعلات مفتعلن ٭ مستفعلن فاعلات مفعولن۔

وزن بیت منہوک یعنی ثنی ضرب موقوف۔ مستفعلن ٭ مفعولان

وزن بیت منہوک ضرب مجبول۔ مستفعلن + فعولات

اور سوا ضروب کے سب رکنون مین خبن یعنے مفاعلن و فعولات اور طے یعنی مفتعلن و فاعلات اور خبل یعنی فعلتن و فعلات استعمال کرتے ہین لیکن عروض مین معاقبہ ہے یعنے سین و فاے عروض مین صرف خبن یا فقط طے لاتے ہین اور خبل نہین لاتے اسواسطے کہ اگر خبل لائین تا فعلات سے ملکر پانچ حرف متحرک متوالی جمع ہون اور یہ جائز نہین کہ ثقل ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا و فا و عین و لام

کہ بحر بسیط میں فاعلات نہیں ہے۔

منسرح مجنول مکشوف۔ اے زلف یار چرا آشفتہ و ذرمی + ہمخوابہ قمری ہمسایہ صنمی

من کلام قاآنی
مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دو بار

منسرح مخبول مکشوف و مطوی
شاید کہ از تو کند فخر اینچہ نقش وجود + کاندر ہستی تو کامل وجودی

موقوف از ہمین قصیدہ
مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلات + مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

ان شعرونکو اس بحر سے تقطیع کر کیا ولے ہمہ بنسبت بسیط کے اسلیئے کہ بسیط مین رکن دوم فاعلات نہین ہے سوا اسکے یہ بحر فارسی مین مستعمل ہے اور اردو مین نہین اور اس جگہ اشکلہ مین کشف وقف کو بطور رعایہ لائے ہین پس یہ منجملہ تصرفات فارسیہ ہے۔

منسرح مطوی موقوف عروض و ضرب۔ حل معمائی نقش نخواند + آنکہ کند حل صد ہزار معما

منقول قطعہ از پریشان ص ۱۴
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار

فہم شناسائے حسن چگونہ کند کس + ہشت نہ شاید زدن بصحرہ صحرا
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار

منسرح مطوی مکشوف عروض و ضرب مجبوب۔ دوست گر جلوہ گر شود بعبادت + ہست قیامت بجہ دوست حلیہ گر آمد

مصراع ثانی مطوی موقوف منقول از نصاب قاآنی۔ مفتعلن فاعلات مفتعلن فع + مفتعلن فاعلات مفتعلن فع

مطوی منحور از گلستان ص ق س ۱۱۔ شب نگرد وصل آفتاب نخواہد + رونق بازار آفتاب نگاہد
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع۔

صدر مطوی مسکن حشو مطوی عروض و ضرب منحور از پریشان ص ۳ س ۱۱۔
ساقی ورین ہوا می سر دستان + ساغر می رانکن دریغ زمستان
مفعولن فاعلات مفتعلن فع + مفتعلن فاعلات مفتعلن فع

ایضاً بوزن اولی قطعہ از گلستان ص ۳ س ۹
اول اردی بہشت ماہ جلالی + بلبل گوینده بر منابر قضبان
مفعولن فاعلات مفتعلن فع دو بار

برگل سرخ از نم اوفتادہ لالے + ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار

صدر و حشو مطوی عروض مصراع اولے مجدوع و ضرب منحور۔ جنبش مژگان دلیل

ابیات نامستند من المعجم صدر و ابتدا سالم حشو مطوی عروض و ضرب سالم

اے. دلبر جان فزاے تندی مکن + با عاشقان خوش سرا تندی مکن

مستفعلن فاعلات مستفعلن دو بار

مطوی و عروض مقطوع و ضرب مطموس و بقول صاحب المعجم احذ مسبغ

دور شد. از بس قرار و آرامم + تا شده ام ز پیش آن صنم دور

مفتعلن فاعلات مفعولن + مفتعلن فاعلات فعلان

مرفوع سالم

دار دلم مانند تار قصب + از فرقتش آن ترک دیبا سلب

مستفعلن مفعول مستفعلن دو بار

اور اس بیت مرفوع کی تقطیع مطوی مکشوف بروزن مستفعلن مستفعلن فاعلن بھی ہوتی ہے لیکن یہ بحر رجز ہے نہ منسرح فافہم

مجزو مخبون

چرا ہمی نگارا تو جفا کنی + وفا کن ار نہ یارے تو جفا مکن

مفاعلن مفاعیل مفاعلن دو بار

یہ بیت مخبون الاجزا اگرچہ ترتیب و زنون سے ہے اس واسطے کہ اس میں دس وتد مجموع اور دو وتد مفروق ہیں۔

بیت مربع مخبون مکشوف

حلقہ شد است گشتم + ہمچو دو زلفکات

مستفعلن فعولن + مفتعلن فعولن۔

اور خورشیدی شاعر نے ایک بیت وافی میں کہی ہے کہ قطع وسطے مصراع کا و [illegible] واسطے بدون قطع مصراع

مصراع دوم مین اور عروض و ضرب مخنور شعر ہے تا کی گوئی ز عشق و تا کی نالی
سود ندارد گریستن چو سگالے + مفعولن فاعلات مفعولن فع + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فع + اور جب مصراع اولین سے فاعلات کو ساقط مفعولن کے باہم ملائین
اور کہین مفعولن فاعلات مفعولن فع ہے اور بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع کے تخریج
ہوگا اور یہہ وزن دوبیتے کا ہے کما مر اور اوسی شاعر نے ایک اور بیت کہی ہی کہ
ان دونو بحرون مین اوسکی تقطیع ہوسکتی ہی شعر ہے دلبر اکنون عتاب دارد بار
عنبر بارد ز زلف خرمن خرمن + مفعولن فاعلات مفعولن فع اور ہزج دوبیتی مین
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور مسعود سلمان شاعر نے تین بیتین کہی ہین کہ دو بیتین
اوسکی اوپر وزن دوبیتی کے ہین قطعہ عہدے کردم کہ تا بر تو نایم + بوسہ ندہم بران
عقیقین شکر + نے نغزم ز رود و سازان نغمت + نے بستانم ز سنگساران ساغر
جز بر روی ترا نسیم لالہ چشمت بوی ترا نبویم عنبر مر دو بیت اخیرین کو اگر بروزن
مفعولن فاعلات مفعولن فع کے تقطیع کرین بحر منسرح ہوگی اور اگر بروزن مفعولن
فاعلن مفاعیلن فع کے تقطیع کرین بحر ہزج سے وزن دوبیتی کا ہوگا اور اگر اول
ہر دو مصراع بیت سوم بجاے مفتعلن مفعولن ہوتا تو وہ بیت بھی اوپر وزن دوبیتی
کے ہوتی اور فع منسرح مین مخنور ہی اور ہزج مین ابتر

ابیات ثقیل مین

الہم بیت مطوی مجنون موقوف ہے بشنو و نیکو شنو نغمہ خنیاگران + بہ پہلوانی
سماع الخسروانی طرقو مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن + مفاعلن فاعلان مفاعلن
فاعلان بیت مخبون مقطوع الحشو لامع شاعر سے ہے نامہ بسلامت بجلہ آمد سلمی
جلوہ شد از خرمی چو جنت ماوے مفتعلن فاعلات مفعولن فع + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فع بیت مخمن مقطوع موقوف ہے اور از نیکوئی قارون کرد است مارا
مارا خواہی کہ ز غم قارون کند مفعولن فاعلن مفعولن فاعلات و ضرب فاعلن
بیت مقطوع موقوف مخنور ہے جو زار اگرم کن بیا تنگ مثنی + بر دین ما
زنگ و بیادہ روشن + مفعولن فاعلات مفتعلن فع دو بار بیت مطوی مسکن

مکشوف مطموس اور بقول صاحب المعجم مثمن مقطوع مکشوف احذ منبنع
بیت سرو است آن بالا ماه است آن یا رو کے + زلف است آن یا چوگان خانست
آن گوی یا گوئے مفعولن مفعولن مفعولن فعلان دو بار بیت مثمن سالم و موقوف
مطوی سے آن روشنائی کہ بود گشته نهان در زمین + آنکه بمشرق رسید
جا از طرف آن بر دمید مستفعلن فاعلات مفتعلن فاعلن + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فاعلات ابیات مجزو و تفعیل بیت مجزو مطوی سے عشق بحیرت
صبور دید مرا + رفت بر آتش بخواهید مرا + مفتعلن فاعلات مفتعلن +
مفتعلن فاعلن مفتعلن شعر مسدس مقطوع سے تازه ترا تازه برگ نسرینی
دوست ترا ز دیده و دل و دینی مفتعلن فاعلات مفعولن دو بار شعر مطوی
العروض و مقطوع الضرب سے دل بر بودی ز من کنون چه کنم + سود ندارد
مرا پشیمانی + مفتعلن فاعلات مفتعلن + مفتعلن فاعلات مفعولن بیت مجزو
مقطوع مطوی سے از دل با من نماند خبر رسمی + و از جانان با من نماند
خبر بوئے مفعولن فاعلات مفعولن دو بار بیت مطوی احذ سے روی نگاران
زمین جبینی که نور دل و جان مرا طبیبے مفتعلن فاعلات فعلن دو بار بیت
احذ منبنع واو مطموس سے این همه از عاشقے بغیر سود + صبر ندارد مرا همی
سود + مفتعلن فاعلات فعلان دو بار بیت مرفوع الصدر والابتدا سے رنج
بے بر همی بر دل من + نیست جز غم ز یار حاصل من + فاعلن فاعلات مفتعلن
دو بار اور یہ بیت خفیف مخبون سے ابھی ہو سکتی ہی اگر بروزن فاعلاتن مفاعلن
فعلن بیت مطوی مقطوع سے شد من بچو موئے در ہجران بتا
سفر سوئے بلخ شد جانان + مفتعلن فاعلات مفعولن دو بار ابیات مشطور
شعر مربع مطوی موقوف سے خیز و بیار اے نگار باده و اندوه گسار مفتعلن
فاعلات دو بار شعر مربع مخبون سے دلبر من کجا رفت و از بر من چرا رفت
مفتعلن مفاعیل دو بار مربع سالم و مطوی موقوف سے خیاران نرگس

وزن بیت مجزو عروض و ضرب ہر دو سالم

صدر و ابتدا مکفوف مفاعیل فاع لاتن دو بار

وزن بیت مجزو صدر و ابتدا مقبوض مفاعلن فاع لاتن دو بار

اور ہر دو میان یا دونون مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونو کا بہم جائز نہین لامحالہ محذوف ایک کا لاعینہ واجب ہے پس مفاعیلن فاع لاتن نہ ہوگا البتہ یا مفاعیل ہوگا یا مفاعلن یا مفعول اور عروض و ضرب مین کف بہی لاتے ہین جیسے مفاعیل فاع لات لیکن کف جب اخر شعر مین آئیگا آخر کو لامحالہ ساکن کرینگے بضرورت شعر فارسی مین یہ بحر وافی یعنے مثمن مستعمل ہے اور مجزو یعنے مسدس اور مشطور یعنے مربع اور مثلث بہی لائے ہین لیکن بہ سبب مزاحف مستعمل ہین نہ سالم۔

مضارع بیت مثمن مکفوف مقصور۔ صبا دوش آورید بوئے زلف یار جہان گشت تند بوکے ز زلفین آن نگار + من المعجم مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات دو بار

بیت مکفوف مقصور محذوف + بیا در حجرہ مست نگارین و در نبرد + لطافت نمود۔ دوش سمنبر برون ز حد ــــ منہ مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لن دو بار

منہ بیت رکن اول اخرب رکن ثانی

سالم از غزلیات قاآنی ص ۱۵ س ۱ اے تیر ہو زلف درہم ای نافہ تتار ہے کار من از تو درہم روز من از تو تار ہے مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن دو بار

آخرب مقصور من المعجم اے عہد دین و دولت عہدت خجستہ باد + دایامت از حوادث ایام رستہ باد۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لات دو بار۔

اخرب مکفوف منہ + اے خنجر مظفر تو پشت ملک عالم + وے گوہر مطہر تو روشنے نسل آدم مفعول فاع لات مفاعیل فاع لاتن دو بار۔

اخرب مکفوف محذوف من جناب والد علام طاب ثراہ۔ طے ہر قدم پہ ایک جینے کی راہ ہے + رویت ہلال نعل کی اسپر گواہ ہے۔ مفعول

فاع لات مفاعیل فاع لن، دوبار۔ بہ تعریف اسپ گیتی مرقبہ جینی
ایضاً من کلیات قاآنی ص ۲۲۶ س ۴ قصیدہ آمد برم سحر گہ آن ترک سیمتن
با طرۂ سیاہ تر از روزگار من۔
ایک رکن حشو سالم بحر مزاحف میں مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن۔
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن۔
ہمیں قصیدہ میں بطور سوزش خراز دلش آرزم غالیہ + رویش بزیر بولیس بنفشہ
سمن مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن۔
اخرب مکفوف مقصور از صد تحقیق من حافظ شیراز ص ۵۶۲ س ۶ - از اکہ
دوستی علی نیست کافر است + گو زاہد زمانہ و گو شیخ راہ باش۔ مفعول فاع لات
مفاعیل فاع لات دوبار۔
اخرب مکفوف محذوف مقصور منہ - امروز زندہ ام بولائے تو یا علے + فردا
بروح پاک امامان گواہ باش۔ مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن و ضرب
فاع لات

فصل ۵

از کلیات قاآنی ص ۱۰ س ۲۰ دو سر مصرع میں ایک رکن حشو سالم ہے جوانی شبہ دراز
کہ بنداشتے قضا + یکرہ بریدہ نافش تار روز محشرا - مفعول فاع لات
مفاعیل فاع لن + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن
صدر اخرب حشو مقصور اور یہی مکفوف عروض محذوف اور مصراع ثانی میں ابتدا
اخرب اور ایک حشو سالم اور یہی اخرب اور ضرب محذوف شبے شمع و بے
چراغ زروئے منورش تا شد بحور روز روشن بزم منورا - مفعول فاع لات
مفاعیل فاع لن + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن - آری چراغ و شمع
نیاید بحکم عقل + چون چہرہ بر فروزد خورشید خاورا - مفعول فاع لات مفاعیل
فاع لات + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن -
قصیدہ قاآنی ص ۵ س ۲۴ اخرب حشو ہمہ سالم و عروض مسبغ

درخواب دوش دیده آن سرو راستین را + بر رخ حجاب کرده از شوخی آستین را
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن دوبار + چون گرد مهرهٔ سیم در دست حقه بازان
هر لحظه چرخ دادی آن حقهٔ زرین را — مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن مفعول
فاع لاتن مفعول فاع لاتن — قاآنیا دعا گو این مدعا بپرداز + رحمت مده از چین
بیش حنظلا اندر آستین را — مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتان وضرب فاع لن
اخرب درجعض رکن حشو سالم وبعض مقصور قصیده قاآنی ص ۲۶ س ۲۲ — یا بلے
معنبره گفتی آشفته کرده موئے + از بخت واژگون بلب چاه بیژنا — مفعول
فاع لاتن مفعول فاع لات + مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
ایضًا قصیده قاآنی ص ۳۱ س ۷ عکس بیت اول دوشم مگر چه بود که هیچم
نبرد خواب + بیرون برخ فشاندم تا لرزد آفتاب مفعول فاع لات
مفاعیل فاع لات + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لات شد —
اخرب بعض رکن حشو مقصور و عروض وضرب مقصور قصیده قاآنی ص ۱ س ۲۲
اے نرگس می فروش ای ماه میگسار + بنشین و می بنوش برخیز و مے بیار
مفعول فاع لات مفعول فاع لات دوبار —
ہمین قصیده — راه خلاف رو ترک عطا مکن + بیخ وفا مکن تخم جفا مکار مفعول فاع لن مفعول
فاع لن وضرب فاع لات ف ان ابیات مین مقام حشو مین حذف لانے مین بس
معلوم ہوا کہ حذف لانا فارسی مین بطور عامہ جائز ہے لیکن یہ منجملہ تصرفات خاصیہ
ہے فافہم ۱۲ ای گوہیت سخن ہو گرمت سبزہ + ہی بوسیت دہان ہے بوسمت عذارہ مفعول
فاع لن مفعول فاع لن وضرب فاع لات — ای ترک کاشغرا ای شمع خانقہ + ای سرو کاشمر
ای ماه قندہار — مفعول فاع لن مفعول فاعلن وضرب فاع لات از غزلیات قاآنی ص
س عروض وضرب سالم — ای زلف غم سرکشی از رو ہی یار داری + ما ما زہمنشینے خورشید در کنار داری
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلاتن دوبار ابیات مسدس واضح ہو کہ جب اس بحر کو مسدس کرتے
ہین تو بنا بر معمول جو بحار کن کہ فاع لاتن ہے اوسکو دور کر دیتے ہین مثلاً مفاعیلن

فاع لاتن مفاعیلن اور کبھی رکن مفاعیلن حشو کو صدر کے برابر لاتے ہیں اور آخر میں فاع لاتن لاتے ہیں جیسے مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور اسی کو ہم نے قبل ازین تسدیس به نوع ثانی کہا تھا اور یہ وزن بحر قریب کا ہے اور اسی وجہ سے بعض بحر قریب کا علیحدہ وجود نہین جانتے فافہم

قصیدہ قاآنی ص ۸۰ س ۲۵

صبح آفتاب چون ز فلک سر زد ۔ ماہم بخشم سندان بر در زد
مفعول فاع لات مفاعیلن ۔ مفعول فاع لاتن مفاعیلن
اے کہ لبس کہ خندہ خندہ تو نوشینش ۔ بر لبۂ لبتہ قند مکرر زد
مفعول فاع لات مفاعیلن دو بار
ہم زلفش بکمینم ترکش لبت ۔ ہم مہرش بجانم آذر زد
مفعول فاع لات مفاعیلان ۔ مفعول فاع لات مفاعیلن
شیر خدا علے کہ حسام او ۔ آتش بجان فرقہ کافر زد
مفعول فاع لات مفاعیلن دو بار

قصیدہ قاآنی ص ۱۶ س ۱۹

چون زین سپہ بکوہ آن جنی ۔ بر پشت باد تخت سلیمان را
مفعول فاع لات مفاعیلن دو بار
خواہی عزیز مصر جہان گشتن ۔ پدرود گو چو یوسف کنعان را
بر وزن اول
گیرم کہ ملک پارس گلستان است ۔ اکنون خزان رسیدہ گلستان را
مفعول فاع لات مفاعیلان و ضرب مفاعیلن
در خصم راہ مہابت ثعبان است ۔ من تیرہ ابرم آفت ثعبان را
بر وزن اول عروض مسبغ ضرب سالم
در بدگنش بہ سختی سوہان است ۔ تفتیدہ کورہ ام من سوہان را

بروزن اول عروض مسبغ ضرب سالم

اخرب مجزو محذوف تا چند زین مجادلہ گردن + اے خون من گرفتہ بگردن۔

مفعول فاعلات فعولن دو بار

ابیات مجزو بہ نوع ثانے

اخرب مکفوف من الوزی از حدائق البلاغت

تا ملک جہان را مدار باشد   فرماندہ آن شہریار باشد

مفعول مفاعیلن فاع لاتن دو بار۔

اخرب مکفوف محذوف من الوزی از حدائق البلاغت

کو آصف جم گو کہ بہ بین   بر تخت سلیمان راستین

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

پیشش بدل دیو دام و دد   در ہم زدہ صفہا حور عین

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

ابیات ثقیل کذا فی المعجم

بیت مثمن مسلوخ

عاشق شدم بر آن بت ناسازگار   صبرم ز باد با غم او کردگار

مفعول فاع لات مفاعیل فاع دو بار بیت مطموس معجم ؎ آن خوب روئے دلبر بیدادگر + کاندر غمانش سوختہ گشتم جگر + مفعول فاع لات مفاعیل فع دو بار اس وزن مین اگر بجائے ضرب خزم استعمال کرین وزن دو بیتی کا ہو جیسا کہ منسرح مین بیان کیا گیا مثلاً شعر ؎ آن دلبر از بلا ہمی پرہیزد + ہر روز ہم فتنہ جو نو انگیزد مفعولن فاع لات مفعولن فع جب اسکی تقطیع کی جائے بروزن مفعول مفاعلن مفاعیلن فع وزن دو بیتی کا ہو اور فع اس بحر مین مطموس معجم ہے اور بحر ہزج مین ابتر مقام مسدس مخنق اے ماہ را بجوئی مانندہ + بنگر یکے بہر سوئے بندہ مفعول فاع لاتن مفعولن بیت مسدس ابتر ؎ دل از یار بے وفا بکش + بود یار

سیو فانجو شیو مفاعیلن فاع لات فع بیت اخرب و مخنق مقصور ؎ نرگان غمزہ نگو بیدار جابک سوار
شیرین گفتار مفعول فاع لاتن مفعولن بیت مربع مکفوف و مقصور ؎ مرا اگر دیبو بر سپیر خسر گلعذار
مین ناخوشتر ہین کل اوزان ہی اسواسطے کہ نظم نا تناسب رکھتی ہی جیسے شعر ہی
کنم مہربانی بجائے تو + جفا مکن گر تو دانی بجائے من + مفاعلن فاع لاتن مفاعلن
اگر اس وزن مین فاع لاتن کو مجنون کرتے خوشتر ہوتا اس جہت سے کہ اوس د
وتد اور فاصلہ اور سبب کے انتظام پاتا لیکن الف فاع لاتن اس بحر مین ساکن
وتد مفروق ہی نہ الف فاع لاتن مرکبہ اور خبن زحاف اسباب سے ہے اور اسی بہت
سے تفاوت نظم اس بحر کے ارکان مین ہے ۔ اور رسالہ بحو سو دائرہ مختلفہ و مشترکہ مین وزن
سالم عذب مقبول نہین ہے جیسا کہ بعض متقدمین نے کہا ہے بیت مثمن سالم ؎
سنبل چون مر سمن را بپوشید ہی تو نگوئی + بیفزود ای شعبدہ زگہ اسوختی بگلبی
مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن بیت مسدس سالم ؎ بگیتی در از مسلمان
واز کافر + نہ بیند کس چون سلیمان ابن ناصر + مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
دو بار بیت مربع سالم ؎ دلم برد آن نگار تازش + دو زلفین دلستانش ۔
مفاعیلن فاع لاتن اور فارسی مین مثلثات بحور اگرچہ متروک ہین لیکن اس
بحر مین بطور مسمط چار خانہ کے لائے ہین اور اس وزن کا عروض نہین ہو سکتا
فقط ضرب سے اوسکی شناخت ہے اور ضرب مجبوب آتی ہی یعنی مفاعیلن سے
فعل اور اس نوع مین شعر بہت کم کہے ہین قصیدہ و غزل مطلقاً نہین کہتے جب
اسکو مثل مسمط چار خانہ کے لائے تو دو نین سے تین قافیہ متفق اور چوتھا مختلف کہ
موافق ہو دو قوافی بیت ثانی سے اور یہان چوتھے سے مراد پہلا رکن دوسری بیت
مثلث کا ہے کہ جو موافق ہوگا سات اسی بیت ثانی کے دو قافیون سے ہو حاصل یہ
ہے کہ ہر ایک بیت مثلث مین تین تین قافیہ ہونگی جو ہر دوسری بیت مثلث کے تین قافیون سے مختلف
ہونگے اور بعض مطرب اسکو پارسی باز بد اور بعض جا دو راہ کہتے ہین

اور باربد نام مطرب خسرو پرویز کا ہے من برہان اور جادو یعنی سحر اور راہ

وہی نغمہ مقام دیرہ دو اصول بخوانند گی سن برہان مثال اوسکی یہہ ہی بیت دل
از یار سنگدل بگسل ہ مفاعیل فاع لات فعل ع وہ سری بیت صنم سوز غم مدہ
زرم ملا اور اگر اس وزن میں حروف متحرکہ ثلثہ سے فا کو ساکن کرین یہ وزن ہو مفاعیل
فاع لاتن فع مثال اوسکی بیت سے بنا مردمی جراگوشی او رہاشی وزن مین ضرب
ازل بھی مستحسن ہی ہی مفاعیل فاعلات مفاع مین مفاع محذوف مقصور ہے
یعنے اهتم ہے پس متحرک ثلثہ یعنے تا و میم و فا سے میم کو ساکن کرین تو یہہ وزن ہوگا
مفاعیل فاع لاتن فاع اور فلع ازل ہی مثال اسکی سے ازل چنین گزیدم یار
اوراز برای نتیج اول و یا ے مجہول غرید علیہ زیرامن برہان

منسرح - یہ بحر ساتہہ اہل عرب کے خاص ہے اصل اسکی دائرہ مشتبہہ مین
مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہی اور دائرہ مختلفہ فارسی مین اصل مفعولات
مستفعلن چار بار ہی اور اس بحر مین شعر تازی و فارسی کم ہین اور بقدر استعمال
پائے جاتے ہین بین الفوتین و سب مربع مین - اور فارسی مین چاہئی تہا
کہ اس بحر کو دائرہ سریع سے لاتے اسواسطے کہ مجزو مسدس کا مربع ہوسکتا تہا اور کوئی
بحر ایسی نہین ہی کہ اصل مین مثمن الاجزا ہو اور استعمال مین مربع الاجزا ہو لیکن چونکہ جملہ
بحرین دائرہ مختلفہ و منتزعہ کے نو ہین چار ایک دائرہ مین رکہے ہین اور پانچ ایک دائرہ
مین رکہے ہین اور چونکہ اس وزن بحر مین شعر نادر ہے مین تو چندان اسکی ترتیب کی جانب
التفات نہین کیا پس ہم بہی اوسی نسق پر اس بحر کو لائے اور زحاف اس کے جو رکن
مفعولات سے ملحق ہوتے ہین گیارہ ہین جو منسرح مین بیان ہوئے لیکن اون گیارہ
مین سے مستعمل اتنے ہین عربی عامہ طی خبن اور مراقبت فارسی عامہ
رفع عربی خاص بہ اعاریض و ضروب کسف
یا مفاعیل فع منفول ع خ مفعولن اور وہ زحاف جو مستفعلن سی ملحق ہوتی
ہین سولہ ہین جو منسرح مین بیان ہوئے لیکن اون مین سے مستعمل اتنے مین عربی
عامہ طی فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قطع

ت سے مفعولن یا تسکین عین مفتعلن سے مفعولن — عربی مین عروض و ضرب دونوکو مطوی لاتے ہین
جیسے فاعلات مفتعلن دوبار مربع مین اور صدر و ابتدا مین درمیان فا و واو
مفعولات کے مراقبت ہے پس دونون کی صدر و ابتدا مخبون و مطوی نہین چاہئے ہین
یعنے اسقاط دونو کا اور اثبات دونو کا معاً جائز نہین بلکہ اثبات ایک کا دونو سے لازم
ہے پس فعلات او مفعولات نہوگا فاعلات ہوگا یا فعولات ہوگا حاصل یہہ ہی کہ
یہ الفوین مفعولات کو سالم نہین لاتے اور خبل لاتے ہین یہ کلیہ ہے اور جب
یہ بحر فارسی مین مثمن ہو درمیان مفعولات مثنوی کی مراقبہ رہیگا —

لیکن فارسی مین ابیات مستعملہ اسکے یہ ہین

مقتضب مشطور مطوی یعنی مربع مطوی سے ترک خوبروی مرا + کو چرا نخوش نشینی
فاعلات مفتعلن دوبار —

مقتضب مشطور مقطوع از وفا چہ بر گردی + خون من بسر کردی
فاعلات مفعولن دوبار —

مقتضب مجنون ہمی دل زمن ببرد + یکے کودکے سفری
مفاعیل مفتعلن دوبار

مقتضب مطوی سالم دست باز دار از دلم + ورنہ جان زتن بگسلم
فاعلات مستفعلن دوبار — اور مثمن کو سوا مطوی کے نہین لاتے بیت مثمن یہ ہے
اے نشستہ عاقل و بر کف نہادہ رطل زری + ہیچ اندہ غم آن روز ما نہ پرس نخوری
فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن دوبار

بیت مسدس مطوی موقوف آن بزرگوار ملک قتل کرد + در گذشت انچہ زمن دیدہ بود
بہ نسق اہل فارس کذافی المعجم فاعلات مفتعلن فاعلان دوبار —

بیت مرفوع الصدر والابتدا بہ نسق اشعار عرب ۱۲ منہ اے سفر مہی بیہدہ تاکی مرا + داری ہمی جفا اندر جفا
مفعول مستفعلن مستفعلن دوبار —

اور واضح ہو کہ مثمن مطوی مین اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین اور مفعولن کہین

مثلاً فاعلات مفعولن چار بار فرق نہ رہی اس وزن مین اور ہزج اشتر مین جیسے یہ شعر ؎ وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ۔ حاصل حیات ای جان یکدم است تا دانی ۔ بروزن فاعلن مفاعیلن چار بار اور ضرب مقتضب کو مذال یعنی مفتعلان اور معری یعنے فعلن اور مسکن یعنی مفعولن لانا روا رکھتی ہین بر قیاس دیگر اوزان کذا فی معیار الاشعار ۔ اور کبھی اس بحر مین ایک حرف حشو مین زائد پڑتا ہی اور اوسکو حرف مزوج کہتے ہین جیسے اس بیت مین ؎ مے پرست ایجادم نشئہ ازل دارم ۔ ہمچو دانہ انگور شیشہ در بغل دارم ۔ رائی انگور زائد ہی بروزن فاعلات مفعولن چار بار

مجتث یہ بحر دونون قومون مین مستعمل ہے اصل اسکی دائرہ مشتبہہ مسدسہ عربی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار ہی ۔ اور دائرہ مختلفہ مثمنہ فارسی مین اجزا اسکے اصل مس تفع لن فاع لاتن سے مفاعلن فعلاتن چار بار ہین اور وہ زحافات کہ مس تفع لن مفروقی سے ملحق ہوتے ہین سات ہین اور فروع بھی سات ہین عربی عامہ خبن کف شکل معاقبت عربی خاص بہ اعاریض وضروب قصر ازالہ ترفیل ع ع مفاعلن مس تفعل مفاع ل ع ع خ مفولن مفعولن ۔ اور زحافات مختصہ اوایل سے کوئی زحاف اس رکن کے لیے وضع نہین ہوا بین القومین اور نہ عامہ اور نہ خاصہ سے کوئے زحاف فارسی مین وضع ہوا اور وہ زحاف کہ فاعلاتن مجموعی سے ملحق ہوتی ہین اٹھارہ ہین اور فروع اونیس ہین جو اوایل مین مذکور ہوئے اونمین سے مستعمل اتنے ہین ۔ عربی عامہ خبن فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قصر حذف تشعیث فارسی خاص بہ اعاریض وضروب طمس درس جحف ربع بتر ع ع فعلاتن ف ع مفعولن ع خ فعلان فعلن فعلان بسکون العین ۔ مفعولن ف خ فاع فعلن بسکون العین عربی عامہ میں یہ بحر مجزو یعنے مربع مستعمل ہے

مجنون مقصور ۔ مجنون محذوف ۔ مجنون مسکن ۔ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس مجحوف ۔ مربوع ۔ ابتر ۔ مشعث

فع لن فاع لاتن مفاع لاتن ۔ مفعولن فعلن فعولن فعل

وزن بیت مجتث مجزو عروض و ضرب مجزو سالم — مس تفع لن فاعلاتن دوبار

ورا وزاد ارکان مین حبن وکف وشکل روا رکہتے ہین مگر ضرب کا وہین سوا نہین کے
نہین جایز جیسے مفاعلن فعلات لیکن جبکہ رکن قبل ضرب مشکول یا مکفوف ہو تو حالت
کف وشکل مین ضرب مخبون نہین جایز اسواسطے کہ درمیان آخر ہر رکن کے اور درمیان
حرف دوم رکن دیگر کے معاقبہ ہے یعنی مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن سے لن فا اور
تن فا مین یا دونو ساکنون کو سلامت رکہین یا ایک کو حذف کرین نہ دونو کو اور ضرب
مین تشعیث بہی روا رکہتی ہین —

مثلا

وزن بیت مجتث مجزو مکفوف مقصور یعنی مربع — مس تفع ل فاعلات دوبار

وزن بیت مجتث مجزو مشکول مقصور — مفاع ل فاعلات دوبار

وزن بیت مجتث مجزو مشعث کذا فی معیار الاشعار — مس تفع لن مفعولن دوبار

فارسی مین یہ بحر وافی یعنی مثمن اور شطور یعنی مربع مستعمل ہے اور بہ تکلف مسدس
بہی لائے ہین

مجتث مثمن مخبون مشعث مقصور — اگر بہ عہد و جانی دماغ نیست — کہ منکانی تو نیز جلوہ ای نیست

از گلستان سعدی ص ۲۳ س ۲ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان دوبار

ایضا بر وزن اول از گلستان — زکار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار — کہ آب چشمہ حیوان درون تاریکیست

سعدی ص ۲۳ س ۲

ایضا سنہ ص ۱۹ س ۸ بر وزن اول — قرار در کف آزادگان نگیرد مال — نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

ابیات مجتث مثمن — نوشتہ بر در فردوس کاتبان قضا — جنی رسول و بتعبیہ سید کرار

حدیقہ ص ۹ س ۱ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن و ضرب فعلان

بعض عروض مخبون محذوف — علی زلعبہ محمد ز بر خیر جہات ہست — اگر تو مومن پاکی یکین بدین اقرار

وبعض اعروض ابتر وجملہ ضروب — کہ نیست دین ہدی را بغیر پاک رسول — امام غیر علی بعد احمد مختار

مشعث مقصور — جو تشنگان مشین حافظا تو لا کن — نجات خواہش طلبہ کن تاب دجلہ

حرامزادہ و بدفعل و شوم و بی بنیاد — بہر شاہ نجا کے نہ بنیاد اقرار

قطعه از گلستان سعدی ص ۱۲۴ س ۲ بر وزن اول بعض عروض مجبون محذوف و بعض عروض مشعث مقصور و همه ضروب مشعث مقصور

مطالعت به منافق چه میکنی نگذ + زیاد و گفتن ناخوش هزار استغفار
معلمت همه شوخی و دلبری آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان — دو بار
من آدمی بچنین شکل و قد و خوی و روش + ندیده‌ام مگر این شیوه از پری آموخت

از گلستان ص ۳۴ س ۱۳ عروض مجبون مقصور و ضرب مشعث مقصور

بعذر و توبه توان رستن از عذاب خدای + ولیک می‌نتوان از زبان مردم رست
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان و ضرب فعلان

از غزلیات قاآنی ص ۷ س ۱۴ مجبون

دلم بزلف تو عهدی که بسته بود شکستی + میان ما و تو موئی علاقه بود گسستی
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن دو بار

ایضاً از غزلیات قاآنی ص ۷ س ۲۲ بر وزن اول

گر از دریچه نوری تو یا نتیجه حوری + اگر فرق تا بقدم غرق در الطاف نوری

ایضاً از پریشان قاآنی ص ۵ س ۱۰ بر وزن اول

سخن مگوی که مینا بگوش ساغر صهبا + همی اشاره بگفتن کند ز ناله قلقل

از گلستان سعدی ص ۹۵ س ۴ عروض و ضروب ابتر

اگر بهر سر موئی هنر دو صد باشد + هنر بکار نیاید چو بخت بد باشد
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن دو بار

از گلستان سعدی ص ۲۷ س ۱ عروض ضرب مجبون محذوف

امید وار بود آدمی بخیر کسان + مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بیت مجتث مثمن مشعث مجحوف

سیاه چشما این دل چگونه بردی + کنون که بردی بهای نگه چه کردی
مفاعلن مفعولن مفاعلن فع دو بار

قطعه از گلستان سعدی ص ۵ س ۱ وزن بیت اول وزن بیت ثانی

ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز + مرو که عیش بر او نیز تلخ گردانی
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات و ضرب فعلن
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن × مفاعلن فعلاتن

بہ جا جنگہ روس تازہ روی وخندان روی × ترو زبندو کارکشادہ پیشانے ×
بیت اول مثمن مخبون وعروض مخبون محذوف و ضرب ابتر — اور بیت ثانی
کہ مصراع اول میں بعض رکن مخبون وعروض ابتر — اور مصراع ثانی میں رکن دوم
شعث مقصور اور ایک بیت اوپر اصل دیرہ عیلہ کے جولائی ہین ۔ —۹

بیت مسدس سالم ابناءً العرب — اے لعبتی سرو قدے سیم ساعد ہشلیہ اگر پارسی بلدی ساعد
مس تفع لن فاع لاتن فاعلاتن دو بار

بیت مرفوع الصدر من العجم — اے پسر می بیاور باز بر لطہ مرغ چمن بیاور باز بر لطہ
فاع لن فاعلاتن فاعلاتن

اس جگہ سہو ہے اسلئے کہ یہاں مس تفع لن مفروق ہے اور مفروق مین رفع نہین آسکتا
سوا مستفعلن مجموعی کے فافہم

بیت مشطور یعنی مربع مخبون — جفا مکن کہ نیاید + رہی مکش کہ نشاید۔
مفاع لن فعلاتن دو بار

اور ابیات ثقیل ہیں جیسے بیت مسدس مخبون ـــ بہار بو دبچشم خزان دوی ـ کہ شاد بود بیادیم
نگارمن ـ مفاع لن فعلاتن مفاع لن دو بار۔ اور علت اس بحر مسدس کے ثقل کی
یہ ہے کہ ارکان اسکے مثمن بیں جو منتظم میں اوپر دو وتد اور ایک فاصلہ اور ایک
سبب اور دو وتد اور ایک فاصلہ اور ایک سبب کے جب ایک جزو اسمین کم
کیا گیا وہ انتظام مختل ہوگیا اسلئے کہ نظم اوس مسدس کا اوپر دو وتد اور ایک فاصلہ
اور ایک سبب اور دو وتد دیگر کے ہے اور انمین تناسب نہیں ہے اور اگر
ایک سبب اوپر ان سب کے بڑھایا جاوے تو وزن سبکتر ہو جائے جیسے یہ بیت
مجحوف ہے۔

بیت مثمن — اسیر حسرت آن روئے لگارم + بدرد فرقت او تلخ روزگارم۔
مفاع لن فعلاتن مفاع لن فع دو بار

اور یہ بیت سبکتر بیت مسدس ہے ہرچند کہ فاصلہ زیادہ ہے لیکن تناسب

اسیمین ہے اور اکثر گرانی وناخوشی شعر کے لسبب نامتناسب ہونی اسباب کے ہوتی ہے کذا فی المعجم اور اس بحر مین معاقبہ ہے درمیان نون مس تفع لن اور الف فاعلاتن کے اور درمیان نون فاعلاتن وسین مس تفع لن کے کذا فی شرح خزرجیہ ۔

دائرہ سوم کہ اوسکو منتزعہ کہتے ہین بحور اوسکے پانچ ہین سریع وغریب یعنی جدید وقریب وخفیف ومشاکل یا متشاکل ۔ یہ بحور سب مسدس الاصل ہین عربی وفارسی مین اور سریع وخفیف انمین سے دونو لغتون مین مستعمل ہین اور جدید وقریب ومشاکل خاص فارسی مین مستعمل ہین اور مخترع متاخرین ہین بقول بعضے اور بقول اصح واضع انکا بھی خلیل ہے ۔

سریع اجزا اسکے عربی وفارسی مین اصل مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے مستفعلن مستفعلن فاعلات دوبار اور اس بحر کے زحافات مجموع دس ہین طے خبن خبل تسکین قطع وقف کسف صلم جدع نحر اور مستفعلن مجموعی کے سوا زحافون سے اس بحر مین مستعمل ہین عربی عامہ طے خبن خبل مراقبت غالباً اور سکا نفس فارسی عامہ تسکین اور خاص اعاریض وضروب کے زحاف عربی وفارسی خارج ہوگئی کہ یکن اوائل مین ہی لیکن قطع کہ اہل فارس اوائل مین بھی لاتے ہین باقی رہا پس یہ فارسی مین عامہ ٹھرا ع خ مفتعلن ۔ مفاعلن ۔ فعلتن ۔ ف ع ۔ مفعولن ۔ مفعولن ۔ اور مفعولات کے گیارہ زحافون سے اس بحر مین چہ مستعمل ہین ۔ عربی عامہ خبن طے خبل اور زحافات عامہ فارسی کے اس بحر مین نامستعمل ہین ۔ لیکن عربی خاص بہ اعاریض وضروب وقف کشف صلم فارسی خاص بہ اعاریض وضروب جدع نحر ع مفعولات یا مفاعیل فاعلات فعلات ع خ مفعولان مفعولن ۔ فاعلات ۔ فاعلن ۔ فعلن ۔ فعلن ۔ فع ع ۔ فاع ۔ فع ۔ پس زحافات عامہ عام طور پر آئینگے اوساور اعاریض وضروب مین زحافات خاصہ آئینگے اور عروض وضرب موقوف یا مکشوف یا مطوی موقوف یا مطوی مکشوف یا مخبول مکشوف یا اصلم یا مجدوع یا منحور آئینگے لیکن عربی مین مجدوع

ونحو ہ نہ آہنگی اصلی کہ یہ زحافات فارسیہ سے ہیں البتہ عربی میں عروض کو مطوی مکشوف یا مخبول مکشوف یا موقوف یا مکسوف اور ضروب کو مطوی موقوف و مطوی مکشوف واصلم لاتے ہیں اور استعمال اہل عرب میں یہ مجزو وافی یعنی مسدس اور مشطور یعنی مثلث ہے اور مجزو یعنی مربع ہے اور منہوک یعنی ثنی مستعمل نہیں۔

سریع وافی عروض وضرب مطوی مکشوف

وصدر وابتدا سالم وحشو مطوی از گلستان — مستفعلن مفتعلن فاعلن دو بار

ص ۹۴ س ۱۲ قطعہ لما رأت بین یدی بعلہا × شیئا کا دمی شفر الصائم

بیت صدر وابتدا مخبون حشو مطوی تقول ہذا اصغر مثلہ × وانما الرقیۃ للنائم

عروض وضرب مطوی مکشوف — مفاعلن مفتعلن فاعلن دو بار

وزن بیت وافی عروض مطوی مکشوف — مستفعلن مستفعلن فاعلن ، مستفعلن

وضرب مطوی موقوف من معیار الاشعار — مستفعلن فاعلان ـ

وزن بیت وافی عروض مطوی مکشوف — مستفعلن مستفعلن فاعلن + مستفعلن

وضرب اصلم من معیار الاشعار — مستفعلن فعلن ـ

وزن بیت وافی عروض وضرب — مستفعلن مستفعلن فعلن دو بار

مخبول مکشوف من معیار الاشعار

وزن بیت موقوف مشطور یعنی مثلث — مستفعلن مستفعلن مفعولان

من معیار الاشعار

وزن بیت مشطور ضرب مکشوف — مستفعلن مستفعلن مفعولن

فارسی میں اوزان مستعملہ کی ابیات عذب یہ ہیں

بیت مطوی موقوف از — وہم دخیلم حسد وحرص کبر + گر زتو زائل شود ای مہ وار

پریشان ص ۴۴ س ۲۷ — مفتعلن مفتعلن فاعلان دو بار

بیت مطوی عروض وضرب — جز دو سہ بیتے زعرب وازعجم + کامدہ جاری بزبان قلم

مکشوف از پریشان ص ۴۴ س ۲ — مفتعلن مفتعلن فاعلن دو بار

بیت مطوی عروض مطوی موقوف ضرب مطوی مکشوف

عمر به تکلیف بسر من سپار + تا که به سعی تو خوش سامان شوم

مفتعلن مفتعلن فاعلان و ضرب فاعلن

بیت مطوی مجنون مسکن یا مقطوع و عروض ثانی مکشوف ضرب مطوی موقوف

سیم به سنگ اندر پنہان بود + یار مرا سنگ بسیم اندر است

مفتعلن مفعولن فاعلن + مفتعلن مفتعلن فاعلات

بیت مطوی عروض و ضرب اصلم

چند خورم از تو بتا ضربت + چند زنی بر دل من حربت

مفتعلن مفتعلن فعلن ـ دو بار

بیت مجنون عروض و ضرب مطوی مکشوف

رو غمزہ چون دو ناچخ لشکری ہمی کسی بہر دو آن لب

مفاعلن مفاعلن فاعلن دو بار

بیت صدر و ابتدا حشو سالم و عروض و ضرب مخبول مکشوف

از عشق تو من بجہان سمرم + بی‌سوز دو از ہجران تو جگرم

مستفعلن مستفعلن فعِلن دو بار

بیت ثقیل یہ بعض مستعملان فارسی نے کہی ہے کہ نہایت ناخوش ہے اور اثقل کذا فی العجم ـ بگزشت بگزشت ہر دو لب + فعلن فعلتن فاعلن دو بار اور اس بحر میں مراقبہ ہے غالباً لازماً + پس مفتعلن یا مفاعلن لاوینگے اکثر اور مستفعلن کا لانا کم ہے کذا فی شرح خزرجیہ اور اس بحر میں مکانفہ بھی ہے یعنی خبل لاتے ہیں عربی میں اگرچہ خالی ثقل سے نہیں ہے کذا فی شرح خزرجیہ بحر جدید ـ کہ اسے غریب بھی کہتے ہیں ـ یہ منجملہ بحور مستحدث ہے کہ بعد خلیل کے حادث ہوئی بقول بعض ـ اور اجزا اسکے برعکس مجتث میں اصل فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن ہے فعلاتن فعلاتن مفاع لن دو بار ـ اور یہ بحر خاص فارسی گویونکی ہے اور مجزو یعنی مربع بھی لائے ہیں اور اس بحر کا زحاف ایک ہے خبن اور بس اسواسطے کہ زحافات فاعلاتن مجموعی سے کہ اٹھارہ ہیں سوا خبن کے اس بحر میں اور کوئی مستعمل نہیں اور زحافات مس تفع لن مفروقی سے کہ سات ہیں سوا خبن کے اس بحر میں اور کوئی مستعمل نہیں ـ

بیت بموجب دائرہ مجنون

ملکا تیغ تو مر بدسگال را + بخورد ہمچو غضنفر شغال را

فعلاتن فعلاتن مفاع لن دو بار
بیت بموجب اصل اجزاے بحر ۔ اے نگارین سوی لبر کم کن ستم لیس دل من ز غم تو بر خشد ز غم
فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دو بار
مجزو یعنی مربع مجنون شل مجزوی خفیف — دل من تو چرا بری + چون غم من تمیخوری
فعلاتن مفاع لن دو بار
مجزوی سالم مثل مجزوے خفیف سالم — روئے داری ای سعتری اہست گویا چون مشتری
فاعلاتن مس تفع لن دو بار
اس بحر مین مراقبہ لازم ہے پس فعلاتن لائینگے یا فاعلات لائینگے لیکن فاعلاتن نہ لائینگے کذا فی شرح خزرجیہ۔

قریب یہہ بھی منجملہ بحور مستحدث ہی کہ بقول بعض بعد خلیل وضع ہوئے اور کوئی بحر خفیف تر اس سے نہین ہے اور اجزا اسکے اصل مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن سے مفاعیل مفاعیل فاع لات دو بار اور یہ بحر خاص ہے اہل فارس سے اور اس بحر کے زحافات مستعملہ نو ہین کف خرب خرم قصر حذف تسبیغ سلخ طمس معاقبہ لیکن زحافات مفاعیلن سے کہ سترہ ہین اونمین سے وہ زحاف جو اعاریض و ضروب سے خاص ہین خارج ہوجا ئینگے اسلئے کہ یہان رکن مفاعیلن اوائل جزو ہی باقی رہی عامہ و مختصہ اونمین سے چار زحاف اس بحر مین مستعمل ہین عربی عامہ کف معاقبہ مختصہ اوائل خرب خرم ح ح مکفوفہ مفاعیل م مفعول مفعولن اخرب اخرم اور زحافات فاع لاتن مفروق کہ گیارہ ہین اون مین سے مستعملات ہین عربی عامہ کف قبض + سوال اس بحر مین رکن آخر فاع لاتن ہے اور ہم فاع لاتن مین کف کو بحیثیت تحریک آخر رکن شعر مین نہین ہونا چاہیے کس واسطے کہ سکون آخر شعر کو لازم ہے جواب اس جگہ کف بحیثیت استخراج بحر از یکدگر ہے پس آخر شعر کو بعد لانے کف کے ساکن کر لین گے بضرورت لزوم سکون آخر نہین کہہ سکتے اس جہت سے کہ بحور دائرہ متنزعہ از یک دگر منفک ہوسکین گے لیکن یہ کہ کہین گ

قصر زحافات دائرہ سے نہیں بلکہ بعد فک بحور زحافات بحر سے ہے اور یہی قول اصح
ہے اور یہی جواب واسطے قصر کے جملہ بحور دائرہ منتزعہ وغیرہ کے لیے کافی ہے فاعلن و فاعلن
اعاریض و ضروب حذف قصر کشف فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب مسبغ طمس
ہمہ مسبغ فاع لات مفاع الین مسبغ فاع لن فاع لات فاع لاتان فاع لان
مفعولان — ان تینوں کا ذکر عروضیوں نے نہیں کیا ہے من مولف فع
فاع

بیت کے آخر ضرب مکفوف و محذوف
پاینده تباخیره بزرگی که کس ندیده بود که نه شدی
مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

ایضاً از خاقانی بروزن اول
تو آصف جم کو نیا بین بر تخت سلیمان راتین
مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

بیت آخر مکفوف عروض و ضرب سالم از الوار سے
تا ملک جهان را مدار باشد + فرمانده او شهریار باشد
مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار

لیکن صحیح اشعار قریب بوزن مسدس بہ نوع ثانی مضارع ہیں کما قیل

قصیدہ قاآنی
ص ۲۹ ۲ س ۱۴
اے روی تو فهرست شادکامی + وصل تو به از وصل نوجوانی

گر فاخته قد ترا ببیند + نشناسدت از سرو بوستانی
مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار
گیسوی تو طومار دلفریبی + ابروی تو طغرای دلستانی
مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار
خواهم شبکی بی‌حضور اغیار + سرمست شوی از می مغانی
مفعول مفاعیل فاع لاتان + مفعول مفاعیل فاع لاتن
تا مجلس مطرب برقص خواند + تن تن تننا تن تنن تنانی
مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار

واضح ہو کہ عروض مسبغ ان ابیات میں سے چونکہ یہ بحر مسدس الاصل ہے پس کہت
مسبغ بیت دائرہ سے خارج ہوگی نزدیک اونکے جو دائرہ مزاحفہ کو بھی اصل قرار دیتے
ہین اور جو بحور دائرہ مزاحفہ کو اصل نہین قرار دیتے اون کے نزدیک بیت دائرہ
سے خارج نہوگی کسواسطے کہ مزاحف ہے اور کمی مزاحف واسطے زیادت ایک
حرف ساکن تسبیغ کے کافی ہو سکتی ہے فافہم۔

بیت اخرم واخرب عروض
وضرب سالم   باز آمد یارم بشاد کامی ٭ کے باشم شاد از گنون نباشم
مفعولن مفعول فاع لاتن دو بار

بیت مربع اخرب   دارندہ ام غذا لیست ٭ روزی دہم بجا لیست
مسبغ   مفعول فاع لاتان   دو بار

اور اس بحر مین مراقبت لازم ہے پس مفعول یا مفاعیل یا مفاعلن ہوگا
لیکن مفاعیلن نہوگا کذا فی شرح خزرجیۃ

بحر خفیف ۔ بحر اصلی سے ہی اور دونو لغتوں میں مستعمل ہے اور اجزا اسکے
عربی و فارسی مین اصل فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن سے فعلاتن مفاعلن
فعلاتن دو بار مین اور زحاف مستعملہ اس بحر کے مجموع نو ہین۔ خبن کف۔
تشعیث شکل قصر حذف تشعیث جحف اسباغ۔ لیکن بعیدہ زحاف
فاعلاتن مجموعی سے اس بحر مین آٹھ زحاف مستعمل ہین۔ عربی عامہ خبن
کف شکل۔ عربی خاص بہ اعاریض وضروب تشعیث قصر حذف اسباغ
فارسی خاص بہ اعاریض وضروب جحف درس ع ع فعلاتن فعلات
ع خ مفعولن فاعلان فاعلن فاعلیان فعلان فعلن
ف غ فع ۔ فاع   اور مس تفعلن مفرد فی
کے زحاف مجموعے اس بحر مین دو مستعمل ہین۔ عربی عامہ خبن عربی خاص
بہ اعاریض وضروب قصر ع مفاعلن ع خ فعولن   زحاف

عجم سے اس رکن میں کوئی زحاف نہیں اور عربی میں یہ بحر وافی یعنی مسدس اور مجزو
بھی مگر یہ مستعمل ہی اور عروض و ضرب سالم یا محذوف یا مخبون مقصور لاتے ہیں
و بطریق زحاف باقی ارکان مخبون و مکفوف و مشکول لاتے ہیں۔

بیت کلام ایک شاعر کا مدائح امیر المومنین خلیفہ بلا فصل حبیب حضرت رب العالمین علی ابن
ابیطالب علیہما الصلوٰۃ والسلام روحی فداہما میں

بیت مخبون عروض جمیعہٗ فی صفاتک الاضداد فلهذا عزت لک الانداد
و ضرب مشعث

فعلاتن مفاع لن مفعولن + فعلاتن مس تفع لن مفعولن

بیت مخبون الحشو و صدر و زاهد حاکم حلیم شجاع فاتک ناسک فقیر جواد
ابتدا و عروض و ضرب سالم   فاعلاتن مفاع لن فاعلاتن

از گلستان سعدی شعر هل للناس جود لعطشکم وهو ساق یری لا یشفی دو بار

بیت مخبون و عروض مخبون   فعلاتن مفاع لن فعلن ، فعلاتن مفاع لن فعلن
محذوف و ضرب مشعث محذوف

اس ضرب کو عروضیوں نے ابتر بھی کہا ہی اور یہ سہو ہی بلکہ مشعث محذوف ہے
اسلئے کہ خبن اس بحر میں لازم ہے اور بعد خبن کے بتر سے فعلن بہ سکون عین
نہیں ہو سکتا ہے من معیار الاشعار۔

وزن بیت عروض و ضرب محذوف مثمن   فاعلاتن مس تفع لن فاعلن دو بار
وزن بیت عروض و ضرب مخبون مقصور مثمن   فاعلاتن مس تفع لن فعلان دو بار
وزن بیت سالم مثمن   فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار

اس بحر میں مراقبت ہے بطوریکہ یعنے خواہ فعلاتن مفاعلن کہیں اور خواہ فاعلات
مس تفع لن کہیں یا فاعلاتن مس تفع لن کہیں کذا فی شرح خزرجیہ۔ ہر چند کہ
اس بحر میں خبن لازم ہے با اینہمہ فاعلاتن مس تفع لن کی مثالیں اہل فن لائے
ہیں تو یہ ہے کی استعمال میں کیا دخل ہے قیاس کو میں مولف
مجزو سالم یعنی مربع سالم میں معیار الاشعار لبیت شعر فی نعمانی

اکم عمری فی امرنا   فاعلاتن مس تفع لن دو بار

ابیات مجزو عروض سالم - کلّ خطبۃٍ اِن لم تکونوا غضبتم ٭ یسیرۃٌ
ضرب مجنون مقصور یہ فاعلاتن مس تفع لن وضرب فعولن

درمیان حرف آخر رکن اول یعنی نون فاعلاتن اور حرف دوم رکن دوم یعنی سین مس تفع لن
کے معاقبہ ہے یعنی دونو سلامت رہینگے یا ایک گرے گا نہ دونو اشعار عرب مین کذا
فی معیار الاشعار فارسی مین کہ نون فاعلاتن البتہ ثابت رہیگا اور سین مس تفع لن
ساقط ہوگا احتیاج معاقبت کے نہین کذا فی المعجم فارسی مین بعج بحر مسدس مستعمل
ہی مثمن مستعمل نہین اور جو بعض مستضعفان عجم مثمن لائے ہین وہ پایہ اعتبار
سے ساقط ہے -

بیت مجنون ہمہ ارکان
صبا طاقت فراق ندارم ٭ جز بوصل تو اتفاق ندارم
فعلاتن مفاع لن فعلاتن دو بار

بیت عروض وضرب شعث محذوف اور بقول بعضیان ابتر از پریشان ص ۲ س ۱۶
علم باشد کہ سر فرود آید ٭ بدو عالم خدا پرستان را
فاعلاتن مفاع لن فعلن دو بار

قطعہ از پریشان ص ۱ س ۷ عروض وضرب شعث مقصور بقول محسن اور بقول صاحب عجم مقطوع مسبغ
بسکہ سرگرم صحبت خویشتند ٭ فاعلند از نعماء والا انتساب
فاعلاتن مفاع لن فعلان دو بار

دیگر عروض مجنون مقصور وضرب شعث مقصور اور یہ اولی ہے یا مقطوع مسبغ از گلستان سعدی ص ۲ س ۱۹
ای خوشا حال عارفی کہ ز شوق ٭ ہیچ دیوانہ بردر و حجاب
فاعلاتن مفاع لن فعلان ضرب فعلان

عروض وضرب مجنون مقصور از گلستان سعدی ص ۳۰ س ۲
راستی موجب رضای خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
فاعلاتن مفاع لن فعلان دو بار

عروض ابتر ضرب شعث محذوف
کس نیاموخت علم تیر از من ٭ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
فاعلاتن مفاع لن فعلن وضرب فعلان

بحر مشاکل یا متشاکل

یہ بحر مستحدث ہے کہ بعد خلیل کے وضع ہوئی اشعار پہلوی اس وزن میں اکثر ہیں بہ نسبت اشعار فارسی کے اور اجزا اسکے اصل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن ہے فاع لات مفاعیل مفاعیل دو بار اور یہ عکس قریب ہے زحاف اس بحر کے چار ہیں کف قبض قصر حذف گیارہ زحاف فاع لاتن معروفی سے صرف کف اس بحر میں مستعمل ہے مفاعیلن سے چار زحاف ہے کف و قبض خامسہ سے قصر و حذف۔

بیت صدر ابتدا مکفوف و حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور کذا فی المعجم

اے نگار سیہ چشم سیہ موئے ۔ سرو قد نکو روی نکو کوئی

فاع لات مفاعیل مفاعیل دو بار

بیت محذوف الضرب و العروض صدر و ابتدا سالم و حشو مقبوض

اے اسیر بہار و باز بدر بط ۔ مرغ فربہ بیار و باز بربط

فاع لاتن مفاعلن فعولن دو بار

بیت مجزو مکفوف مقصور

روز گار خزان است ۔ باد سرو وزان است

فاع لات مفاعیل دو بار

بیت مثمن مکفوف مقصور اس بحر کی ثقیل تر و ناخوش ہی کار جان ز غم عشقت اے نگار بسامان ۔ ہست چون سر زلفین دل بی تاب پریشان ۔ فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل دو بار ۔ لیکن باز پہلویات فصیح اور بر اس وزن کے ہیں اور اکثر ملحونات پہلوی مربع پائی گئی ہیں کذا فی المعجم اور اس بحر میں مراقبہ لازم ہے یعنے فاع لات مفاعیل مفاعیل کہینگے یا فاع لاتن مفاعلن مفاعلن کہین گے مفاعیلن و مفاعیلن سالم نہ لائین گے کذا فی شرح خزرجیہ

دائرہ چہارم کا وسکو متفقہ کہتے ہیں اور اس دائرہ میں بطور قدیم سے سوا بحر متقارب کے نہیں لیکن بعض متاخرین نے برعکس متقارب بحر متدارک وضع کی اور اوسکو غریب و متواتی و متسق وغیرہ بھی کہتے ہیں اور مراد بعض متاخرین سے سیبویہ ہے لیکن بقول اصح و اشہر اسکا بھی خلیل ہی کو گمان قیل اور اسواسطے

از گلستان سعدی رحمۃ اللہ علیہ

بدست آہک تفتہ کردن خمیر + بہ از دست بر سینہ پیش امیر

ہر مصرع بیت فعولن فعولن فعولن فعول دوبار

متقارب مثمن و ضرب محذوف مقصور قطعہ از گلستان رحمۃ اللہ علیہ

چہ خوش باشد آہنگ نرم و حزین + بگوش حریفان مست صبوح

بہ از روی زیباست آواز خوش + کہ آن حظ نفس است و این قوت روح

فعولن فعولن فعولن فعل ضرب فعول

بیت سالم و اثلم مقصور ثقیل تر اس جہت سے کہ اجزا اسکے مختلف ہین من المعجم

یار ہمنشین دلم را ببرد + پس برعنا و ندامت بمیرد

فعل فعولن فعولن فعول + فعلن فعل فعولن فعول

بیت اثرم و محذوف ثقیل تر بجہت اختلاف اجزا منہ

ردیف نوای ماہ نیکو سیر + مرا کرد از جان و دل بیخبر

فعل فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فعولن فعل

بیت ابتر بھی ثقیل تر ہے منہ

مرا اے نگارم سخن باشد + نہانی سخنہای چون شکر

فعولن فعولن فعلولن فع دو بار

بیت مجزو سالم یعنی مسدس سالم

ببوسہ نگارا چو نوشے + بباغ چو حنظل چرائے

فعولن فعولن فعولن دو بار

بیت مجزو محذوف

ترا گویم اے مشک سر + بجرے شد استی شم

فعولن فعولن فعل دو بار

اور اردو کی شاعروں نے دو بیتین مقبوض و اثلم کہی ہین صنعت تسجیع مین سے گل بہارے بت تتارے مہ نبید وارے چراغ یارے نبید روشن چو ابر بہمن + بنیرو گلشن چرا نبارے - بروزن فعول فعلن فعول فعلن دو بار لیکن اس جگہ مقبوض و اثلم کہین تو ہو سکتا ہے اگرچہ ضرورت نہین اسلئے کہ فارسی مین ثلم و ثرم عامہ ہے مین منقضا و اکل کذا فی المعجم اور اس وزن مقبوض و اثلم کو مضاعف بھی لاتے ہین من مولفہ علی الکنت مین اے سلامی عجب طرح کا مزا ملا ہے + بہشت و کوثر تو اک طرف کو قسم خدا کی خدا ملا ہے - فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن دو بار اور بعض نے احتمال کیا ہے کہ یہ وزن

مفاعلاتن چار بار ہے حالانکہ یہ احتمال غلط اور سراسر باطل ہی اس جہت سے کہ ترفیل زحاف اوتاد سے ہے نہ اسباب سے اور مفاعیلن مین سبب خفیف آخر مین ہی فافہم اور اون لوگون نے اسکا مزحوف غیر مروج نام رکھا ہے اور ایک شاعر نے اس وزن مقبوض واثلم مین ایک حرف زیادہ نظم کیا ہے مصرع اگرچہ بسال نیجود بخاک + رایت قتادہ باشم لام سال تقطیع سے زائد ہے اور یہ سراسر معیوب و باطل ہے - اور بیت شانزدہ رکنی ایک رکن اثلم اور ایک رکن سالم مین سے زلف دلاویز و مہ رو بیت تیرہ شب است و آتش ہوئے + جامہ صبر م در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا فعل فعولن آٹھ بار -

بحر متدارک - یا تدارک اجزا اسکے عربی و فارسی مین چار بار فاعلن مفاعلن دائرہ اسکا ثقیل تر ہے بجہت آمیختگی اسباب کے سات اوتاد کے اور ہر ایک سبب کہ متقدم ہے اوپر ایک وتد کے اور ہر ایک وتد درمیان دو سبب کے ہی طرفین سے اس بحر کے زحافات دس ہین اور فروع بارہ خبن تسکین قطع حذ خلع اذالت ترفیل تتمیم طمس عرج عربی عام خبن فارسی عام تسکین یہ زحاف عربی مین بھی پایا جاتا ہے پس اسکو مشترک کہنا چاہئے لیکن از بسکہ فارسی مین اکثر ہے پس منسوب بفارسی ہوا حشو اول سے مین التوبیخ ای زحاف وضع نہین ہوا عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قطع حذذ خلع اذالت ترفیل تتمیم فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب طمس عرج ع ع فعلن -

ف ع - فعلن - ع خ - فعلن - فعلان - فعل ——— فاعلان

فاعلاتن فعلاتن ف ع فا ع

معول بسکون اللام

سخت سرگشتہ ہم از غم ہجر تو + ز خطائے کنم دلبرا عفو کن

من معیار الاشعار

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دو بار

بیت مثمن مخبون کہ اسمین بیت اول ہین اور یہ بقیل تر ہو وزن اول کا من عجم

جنگلے ضمیے دل من ببرد + پس از ان بغناو بلا سپرد
فعلن فعلان فعلان فعلن دو بار

بیت مثمن مقطوع

تا کے مارا در غم داری + تا کے بر ما آری خواری
فعلن فعلن فعلن فعلن دو بار

واضح رہے کہ شعراے عجم قطع کو جملہ اجزاے بیت مین لانا روا رکھتے ہین کما قیل اور اس وزن کی تقطیع ہزج مسدس اخرب و مکفوف محذوف سے بھی ہو سکتی ہی جیسے مفعول مفاعیل فعولن اور رمل مخبون مسکن و ابتر سے بھی ہو سکتی ہے جیسے مفعولن مفعولن فعلن کذا فی معیار الاشعار

بیت متدارک مثمن مخلع

سنبل سیہ بر سمن مزن + لشکر حبش بر چمن مزن
فاعلن فعل فاعلن فعل دو بار

بیت متدارک مخبون شانزدہ رکنی

مے و نغمہ مسلّم جو صلا کہ قدح زن گردش سر نشود
بجل ابت سکندرے آنقدرت کہ دماغ جنون ز دو سر شود

متدارک مقطوع شانزدہ رکنی یا مسکن مخبون

اشب یار سلیم احمد از در دلیش دیدم حیران گشتم
قربان کردم دل بر دلبر چون جان آمد بجان گشتم

متدارک شانزدہ رکنی بعض رکن سالم و بعض مخلع و بعض مخبون اخرج از کتاب فلانی

یار سیمبر ندو غلہ گو شوخ و دلبر باخوب خوش سرشت
طرہ اش عنبر پیکرش حریر عارضش بہار طلعتش بہشت
نقشبند روح گوئی انگیخت صورت لبش نمک شیرہ درست
لعل بادہ از آب خضر شست لبش نمی وصل با شکر سرشت

وزن بیت اول

فاعلن فعول فاعلن فعل فاعلن فعل فاعلن فعول
فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعول

وزن بیت ثانی

فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعل فاعلن فعول
فاعلن فعل فاعلن فعول فاعلن فعل فاعلن فعول

مجزو مخبون

دل من بدغا ببری + چہ دغا و دغل پسرے

	فعلن فعلن فعلن دوبار
بحر مقطوع بطور فارس	جانا در دل گردم + گر حسرت بر گردم
یا مخبون مسکن بطور عرب	فعلن فعلن فعلن دوبار
مربع من معیار الاشعار	سجدہ کردت بتا + آفتاب از فلک
	فاعلن فاعلن دوبار

اور بہ تکلف عروض و ضرب مذال اور معری اور مختلط لانے مین فارسی مین اور متقدمین شعراے پارس بعض رکن مخبون اور بعض رکن مقطوع نہین لاتے کہ اعتدال سے خارج ہے جیسا کہ قول محقق کا ہے لیکن متاخرین فارس کے نزدیک لانا درست ہے چنانچہ مثنوی شیر و شکر شیخ بہائی علیہ الرحمہ کہ اسی بحر مین ہے اوسمین یہ شعر کہ بعض اجزا اوسکے مقطوع اور بعض مخبون مین وارد ہوا ہے ع یارب یارب بہاے زار + آن نامہ سیاہ خطاکردار اس شعر کی تقطیع سہات ہے کہ بانظر رہ بہاے زار) بیان مثنوی مین ہو چکی ہے اس جگہ بدون یا تقطیع کیجاتی ہے اسلیے کہ یہ شعر بدون یا در مع الیاء دونو طرح دیکھا گیا ہے فعلن فعلن فعل فعلان + فعلن فعلن فعلن فعلان۔ صدر و ابتدا مقطوع اور بعض اجزاے حشو مقطوع اور بعض مخبون اور ایک رکن حشو مصراع اول مین مخلع اور عروض مخبون مذال اور ضرب مقطوع مذال تتبیہ یہان مقطوع مذال کہنا خوب نہین اسواسطے کہ بعد نقصان قطع کے پھر زیادت بہ اذالت شنیع ہی کما قیل پس اس جگہ مخبون مسکن مذال کہنا چاہیے یا اعرج اور یہی اولی ہے لیکن اس صورت مین ضرب مذکور بوزن مفعول ہوگی فافہم اور قطع کا لانا اوائل و جملہ ارکان مین منجملہ تصرفات فارسیہ ہی کما قیل اور عربی مین سواے آخر کے نہین لاتے البتہ تسکین کہ بین الفریقین مشترک ہے اور زحاف عامہ سے ہے پس جملہ ارکان مین لانا اسکا علی السویہ بین الفریقین جائز ہے اور عربی مین اس بحر کو صوت ناقوس بھی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں راہ شام میں ساتھ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ تعالیٰ شانہ وسلامہ علیہ کے جاتا تھا کہ ایک دیر کی جانب گذر ہوا ایک ترسا اوس دیر میں ناقوس بجا رہا تھا جب اونحضرت نے صدائی ناقوس سنی فرمایا کہ ناقوس یہ کہتا ہے سے حقاً حقاً حقاً حقاً + صدقاً صدقاً صدقاً صدقا۔ بروزن فعلن فعلن فعلن فعلن دو بار۔ اور اونحضرت نے چند ابیات مشتمل بے اعتباری دنیا اس وزن میں فرمائے چنانچہ ایک بیت جو مذکور ہوئی اونھیں ابیات سے ہے

فصل

چونکہ پیش ازین وعدہ کیا تھا ہمنے کہ بعد تعدید بحور دوائر اصلی ابیات سالم و مزاحف کی تشریح کرینگے ایک دائرہ کی دوائر مجہول و بحور مستحدث سے کہ اوسکو عروضیان پارسی نے تخریج کیا ہے یعنی بہرامی و بزرجمہر قسمی وغیرہ نے پس وہ دائرہ منعکسہ ہے کہ بہرامی اپنی کتاب غایۃ العروضیین میں لکھتا ہی کہ اس دائرہ کو عبداللہ قرشی نے تخریج کیا ہے اور جملہ بحور اس دائرہ کے نو ہیں۔ صریم۔ کبیر۔ بدیل۔ قلیب۔ حمید۔ صغیر۔ اصم۔ سلیم۔ حمیم۔ اور یہ جملہ بحور مسدس ہیں اور ہر بحر میں دو وتد مجموع اور چار وتد مفروق ہیں بخلاف دائرہ مشتبہ کے اور ان بحور کو آخر دائرہ مشتبہ سے نکالا ہے اور یہ جملہ بحور مستحدث خالی التباس سے نہیں اور فساد ہر ایک کا بیان کرتے ہیں ہم اور بحور مستحدث کو اوپر انکے قیاس کرنا چاہیئے بحر صریم مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن دو بار او خفیف ترین ابیات صریم سے دو وزن ہیں۔ اول مکفوف مقصور شعر سے تو زہیچ در دو بار تا بکار گند یار تا بگار دلفگار۔ بروزن مفاعیل فاع لات فاع لات حالانکہ یہ بیت ہزج مکفوف اشتر مقبوض مسبغ سی نکلتی ہے او بروزن مفاعیل فاعلن مفاعلان کے لیکن یہ وزن بسبب اختلاف ارکان اور تفاوت نظم کے مہجور ہی واضع بحر نے اس وزن صحیح سے انحراف کر کے وزن معمول پر تقطیع کی اور اس بحر کا ایک نام رکھا۔ وزن۔ دیگر اخرب شعر سے اے روز گرد یارم و قصد لشکرم نا گشت

جانم از دروش برآور — بروزن مفعول فاع لاتن فاع لاتن — حالانکہ یہ بیت
بحر مضارع مثمن اخرب اشتر مجبوب سے نکلتی ہے بروزن مفعول فاع لاتن فاعل
فع **بحر کبیر** مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار اس بحر کے سبکترین
اوزان سے ایک مطوی ہے شعر ؎ آن نگار خوب چہرہ مفرش — روی خوب
درجہان منو بمن — بروزن فاعلات فاعلات مفتعلن حالانکہ یہ بیت وافر
معقول سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلن مفاعلن مفاعلتن کے اور وزن
سبکترین اوزان سے مکفوف مجنون منبع ہے شعر ؎ دلم برد یکے ترک پر
ابروان — زخم کرد زیتمار چون زعفران — بروزن فعولات فعولات مفاعلان
حالانکہ یہ بیت ہزج مکفوف مقبوض منبع سے نکلتی ہے اور بروزن مفاعیل
مفاعیل مفاعلان کے **بحر مذیل** مس تفعلن مس تفع لن فاعلاتن
دو بار اس بحر کے خفیف ترین اوزان سے مجنون ہے شعر ؎ نگار من سوار
من سفری شد — ہمی رود چو سرکشان بجہان در — بروزن مفاعلن مفاعلن
فعلاتن حالانکہ یہ بیت بحر کامل موقوص مقطوع سے نکلتی ہے بعینہ اور اسی
وزن کے **بحر قلیب** فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن دو بار اس بحر کے
سبکترین اوزان سے مکفوف مقصور ہے شعر ؎ اے صنم رہی ہمکش کہ سزا نیست
این جفا مکن بتا کہ روا نیست — بروزن فاع لات فاع لات مفاعیل حالانکہ یہ
بیت مدید مکفوف مجنون منبع سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلات فاعلن
فعلیان کے اور خفیف ترین اوزان سے وزن محذوف ہے شعر ؎ ستمزدم
زار ستم نگارا — خستہ وار ہی جان مار ا ہجران — بروزن فاع لاتن فاع لاتن
فعولن حالانکہ یہ بیت مدید منبع الضرب سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلاتن فاعلن
فاعلیان کے **بحر حمید** مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار اس بحر کے
سبکترین اوزان سے مخبون مقبوض موقوف ہے شعر ؎ دوش یار گشت
مرا چون ستاد — تا بوصل جان مرا کرد شاد — بروزن فاعلات مفتعلن

فاعلات حالانکہ یہ وزن مقتضب مسدس مطوی ہے بعینہ بحر غریب مس تفع لن
فاعلاتن مس تفع لن دو بار بیت سالم اس بحر کی ہے برخ زیبا نان ہمی کرد وا انجام
مے * گر نور او جان ما را شد روشنی - بر وزن آور بیت بحر حمیم وزن اس بحر کی ہے
بہار بود چشم خزان ودی * کہ شاد بود بروئیم نگار من - بر وزن مفاعلن فعلاتن
مفاعلن حالانکہ یہ وزن مجتث مخبون مسدس ہے بعینہ بحر اصم فاع لاتن مفاعلن
فاع لاتن اس بحر کی بہترین ابیات سے بیت مخبون مقبوض ہے کہ عجمی ترک
من برفت غریب * ز غم عشق او چہ زار و نزارم - بر وزن فعلاتن مفاعلن فعلاتن
حالانکہ یہ وزن بحر خفیف مخبون مقبوض ہے بعینہ اور اس بحر اصم میں الف
فاع لاتن کو مخبون کیا ہے حالانکہ وہ مخبون نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ
وہ الف مفروقی ہے نہ حرف دوم ساکن سبب خفیف سے بحر سلیم -
مستفعلن مفعولات مفعولات دو بار بیت مطوی موقوف اسکی ہے اے مہ لب
ماہ روئے حور زاد * بادہ ہمی دہ چو رنگ بادہ * بر وزن مفتعلن فاعلات
فاعلات حالانکہ یہ بیت منسرح مسدس مطوی مکشوف مخبون مذال
سے نکلتی ہے اور بر وزن مفتعلن فاعلن یا فاعلان کے بحر حمیم فاعلاتن
مس تفع لن مس تفع لن دو بار بیت مخبون اس بحر کی ہے بچہ تا بدر خان
آن نگار من * کہ ہمی تابد آن رخش چون مشتری - بر وزن فعلاتن
مفاعلن مفاعلن ہے حالانکہ یہ وزن بحر کامل موقوص ہے کہ صدر
و ابتدا میں قطع لائے ہیں اس لئے کہ قطع فارسی میں زحاف عام
ہے کما قیل - تمام ہوئیں نو بحریں وارد منعکس کی ان بحور مہملہ
کے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ جو کچھ عجم نے وضع کیا ہے اوس میں کچھ
مزہ نہیں ہے اور دوسرا فائدہ انکے ذکر سے یہ ہے کہ اگر کوئی
بطریق امتحان کوئی وزن ان اوزان مجہول و مہملہ سے لائے تو تخریج
اوسکی آسان ہو جائے اور اوسکی تقطیع کرنے میں آسانی ہو فقط ؛

نوع ثانی بیچ علم قافیہ مین ۔ اور اوسمین چھہ باب مین **باب اول**
حد قافیہ اور ذکر حروف قافیہ مین ۔ معلوم ہو کہ قافیہ اصطلاح شعرا مین عبارت
ہے آخر کلمات ابیات سے یا اون کلمات سے جو بمنزلہ آخر ابیات ہون
کہ بنائے قافیہ اوپر اونکے مکرر ہو ۔ اور حد قافیہ مین اختلاف بہت ہے ۔
بعضے حرف روی تنہا کو قافیہ کہتے ہین جیسے حرف (را) نگار و بہار و غیر
وغیرہ مین ۔ اور بعضے تمام کلمہ آخر کو قافیہ کہتے ہین اور یہ طریق توسیع مجاز کے ہے
بہتر ہے کہ کہین قافیہ مجموع وہ چیز ہے کہ مکرر ہو یا حکم مکرر مین بغیر استقلال
اور با اختلاف مین بحسب لفظ و معنی ۔ یا بحسب لفظ تنہا ۔ یا بحسب معنی تنہا ۔
کہ وہ الفاظ واقع ہون آخر ابیات و مصاریع مین یا آخر ابیات و مصاریع
کے حکم مین اور وہ مجموع الفاظ موافق ہون اون حروف و حرکات سے کہ
بعد اسکے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالے ۔ پس قید بغیر استقلال کی اس جہت سے
ہے کہ اگر مستقل ہوگا تو ردیف ہوگی کما سیجیٔ ذکرہ فی باب الردیف مثال قافیہ متحد
اللفظ و المعنی یار و بازار اور مختلف اللفظ تنہا زبان و لسان اور مختلف المعنی
تنہا دیدہ و شنو خدیدہ ۔ اور قید او آخر ابیات اس جہت سے کہ تا قصیدے
اور غزلین اور قطعے سوا مطلعون کے شامل ہو جائین ۔ اور قید او آخر مصاریع
اس جہت سے کہ تا قوافی مطالع و مثنویات و رباعیات داخل ہو جائین
اور قید حکم تکرار اس جہت سے کہ تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین
اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملے گی تکرار قافیہ ہو جائیگی ۔ پس
حرف آخرین کلمہ قافیہ اگر نفس و اصل کلمہ سے ہو ۔ ما قبل اوسکا دو حال سے
خالی نہوگا یا متحرک ہوگا ۔ یا ساکن ۔ اگر ما قبل اوسکا حرف متحرک ہو تو قافیہ صحیح
اوس شعر کا ایک حرف اور ایک حرکت سے زیادہ نہ ہوگا جیسے اس مصرع
مین سے بلغ سرمایہ وگر دارد چونکہ کلمہ (دارد) اس شعر مین آخر ہر بیت مین مکرر
ہوتا ہے ردیف ہے اور قافیہ کلمہ (کر) ہے اور چونکہ ما قبل (ر) کے (ک) کا فتحہ ہے

قافیہ اس شعر مین تے ہے اور حرکت کاف کی ہے۔ نہین جائز ہے کہ اس
قصیدہ مین کوئی ان دونون مین سے متغیر ہو اور ساتھ کسی دوسری چیز کے
متبدل ہو۔ اور اگر ماقبل حرف اصلی کلمہ قافیہ کا ساکن ہو جیسے اس مصرع مین
ع کار دل در عشق یار از دست رفت۔ کلمہ رفت ردیف ہے اور قافیہ
کلمہ دست مین ہے چونکہ ماقبل تے کا ساکن ہے قافیہ اس شعر کا دو حرف ہین
اور ایک حرکت یعنے تے اور سین اور فتحہ دال۔ نہین چاہیے کہ کوئی ان مین سے
متغیر و متبدل ہو۔ اور اگر حرف آخر کلمہ قافیہ کا اصل و نفس کلمہ سے نہو بلکہ
از روے معنی زاید ہو اور نفس و اصل کلمہ کے اور ساتھ جزو اوسی کلمہ کے ملحق ہوا ہو
مثلاً چشم حستان مین الف و نون اصل و نفس کلمہ سے نہین ہین بلکہ واسطے معنی
جمع و کثرت کے ساتھ اس کلمہ کے ملحق ہوئی ہین پس قافیہ اسکا شعر مین حرف
نون سے تا بحرکت میم ہوگا اسواسطے کہ بنا قافیہ کی سوا حرف اصلی کے نہین چاہیے
اور کلمہ دست مین حرف تے آخر مین حروف اصلی سے ہے اور چونکہ ماقبل تا
ساکن ہے وہ بھی داخل قافیہ ہے پس قافیہ اس جگہ پانچ حرف اور ایک
حرکت ہے بیان حروف قافیہ حروف قافیہ علے المشہور نو ہین اور ان
حروف نُہ مین روے اصل قافیہ ہے کہ قافیہ بغیر اوسکے متحقق نہین ہوتا اور
حروف ثمانیہ دیگر اوسکے ساتھ ملحق ہوتے ہین چار قبل روے کے اور چار بعد
روے کے وہ ان دو بیتون مین جمع ہین ع قافیہ در اصل یک حرف است
ہشت آن را تبع ۞ چار پیش و چار پس این نقطہ اشا دائرہ ۞ حرف تاسیس و
دخیل و ردف و قید آنگہ روی ۞ بعد از ان وصل و خروج است و مزید و نایرہ
من رسالہ عطائی لیکن محقق علیہ الرحمہ نے بعض حروف کو انمین سے قافیہ
مین نہین محسوب کیا ہے حرف ردف و روی مفرد و روی مضاعف
و وصل ان حروف چارگانہ کو بکار جانا ہے اور خروج و مابعد خروج یعنے
مزید و نایرہ کو داخل ردیف کیا ہے بلکہ وصل متحرک کو بھی ردیف مین

محسوب کیا ہے الحاصل لفظ روی رواسے ماخوذ ہی اور روا لغت مین اوس رسن کو کہتے ہین کہ جسمین شترون کو باندھین یا ساتھ اوسکے بار اوپر شتر کے باندھین پس گویا جملہ اجزاے بیت ساتھ اوس حرف کے بستہ ہین کذا فی المعجم اور بمعنی برہم تابندہ و پس چنانکہ برہم تابندہ ریسمان اجزاے ریسمان جمع کرتا ہے یہ حرف بھی ابیات کو بایکدیگر جمع کرتا ہے لہذا بسبیل تشبیہات اوس شخص کے نام رکھا اور روی در اصل بہ تشدید یاے لیکن شعراے عجم بہ تخفیف اسکو استعمال کرتے ہین اور اصطلاح مین وہ حرف اصلی کہ بناے قافیہ اور مدار قافیہ اوسپر ہو قصیدہ ہو غیرہ ہین اور کوئی بیت قصیدہ کی اس حرف سے خالی نہین ہو سکتے اور ساتھ کسی حرف دیگر کے متبدل نہین ہو سکتی جیسے رے اس شعر مین ساز رے بقاے تو دوران چرخ را آخر۔ پس جو حرف کہ آخر کلمہ قافیہ مین نفس و اصل کلمہ ہو اور ساتھ کسی علت کے ملحق نہوا ہو وہ روی ہے جیسے تاے مست و دست اور نون جہان و زمان اور راے سرور را اور یاے راے و پاے اور شین باش و خشخاش یہ سب ہر آئینہ روی ہو سکتی ہین۔ اور جو حرف کہ آخر کلمہ مین قافیہ اصل و نفس کلمہ سے نہو اور ساتھ کسی علت کے اوسکے ساتھ ملحق ہوا ہو اوسکی چار صورتین ہین قسم اول وہ حرف کہ مانند حروف اصلی کے تمام تلفظ مین ظاہر ہو اور بجہت کثرت استعمال کے نفس کلمہ سے مشابہ ہو جیسے رنجور و مزدور و دستور کہ معنی اسکے صاحب رنج و صاحب مزد و صاحب مسند و قدرت مین ہسواسطے کہ دست بمعنی مسند و قدرت ہے اور ور ہر جا بمعنی صاحب ہے بجہت تخفیف ماقبل واو کو ساکن کیا۔ اور گوشوار و دانشمند بمعنی لائق گوش اور صاحب دانش۔ ایسے الفاظ کے حروف اواخر کو روی قرار دیسکتے ہین بجہت اسکے کہ کثرت استعمال نے انکو ترکیب سے خالی کردیا ہے اور بمنزلہ کلمہ واحد ہوگئی ہین کذا فی المعجم قسم ثانی وہ حرف کہ اوسکے اصلی اور غیر اصلی ہونا ہے

اختلاف ہو اہل لغت مین جیسے خویشاوند و استوار و وانا و بینا و گویا و شنوا و
بکشا و بنما ان الفاظ کے حروف اواخر کو روی قرار دیتے ہین قسم ثالث وہ حرف
زاید کہ بجہت کثرت استعمال کے نفس و اصل کلمہ سے مشابہ ہو لیکن
تلفظ مین ظاہر نہ ہو جیسے ہائے دانہ و وندانہ کہ محض واسطے دلالت فتحہ ماقبل
لکھتے ہین اور ہائے نہ کہ محض واسطے دلالت کسرہ ماقبل کے اور
واو تو و دو کہ محض واسطے دلالت ضمہ ماقبل کے لکھتے مین اس قسم کے
حرف کو روی نہین قرار دینا چاہیے قسم رابع وہ حرف کہ ماتند حرف اصلی کے
تمام تلفظ مین ظاہر ہو لیکن ظاہر الترکیب ہو جیسے الف شاہا و خداوند او شین
بینش و دانش و نون کردن و گفتن اس نوع کو بھی روی قرار دینا نہین
چاہیے لیکن یہ انواع باعتبارات مختلف ہین والا درحقیقت ایک ہی
نوع زوایدکا ہے اور یہ انواع خواہان تفصیل و لحاظ طلب ہین پس چاہیے
کہ ہم اک فصل ان کی قرار دین اور اوس فصل مین بحسب حروف تہجی بہ ترتیب
الف بے تے جو لغت پارسی دری مین مستعمل ہین بیان کرین اور وہ
دو حال سے خالی نہین یا مفرد ہین یا مرکب کہ اواخر کلمات سے ملحق
ہوتے ہین پس مفرد وہ حرف لتعریف ہین اور مرکب کلمات ادوات ہین
پس سات ذکر اون حروف زواید مفردہ و مرکبہ کے اونکے معانے اور
علت اونکے الحاق کی سات اواخر کلمات کے بیان کرین ہم تاکہ
اہل طبع کو اوس چیز سے کہ ان حروف سے روی کو چاہیے یا نہین چاہیے
معلوم ہو جاوے اور کوئی اشتباہ باقی نہ رہے و باللہ التوفیق
الف اپنے جنس سے اواخر کلمات مین سات جگہ زیادہ ہوتا ہے اصلی
نہین ہوتا اول حرف ندا و دعا و تعجب اور وہ ایک الف مفرد ہے
کہ اواخر اسماء سے ملحق ہوتا ہے پس معنے ندا و دعا و تعجب کے دیتا ہے جیسے
بزرگا و عالما و بسا مالا ثانی حرف نسبت اور وہ اک الف ہے کی آخر

بعض صفات سے ملحق ہوتا ہے معنے نسبت کے دیتا ہے جیسے فراخا و درازا
اور کبھی قبل اوسکے اک نون بھی بڑھاتے ہین جیسے فراخنا و درازنا تاریکنا
یعنے فراخی و درازی و تاریکی ثالث حرف فاعل اور وہ اک الف ہے
کہ اواخر بعض کلمات فعل سے ملحق ہوتا ہے اور معنے فاعلیت کے دیتا ہے
جیسے دانا بینا گویا شنوا رابع حرف تخصیص اور وہ اک الف ہے کہ اواخر
اسماسے ملحق ہوتا ہے اور تخصیص کا فایدہ دیتا ہے جیسے اور امار ا اسپ را
جامہ را خامس حرف شکل و ہئیت اور وہ اک الف ہے کہ بعد ہمزہ و سین کے
اک کلمہ مرکبہ مین ہوتا ہے کہ ساتھ اوس کلمہ کے اواخر اسماسے ملحق ہوتا ہے
جیسے بادشاہ آسا مردم آسا حباب آسا کبھی اس الف کے بعد یا ہوتی ہے جیسے
فلان آسائی بزرگی دارد سادس حرف جمع اور وہ اک الف ہے کہ ساتھ ہا کے
اواخر اسماسے ملحق ہوتا ہے اور دلیل ہوتا ہے جمع ہونے کی جیسے زرہا گوہرہا
سابع حرف اشباع اور وہ اک الف ہے کہ اوسکو الف اطلاق بھی کہتے ہین
اور اوسکو متقدمان شعرائے عجم مطابق اشعار عرب کے اواخر اشعار فارسی مین
لاتے ہین مثلاً مثالا لیکن اشعار عرب مین حرف آخر شعر جب متحرک ہوتا ہے تو بضرورت
سکون آخر شعر اوسکو باشباع پڑھتے ہین پس حالت فتحہ مین الف پیدا ہوتا ہے
اور حالت ضمہ مین واو اور حالت کسرہ مین یا اور اوسکو تعبیر کرتے ہین بالف
اشباع اور بواو اشباع اور بیاے اشباع لفظاً اور لکھتے نہین۔
بخلاف اہل فارس کہ وہ الف اشباع کو لکھتے بھی ہین اور واو و یاے اشباع
فارسی مین نہین لہذا اوسکی تحریر کی بانسبت بھی کوئی حکم نہین ہے مثال الف
اشباع فارسی مین سے دوش شبے بود خوب درخشانا ؎ وانجم ہوکہ الف
ندا و دعا و تعجب و فاعل و اشباع یہ سب مفرد ہین اور ان الفات کو نسبت
واحد باہم دگر ردی قرار دینا ہرگز جائز نہین سوا ایکبار کے ساتھ الف مغایر انکی تجگہ
کہ اوسکے جائز ہونے مین کوئی کلام نہین ہوسکتا اسواسطے کہ ہرایک زواید سے

واسطے نفس زیادت کے اپنے کلمہ مین اصل ہے لیکن الف فاعل کو خاص لفظ
دانا و بینا و گویا و شنوا مین باہم ہ قافیہ مین بعض شعرا نے جائز رکھا ہے اس جہت سے
کہ اس الف کو ان الفاظ مین بمنزلہ نفس و اصل کلمہ شمار کیا ہے یعنے ترکیب اون کی
کلمات کی اُس الف سے تمام ہوئی ہے اسلیے کہ لغت دری مین بین اور دان
اور گو اور شنو صحیح نہین ہے جبتک کہ حرف یا سات اونکے الحاق نکرین
وہ لفظ معنے تمام نہین دیتے جیسے بین بدان بگو بشنو پس جبکہ دانا و بینا و گویا
و شنوا کے تمامی اس الف سے ہوئے یہ الف اصلی ٹھہرا اسی جہت سے اونکو
اور اکثر شعرا دانا و بینا کو باہم دگر قوافی مین لانے مین بخلاف بادشا با اور خدا و ندا کے
کہ الفات انکے کلمات تمام سے ملحق ہوئے ہین نہ یہ کہ ان الفات سے انکی تمامی
ہوئی ہے پس یہی وجہ ہے دانا و بینا مین ایطائی خفی ہونے کی جیساکہ اپنی جگہ پر
بیان اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالے اور حروف مرکبہ جیساکہ آسا و زربا و مرا و ترا و کرا
و چرا کہ ہر ایک کلمہ علیحدہ ہے مانند کلمات ادوات کے پس قصیدہ مین ایک کہین سے
جائز ہے سات ما ہونے جنس واحد کے لیکن بعضے شعرا نے قافیہ مرا و ترا و چرا
و کرا باہم جائز رکھا ہے کہ ایک قصیدہ مین لائین اسواسطے کہ ہر کلمہ سے ایک حرف
ساقط کرکے ہر کلمہ لائے ہین اور کلمہ را کو سات اونکے مرکب کیا ہے بخلاف ما را
و شما را کے کہ کلمہ را ان کلمات مین ظاہر الترکیب ہے جب ما و شما کو کلمہ را سے
جدا کرین معنے اپنے دینگے لیکن میم مرا سے جدا کرین معنے اپنے نہ دیگا جیسے
وراق کہتا ہے شعر ہمہ ملاحت و آہستگی و شرم تراست ٭ ہمہ ملامت و
دلخستگی و عشق مراست ٭ دل من و دل تو چون دو یار ساختہ اند ٭ مراست
آن تو آن من اے نگار چراست ٭ مرا نشاط قرین است تا تو خوش منے ٭ دلا
بیار قرینے بہ از نشاط کراست ٭ قیاس یہ ہے کہ ان الفاظ کو اگرچہ ایک دو جگے
زر کمین اور پراگندہ استعمال کرین جائز ہے لیکن کلمات امر جیسے بیا بکشا نما کہ بیچ
لغت دری مین بیاے و بکشاے و بنماے ہین اگر اسواسطے توسع مجال قافیہ کے حرف

یا حذف کرین جائز ہے کہ باہم دگر تقفیہ مین الف کو ردی قرار دین بنابرات شرط
اس بات کے کہ بکثرت ہو اور اسی طرح الفات جمع کلام عرب ہے جیسے اعدا
و احشا و اعضا اور الفات ممدودہ کہ فارسی مین بقصر ملفوظ ہوتے ہین جیسے ضیا
بہا و دعا و ثنا چاہیے کہ ان الفات کو باہم دگر ردی قرار دین لیکن چاہیے کہ بہت
نہ لائین اور وہ الفات کہ بدل تنوین ہوتے ہین جیسے رایت رجلا و اشتریت جملا
نہین چاہیے کہ ان الفات کو ردی قرار دین اور جیسے مرحبا اور اصلا کہ مرحبا کو
عرب مین واسطے تعظیم مہمان کے کہتے ہین اور مرحب مصدر میمی ہے بمعنی فراخ
شدن اور الف علامت نصب ہے اسواسطے کہ ترکیب مفعول مطلق مین
واقع ہوا ہے بحذف فعل اور اصل مین یون تہا رحبتك الدار مرحبا یعنے فراخ شد
بہا سے تو خانہ فراخ شدنی پس بجہت تخفیف فعل کو مع متعلق حذف کیا اور
نصب کو واسطے دلالت حذف اوسے محذوف کے باقی رکہا مرحبا حاصل ہوا
اور اسی طرح اصلا بمعنی ہرگز اور الف کہ آخر اصلا مین ہے واسطے وقف
کے ہے یا عوض تنوین کے ہے پس ان الفات کو بہ جنس واحد باہم دگر ردی
قرار دینا نہین جائز ہے در حقیقت ان کلمات مین اور سوا انکی حالت نکرہ مین
حالت رفع و نصب و جر مین نون تنوین ہوتا ہے جیسے جاء زید گور ایت زیداً و مررت
بزید پس یہ نون تنوین سات نون مغایر الجنس کے ردی ہو سکتے ہین بلا خلاف
لیکن کلمہ امر و نہی باہم قافیہ نہین ہو سکتے جیسے بکن و مکن و بنشین و منشین اور کجا
و اینجا کا باہم قافیہ کر سکتے ہین کہ ترکیب کجا و اینجا غیر ظاہر ہے لیکن ترک اولی ہے
اور سا نجا و اینجا نہین چاہیے اور باد پا و چہار پا و چراغ پا کہ ہر ایک سات دوسرے
معنی کے ہے اور معنے اصلی باقی نہین رہے ہین باہم قافیہ ہو سکتے ہین ب
اس جنس سے کوئی حرف زاید نہین ہے کہ اوآخر کلمات سے ملحق ہو لیکن وہ ب
کہ اکثر جگہ مکرر ہوتا ہے جیسے گلاب بمعنی عرق گل دولاب سیلاب گرداب
غرقاب سیماب خوناب زرداب نوشاب خوشاب شاداب سیراب

پایاب زرآب شوراب جلاب گوزاب تیزاب سپیداب اور
پوشیدہ نہین ہے کہ آب گرداب و سیماب و دوا کو سپیداب و سیراب
و خوشاب مین بمعنی طراوت و رونق ہے پس باہم قافیہ ہوسکتا ہے اور
آب و زرآب و گرداب و سیلاب سیراب و پایاب ان سب مین آبکے
معنے ایک ہی ہین لہذا باہم قافیہ نہین چاہئے ہان اگر مراد غرق آب سیلاب سے
بلاے ناگہانی ہو اور گرداب کو علم تصور کرین تو باہم قافیہ ہوسکتا ہے اور
خوناب و زرداب باہم قافیہ ہوسکتا ہے اور آب جلاب اور گلاب جلاب
بھی ہوسکتا ہے اور آب و گلاب بھی باہم قافیہ ہوسکتا ہے جبکہ گلاب کو معنے
علم بجز گل لین نہ معنے عرق گل کیونکہ بعض متاخرین مثل انوری کے آب و گلاب کا
قافیہ باہم لائے ہین بطریق جواز اور اسی طرح آفتاب و ماہتاب باہم چاہیے
علمیت کے جہت سے اور تاب بمعنے تافتن اور تاب بمعنے طاقت
و قوت اور تاب بمعنے حرارت اور تاب بمعنے روشنائی باہم دگر قافیہ ہوسکتے ہین
بجہت مغایرت معنے کے بت جنس تا ہے جو اواخر کلمات سے ملحق ہوتی
ہین ضمیر مخاطب ہے جیسا کہ اسپت و غلامت آخر اسما مین اور زدوت اور
بیردت اواخر افعال مین اور حرف رابطہ ہے است ایک کلمہ ہے کہ
اواخر کلمات مین فایدہ دیتا ہے ربط صفات کلمات موصفات کے اور
اور یہ اختصاص لغت فارسی سے رکھتا ہے جیسے فلان آمدہ است و فلان
رفتہ است و فلان غلام است و فلان توانگر است پس یہ تا باہم دگر بہ جنس
واحد قافیہ نہین ہوسکتین البتہ دوست و نیکوست قافیہ ہوسکتے ہین اسلیے کہ سین
و تاے دوست اصلی ہے اور نیکوست مین سین و تا حرف رابطہ ہے اور
وہ بھی اپنے حد ذات مین اصلی ہے اور اگر قافیہ واو کو کرین اور سین و تاے
اصلی کو وصل و خروج کہین ہوسکتا ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان اوسکا آے گا
انشاء اللہ تعالے اور خوست و اوست و جنوست و خاموست وغیرہ کو

قافیہ مین باہم دگر لا سکتے ہین اور اسی طرح ماست و راست و نجاست
و ریاست کو لا سکتے ہین لیکن تاے تانیث عربی کہ حالت وقف مین
ہا ہو جاتی ہے جیسے نعمت و حرمت و دولت و سماحت وغیرہ شعراے
ان قوافی مین تا ہاے کلمات مذکورہ کے ماقبل کا التزام کیا ہے یعنے
قافیہ قسمت ساعت ات و نعمت کے لاتے ہین اور تاے تانیث
قسمت کو ردی کرتے ہین لیکن تے کے ماقبل کو تمام قطعہ مین نگاہ رکھتے ہین
اسی طرح قافیہ سلامت و ملامت مین بھی میم کی رعایت رہتی ہے اور
اسی طرح امارت و استدارت و عمارت کے تقفیہ مین حرف را کو کہ ماقبل تا کے ہے
نگاہ رکھتے ہین اور یہ التزام صنعت ابیات سے نہین ہے کہ جسکو شعراے عجم
مالایلزم کہتے ہین بلکہ نگاہ رکھنا ماقبل تاے تانیث کا قافیہ مین لازم ہے کہ دو تو
حرف شریک ہین قافیہ مین لیکن اردو گویون نے تقفیہ انکا جائز رکھا ہے بغیر
تحفظ حرف ماقبل تا کے بطریق تعدد اور اسی طرح تا ہاے مصدریکا
قافیہ باہم اور تا ہاے جمع کا قافیہ باہم نہین چاہیے جیسے نزہات و اجیبات لیکن
اردو گویون نے اسے بھی جائز سمجھا ہے البتہ تا بالکل اصلی اور تا ہاے جمع کا قافیہ باہم دگر
متفق علیہ ہے جیسے نزہات و آب حیات بلاخلاف ث یہ حرف فارسی
مین نہین ہے جیم فارسی یعنی چ کہ اوایل چراغ و چاکر مین ہے او
آخر مین واسطے تصغیر کے ہوتی ہے اور وہ چہ ہے موصول ساتھ ہاے بیان
حرکت کے جیسے نلانچہ و بادانچہ و سراچہ و باغچہ اور جیم تازی و جیم عجمی کو جمع کرنا
نہین چاہیے جیسے خواجہ و سراچہ کہ ردی مختلف ہوگی اور جائز ہے کہ پیچ و ریچ
لیکن کوچہ و غنچہ و لغچہ جائز نہین ہے اور اسی طرح لباچہ و باچہ و سراچہ بھی باہم جائز
نہین جبکہ جیم فارسی کو ردی قرار دین اور اسی طرح باغچہ و بارانچہ بھی جائز نہین ہے
لیکن بعض محققین کے نزدیک بادانچہ تصغیر بادام کے نہین ہے جیسا کہ پارچہ تصغیر
پارے کے نہین ہے اور قیاس یہی ہے ح پارسی مین نہین ہے لیکن

مخنث اور جعد و نہ بمعنے میمون بخاتے یہ فارسی اصل ہے باتحول الخ فارسی مین با عرف نہین آتی آخر کلمات مین لیکن بالکلیہ آخر کلمات مین آتی ہی جیسے سنگلاخ بمعنے سنگستان اور دیولاخ بمعنے جایگاہ دیوان دال زوایداس جنس کے دو قسم سے زیادہ نہین ہین اک حرف نعت اور وہ میم و نون و دال ہین کہ اوآخر صفات مین آتے ہین جیسے دانشمند و حاجتمند و مستمند و دردمند و سر بلند و بیر دست و مستمند و ارجمند اور نزدیک اسی باب کے واو و نون و دال خویشاوند و خداوند ہے دوسری قسم حرف جمع اور وہ نون و دال ہین کہ اواخر کلمات مین فایدہ دیتے ہین ربط صفات کا ساتھ ایک جماعت کے جیسے عالمند و جاہلند و مے آیند و مے روند اور جب نون و دال جمع کلمہ منفصل مین ہوتا ہے بضرورت التقاء ساکنین ہمزہ مفتوحہ اول مین اوسکے لاتے ہین جیسے آمدہ اند و نشستہ اند اور جو یہ مقدمہ معلوم ہوا خداوند و خویشاوند کا قافیہ باہم جائز ہے اور حاجتمند و دردمند باہم جائز نہین لیکن حاجتمند و دانشمند باہم جائز ہے اسواسطے کہ دانشمند علم اک عالم کا ہوا ہے اور ترکیب اوس سے زایل ہو گئی ہے چنانچہ انوری حاجتمند و دانشمند کا قافیہ باہم لایا ہے اور صیغ صفت دری مین ماقبل دال کے سوا رے آ ر آ نون کے اور کوئی حرف نہین ہوتا جیسے گردید و مرد و کار و دار و کمند و گزند اور غیر را و زا و نون اگر ماقبل دال کے ہو وہ دال معجمہ ہے جیسا کہ بحث ذال معجمہ مین بیان اوسکا آئیگا انشاء اللہ تعالے پس دال زوایداس جنس کے تین سے زیادہ نہین ہین حرف مضارع اور وہ دال ہے کہ آخر کلمات مین فایدہ فعل مضارع کا دیتا ہے جیسے وبد کند دہند کنند اور حرف جمع اور وہ یا دال ہین کہ اواخر کلمات مین آتے ہین اور ضمیر جماعت حاضرین کی ہوتے ہین جیسے آمدید رفتید سے آئید مے روید اور واسطے ربط جماعت کے بھی ہوتے جیسے عالمید توانگرید اور حرف دعا اور وہ الف و دال ہے کہ آخر کلمات مین آتا ہے اور وہ صیغہ دعا کا ہوتا ہے جیسے بدہاد و برساد و باد و مباد پس ان زوایدکا

باہم قافیہ لانا جائز نہیں البتہ ہر ایک زوائد ثلاثہ سے ایکبار ساتھ مغایر الجنس کے
قافیہ ہو سکتا ہے اور کلمات واوی جیسے زود و جود و شود و بود و اندود و آلود و آسود
باہم قافیہ ہو سکتے ہیں کہ واو انکا اصلی ہیں لیکن بود و نبود باہم قافیہ نہیں ہو سکتے
اور کلمات یائے جیسے بید و خورشید و ناہید باہم قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن جنس
آشید و رسید و کشید و ہستید سے سوا ایک کے باہم قافیہ نہیں ہو سکتے اور اسی طرح
قوافے خرد جیسے لگد نہ کہ باہم قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن جنس سے کند و رود و آید سے
سوا ایک کے باہم قافیہ نہیں ہو سکتا ذال معجمہ فارسی میں واقع ہو کہ ذال
کا ماقبل اوسکا متحرک ہو جیسے خود و ستد و کند و ایزد و رود و بخود و دیا وہ دال کہ ماقبل
اوسکے ایک حرف آئے حروف مد و لین سے جیسے الف قبل ذال نہاد و بنیاد
و شاد و باد اور واو و دود و سود و بود و افزود و اندود و سرود و درود اور یائے
خورشید و ناہید و جاوید یہ سب ذال معجمہ ہیں چنانچہ خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں ع آنانکہ بپارسی سخن می رانند ✤ در معرض دال ذال را ننشانند ✤
ماقبل وی ار ساکن جز وای بود ✤ دال است وگرنہ ذال معجم خوانند اور اسی
میں کہتا ہے ع تعین دال و ذال کہ در معروی فتد ✤ ز الفاظ پارسی بشنو
زانکہ مبہم است ✤ حرف صحیح و ساکن اگر پیش او بود ✤ دال است و ہرچہ ہست
جز این ذال معجم است ✤ اور نزدیک اہل غزنین و بلخ و ماوراء النہر کے فارسی
میں ذال معجمہ نہیں ہے اور یہی حق ہے کذا فے المعجم مولف کہتا ہے کہ بعد حروف
مد و لین دال کو معجمہ کہنا شاید بمعنے مصطلح اہل عجم کے ہو نہ بمعنے نقطہ دار جیسا کہ خود
لفظ المعجم اپنے معنے پر شاہد ہے — لیکن یہ تاویل دال معجمہ کے لیے ہو سکتی ہے
نہ ذال معجمہ کے لیے اور یہاں ذکر ذال معجمہ کا ہے پس یہ کہیں کہ یہ اصطلاح
بعض اہل عجم ہے اور مسئلہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح مسلم اور ذال معجمہ اعجام
اور دال کا باہم قافیہ ہو سکتا ہے جیسے بعید و وید و غیرہ از زوائد اس حرف کے
نو ہیں حرف فاعل اور وہ کاف فارسی و الف و را ہے کہ او آخر افعال میں مفید

معنے فاعلیت کو ہوتا ہے جیسے گردگار و پروردگار و آفریدگار اور آخر
اسماءمین صفت ہوتا ہے جیسے ستمگار و سازگار اور اسی کے نزدیک ہے
یادگار و فگار۔ اور اسی کے نزدیک کاف تازی و الف و راے ہے کہ اواخر
اسماءمین مفید معنے فاعلیت کو ہوتا ہے جیسے جفاکار و زیان کار و بدکار اور اسی
قبیل سے دال و الف و راے ہے جیسے جہاندار و نگہدار و خزانہ دار و دودار
اسی قبیل سے ہے بختیار دولت یار۔ حرف حرفت و صناعت اور وہ کاف
فارسی و راے ہے کہ اواخر اسماءمین آتے ہین جیسے زرگر تیرگر کمان گر کاسہ گر
حرف مصدر اور وہ الف و راے ہے کہ اواخر افعال مین آتے ہین اور معنے
مصدری کا فایدہ دیتے ہین جیسے رفتار کردار گفتار۔ اور یعنے صفت بھی ہوتے
ہین جیسے مردار گرفتار بدرفتار کشتار۔ حرف شکل و شبیہ اور وہ سین و الف و راے ہے
کہ آخر اسماءمین معنے شکل و شبیہ کے دیتا ہے جیسے مردم سار دیوانہ سار
گرگ سار اور معنے صفت بھی دیتا ہے جیسے شرمسار نگون سار اور معنے ظرف
کے بھی دیتا ہے جیسے کوہسار شاخسار خسار۔ اور حرف تفضیل اور وہ تا و راے
ہے جیسے نیکوتر نزدیک تر عالمتر ہو۔ حرف لیاقت و شاکلت اور وہ واو الف و راے
کہ اواخر اسماءمین معنے لایقی و مانندی کے دیتا ہے جیسے شہوار گوشوار مردوار
بادشاہوار یعنے لایق شاہان و گوش و مرد۔ حرف صاحبیت اور وہ واو مفتوحہ
و راے ہے کہ آخر اسماءمین اوسے اسم کی خداوندی کے معنے دیتا ہے جیسے تاجور
ہنرور پیشہ ور یعنے خداوند تاج و ہنر و پیشہ۔ اور نزدیک اسی معنے کے واو
ساکن و راے ہے کہ اواخر اسماءمین آتا ہے جیسے مزدور رنجور گنجور دستور۔ حرف
شہوت و ولوع اور وہ بے اور الف و راے مفتوحہ کہ اواخر اسماءمین معنے شغف
و میل طبع کے دیتا ہے جیسے مہپارہ و سخن پارہ و توت پارہ انھین بامعنی واسطے اظہار
حرکت کے ہے۔ حرف نسبت و غرض اور وہ زا و الف و راے ہے کہ اواخر
اسماے نباتات مین آتا ہے مفید معنے اختصاص موضع سات اور یہی بات کے

جیسے لالہ زار کیا ہذار گلزار اور نزدیک اسی معنے کے باو الف ورا ہے کہ اواخر
اسما مین آتا ہے اور فایدہ اوسی اسم کے تخصیص کا دیتا ہے جیسے ہندبار و دریابار
زنگبار اور معنے وصفی بھی دیتا ہے جیسے گل پُربار و ثمر بربار اور مفید معنے فاعلیت
بھی ہوتا ہے جیسے گہربار و شکربار یعنے گہربارندہ و شکربارندہ اور جو حروف زوائد اس حرف کے
معلوم ہوے نہین چاہیے کہ ایک شعر مین کردگار و پروردگار جمع کرین لیکن کامگار
سازگار و یادگار و روزگار کو بھی جمع کرسکتے ہین لیکن بالنگار و بدکار نہین چاہیے اور آفتاب وار
وشاہوار باہم چاہیے اس لیے کہ ایک واسطے تشبیہ کے ہے اور ایک واسطے
لیاقت کے اور گوشوار و استوار بہم چاہیے بجہت خفا کثرت استعمال کے
لیکن اس صورت مین بنا بر مشہور خالی ایطاے خفی سے نہوگا اور جامہ وار
ونامہ وار بروے ر ا باہم نہین چاہیے لیکن گفتار و کردار بہم چاہیے اور ہندیار
وزنگبار نہین چاہیے اور گہربار و شکربار نہین چاہیے اور مردار و گرفتار نہین چاہیے
لیکن ساتہ تندرفتار کے تقفیہ ہوسکتا ہے اور یادگار و نگار بہم چاہیے اور رخسار
وکوہسار چاہیے اور سنگسار و نگون سار چاہیے اور مردم سار و گاوسار نہین چاہیے
اور کشت زار و لالہ زار نہین چاہیے اور جہاندار و خبردار بھی نہین چاہیے لیکن جبکہ
جہاندار علم ہو تو باہم تقفیہ ہوسکتا ہے اور دوستیار و بختیار نہین چاہیے لیکن جبکہ
بختیار علم ہو تقفیہ ہوسکتا ہے اور پردہ دار و بیدار نہین چاہیے لیکن آبدار و پایدار
چاہیے اس لیے کہ اول بمعنے طراوت و رونق ہے اور ثانے بمعنے مضبوط ہے اور
رنجور و مزدور و دستور باہم چاہیے جبکہ مزدور و دستور علم ہون یا بجہت کثرت
استعمال کے کما قیل لیکن بنا بر مشہور اس صورت مین خالی ایطاے خفی سے نہوگا
اور بہتر و بدتر باہم نہین چاہیے اور ناسور و تاجور باہم نہین چاہیے اور پیغمبر و راہبر
چاہیے اس لیے کہ پیغمبر علم ہے اون برگزیدگان عالم کا جو منجانب حضرت حق
سبحانہ و تعالے عز اسمہ مامور برسالت ہوے ہین اور اسی طرح دلبر و رہبر چاہیے
اور بازار و بیزار چاہیے اور برتر و پستر نہین چاہیے اور باگیر و کفگیر و دستگیر

چاہیے اور انجیر و بید انجیر چاہیے اور گزیر و ناگزیر چاہیے زا اس جنس سے کوئی
حرف زواید نہین ہے پس قوافی مین ساز و ناساز چاہیے اور بیداز و کلوخ انداز
چاہیے اور روز و افروز چاہیے اور نوروز و امروز چاہیے اور گریز گریز نہین
چاہیے اور دمساز و ورساز چاہیے اور بہروز و کشاورز چاہیے شین اس جنس کے
حرف زاید نہین لیکن حرف شکل و جلیت اور وہ دال و یا و سین ہے کہ اواخر
اسما مین آتا ہے شکل و شبہ کے لینے کا فایدہ دیتا ہے جیسے ترنج دیس و خایہ دیس
یعنے شکل ترنج و شکل بیضہ مرغ و مردم دیس اے بصورت آدمی و تندیس ای
صورت انگیختہ اور قوافی سین دستاس و خراس باہم نہین چاہیے اور ہراس
و بےہراس نہین چاہیے اور دسترس و فریادرس چاہیے اور کس و ناکس نہین
چاہیے اور ہوس و بوالہوس چاہیے اور مردم دیس و تندیس چاہیے کہ ایک واسطے
تشبیہ کے ہے اور ایک واسطے دشنام کے ہے سات صورت بیان کے
شین حرف زاید اس جنس کے دو حرف ہین حرف تشبیہ اور وہ واو شین ہے
کہ آخر اسما مین آتا ہے فایدہ تشبیہ کا دیتا ہے جیسے ماہوش و پری وش اور حرف
مصدر و ضمیر و اضافت ہے اور وہ شین مفرد ہے کہ اواخر امر مین آتا ہے جیسے
مصدریت کا فایدہ دیتا ہے جیسے روش و بینش و پرورش اور جب اواخر صیغہ ماضی
و مستقبل مین آتا ہے ضمیر غائب کی ہوتا ہے جیسے برش و بردش اور جب اواخر
اسما مین آتا ہے اضافت کا فایدہ دیتا ہے جیسے اسپش و غلامش پس ماہوش
و مہروش بلقطعہ باہم نہین چاہیے اور بخشش و دہش نہین چاہیے اور تراش
و قلمتراش چاہیے اور باش و شاباش چاہیے اس لیے کہ شاباش اصطلاح مین
تحسین کے لیے ہے ترکیب اس سے نکل گئی ہے اور سات شینہاے اصلی
جیسے باش و خشخاش اور قافیہ خراش و پسراش چاہیے بشرطیکہ ترکیب مکرر نہ ہو
اور گوش و سیاہ گوش باہم چاہیے اور جوش و سرجوش چاہیے اور سرپوش و سیہ
پوش چاہیے اور میکا وخوش و ازان خورش چاہیے اور گرش و بدگرش نہین

چاہیے اور تپش و فرابیش نہین چاہیے لیکن یہ کہ ایک بمعنے ماضی ہو اور بس
اور صاد و ضاد و طا و ظاء و عین مہملہ و قاف فارسی مین نہین لیکن عربی مین ہین نہین حا
و فا اس جنس سے کوئی حرف زاید نہین ہے فارسی مین کاف زوایداس جنس کے
تین مین حرف تصغیر جیسے مردک و اسپک اور حرف کاف بدل ہانے سکتے ہے
کہ لفظ مین لاتے ہین جیسے بندگک و آہستگک کہ یہ کاف بدل ہاے بندہ و آہستہ
کے ہین اور اسی طرح بندگی اور آہستگی اور حرف صفت اور وہ نون والف وکاف
کہ او آخر اسما مین آتا ہے معنے وصفیت کے دیتا ہے جیسے غمناک شرمناک و زمین
گیاہ ناک و جامہ زر ناک پس انہین تجنیس و احد باہم قافیہ نہین ہوسکتا لام اس
جنس کا کوئی حرف زاید نہین ہے میم زوایداس جنس کے چار ہین حرف ضمیر و رابطہ
و اضافت و عدد و لون اور وہ میم مفرد ہے کہ جب او آخر افعال مین آتا ہے حکایت
نفس واحد متکلم کی ہوتا ہے جیسے رفتم و گفتم و بیایم و بگویم اور جب یاے مکسور ساکت
اوس میم کے قبل ہوتی ہے پس وہ میم حکایت نفس جماعت کی ہوتا ہے جیسے رفتیم
و بگوئیم اور او آخر اسما مین حرف اضافت ہوتا ہے جیسے عالمم و کرمم جمع تو کریم و عالیم
اور حرف عدد وہ میم ہے کہ آخر عدد مین تخصیص عدد کا فایدہ دیتا ہے اور اوسکو میم عامل
سن العدد کہتے ہین جیسے ہفتم ہشتم حرف لون کہ او آخر الوان مین آتا ہے طول ساکت
اوسی لون کے یعنے فایدہ دیتا ہے تخصیص لون کا جیسے سرخ بام زرد بام یا سرخ فام
زرد فام اور قوافی یہی مین نام و دشنام ہم چاہیے اس لیے کہ دشنام بجہت
کثرت استعمال کے بمنزلہ کلمہ واحد ہو گیا ہے وام و پایدام نہین چاہیے اور کام
و ناکام ہم چاہیے اگر کام بمعنے مراد ہو اور ناکام بمعنے ضرورت ہو اور دو ستکام
دوشنکام نہین چاہیے الا دم و دمادم اور ہم و باہم چاہیے اور باہم و درہم اور دم
و کردم چاہیے اور میمات زوایدہے ایک ساتھ میمات اصلی کے جائز ہے نون
زوایداس جنس کے گیارہ ہین حرف صفت و جمع و تعدیت و اضافت اور
وہ الف و نون ہے کہ او آخر افعال و صفات سے ملحق ہوتا ہے معنے فاعلیت کے

دیتا ہے جیسے رخشان و درخشان و گریان و خندان و افشان و خیزان اور جب
او آخر اسما میں آتا ہے معنے جمع کے دیتا ہے جیسے اسپان و مردمان و زنان
اور جب او آخر افعال امر میں آتا ہے علامت تعدیہ کے ہوتا ہے جیسے گریان
و خندان و رسان و بران اور جب میم ساتھ اوس الف و نون کے ضم کیا جائے
ضمیر نفس جماعت کے ہو جیسے اسپ مان و زر مان یعنے اسپ ما ہمہ و زر ما ہمہ اور
کبھی درمیان میم و الف کے یا بھی ہوتی ہے جیسے اسپ مایان و زر مایان اور
اگر تا بجاے میم لائیں ضمیر جماعت حاضرین کی ہو جیسے اسپ تان و زر تان اور اگر
شین لائیں ضمیر جماعت غایبین کی ہو جیسے اسپ شان و زر شان اور جب الف
و نون او آخر اوقات میں لائیں حرف اضافت ہو جیسے سحرگاہان یعنے سحرگاہ و ناگہان
یعنے ناگاہ و بامدادان یعنے بامداد اور اسی طرح اور نیم شبان و نیم روزان حرف
حفظ و حراست اور وہ الف نون ہے کہ او آخر اسما میں آتا ہے اک چیز کی
وصف کے نگاہ رکھنے کا فایدہ دیتا ہے جیسے پاسبان و نگاہبان و گلہ بان حرف
ظرف اور وہ دال و الف و نون ہے کہ او آخر اسما کے ملحق ہوتا ہے معنے ظرف کے
دیتا ہے جیسے قلمدان و آبدان و سرمہ دان حرف مصدر اک نون ساکن ہے
کہ او آخر افعال ماضی میں علامت مصدر کے ہوتا ہے جیسے گفتن و رفتن حرف
موضع و معدن اور وہ سین و تا و الف و نون ہے کہ او آخر اسما میں اوسی اسم کے
موضع کی تخصیص کا فایدہ دیتا ہے جیسے گلستان و سنبلستان و گورستان
حرف عدد اور وہ کاف عجمی و الف و نون ہے کہ او آخر اعداد میں تخصیص کا
فایدہ دیتا ہے جیسے یگان و دوگان و سہ گان یعنے یک یک و دو دو و سہ سہ
حرف تشبیہ اور وہ شین و الف ہے کہ او آخر اسما میں مشابہت کا فایدہ
دیتا ہے جیسے مردم سان و دیگر سان اور اسی معنے میں دیگر گون و گندم گون
پیکرگون میں حرف تخصیص اور وہ یا و نون ہے کہ او آخر اسما میں تخصیص ماہیت
کا ساتھ بعضے صفات کے فایدہ دیتا ہے جیسے زرین و سیمین و سنگین و چوبین

وخمیرین اور نزدیک اسی مصنف کے بہترین ونخستین وبازپسین وبہین وبیشین
ویارین اور بعض اسما مین کاف فارسی بڑہاتے ہین جیسے غمگین واندوہگین وسہمگین
پس باغبان وآبدان اور پاسبان ونامدان چاہیے اور خندان وگریان چاہیے
بشرطیکہ اشتقال سے کے قصیدہ مین بہت ہون اور بخندان وبگریان نہین چاہیے اسواسطے
کہ حرف تعدیہ سات کلمات تمام کے ملحق ہوا ہے بخلاف خندان وگریان کے
کہ الف ونا صفت ہر اور بوستان شبستان وگلستان ونیستان چاہیے اسواسطے کہ یہ
بمنزلہ ایک جزو ہوگئی ہین اور گلگون وگندم گون نہ چاہیے لیکن جبکہ گلگون کو بمعنے
مطلق اسپ کے لین اور درون وبرون چاہیے اور دگرگون وگوناگون چاہیے
بسبب الف اتصال کے اور زرین وفرزین وتبرزین چاہیے اور زرین
وسیمین نہین چاہیے اور این وچنین چاہیے اگر ایک واسطے اشارت کے ہوا ور
دوسرا واسطے تشبیہ کے اور این وہمین وچنین وہمچنین نہین چاہیے اور پوستین
وراستین چاہیے او زیرین وزرین نہین چاہیے اور افعال امری جیسے بنشین و
ببین وبگزین چاہیے بجہت لازم ہونے کے استعمال فارسی مین اور نونات
نسبت جب ہائے سکتہ کے سات موصول کرتے ہین بمعنے لیاقت ونسبت کے دیتے
ہین جیسے مردانہ بادشاہانہ وبزرگانہ وپاسبانہ جائز ہے کہ ان نونات کو ردیف کرین
جیساکہ انوری نے کہا ہے قطعہ کہ تار وزر روشن نیوشی وفوتے ، سماع نغمے
شراب مغانہ ، چو اندر وثاق امدی بانوشتہ ، فرود رخسی غزوہ صوفیانہ ، کہ احوال
گیتی توانے نداردو ، ولاچند ازین حالت ابلہانہ ، اور جب نونات تخصیص سے
ہائے سکتہ کو موصول کرتے ہین جائز ہے کہ قافیہ کرین جیسے زرینہ وپلوزینہ اور نونات
مصدر باہم قافیہ نہین ہوسکتے بجنس واحد لیکن سات مغایر الجنس کے ایکبار قافیہ
ہوسکتے ہین واو ۔ اس جنس کے دو حرف زائد ہین ایک حرف تصغیر ہے بعض
خراسانیون کے لغت مین جیسے مردو ، پسروا سے مردک وپسرک جیساکہ ایک
شاعر نے کہا ہے مصرع سعدبرما تکرے میکنی اے پسرو ، دوسرا حرف بیان ضم

اور وہ واو دو ہو تو بے کہ صحیح لفت دری مین تلفظ مین نہین آتا۔ جدا اسطے بیان خو
دال و تاے دو تو لکھنے مین ہو سکتا ہے کہ سات بود خود گو۔ ہم قافیہ کرین اگرچہ
در اصل بوئے و خوئے و گوئے ہے اور اسی طرح زانو و بازو و گیسو و ردو و مو
باہم قافیہ ہوسکتے ہین اگرچہ در اصل زوئے و موئے ہین ہا دو قسم پر ہے ایک اصلی
دوسری وصلی لیکن اصلی وہ ہے کہ حالت اضافت و جمع و تصغیر و وصل مین
تلفظ مین آتے ہیں۔ اور شعر مین سات ایک حرف کے محسوب ہوتے ہین جیسے ہا
زرہ و گرہ و ماہ و شاہ و انبوہ و اندوہ کہ حالت اضافت مین مثلاً کہین زرہ من
و ماہ آسمان و اندوہ او و انبوہ فوج اور تصغیر مین زرہک و ماہک اور حالت
جمع مین ماہہا و زرہ ہا اور حالت وصل مین ماہ ہست و انبوہ ہست لیکن ہائے وصلی
وہ ہے کہ کسی صیغہ مین تلفظ مین نہ آئے اور حالت جمع و تصغیر مین کاف عجمی کے سات
بدل ہو جیسے دایگان و دوشیزگان و جانگک اور بجز ضرورت وزن شعر سات ایک
حرف کے محسوب نہین ہوتی جیسے مصرع ساخت۔ ارم دیدہ در حیرت ہمیشہ
اسی جہت سے ہائے وصلی کو روی قرار دینا نہین چاہیے اور رشیدی ہم قند ہی
قسمت ہاآت مین لکھا ہے کہ ہائے اصلی وہ ہے کہ کلمہ بغیر اوسکے معنے اپنے نہ دے
جیسے شانہ و بہانہ کہ اگر ہا ان کلمات سے ساقط کرین شان و بہان باقی رہیگا
بسکون نون اور معنے اپنے نہ دیگا اور ہائے وصلی وہ ہے کہ کلمہ بغیر اوسکے معنے اپنے
دے جیسے نشانہ و میانہ کہ اگر ہا ان کلمات سے ساقط کرین وہی معنے اپنے دینگے
کہ سات اوس ہا کے رکھتے تھے اور یہ قول باطل و فاسد ہے اسواسطے کہ شان و بہان
نہ اس جہت سے معنے تمام نہین دیتے کہ ہا اونسے ساقط ہوئی ہے بلکہ اس جہت سے
معنے نہین دیتے کہ نون مفتوح ساکن ہوا ہے اور اسی معنے کی اون کلمات مین
حرکت نون سے ہے اور ہا کو کچھ عمل نہین کرتی لیکن دلالت فتحہ نون ہا ریگن ہے جو
کہا ہے کہ بغیر ہا کے اور سات ہا کے معنے تمام دے یہ بھی غلط ہے اسواسطے
کہ نشانہ اور لفظ ہے اور نشان اور لفظ ہے اور میانہ اور لفظ ہے اور میان اور لفظ

اور وندانہ اور لفظ ہے اور وندان اور لفظ ہے پس شرح ہاآت اصلی و وصلی
امہنج صواب ور استے کے وہ ہے کہ جو کہی گئی اور جب یہ مقدمات معلوم
ہوئے ہاآت وصلی دو طرح پر ہے نوع اول وہ ہے کہ اوآخر کلمات مین اپنے
ماقبل کے حرکت پر دال ہونے کے سوا کوئی فایدہ زاید نفس کلمہ مین نہین دیتے
اور اوسکو ہاے سکتہ بفتح تاے فوقانیہ کہتے ہین اسی کو ہاے وقف بھی کہتے ہین یعنے
متکلم حالت وقف مین اوپر اوسکے خاموش ہوتا ہے اسواسطے کہ وقف اوپر حرف
ساکن کے درست آتا ہے جیسے ہاے وایہ وغیرہ جسکو ہاے مختفی بھی کہتے ہین نوع دوم وہ ہے کہ سوا
دلالت حرکت ماقبل کے معنے زاید کا فایدہ نفس کلمہ مین دے اور وہ پانچ طرح پر ہے
اول ہاے صفت کہ اوآخر صیغہ ماضی مین آتے ہین اتصاف بعضے افعال کا فاعل
پر دیتی ہین جیسے کردہ و آمدہ اور دو دشستہ و نفتہ و افگندہ و افتادہ اور اسی معنے مین
ساتھ اسم جامد کے بھی موصول ہوتے ہین جیسے مردہ و زندہ و یکسالہ و یکماہہ و یکروزہ
ثانی ہاے تخصیص کہ اوآخر بعضے اسما مین آتے ہین اور اوس نوع کو اپنی جنس سے
ممتاز کرتے ہین اور اوسکو تخصیص النوع من الجنس کہتے ہین جیسے دندانہ و دندان سے
اور دستہ دست سے اور پایہ پاے سے اور تنہ تن سے اور چشمہ چشم سے اور
زبانہ زبان سے اور اسی معنے مین میانہ و نشانہ و سیمینہ و زرینہ و پشمینہ و چوبینہ
واوار وہ و نفشہ و ہفتہ و خزینہ و تراشہ مین کہ ان مین ہاآت ہر نوع کو اپنے جنس سے
موصول کیا ہے ثالث و رابع ہاے لیاقت و نسبت کہ اوآخر جمع اسما مین آتے ہین
معنے لیاقت و نسبت کے دیتی ہین جیسے مردانہ بادشاہانہ و ترکانہ و مسلمانہ کہ یہ
ہاآت ان مواضع مین فایدہ دیتے ہین ایک کام کی لیاقت اور نسبت کا کہ جو ساتھ
ایک جماعت کے خاص ہو خامس ہاے فاعل وہ ہے کہ اوآخر بعضے افعال مین
معنے فاعلیت کا فایدہ دیتی ہین جیسے آیندہ و روندہ و گشتہ اور یہ جملہ ہاآت اپنے
ماقبل کے فتحہ پر دلالت کرتی ہین لیکن ہاآت سہ و چہ و نہ و کہ ان چار کلمات مین
دلالت کرتے ہین اپنے ماقبل کے کسرہ پر پس قوافی ہاے مین کاہ و خرگاہ

وپنجاہ بجیم چاہیے اور گاہ گاہ و انگاہ چاہیے اور بگاہ و بیگاہ نہ چاہیے اگرچہ اوسکے جواز کی
ایک وجہ ہو سکتی ہے اور گاہ گاہ و ہرگاہ نہ چاہیے اور گاہ و چاشتگاہ نہین چاہیے
اور خرمن گاہ و ناگاہ چاہیے اور ستودہ و نشنودہ چاہیے اور دہ و یازدہ چاہیے
اور بعض پرنا و دیبا و بکنا سے الف حذف کرتے ہین اور ہا بجاے الف لاتے
ہین جیسے پرنہ و دیبہ و بکنہ اور اسی طرح راہ و ماہ و چاہ سے الف گراتے ہین
جیسے رہ و مہ و شہ و چہ اور بعضے ہا کے زیادت ساتھ دیبا و پرنا و بکنا اور اصل ہے
کہ راہ و ماہ و شاہ و چاہ با الف ہو اور دیباہ و بکناہ و پرناہ بے ہا ہو واللہ اعلم
کذا فی المعجم یازدہم ہا کے پانچ ہین حرف ضمیر اور وہ یا ہے کہ اواخر اسماے
ملحق ہوتی ہے اور مجہول ہوتی ہے جیسے اسپی خریدم و غلامی مردی آمد حرف شرط و جزا
اور وہ یا ہے کہ اواخر افعال ماضی مین آتی ہے شرط و جزا کا فایدہ دیتی ہے جیسے
اگر خواستے ندادے و اگر نگفتے نشنودے اور اسی معنے مین ہے کاشکے بیامدے
و کاشکے برفتے حرف نسبت اور وہ یا ہے کہ اواخر اسما مین آتی ہے اور معروف
ہوتی ہے جیسے عراقی و خراسانی اور اسی معنے مین ہا ہے وہ جیسے و نیکوئی و مردی
و ہمکاری و ہمشہرے حرف لیاقت و لزوم اور وہ یا ہے کہ اواخر صیغہ مصدر مجرد
مین آتے ہین اور معنے لزوم فعل و لایقی فعل کے دیتی ہے جیسے آن سخن گفتنے است
یعنے لازم ہے کہنا اوسکا و خوردنیست یعنے لایق ہے کھانا اوسکا اور قوافی یاے
مین مثل پاے و جاے کے جائز ہے اور بکشاے و بنماے و رساے جائز ہے
لیکن بہت نہو اور بے ادبے و سمن قدے کا قافیہ ادیب صابر اپنے سوگند نامچین
لایا ہے لیکن ہے و پے و کے نہ چاہیے لیکن وہ چار حرف کہ اول روی کے
واقع ہوتے ہین سو تاسیس و دخیل و ردف و قید است + اول تاسیس ہے
اور تاسیس لغت مین بمعنے بنیاد نہادن اور جو قافیہ کہ مشتمل بہ تاسیس ہو اوسکو
موسس بالتشدید کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ اک الف ہے کہ قبل روی کے
آتا ہے اور درمیان اوسکے اور روی کے اک حرف متحرک واسطہ ہوتا ہے

خواہ مضموم ہو خواہ مفتوح خواہ مکسور ضمہ جیسے تجاہل و تساہل فتحہ جیسے داور و یاور
کسرہ جیسے لاگون و ہامون ان الفات کو تاسیس اس جہت سے کہا کہ نہایت
و انتہا حروف قافیہ کی ساتھ اس الف کے ہے اور جو حرف کہ قبل اس
الف کے ہو باب قافیہ مین کوئی دخل نہین رکھتا ہے اور چونکہ نمایہ اساس و بنیاد
قافیہ کی شعر مین یہ حرف ہے لہذا اس کا نام تاسیس رکھا اور شعرای عجم
بیشتر شعرا اسکی جانب التفات کرتے ہین جیسے رافعی کہتا ہے سے گشت از دل
من قرار تائب ۞ کارم ہوا شد از نوائب ۞ دل غمخوار و دل فریب شادان ۞
غم حاضر و غمگسار غائب ۞ لیکن التزام تاسیس کا قافیہ مین شاعر کو ضرور نہین ہے
یعنے واجب نہین ہے بلکہ مستحسن ہے اگر نہ لائین تو ہو سکتا ہے مثلاً یاور کو ساتھ
گوہر کے اور دل کو ساتھ سائل کے اور گل کو ساتھ تغافل کے قافیہ کر سکتے ہین
بلا خلاف ثانے دخیل اور دخیل لغت مین بیگانہ در آئندہ اور اصطلاح مین وہ حرف
متحرک کہ درمیان حرف روی و تاسیس کے واقع ہو جیسے واو داور و یاور
اور یائے مائل و سائل اور ہائے تجاہل و تساہل اور اشعار عرب مین دخیل
اسی جہت سے کہتے ہین کہ درمیان دو حرف کے دخیل و لازم ہوتا ہے لیکن وہ
ساتھ اپنی جنس کے لازم نہین ہو سکتا ہے یعنے رعایت اس حرف کے تکرار کی
لازم نہین ہے جیسا کہ قافیہ سائل ساتھ کامل کے لا سکتے ہین لیکن اگر شاعر نے
الف تاسیس و دخیل کو ساتھ حرف معین کے خواہ ساتھ حرف مختلف کے
اپنے اوپر لازم کر لیا ہو تمام قصیدہ و غزل وغیرہ مین پس اوسوقت مین عدول اوس سے
نہین ہو سکتا دو اک شعر مین اور اشعار فارسی مین دخیل کو حایل بھی کہتے ہین اس
معنے سے کہ درمیان دو حرفون کے حایل ہوا ہے ثالث ردف اور ردف لغت
مین اک چیز کہ پیچھے اک چیز کے ہو اور اصطلاح مین عبارت ہے حروف مدہ سے
یعنے الف ساکن ماقبل مفتوح اور واو ساکن ماقبل مضموم اور یائے ساکن ماقبل
مکسور کہ قبل روی کے بغیر واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہو پس ردف اصلی

الف و واو و یائے ساکن ماقبل مفتوح و مضموم و مکسور سے عبارت ہے اور وہ
دو طرح پر ہے نوع اول یہ کہ درمیان ردف و روی کے کوئی حرف ساکن نہ آیا ہو
جیسے الف نجاح و وداع اور واو حور و طور اور یائے نگین و جبین اور اسکو ردف
مفرد اور ردف اصلی کہتے ہیں نوع دوم یہ کہ درمیان ردف اصلی اور حرف روی کے
کوئی حرف ساکن فاصل ہو اور واسطہ ہو مثل خائے یافت و تافت اور سین دوست
و پوست اور خائے گریخت و ریخت اسکو ردف زاید اور ردف مرکب کہتے ہیں اور توافی
میں رعایت تکرار ردف کے مطلقاً واجب ہے خواہ اصلی ہو خواہ زاید ضرور ہے کہ کوئی
ان دونون سے متغیر و متبدل نہ ہو اور جو قافیہ کہ مشتمل بہ ردف ہو اسکو مردوف بہ سکون را و
فتح دال مخفف کہتے ہیں پس اگر ایک ردف رکہتا ہو یعنے ہر ایک الف و واو و یائے
ساکن مذکور سے اوسکو مردوف بردف مفرد کہتے ہیں اور اگر دو ردف رکہتا ہو یعنے ایک
ردف اصلی اور ایک زاید اسکو مردوف بہ ردف مرکب کہتے ہیں یعنے رداف اصلی و زاید سے
ترکیب دیا گیا پس حروف ردف زاید بحکم استقرا چھ ہیں کہ بعد الف و واو و یائے ساکن
مذکور کے آتے ہیں جیسے اس بیت میں رسالہ جامی سے منقول ہے ؎ ردف زاید
شش بود اے ذو فنون ٭ خا و را و سین و شین و فا و نون ٭ اور اس ترکیب میں یہ حرف
جمع ہیں شرف سخن لیکن مردوف بہ الف و خا و واو و خا و یا و خا مانند تاست ساخت
دوخت سوخت گریخت ریخت لیکن مردوف بہ الف و را و واو و را جیسے کارد آرد
مورد اور فارسی میں قافیہ مورد کا دوسرا نہیں ہے اور مثال یا و را کی بہی فارسی میں
نہیں لیکن مردوف بالف و سین و واو و سین و یا و سین جیسے کاست ماست دوست
پوست گریست زیست لیکن مردوف بالف و شین و واو و شین جیسے داشت کاشت
گوشت فارسی میں قافیہ دوسرا گوشت کا نہیں اور مثال یا و شین کی بہی نہیں لیکن
مردوف بالف و فا و واو و فا و یا و فا جیسے یافت تافت کوفت روفت شیفت
شگیفت فریفت اور یہ لغت دری میں صحیح ہے لیکن نون سوا الف کے جمع نہیں
ہوتا اور حرکت ماقبل مضموم ہوتے ہی پس واو و نون اور یا و نون کے امثلہ فارسی

مین نہین مثال حروف بالف و نون خوانند بالفرانند اور خواجہ نصیر الدین طوسی
علیہ الرحمہ نے ردف زایدہ کو داخل روی کیا ہے اور روی مضاعف نام رکھا ہے
اور حروف ردف زایدہ مین اک حرف ز اسے مثلثہ بڑھا کر سات حرف کہے ہین
باین نہج کہ حرف اول ایک اون حروف ہفتگانہ سے ہو اور بعد اوسکے حروف دوم
ایک ان چھہ حرفون سے طوسٹ یا و تا و جیم و دال و سین و کاف ﴿ پس امثلہ مذکورہ کی
بعض حروف ثانی کو شامل ہین اور جو بعض حروف ثانی کہ باقی رہے اونکی امثلہ یہین
کاشک کو شک بانگ پارس جاماسپ کوچ شرک غیرہ کذا فی معیار الاشعار اور
معلوم ہو کہ حرکت ماقبل واو و یاے ساکن کہ اون دونون نکی جنس سے ہو دو طرح
پر ہے مشبع و ملینہ ضمہ مشبعہ جیسے حور طور اور ضمہ ملینہ جیسے شور گور اسی طرح کسرہ مشبعہ
جیسے نیل زنجبیل کسرہ ملینہ جیسے شیر سیر پس متقدمین شعرا ضمہ مشبعہ کو مرفوع معروف کہتے
ہین اور ضمہ ملینہ کو مرفوع مجہول کہتے ہین اور کسرہ مشبعہ کو مکسور معروف اور کسرہ ملینہ کو
مکسور مجہول پس جمع کرنا قافیہ معروف کا ساتھ مجہول کے جائز نہین لیکن اہل عجم نے
بعض کلمات عربی مین الف ردف اصلی کو بطریق امالہ ساتھ یاے مجہول کے تبدیل
کیا ہے پس وہ الفاظ فارسی کہ جنمین یاے مجہول ہو ساتھ اون کلمات عربی کے
کہ جنکا امالہ زبان فارسی مین کیا ہو قافیہ کر سکتے ہین جیسے حبیب رکیب شکیب خیب
مثن سعدی سے بقدرت نگہدار بالا و شیب ﴿ خداوند دیوان روز حسیب ﴿ مثن نظامی
سے بخوغاے لشکر در آمد شکیب ﴿ کہ دست از عنان رفت و پا از رکیب ﴿ مثن انوری
سے تا ماہ رویم از من رخ در حجیب دارد ﴿ نے دیدہ خواب دارد نے دل شکیب دارد
مثن حکیم سنائی سے با وجودش ازل پذیر آمد ﴿ یکہ آمد و لیک دیر آمد ﴿ مثن ظہوری
عشق آورد دستگیر مرا ﴿ گندی عقل کرد تسخیر مرا ﴿ مثن مرزا صائب مرحوم سے
اسے زبون در حلقہ زنجیر زلفت شیر ہا ﴿ سر بسجدہ داد چشم خوشت نخچیر ہا ﴿ اور جامی
اپنے رسالہ مین لکھتا ہے کہ نہ جمع کرنا قافیہ معروف کا ساتھ مجہول کے واجب ہے
چنانچہ تقضیہ نکلی و نزدیکی مین کمال اسمعیل پر اعتراض کیا ہے رباعی کمال اسمعیل سے

با دل گفتم تو بارے ایدل زیکی ÷ کز من دوری بیار من نزدیکی ÷ دل گفت کہ بد بیان در
زلفش عمرکیست ÷ تا بیسازم بتنگی و تاریکی ÷ حالانکہ خود بھی لکھا ہے اور بکسر یکھا ہے
سن جامی سے سن زتمنا خواهم این خوبان شهرآشوب را ÷ کیست در شهر انکہ خواهان نیست
روی خوب را ÷ ایضاً منہ از کتاب یوسف زلیخا سے کلید سے را کہ شد و خدا انداز موم
بود کار کلید موم معلوم ÷ اور معلوم ہو کہ حرکت ماقبل الف ردف مین بھی تغیر ہوتا ہے
لیکن اوسکا اعتبار نہین کیا ہے جیسے بخوان بدان کہ کلمۂ اول مین فتحہ ماقبل الف
پر ضمہ کے رکھتا ہے اور کلمۂ دوم مین فتحہ ماقبل الف پر کسرہ کے دیتا ہے اگر اسکی رعایت
کرین تو مستحسن ہوگا من رسالہ عطائی حق یہ ہے کہ اہل فارس مین جمع قافیہ معروف
با مجہول بلا خلاف جائز ہے جیسا کہ اونکی تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے اور اہل عرب
اجتماع واو و یا ردف مفرد مین ایک ہی بیت مین درست جانتے ہین اور محمود
وحمید کا قافیہ اور حسود و شدید کا قافیہ باہم لاتے ہین اور اسطرح کے قافیہ اشعار
عرب مین کثیر ہین اور ردف وہ ایک چیز ہے کہ پیچھے روی کے آتا ہے پس اگر کوئی
کہے کہ ردف تو پیش از حرف روی ہوتا ہے پھر کس جہت سے اوسکو ردف
کہتے ہین جواب یہ ہے کہ ردف شعر اگرچہ لفظ و کتابت مین پیش از حرف روی ہے
لیکن حساب اوسکا بعد حرف روی کے نظر باحوال قافیہ ہے اس لئے کہ بنائے شعر
روی پر ہے اور ہو سکتا ہے کہ شعر جملہ حروف قافیہ سے خالی ہو لیکن روی سے کہ شعر
بے روی کے شعر نہین ہو سکتا پس جب مردم قافیہ پر نظر کرتے ہین اول روی کو دیکھتے
ہین کہ درست ہے یا نہین بعد اوسکے ردف کو دیکھتے ہین کہ صحیح ہے یا نہین پس جو نظر
احوال ردف پر بعد از فراغ تعرف حال روی ہے اس جہت سے اسکو ردف
کہتے ہین اگرچہ تلفظ مین پیش از روی ہے اور معلوم ہو کہ ردف زاید بھی دو طرح پر ہے
ردف زاید مرکب بیان اوسکا سات ردف اصلی کے ہوا یا ردف زاید مفرد
پس وہ اک حرف ساکن ہوتا ہے کہ قبل روی کے آتا ہے اور حروف قید جو ردف
اصلی سے نہین ہوتا جیسے قوس فردوس علم عقل نقل چتر ستر فعل لعل اصل فصل

رابع حرف قید اور قید لغت مین بمعنے بند ہے اور اصطلاح مین ایک حرف
ساکن غیر ردف کہ بے فاصلہ قبل روی کے آئے معلوم ہو کہ وہ حروف شش گانہ
از اوف آئے جنکو بحکم مجاورت الف و واو و یائے مدہ کہ یہ از اوف اصلی ہین زاید کہا تھا
جبکہ وہ از اوف اصلی سے خالی ہون اونکو حروف قید کہتے ہین اور ردف نہین
کہتے اور عربی مین حروف قید کثیر ہین لیکن فارسی مین حروف قید دس ہین جیسے اندو
بیتون مین من علامے سے بود دہ بہ لفظ عجم حرف قید ❋ بہ لفظ عرب گرچہ باشد کثیر ❋
بود با و خا و را و زا سین و شین ❋ دگر غین و فا نون و ہا یاد گیر ❋ ابر گرد بخت تخت و مرد
سرد و ذرد و حزد و سست درست و گشت و دشت و نغز مغز و رفت ہفت و بند کند
وزن ہر شہر اور سوا ان دس کے حروف دیگر بھی ممکن ہین جیسے تاج جز ہین اور حق یہ ہے
کہ ہر ساکن غیر مدہ کہ قبل روی کے ہو بے فاصلہ پس وہ حرف قید ہے پس ردف
زاید مفرد قید مین داخل ہو جائیگا لیکن تعداد حروف قید مین افزونی لازم آئیگی
اور وہ در حقیقت ہے اور التزام حروف قید کا مانند التزام حروف ردف کے
لازم ہے سات کسی حرف کے بدل نہین سکتا اور اختلاف اوسکا جائز نہین
مگر بضرورت تنگی قافیہ یعنے جب شاعر تبدیل حروف قید کا محتاج ہو جائے کہ
قرب مخارج حروف رہے رعایت کرے تا قبح اوسکا کم معلوم ہو جیسے فردوسی
علیہ الرحمہ نے کہا ہے شعر ع چہ گفت آن خداوند تنزیل و وحی ❋ خداوند امر
خداوند نہی ❋ سعدی ع یک طاس بیچہ صباحی ❋ بہتر ز ہزار مرغ و ماہی ❋ ایضاً
ع چہ عذر چہ شام و چہ برو چہ بحر ❋ ہمہ روستائیند و شیراز شہر ❋ پس قرب مخارج علاوہ
اس عیب کو پوشیدہ کیا ہے ایضاً منہ ع کہ اے شاہ آفاق کسری بعدل ❋ اگر
من خم تو مانی بہ فضل ❋ اور اسی فصل مین ہے فصل و نسل اور فضل و بدل اور
زلف و عرف اور ابر و قمر اور یہ جائز ہے بجہت قرب مخارج کے لیکن متاخرین
لازم جانتے ہین سوا اون حروف کے جنکو شعرائے متقدمین کہہ چکے ہین اگرچہ احتیاط
اون حروف سے بھی انسب ہے اور جمع کرنا باہم واو ردف و واو قید کا نہین

چاہیے جیسے طوسی و فردوسی کہ واو طوسی ردف ہے اسواسطے کہ ماقبل اوسکا
مضموم ہے حرکت موافق ہے ساتھ واو کے اور اسی کو مدہ کہتے ہین اور واو فردوسی
قید ہے کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہے حرکت مخالف ہے ساتھ واو کے اور اسی کو
غیر مدہ کہتے ہین لیکن محقق علیہ الرحمہ نے حرف قید کو ردف مین داخل کیا ہے اور
ردف کو بعرف شعرائے عجم باین عبارت لکھا ہے کہ ایک حرف ساکن ہمیشہ از روی
ہمیشہ واسطے خواہ حرف مدہ ہو خواہ غیر مدہ فافہم لیکن چار حرف کہ بعد روی کے واقع ہوتے ہین
وصل و خروج و مزید و نایرہ جیسے اس بیت مین جمع ہین من فایق سے ان چار حرف
بعد روی گرفتے شمار ❊ وصل است و ہم خروج و مزیداست و نایرہ ❊ اول اونکا
حرف وصل ہے اور وصل لغت مین بمعنے پیوستن ہے اور اصطلاح مین اوس
حرف زاید سے عبارت ہے کہ روی سے ملے خواہ مشہور الترکیب ہو جیسے میم قافیہ
کارم و دارم مین خواہ غیر مشہور الترکیب ہو جیسے ہائے قافیہ لالہ و پرکالہ در انحالیکہ
ظاہر ہو اور رعایت تکرار وصل کی واجب ہے اور بحکم پیوستگی بار وی نام اوسکا
وصل رکھا اور حرف وصل فارسی مین دس ہین کہ اس بیت مین جمع مین سے ہم الف
ہم دال و تا و یا و سین ❊ میم و کاف و نون و ہا و حرف شین ❊ اور ہو سکتا ہے کہ زیادہ
اس سے بھی ہون پس الف جیسے یارا و پروردگارا و گویا و جویا مین اور دال جیسے
یابد و تابد مین تا جیسے رویت و مویت مین یا جیسے شرابی و کبابی مین سین جیسے شاست
بباست مین میم جیسے جگرم و جرم مین کاف جیسے دندانک و زبانک مین نون جیسے گفتن
سفتن مین ہا جیسے شنودہ و نمودہ مین شین جیسے کاہش و بجاہش مین اور معنے ملنے کے
روی سے یہ ہین کہ ساتھ مابعد اپنے کے کلمہ علیحدہ نہو یا بالکل علیحدہ کے نہو ورنہ
ردیف ہوگی جیسے اس بیت مین سے ہرچند فقیر و بے نوا است ❊ درویش غنی
ز اغنیا است ❊ پس لفظ است ردیف ہے اور اس بیت مین سے اگرچند درویش
بس بینوا است ❊ بصورت بمعنی غنی ز اغنیاست ❊ سین اوتا ردیف نہین ہے بلکہ سین
وصل ہے اور تا خروج مثالی حرف خروج لغت مین بمعنے بیرون آمدن ہے اور

اصطلاح مین وہ حرف کہ سات حرف وصل کے وصل ہو بغیر فصل کے اور خروج اس
جہت سے نام رکھا کہ شاعر حرف وصل سے سات اوس حرف کے باہر آتا ہے اور
تکرار خروج بھی قوافی مین واجب ہے مثال وصل کی جیسے زاریم شماریم کہ یا حرف
وصل ہے اور میم خروج ہے اور دیدے چیدے مین یم وصل ہے اور یا خروج اور دیدمت
شنیدمت مین میم وصل اور تا خروج ہے **ثالث حرف مزید** اور مزید لغت مین
زیادہ کردہ شدہ ہے اور یہ حرف از بسکہ خروج پر زیادہ کیا گیا ہے لہذا اسکا نام
مزید رکھا اور اصطلاح مین وہ حرف کہ خروج سے ملے جیسے شین گسستیمش و پیوستیمش
مین اسجگہ تا روی ہے یا وصل ہے میم خروج ہے شین مزید ہے اور رعایت تکرار
مزید کی قافیہ مین واجب ہے مثال خروج کی اور بعض نے مزید کو زاید بھی کہا ہے
رابع حرف نایرہ اور نایرہ لغت مین بمعنے رمندہ ہے چونکہ یہ حرف کنارے حروف
قافیہ کے واقع ہوتا ہے گویا کہ درمیان حروف سے رمیدہ ہے اور کنارہ گزیدہ ہے
پس اسی جہت سے نایرہ نام رکھا اور نایرہ اصل مین نوار سے ہے اور آتش کو
نار کہتے ہین اس جہت سے کہ مضطرب و رمندہ ہے و عرب مین کہتے ہین امرأۃ نوار
یعنے زنی پارسا رمندہ از ریبہ اور اس معنے کو ابو مسلم کہ فحول اساتذہ سے ہے نقل کرتا ہے
کنز العجم اور صراح مین ہے نوار المرأۃ النافرۃ عن الرجل اور اصطلاح مین
عبارت ہے اوس حرف سے کہ مزید سے ملے خواہ ایک ہو جیسے شین بسپردستمش و
بردستمش مین کہ دال روی ہے سین وصل ہے تا خروج ہے میم مزید ہے شین نایرہ ہے
خواہ زیادہ ایک سے ہو جیسے بردستیمش و بسپردستیمش مین کہ دال روی ہے سین
وصل ہے تا خروج ہے یا مزید ہے میم و شین نایرہ ہین اور جو کچھ کہ بعد اسکے بھی ہو
نایرہ ہے اور رعایت تکرار نایرہ کی قافیہ مین واجب ہے مثل مزید کے اور
نایرہ کو نایر بھی کہتے ہین اور زدہ قافیہ کہ او مین حرف نایرہ ہو فارسی مین قلیل الاستعمال ہے
تمام ہوا بیان ہشت حروف قافیہ کا **الحمد للہ کما هو اهله و مستحقه** **باب الثانی** بیان
حرکات قافیہ مین اور وہ چھ ہین اس بیت مین جمع ہین من عطائی رس و اشباع

وحذو وا ے بنگرا ئے ؛ باز توجیہ ہاست و مجری و نفاذ ؛ اول رس بفتح را و تشدید سین
مہملہ بمعنے ابتدا چیزے اور چو ابتدا ے حرکات قافیہ اس حرکت سے ہے لہذا رس
نام رکھا اور رس بمعنے جنگلی دن چیزے – و نام چاہ و بقیہ قبیلہ ثمود کہ اصحاب الرس
عبارت اونہین سے ہے و بمعنے چاہ کندن و گور کندن و اصلاح کردن میان قومی
و فساد کردن و ہو من الاضداد و دو داشتن چیزے و دیدن من صراح اور اصطلاح مین
حرکت ماقبل الف تاسیس ہے کہ سوا فتحہ کے نہین ہوتی جیسے حرکت قاف
و سین قایل و سایل – اور مراد تکرار تاسیس تکرار حرکت ماقبل تاسیس ہے لیکن
اور وہ لوگ کہ تاسیس کو حرف قافیہ سے نہین شمار کرتے ہین رس کو بھی حرکات
قافیہ سے نہین جانتے ہین دوم اشباع اور اشباع لغت مین بمعنے سیر کردن ہے
اور اصطلاح مین حرکات دخیل کو کہتے ہین بحکم اس بات کے کہ حرف دخیل مخالف
حرف تاسیس و ردف کے ہے کہ وہ دونون ساکن ہوتے ہین اور حرف دخیل
متحرک پس حرکت دخیل کا نام اشباع رکھا اور وہ حرکات ثلثہ ہوتے ہین جیسے
فتحہ واو یا ورود اور کا اور ضمہ ہاے تجاہل و تکاہل کا اور کسرہ یاے سایل و مایل کا
اور اختلاف اشباع قوافے مین کہ مشتمل بحرف وصل ہو جائز نہین ہے اور اگر مشتمل
بوصل ہو جائز ہے من سعدی سا چو خواہد کہ ویران کند عالمے ؛ نہد ملک در پنجہ
ظالمے ؛ ولے آدمی را ادب لازم است ؛ عود را گر بو نباشد ہیزم است ؛
اور اگر حرف وصل ہو جیسے غالب و طالب مین کہ لام حرف دخیل ہے اور الف
تاسیس ہے اور یا روی ہے اور کسرہ لام کا اشباع – التزام اس حرکت کا لازم ہے
اگر کل قصیدہ مین الف تاسیس کو مرعی رکھینگے اس حرکت کو اشباع کہینگے اور اگر
الف تاسیس کا التزام نہ کرینگے پس اس حرکت کو توجیہ کہینگے جیسا کہ بعد اسکے
بیان کرینگے ہم اور نہین چاہیے کہ حرکت ماقبل روی ساکن متغیر ہو کذا نفے ا؛ سوم
حذو بفتح حاے حطی و سکون ذال معجمہ بمعنے برابر کردن دو چیز و با ہم چیزے برابر بودن ان
و نشستن من منتخب چونکہ حرکت ماقبل الف و واو و یاے ردف برابر حرکت قبل

تاسیس کے ہوتی ہی لزوم مین پس اوسکا نام حذو رکھا اور اسی طرح حرکت
ماقبل حرف قید کو اکثر مواضع مین برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہونے ہی
لزوم مین پس اوسکو بھی حذو کہتے مین لہذا اصطلاح مین حرکت ماقبل ردف وقید کو
حذو کہتے ہین اور وہ ردف الف مین فتحہ ہے جیسا کہ کار و فتحہ خائے خار ہے اور ردف
واو مین ضمہ حاو نون حور و نور اور ردف یا مین کسرہ میم و تائے سیر و تیر ہے اور حرف
قید مین بھی تین طرح پر ہے جیسے فتحہ رعد و سعد و ضمہ گفت و سفت و کسرہ علم و حلم
از انجا کہ حرف ردف متبدل و متغیر نہین ہو سکتا لہذا وہ حذو کہ ساتھ ردف کے ہو
متغیر کرنا اوسکا ہرگز جائز نہین لیکن قید کہ بعض جا متبدل ہو سکتا ہے پس جب
حرف قید بدل جائیگا حرکت اوسکے ماقبل کی کہ اوسی کا نام حذو ہے وہ بھی بدل جائیگی
الحاصل وہ حذو کہ ساتھ حرف قید کے ہو وہ مختلف و متبدل ہو سکتا ہے اوس جگہ پر
کہ حرف روی متحرک ہو بحرف وصل قافیہ موصول مین جیسے کمال اسمعیل نے کہا ہے
رباعی سے کز سوز دلم یک نفس آہستہ شود ٭ از دود درون راہ نفس بستہ شود ٭
و دیدہ از ان آب جگر دائم ٭ تا ہر چہ ز نقش تست آن شستہ شود ٭ لیکن جبکہ
قافیہ موصول نہو تبدل حذو ہرگز جائز نہین جیسے دست و پست مین اختلاف حرکت
دال و بائے فارسی - اور اوس جگہ کہ حرف قید نون ہو تغیر حذو کا جائز نہین رکھتے ہین
اسواسطے کہ بجہت خفت کے کہ نون مین ہے اختلاف ماقبل نون فاحش تر ہوتا ہے
جیسا کہ شاعر نے کہا ہے سے شہباز چشم تیغ تو بر چرخ نیلگون ٭ پشت پست دامن دوران
باب یک رنگی ٭ اور تا آخر قصیدہ حرکت ماقبل نون کو نگاہ رکھا ہے اور باوجودیکہ
یہ قصیدہ موصول ہے حذو کو تبدیل نہین کیا کذا فی المعجم چہارم توجیہ یعنے گردانیدن
روے را بسوئے چیزے من منتخب اس حرکت کو اس جہت سے توجیہ
کہا کہ روی دو حالتو نہین دو منہ رکھتے ہی اگر مقید ہوتی ہی منہ اوسکا طرف
حرکت ماقبل کے ہوتا ہے اور اگر مطلق ہوتی ہی منہ اوسکا طرف حرکت
مابعد کے یعنے طرف حرکت وصل کے ہوتا ہے اور روی مقید روی ساکن کو

کہتے ہین اس جہت سے کہ حرکت ماقبل روی نے اوسکو ساتھ سکون کے مقید
کیا ہے اور روی مطلق روی متحرک کو کہتے ہین کہ موصول بحرف وصل ہے پس گویا وہ
مطلق اللسان ہے اور اصطلاح مین بھی توجیہ عبارت ہے حرکت ماقبل روی ساکن سے
جیسے یہ شعر انجم مین ہے ع خیال آن بت خورشید روے دیم وقتن بخواب دوش
بکے بصورت نمود بمن ع آن قوافے مین نون ساکن روی ہے اور فتحہ حرف ماقبل
نون کہ قاف و یم ہے ہر ایک مین حرکت توجیہ ہے اور کسی صورت سے تغیر
اوسکا جائز نہین - اور ظاہر ہے کہ تعریف صادق آتی ہے اوپر کسرہ یاے زایل
و مایل کے حالانکہ حرکت یاے زایل و مایل اشباع ہے کہ یا دونو لفظون مین
حرف دخیل ہے اور حرکت حرف دخیل کو اشباع کہتے ہین پس تعریف توجیہ و
اشباع دونو صادق آئین پس ایک ان دو تعریفون سے ناقص ہے یا دونو ناقص
ہین لیکن اگر تعریف اشباع مین تخصیص کرین اور کہین کہ اشباع عبارت ہے حرکت
دخیل سے اون قوافے مین کہ مشتمل ہون اوپر حروف وصل کے جیسا کہ مایلی و زایلی
اور ساقیش و باقیش بہ سکون یا اور توجیہ مین تخصیص کرین اور کہین کہ توجیہ عبارت ہے
حرکت ماقبل روی ساکن سے کہ مشتمل بر حرف وصل ہو جیسے ضمہ ماقبل لام گل و بل
و کسرہ ماقبل لام دل و گل و فتحہ ماقبل لام حل و شل یہ دونو تعریفین صحیح ہوتی ہین اور
موید اس تخصیص کا یہ ہے کہ کتاب حدایق العجم مین شمس قیس آخر بیان اشباع مین
نقل کرتا ہے کہ حرکت دخیل کو قوافے موصولہ مین اشباع کہتے ہین اور قوافے مقیدہ
مین توجیہ کہتے ہین اور رعایت تکرار توجیہ قوافے مین لازم ہے اختلاف اوسکا
کسی طرح جائز نہین - اور جامی اپنے رسالہ مین نقل کرتا ہے کہ توجیہ عبارت ہے حرکت
ماقبل روی ساکن سے اور نہین چاہیے کہ وہ مختلف ہو مگر اوسوقت کہ روی متحرک ہو
بجہت حرف وصل کے جیسا کہ اس قصیدہ مین انوری سے ع اے مسلمانان فغان از دور
چرخ چنبری ع وز نفاق تیر و قصد ماہ و سیر مشتری ع اور اسی قصیدہ مین سامری
و عنبری کا قافیہ لایا ہے اور خاقانی کہتا ہے ع چشمہ خضر ساز لب از لب جام گوہری

کز ظلمات بجز جست آینۂ سکندری ❊ کز زمجاز کعبہ رار خصت آمدن بود ❊ در حرم خدا یگان کعبہ کند مجاوری ❊ پور سبکتگین توئے دولت آباز خدمتت ❊ بندہ دور دولتت رشک روان عنصری ❊ سعدی کہتا ہے ❊ بے نیاید در ایام او بر جیلہ نگویم کہ خارے کہ برگ گلے ❊ اور پر ظاہر ہے کہ یہ سخن خالی اشتباہ سے نہیں ہے اسواسطے کہ توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن کو کہتے ہیں پس ہرگاہ روی متحرک ہو وہ حرکت ماقبل توجیہ نہیں ہے نہ یہ کہ وہ حرکت توجیہ ہے اور مختلف بھی ہوتی ہے اور مقوی اس اشتباہ کا یہ ہے کہ معیار الاشعار میں اور کتاب حدایق العجم میں مذکور ہے کہ ہرگاہ روی متحرک ہو وہ حرکت توجیہ نہیں ہے **جواب** یہ ہے کہ مراد جامی کی یہ نہیں ہے کہ جسوقت روی متحرک ہو چاہیے کہ توجیہ مختلف ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ جسوقت روی متحرک ہو حرکت ماقبل روی کو چاہیے کہ مختلف ہو اور یہ سخن باتفاق صحیح ہے اور یہ قول عطائی شاگرد جامی کا ہے اور معیار الاشعار میں اک جگہ فصل سوم میں کہ احکام حروف و حرکات قافیہ میں ہے یہ عبارت لکھی ہے کہ اختلاف توجیہ جائز رکھا ہے اور ایک جا فصل دہم میں کہ بیان عیوب قوافی فارسی میں ہے یہ عبارت لکھی ہے کہ اختلاف توجیہ جیسا کہ اختر و عنصر و شاعر میں اگر را متحرک ہو یہ عیب مرتفع ہوتا ہے کسواسطے کہ اس صورت میں حرکت ماقبل توجیہ نہوگی پس ان دونو قولوں میں تضاد ہے اور صاحب العجم لکھتے ہیں کہ توجیہ حرکت ماقبل روی کو کہتے ہیں کہ موصول نہو اور آخر بحث القوافی میں لکھتے ہیں کہ جب روی موصول ہو حرکت ماقبل کو اوسکی توجیہ کہتے ہیں لیکن اختلاف اوسکا عیب نہیں ہے پس ان دونوں میں بھی تضاد ہے **جواب** یہ ہے کہ اطلاق توجیہ کا قول اول محقق میں اور قول ثانی میں صاحب العجم کے بطریق مجاز ہے ساتھ اعتبار اوس چیز کے کہ تھی یعنے قبل اسکے یہ حرکت بوقت سکون روی بحقیقت توجیہ ہوئی ہے مثل اطلاق کاتب کے اوس شخص پر کہ بالفعل کتابت نکرتا ہو اور سابقاً کتابت کرتا ہو۔ مولف حقیر کہتا ہے کہ روی موصول اگر حرکت اوسکے ماقبل کی مختلف ہو قوافی غیر دخیل میں پس اوسکا

کوئی نام اور لقب دیگر واضع نے وضع نہین کیا حالانکہ توا۔ ۲ دخیل مع الوصل مین
اسی حرکت کا نام اشباع رکھا ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور قوافی غیر دخیل مع الوصل مین
مثل اشعار مذکور انوری وخاقانی وسعدی جنکے قوافی بن حرکت ماقبل روی مختلف
مختلف ہے اوسکا اعتبار نہین بالنیوجہ اوسکا نام بھی نہین رکھا اور مجازاً اوسکو بھی توجیہ
کہدیتے ہین جیسا کہ نوع تضاد اقوال مین ذکر کیا گیا اور [illegible] بحث سناد مین صنعت
عجم مین بنابر مذاق اہل عرب محقق بابا رحمہ لکھتے ہین کہ اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور
حِل اور حَل کثیر الاستعمال ہے لیکن قبیح ہے اور بعضے اختلاف توجیہ بضم وکسر جائز کہتے ہین
جیسے قُل اور بِل مثل اختلاف ردف بواو ویا جیسے حور و حمید اور جیسے وہ جائز ہے یعنی
جائز ہے اور سب مواضع مین قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع اختلاف سے کمتر
جاتے ہین پس فارسی مین تتبعاً للعرب قافیہ تیر ساتھ بز کے اور دولفش ساتھ خش کے
اور قالب ساتھ غالب کے اور غزل ساتھ گل کے اور آزم ساتھ اختر کے جائز ہوگا
جیسا کہ شعرا نے کہا ہے بس غالب دہلوی مرحوم سے بھی در فروغ کہ چون بزودی
زسیماے یخ از تیرہ دد ۰ بس کمال اسمعیل سے اے زرایت ملک ودین در نمائش
در پرورش ۰ اے شہنشاہ فریدون فر و اسکندر منش ۰ سایہ حق است یارب سایہ
پایندہ دار ۰ آنکہ فرض است از سیان جہان ۰ ماے ودلکش ۰ بس سعدی سے چون بگیے
نا بین چہار شد غالب ۰ جان شیرین برآید از قالب ۰ بس نظامی سے شیرین چو حاع
این غزل کرد ۰ بگریست بگریہ سنگ گل کرد ۰ بس حضرت والد علام طاب ثراہ سے
بے نظیر اول شدم امثال آخر بے انیس ۰ قافیہ و ردیف بس بے انیس ۰ لیکن قبیح
اہل عرب اگر مقصود ہو تو احتیاط اولے ہے ۔ پنجم مجرا کی اور مجری اصطلاح مین حرکت
روی کو کہتے ہین جبکہ موصول ہو بہ حرف وصل اور بعضے جانے رفتن لغت مین ہے
اور اسی جہت سے اسکو مجری کہتے ہین کہ ابتدا اجریان صوت کے حرف وصل مین
حرف روی سے ہو سکتی ہیا جیسے مصرع اے مسلمانان فغان از دور چرخ چنبری
کہ صوت یا اس شعر مین سوا حرکت را کے کہ روی ہے لفظ مین ظاہر نہین ہوتی ہی

اور التزام اسمین حرکت کا بعینہ تمام قصیدہ مین مستلزم ہے ساتھ
کسی وجہ سے متبدل نہین ہوسکتا ہے قسم ششم نفاذ اور نفاذ لغت مین بمعنی جاری گشتن
فرمان اور اصطلاح مین حرکت وصل کو کہتے ہین اور حرکت خروج و حرکت مزید
و حرکت نایرہ کو بھی نفاذ کہتے ہین اور اسکو نفاذ اس جہت سے کہتے ہین کہ جب حرف
وصل متحرک ہو حرکت اوسکی نفوذ کرے ساتھ حرف خروج کے اور اسی اعتبار سے
اشعار فارسی مین حرکت خروج و مزید و نایرہ کو بھی نفاذ کہتے ہین لیکن جبکہ نایرہ کم
اور بہ منزلہ ہے اور رعایت تکرار نفاذ کی مطلقاً واجب ہے حرکت وصل مین جیسے
اس بیت مین عطال کہتا ہے ع اے دہر یم انگنم وار ہانیم ؛ زخم آوری ہیچکسی
نا توانیم ؛ نون روی ہے یا وصل ہے کہ بسبب میم خروج متحرک ہے اور حرکت
خروج و مزید جیسے حرکت میم و شین اس بیت شمس قیس مین ع تا کے بجنون ابرو
و دل پریشان ؛ از رہ برون رونده بره آوریشان ؛ را روی ہے یا وصل ہے
میم خروج ہے اور شین مزید ہے اور میم و شین دونو متحرک ہین اور حرکت نایرہ کہ
کمتر ہے مانند حرکت میم کے اس بیت مین ع این دل کہ بدست تو بسپردستیمش ؛
اے جان بدہ اکنون کہ بسپردستیمش ؛ دال روی ہے سین وصل ہے تا خروج ہے
یا مزید ہے میم و شین نایرہ ہے اور ایک اندونو حرفون سے متحرک ہے پس اول کو
متحرک کہینگے اور دوسرے کو ساکن اس جہت سے کہ آخر شعر کو لابدی ساکن ہونا چاہیے
اور میر شمس الدین فقیر اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ نایرہ متحرک نہین ہوتا حالانکہ ایسا
نہین ہے البتہ قلیل الاستعمال ہے یہ ہین جملہ حروف و حرکات قوافی اشعار عرب
و عجم واللہ اعلم بالصواب **باب ثالث** بیان اوصاف روی اور القاب قافیہ مین
باعتبار اوسی روی کے معلوم ہو کہ روی کی دو قسمین ہین ساکن و متحرک پس ساکن کو
مقید کہتے ہین بجہت وابستہ ہونے اوس روی کے ساتھ ماقبل اپنے کے جیسے
از و خبر و کار و بار اور متحرک کو کہ حرکت اوسکی بجہت حرف وصل کے ہوتی ہی
مطلق کہتے ہین بسبب اسکے کہ وہ موصول ہوتی و ہی ساتھ مابعد اپنے کے جیسے

اثرم خرم کارم یارم اور ہر ایک اس روی مقید و مطلق سے بھی دو طرح پر ہے
پس اگر کوئی حرف حروف قافیہ سے سات اوس روی کے نہو روی مقید مجرد
اور مطلق مجرد کہتے ہین اور اگر کوئی حرف حروف قافیہ سے سات اوس روی کے
ہو تو سات اوس حرف کے نسبت کرتے ہین پس القاب روی مقید چھ ہین

اول	مقید مجرد مانند دل و منزل	
ثانی	مقید بتاسیس و دخیل متحد جیسے	سایل و مایل
ثالث	مقید بتاسیس و دخیل مختلف جیسے	تجاہل و تغافل
رابع	مقید بردف مفرد	مثل نور و ظہور
خامس	مقید بردف مرکب جیسے	ریخت و بیخت
سادس	مقید بحرف قید مثل	عقد و نقد

اور القاب روی مطلق کے بارہ ہین

اول	روی مطلق مجرد	مانند گلے و بلبلے
ثانی	مطلق بتاسیس و دخیل متحد جیسے	سالم و مالم
ثالث	مطلق بتاسیس و دخیل مختلف جیسے	تساہلم و تغافلم
رابع	مطلق بردف مفرد مثل	نورم و ظہورم
خامس	مطلق بردف مرکب جیسے	ریختے و بیختے
سادس	مطلق بحرف قید جیسے	عقدش و نقدش
سابع	مطلق بخروج مجرد مانند	بخریم و ببریم
ثامن	مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج	
تاسع	مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج	
عاشر	مطلق بردف مفرد باخروج	
حادی عشر	مطلق بردف مرکب باخروج	
ثانی عشر	مطلق بحرف قید باخروج	

ثالث عشر — مطلق بہ خروج و مزید مجرد جیسے — خریدش و بیدش
رابع عشر — مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج و مزید
خامس عشر — مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج و مزید
سادس عشر — مطلق بردف مفرد باخروج و مزید
سابع عشر — مطلق بردف مرکب باخروج و مزید
ثامن عشر — مطلق بحرف قید باخروج و مزید
تاسع عشر — مطلق باخروج و مزید و نایرہ مجرد جیسے اور پریشان و پر پریشان
عشرون — مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج و مزید و نایرہ
حادی عشرون — مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج و مزید و نایرہ
ثانی عشرون — مطلق بردف مفرد باخروج و مزید و نایرہ
ثالث عشرون — مطلق بردف مرکب باخروج و مزید و نایرہ
رابع عشرون — مطلق بحرف قید باخروج و مزید و نایرہ

یہ جملہ القاب چوبیس ہین اور اول چھہ لقب روی مقید کے مذکور ہوے مجموع تیس لقب قافیہ کے ہوئے باعتبار روی کے اور جب تاسیس و دخیل کو لانا اوسکا شاعر پر لازم نہین ہے اعتبار نہ کرین تو دس لقب کم ہو جاینگے بیس لقب باقی رہینگے اور بعض عروضی ان قوافی مطلقہ کو ساتھ ان القاب کے انواع قوافی اور بعضے اصناف قوافی کہتے ہین باب رابع حدود قافیہ مین باعتبار تقطیع - اور وہ پانچ ہین جیسے اس بیت مین سے متکاوس متراکب دگر آمد متدارف پس از ان شد متراکب پس از ان شد متواتر بہ اول متکاوس اور تکاوس لغت مین شے انبوہ کردن جیساکہ عرب مین کہتے ہین نبات تکاوس یعنے گیاہ نیک درہم رستہ و نیک برہم نشستہ اور بجہت کثرت حرکات کے اس قافیہ کو ساتھ شرہم گیاہ و درشتی گیاہ سے تشبیہ کے کذا فی العجم اور اصطلاح مین جمع ہونا چار حرف متحرک ساتھ ایک حرف ساکن کے کہ آخر مین ہو جیسے مکششش مین کہ بعد چار حرف متحرک کے

ایک حرف ساکن ہے مثال اوسکی نظم مین مصرع سے خواہم ولا عہد و فا شکنش ؛
بروزن مستفعلن مستفعلن فعلتن اور یہ فعلتن رکن مستفعلن سے حاصل ہوتا ہے بزحاف
خبل جسکو ہم نوع عروض مین بیان کر چکے ہین اور یہ فاصلہ کبرے ہے اور یہ اشعار
فارسی مین عذب نہین ہے لیکن بعض متقدمین بہ تکلف لائے ہین لیکن وہ اعتبار سے
ساقط ہے دوم متراکب اور تراکب لغت مین بمعنے برہم نشستن ہے اور اصطلاح
مین تین حرف متحرک سات ایک حرف ساکن کے کہ آخر مین ہو جیسے شکند غلط کہ بعد تین
حرف متحرک کے ایک حرف آخر ساکن ہے اور یہ فاصلہ صغری ہے جیسے یہ مصراع
سے باصد قلق سوئے زمش نگرم ؛ بروزن مستفعلن مستفعلن فعلن۔ اور وجہت اسکی
کہ تین متحرک لفظ و شعر مین سکتے ہین چار متحرک سے لہذا اسکا ایک نام رکھا کہ تراکم حرکات
ہوا اوس سے سوم مترادف اور ترادف لغت مین باہم ہونا اور اصطلاح مین
باہم ہونا دو حرف ساکن کا ہے پیاپے ایک قافیہ مین جیسے بار بار ناز شمار سیر عزیز
مثال اسکے مصرع مین سن سنائی علیہ الرحمہ سے نائب مصطفے بر فرق عزیز کردہ وشہ گا
خود مر اورا امیر ؛ اور یہ ورا مثل وتد مفروق ہے کہ بضرورت آخر شعر ساکن ہوتا ہے
قافیہ مین اور مترادف اس قافیہ کو اس جہت سے کہا ہے کہ دو حرف ساکن پیاپے
اور مترادف مین پس مترادف نام رکھنا اس قافیہ کا باعتبار اونہین دو حرف
ساکن مترادف کے ہے چہارم متدارک اور تدارک لغت مین بمعنے
دریافتن ہے اور اصطلاح مین دو حرف متحرک ہین ایک حرف ساکن کے اور یہ
وتد مجموع ہے جیسے خرد کند چمن وطن مثال اوسکی مصراع مین سے بنام خداوند
جان و خرد ؛ بروزن فعولن فعولن فعولن فعل ہے اور اس قافیہ کو متدارک اس
جہت سے کہا کہ حرکت دوم نے اول حرکت کو پایا ہے بغیر تخلل ساکن کے یا دو نو
حرکتون نے ایک ساکن کو پایا ہے پنجم متواتر اور تواتر لغت مین بمعنے پیاپے شدن
اور اصطلاح مین لینا دو ساکنون کا ایک متحرک کو پس و پیش اور یہ سبب خفیف ہے
جیسے خار و دار اور مصرع سے نگارینا چرا با من نسازی ؛ بروزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن

اس قافیہ کو متواتر کہتے ہیں اس بہت سے کہ دو ساکن ایک متحرک کے پس و پیش
پیا ہے ہیں اور غایت حروف قافیہ یہ ہے کہ اس جگہ بیان ہوئے اور زیادہ اس سے
امکان نہیں ہے اور ہر ایک ان قوافی سے کہ شمار کئے گئے سات کا ردیف کے
حروف ہو سکتے ہیں اگر وزن اقتضا کرے واللہ اعلم بالصواب باب خامس
عیوب قوافی میں اور وہ دو طرح پر ہے ایک قسم عیوب ملقبہ قافیہ کی ہے
اور دوسرے قسم غیر ملقبہ قافیہ کی ہے لیکن عیوب ملقبہ قافیہ یعنے جن عیوب کا
نام رکھا گیا ہے اور وہ چھہ ہیں اقوا اکفا سناد ایطا غلو تعدی لیکن اقوا لغت میں
یعنے بازگشتن پیچ و تاب ریسمان و تمام شدن زاد اور جب زاد شاعر تمام ہوتا ہے
تو ایسے قافیہ لاتا ہے اور اصطلاح میں اختلاف حذو کا یعنے اختلاف حرکت
ماقبل ردف و قید کا کہ اسکو حذو کہتے ہیں اور اختلاف حرکت ماقبل روی ساکن کا
کہ جسکو توجیہ کہتے ہیں پس اختلاف حذو سات حرف ردف کے جیسے دُور و دَور
اور شُور و شُور اور اختلاف سات حرف قید کے جیسے دشت زشت نشت اور
اختلاف توجیہ جیسے لشکر عنبر شاعر یہ سب صورتیں اصلا جائز نہیں لیکن جبکہ
روی موصول ہو تو اختلاف حذو و ردف و قید کا اور اختلاف حرکت ماقبل
روی کا جائز ہے مثال اختلاف حذو با ردف مع الوصل جیسے طوسی و فردوسی مثال
اختلاف حذو با قید مع حرف وصل جیسے آہستہ و بستہ و شستہ مثال تغیر توجیہ
مع حرف وصل من عرفی علیہ الرحمہ سے با حسن و جمال تو پری را چہ دعوی زسد برابری را
چشم تو بیک نگاہ جادو چہ آموختہ سحر سامری را اور اسی طرح اختلاف حذو
بطریق مجہول و معروف جیسے رُود و زُود و سیر و شیر اور تغیر توجیہ کا بطریق اشباع
وغیر اشباع جیسے آبرو و نیکو یہ سب جائز ہے سابقا انکے نظایر بیچ اشعار اساتذہ
مذکور ہو چکے ہیں ثانی اکفا اور اکفا لغت میں یعنے روی از مقصد گردانیدن
چونکہ روی اصل قافیہ ہے جب شاعر نے اوسکو تبدیل کیا تو گویا منہ مقصود سے
پھر آیا لہذا اس عیب کا نام اکفا رکھا اور اصطلاح میں اختلاف حرف روی ہے

بغیر اعتبار مخرج خواہ بعید ہو خواہ قریب اصلا جائز نہین لیکن بعض متکدمین اختلاف
حرف روی کا ساتھ حرف قریب المخرج کے جائز جانتے ہین اور اسکا نام اجازہ
رکھا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے نہایت ناخوش واقع ہے ہرگز جائز نہین چنانچہ
شمس قیس کہتا ہے کہ وہ نظم جو مشتمل باین عیب ہو اوسکو شعر نہ کہینگے جیسے احتیاط
و اعتماد اور صلاح و پناہ و کاف عجمی و عربی جیسے شک و سگ اور بائے عربی و فارسی
جیسے کسب و اسپ اور خواجہ و سراچہ اور گزو گژ من سعدی سے کسان را ادم
داد و تشریف و اسپ ؛ طبیعے است اخلاق نیکو نہ کسب ؛ بیت دیگر من انجم سے
تو بجا آر اندرین کار احتیاط ؛ زانکہ جز بر تو ندارم اعتماد ؛ اس صورت مین چاہیے
کہ بجائے طائے حطی دال لکھین جیسے بیت ظہوری مین سے فرزند را از استقامتش خرد و
تندہ کرد است کجروی زنہاد ؛ پس خراد در اصل خراط تھا فارسیون نے طا کو دال کے
ساتھ بدل کیا اسجگہ بضرورت قافیہ نہ ہر جگہ بلا ضرورت قافیہ جیسا کہ بعض کا قول ہے
کہ اس لفظ کو فارسی قرار دینا چاہیے حالانکہ ایسا نہین ہو سکتا ہان متعرض کر سکتے ہین
ثالث سناد بالکسر لغت مین بمعنے اختلاف و ہم پریشان رائے و پراگندہ عقل
شدن جیسا کہ عرب مین کہتے ہین خَرَجَ القَومُ مُتَسَانِدِیْنَ یعنے باہر آئے قوم باہمہ
مختلف و رائہائے آشفتہ اور اصطلاح مین پریشان ہونا حرف ردف کا ہے
جنس اپنے سے یعنے اختلاف حرف ردف کا ہے خواہ اصلی ہو خواہ زاید پس
اختلاف ردف اصلی جیسے زندگانی بعد شیبی اور اختلاف ردف زاید جیسے شناخت
و شتافت اور گوشت و پوست پس فارسی مین اختلاف ردف اصلی و زاید ناجائز ہے
بلا خلاف لیکن عربی مین جائز جیسا کہ عمود و عمید اور نزول کا باہم قافیہ کرتے ہین اور یہ
شعار عرب مین کثیر ہے اور اختلاف حرف قید کو بھی سناد کہتے ہین جیسے قدر ابر
اس بیت مین سے گرچہ در کو سے تو اشک عاشقان را قدر نیست ؛ ہیچ اشک مایہ
ہو سے وان در ابر نیست ؛ یہ بھی ناجائز ہے لیکن جبکہ اختلاف قید کا ساتھ حرف
قریب المخرج کے ہو تو عیب کم معلوم ہوتا ہے من سعدی گواہی شاہ افاق کسری

بہ عدل ؎ اگر سن نہ مانم تو بانی بفصل ✦ اور سناد اختلاف اشباع کو بھی کہتے ہین
یعنے اختلاف حرکت دخیل کو اور یہ بھی جائز نہین روی غیر موصول مین مثل
قافیہ تجاہل و کاہل کے لیکن جبکہ روی موصول ہو جائز ہے جیسے تجاہلی و کاہلی
رابع ایطا لغت مین بمعنے قدم بر قدم دیگر نہادن چونکہ یہ عیب بھی خوار
و پامال ہے لہذا ایطا نام رکھا اور اصطلاح مین ایک ہی قافیہ کا اعادہ کرنا
دوسرے قافیہ کے مقام پر اور وہ دو طرح پر ہے جلی وخفی پس ایطاے جلی
علی المشہور وہ ہے کہ تکرار ایک قافیہ کی لفظاً و معناً ظاہر ہو جیسے الف و نون
جمع یاران و دوستان و مبارزان و دلیران مین اور جیسے الف و نون فاعل تابان
و درفشان و خندان و گریان وغیرہ مین اور ہم سابقاً ان زواید کو بحث روی مین
بالتفصیل بیان کر چکے ہین فارجع الیہ اور ایطاے جلی عیوب فاحش سے ہے لیکن
اشعار مردف مین اساتذہ لائین ہین اسواسطے کہ بعیت ردیف کے عیب کم معلوم
ہوتا ہے جیسے اک تاے مصدری کلام خواجہ حافظ مین ؎ دل سراپردۂ محبت او
دیدہ آئینہ دار طلعت اوست ✦ منکہ سر بر نیاورم بدو کون ✦ گردنم زیر بار منت اوست
گر من آلودہ دامنم چہ عجب ✦ ہمہ عالم گواہ عصمت اوست ✦ دوسرا کلمہ الف و نون حالیہ
کلیم کہتا ہے ؎ بگوش گل چہ سخن گفتہ کہ خندانست ✦ بہ عندلیب چہ فرمودہ کہ نالان است
سوم یا و نون نسبت کمال اسمٰعیل کہتا ہے رباعی ؎ از خاک چو آینگے رنگین بیرون
آمد وہ کنم از دل غمگین بیرون ✦ کردند نظارہ راعروسان چمن ✦ سرہا ز دریچہاے چمن
بیرون ✦ چہارم قافیہ جمع عربی کا جیسے صفات و کائنات و ابرار و اطوار و احوال و اشکال
پنجم تاے مصدری اور جمعہاے عربی کہ یہ فارسی و اردو مین مردف اور غیر مردف
بھی رائج ہین اور جواز انکا من قبیل مسلمات شعرا ہے البتہ اصناف دیگر مشتمل بر ایطا
جو سوا انکے مذکور ہوے مطلقاً جائز نہین فافہم پس ایطاے خفی علی المشہور وہ ہے
کہ تکرار اوس قافیہ کی ظاہر نہو جیسے دانا و بینا و آب و گلاب اور یہ نزدیک اکثر
شعرا کے جائز ہے اوسوقت مین کہ بکثرت نہو مع ذالک بہتر ہے کہ اس نوع کے

قوافی کو پہلو مین ایک دوسرے کے نہ لائین اور بعض اوس تکرار کو کہ احرفی مین مانند بیاد و سیاد کے اسی قبیل ایطائے خفی سے جانتے ہین حالانکہ ہم سیاہ بدون حرف کوئی معنے نہین رکھتا پس تکرار اس قافیہ مین ظاہر ہوگی ہ اور وہ تکرار کہ نفی و اثبات مین ہو جیسے برفت نرفت یہ بالاتفاق اس قبیل جواز سے نہین بلکہ عیب فاحش ہے اور بعض ترا و کرا و مرا کو بھی ایطائے خفی سے جانتے ہین اور سابقاً ذکر اسکا ہوچکا ہے اسجگہ حاجت اعادہ کی نہین مولف ہیچمدان کہتا ہے کہ عروضئے تعریف ایطائے جلی مین کہتے ہین کہ تکرار اوس قافیہ کی جو ظاہر الترکیب ہو اور ایطائے خفی وہ کہ تکرار اوس قافیہ کی ظاہر الترکیب ہو فیہ ما نظر ہذا اسواسطے کہ جو شخص جس چیز کا عالم ہے اوسپر حقیقت اوس چیز کی ظاہر ہونا چاہیے پس ظاہر الترکیب ہونا نزدیک اہل علم کے باوجود علم کیا معنے رکھتا ہے البتہ اگر جاہل ہے تو وہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہے اوسکے عدم وقوف کو اصطلاح قرار دینا کیا معنے رکھتا ہے پس بایں معنے وجود ایطائے خفی ثابت نہین ہوتا اور جلی کہنے کے ضرورت نہین جبکہ ایطائے خفی بایں معنے ثابت ہو ہان جبکہ ایطائے خفی ثابت کیا جائے تو ایطائے جلی کہنے کی ضرورت ہوگی لہذا ہمارے نزدیک ایطائے خفی وہ ہے کہ تکرار اوس قافیہ کے ہو کہ جسکے حرف آخر کے اصلی و غیر اصلی ہونے مین اختلاف و اشتباہ ہو بعض کا قول ہو کہ وہ مشتمل بہ زوائد ہے اور بعض کا قول ہو کہ وہ مشتمل بہ زوائد نہین یا حکم عدم استقلال زوائد مین ہو جیسے گویا شنوا و دانا بینا کہ بعض شعرا اس الف کو نفس واصل کلمہ کے حکم مین جانتے ہین کہ ترکیب ہر لفظ کی اس الف سے تمام ہوئی ہے اس جہت سے کہ لغت دری مین گو شنو دان مین صحیح نہین ہین جب تک کہ حرف باسابت اوسکے الحاق نہ کرین وہ الفاظ معنے تمام نہین دیتے جیسے ہین بدان بگو بشنو پس جبکہ دانا بینا گویا شنو کی تمامی اس الف سے ہوئے یہ الف اصلی ٹھہرے یہی باعث ہے کہ انوری اور اکثر شعرائے قوافی لائے ہین بخلاف بادشاہا خدا و ندا کے کہ الفاظ انکے ملحق ہوئے ہین کلمات تمام سے نہ یہ کہ ان الفاظ سے اونکی تمامی

ہوی ہے اور اسی طرح کلمات امر جیسے بیا بگشا بنما کہ صحیح لغت دری مین بیاے
بگشاے بنماے سات یاے کے ہین اگر واسطے توسع مجال قافیہ کے حرف یا حذف
کرین جائز ہے اس صورت مین یہ ہر اک کلمہ جداگانہ متصور ہونگے بمقابلہ ہیات
سابق کے اور اسی طرح بیاو سیاکہ سیا بغیر میم کوئی معنے نہین رکھتا ہے اور استوار
وخوبیشا و ندکہ بعض انکو کلمہ واحد جانتے ہین اور بعضے ان کلمات مین زوائد کے قائل
ہین پس ان الفاظ مین درحقیقت اشتباہ عارض ہے باعتبارات مختلف لہذا
ان الفاظ کی تکرار مین ایطاے خفی ہے بخلاف آب و گلاب و گل و برگ کہ انمین کچھ بھی
وجہ خطا نہین ہے اور قافیہ شایگان بمعنے فراخ و چیز بسیار و کار بیہودہ و لایق و سزاوار
اصل مین شاہگان تھا ہا کو سات ہمزہ یائیہ کے بدلگیا اور یہ نام ایک گنج کا ہے گنجہاے
خسرو پرویز سے اور چونکہ قافیہ شایگان کثیر ہوتا ہے بہ تشبیہ فراوانی مال و زر
گنج یہ نام رکھا اور اصطلاح مین شایگان من قبیل ایطا ہے پس جو قافیہ کہ
مشتمل بہ شایگان ہو اوسکو شایگان کہتے ہین اور شمس قیس کہتا ہے کہ جو قافیہ
کہ روی اونکے اصلی نہو شایگان ہے جیسے فارسی مین گفتن و کردن و کند و برد
وغیرہ اور ہم ان زوائد کو بحث روی مین لکھ چکے ہین فارجع الیہ اور سنا نہین
کہنا سنا پھرنا اور پھرا سنا کہا انمین ایطا ہوگا اس لیے کہ نا علامت مصدر کی ہے
جیسے کہنا سنا پھرنا مین پھرا سنا کہا مین الف اصلی نہین ہے اس لیے کہ انکی
اکثر صیغ مین یہ الف نہین ہے مثلا پھرتا ہے پھریگا پھرنہ پھر پھرنے والا
لقفیہ انکا جائز ہے لیکن یہ الفاظ جب بہ تعدیہ آئینگے تو ایطا نہ ہوگا جیسے سنایا
پھرایا کہوایا انمین الف اصلی ہے اس لیے کہ اکثر صیغ مین یہ الف باقی رہتا ہے
مثلا پھراتا ہے پھرایگا پھرانہ پھرا پھرانے والا پھرایا گیا اور انکے مصادر مین بھی
الف ہے جیسے سنانا پھرانا کہوانا پس لقفیہ انکا جائز ہے ہفتم غلو بمعنے دست بلند کردن
اندر کردن بلند کردن من غیاث و بمعنے ہجوم من لطائف اور اصطلاح مین غلو وہ ہے
کہ اک قافیہ مین روی متحرک ہو اور اک قافیہ مین ساکن ہو جیسے اس بیت مین من

خواجہ حافظ سے صلاح کار کجا و من خراب کجا ؛ ببین تفاوت از کجاست تا بکجا ؛
ششم تعدی یعنے از حد در گزشتن سن تجنب اور اصطلاح مین جو حرف
وصل ایک قافیہ مین ساکن اور ایک قافیہ مین متحرک ہو جیسے زارم وار ؛ خوار
مدار ؛ سکاکے اپنی کتاب مفتاح مین لکھتا ہے کہ غلو و تعدی جبکہ مخل وزن
ہوں معیوب ہین و الا غلو اور تکرار انکی واجب ہوگی کذا فی معیار الاشعار ہفتم
تضمین یعنے ضامن گردانیدن کسی را۔ یہ ورا اے نوع شعر ہے کہ سابقا مذکور
ہوئے اور اصطلاح مین وہ قافیہ کہ از روے معنی موقوف و منحصر ہو اور اپنے
مابعد کے جیسے اس رباعی خسرو مین سا در حسن کجے با تو نماند الا ؛ خورشید کہ ہر صبح
برون آید تا ؛ خدمت کند و پائے تو بوسد اما ؛ نارے تو لبسوئے او کہ تا بوسد پا ؛
لیکن عیوب غیر ملقبہ قافیہ یعنے جنکا کوئی نام نہین رکھا گیا وہ بہت ہین منجملہ اونکے یہ ہے
کہ اک قافیہ کو تغیر دین سات قافیہ دیگر کے اگر اشارت او سکے جانب ہو تو
معیوب نہ ہوگا اس لیے کہ ہر عیب کہ او سکے جانب اشارت کی جاے عیب
نہین ہے و الا عیب ہوگا پس مثال اوسکی جو با شارت معیوب نہین ہے قصیدہ
شیخ آذری سے نماز شام کہ از گردش قضا و قدر ؛ ز بام چرخ جہانشاد خسرو خاور ؛
بناے قافیہ ر ایک الف زیادہ کنم ؛ بشر طانکہ نگرند خوردہ اہل نظر ؛ سوال کردہ
از ان نور دیدہ ابرار ؛ کہ اے بذات تو آوردہ کائنات اقرار ؛ دیگر اختلاف روی
ظہور و خفا مین بحسب تلفظ جیسے اس قطعہ قتاحی مین نقش بتان مخیّد است از بیانم ؛
ہر بیت من نگر کن بت درمیان اوو دہ ؛ در دو دہ قلم مانند چون شمع زندہ نام ؛ بنگر
کہ ہست یکے زندہ میان دو دو دہ ؛ قافیہ بیت اول مین مراد وادہ سے حرف ی ہے کہ دس
کو دو رکھتے ہی جب لفظ بت مین یعنے با و تا مین ی زیادہ کرین بیت ہو اور قافیہ بیت
ثانیہ مین مراد دو دہ سے حرف ی ہے دو مرتبہ اور زندہ سے مراد ی ہے اور جب
ی کو درمیان دو یا کے لائین بیے ہو پس معلوم ہوا کہ حرف روی ہے قافیہ بیت
اول مین اور ظاہر ہے اور قافیہ بیت ثانی مین ہائے مختفی ہے اور یہ عیب ہے۔ اور

اسی قبیل سے ہے عدم رعایت تکرار باقی حرکات حروف قافیہ کی باب
ستادس بیان حاجب و ردیف و قافیہ معمول مین لیکن حاجب لغت مین بمعنے
پردہ دار ہے چونکہ حاجب قبل قافیہ کے واقع ہوتا ہے گویا اوسکا پردہ دار ہے
لہذا اوسکا نام حاجب رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے اوس کلمہ مستقل سے یا
اون کلمات مستقل سے یا اون کلمات سے جو حکم مستقل مین ہون قبل قافیہ کے
تکرار پائین جیسے اس رباعی مصنفہ عطائی مین مثال حاجب مستقل لفظ یار ہے سه
ہر چند رسد ہر نفس از یار غمے ✤ باید نہ شود جدا دل از یار دمے ✤ نان رو کہ چو
نیک بنگری آن غمہا ✤ از جانب اوست اگر از یار کمے ✤ مثال حاجب بحکم استقلال
لفظ ور ہے سه زدہ عشق تو آتشم در جان ✤ سوخت جانم بوصل کن درمان ✤ اور اگر
دو قافیون کے درمیان مین حاجب ہو نہایت مستحسن ہوتا ہے جیسے رباعی امیر
معزی سه اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت ✤ سست است عدو تا کمان داری تخت
✤ حمله سبک آری و گران داری لخت ✤ پیری تو بہ تدبیر و جوان داری بخت
اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہو اوسکو محجوب کہتے ہین لیکن رعایت تکرار حاجب کی
واجب نہین ہے بلکہ من باب لزوم مالا یلزم ہے اگر رعایت کرین اک نوع صنعت ہے
اور اگر رعایت نکرین کوئی قباحت نہین۔ البتہ تکرار ردیف کی واجب ہے کذا فی
معیار الاشعار پس ردیف لغت مین بمعنے سوار ہے کہ پس سوار شیند بریک اسپ
اور حال ردیف کا سات قافیہ کے ایسا ہی ہوتا ہے کہ قافیہ و ردیف آگے پیچھے
برابر ہوتے ہین ایک بیت مین یا مصاریع مین اور اصطلاح شعرا مین عبارت ہے
اوس کلمہ سے یا اون کلمات سے کہ مستقل و منفصل ہون تلفظ مین بعد تمامی قافیہ کے
اور بعینہ تکرار پائین جملہ اواخر ابیات مین اسطور پر کہ شعر اوسکو معنا اور وزنا احتیاج
سات اوسکے اور بغیر اوسکے موزون و معنوی نہو جیسے شعر سه گر دل و دست
بحر و کان باشد ✤ دل و دست خدایگان باشد ✤ اور جائز ہے کہ تمام بیت ردیف
و قافیہ ہو جیسے سه ای دوست کہ دل زبندہ برداشتہ ✤ نیکو ست کہ دل زبندہ

برداشتہ ﴿ اسے، دوست و نکوست قافیہ ہے باقی اور سب ردیف۔ اور بعض
متقدمین ردیف ہی کو حاجب کہتے ہین کذا فی المعجم۔ اور نزدیک محقق علیہ الرحمہ کے
ردیف مین تکرار لفظا معتبر ہے نہ تکرار معنے اور یہی قول اصح ہے جیسے بیت حافظ
مغفور سے ﴿ ز چشم بد رخ خوب ترا خدا حافظ ﴿ کہ کرد جملہ نکوئی بجائے ما حافظ ﴿ اور نزدیک
محقق کے استقلال لفظ بھی ردیف مین شرط نہین ہے اسواسطے کہ اونکے نزدیک
جو کچھ بعد حرف وصل کے ہو یعنے حرف خروج و مزید و نایرہ وہ سب داخل ردیف ہین
بلکہ نزدیک اونکے اگر حرف وصل بھی متحرک ہو داخل ردیف ہے جیسے سپردیمش
و سپردیمش مین دال روی ہے یا میم وصل تا خروج یا مزید اور شین نایرہ
اور یہ چارون حروف ورائے روی داخل ردیف ہین مثال تحرک وصل کی جیسے
ساختمش و انداختمش مین تا روی متحرک اور میم وصل متحرک اور شین خروج پس
حرف مابعد وصل اور خود وصل متحرک داخل ردیف ہے اور تکرار اونکی واجب
ہوگی کذا فی معیار الاشعار اور معلوم ہو کہ ردیف مخترع اہل عجم ہے اور اہل عرب نے
اس باب مین اونکی متابعت اختیار کی ہے اور اختلاف ردیف کا لفظا کسی طرح
جائز نہین خواہ مستقل ہو خواہ غیر مستقل اور مستقل یعنے کلمہ تنہا بکار ے استادہ شود وہ
یعنے ایک کلمہ جداگانہ قافیہ سے کہ مختلف نہ ہو لیکن اختلاف ردیف اوسوقت مین
جائز ہے کہ اشارت اوسکے جانب کی جائے جیسے ابیات [illegible] کمال اسمعیل مین
﴿ سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آمد ﴿ نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد ﴿ اسی قصیدہ
مین بعد چند بیت کے ردیف کو متغیر کرکے کہا ہے ﴿ ز بہر فال زمانی شدم باستقبال
کہ بر ایام چنین خوشگوار می آید ﴿ اور کبھی ردیف ایک جا زاید بھی آتی ہے اور اسکے
بارے مین صاحب معجم لکھتے ہین کہ جو ردیف شعر مین ممکن نہ ہو اور شعر معنا اوس سے
مستغنی ہو معیب و قبیح ہے حالانکہ شعرائے متقدمین و متاخرین کے کلام مین ایسی ردیف
بطریق شاذ آئی ہے مثل خاقانی کے ﴿ صبح زری از پے بہار آ ﴿ مرحلہ دیدم صبحگاہی را ﴿
مثل انوری کے ﴿ بار بر غمے کہ آید راضی سواے دل اخر ﴿ انا نما فرید ندو بر سر [illegible] را ﴿

من حافظ مرحوم سے محرم راز دل شیدا اے خود ٭ کس نمے بینم ز خاص و عام را ٭
من میرزا صاحب مغفرت کشتۂ ناز توی خاطر مجنوں تا روز حشر ٭ بر نیاید زود
خون از زخم تیغ تیز را ٭ در صورتیکہ زخم کو اضافت دیں اور کہتے ہیں کہ بعض اشعار
اساتذہ میں قافیہ بھی زائد آیا ہے جیسے سعدی نے کہا ہے ہے بندہ گاہ لطف و
بزرگیش بر ٭ بزرگان نہادہ بزرگی ز سر ٭ لیکن ظاہر یہ ہے کہ لفظ بر واسطے تکمیل
معنے کے ہے کہ موقوف اوپر قافیہ کے نہیں ہے ایضاً من سعدی سے بدیباچہ
بر اشک یاقوت فام ٭ بحسرت بیارید و گفت اے غلام ٭ حق یہ ہے کہ زیادت
ردیف و قافیہ معیوب و قبیح ہے کما قیل ۔ اور معلوم ہو کہ جو شعر مشتمل بہ قافیہ ہو اوسکو
مقفے کہتے ہیں اور جو شعر کہ مشتمل بہ قافیہ و ردیف ہو اوسکو مقفے و مردف کہتے ہیں اور
جیسا کہ واجب ہے کہ قافیہ مختلف نہ ہو اوسی طرح واجب ہے کہ ردیف بھی مختلف
نہ ہو اگرچہ در اصل ذکر ردیف واجب نہیں بلکہ مستحسن ہے اور ایک صورت التزام
قافیہ و ردیف کی ہے اور اوسکے قافیہ معمولہ کہتے ہیں اور معمولہ ماخوذ عمل سے اور
عمل لغت میں بمعنے کار کردہ شدہ و درخشندہ ہے اور قافیہ معمول نزدیک متقدمین
عیوب سے ہے اور نزدیک متاخرین صنعت سے ہے اور اصطلاح میں بمقابلہ
قافیہ اصلی اک قافیہ ہوتا ہے ساتھ اک ترکیب و تصرف مناسب و شائستہ کے
یعنے اک لفظ کو ساتھ دوسرے لفظ کے یا ایک لفظ کو ساتھ کسی حرف کے
مرکب کرتے ہیں تا کہ شائستہ ہو جائے اس امر میں کہ قافیہ بھی ہو سکے اور ردیف
بھی ہو سکے مثال ترکیب لفظ بالفظ جیسے اس شعر میں عادل اور ما دل سے از الطاف
خفی شاہ عادل ٭ ہر دم مے برد از دست ما دل ٭ مثال ترکیب لفظ با حرف جیسے
اس بیت میں طناز من اور زمن سے با فسون و عشوہ و ناز آن بت طناز من ٭
دل ز دست ما لے برداشت فے تنہا زمن ٭ لیکن تکرار اس قافیہ کی نہیں چاہیے
ورنہ ایطا ہو گا من امیر معزی سے بہارش گرد رخسارش ہمی شمس و قمر خیزد ٭ نگاہے
کردہ یاقوتش ہمی شہد و شکر خیزد ٭ خردش از شہر بنشاند طرز نگاہ ہے کہ بنفشہ ٭ ہزار آتش

برانگیزد بہر نگاہے کہ برخیزد ٭ ان ابیات میں قافیہ شکر و قمر ہے اور خیزد ردیف ہے
کہ منفصل ہے قافیہ سے اور بیت دوم میں برخیزد ہم قافیہ و ہم ردیف ہے اور بعضی
اکابر شعرا سے ہے اس باب میں اوسکا اقتدا کر سکتے ہیں چنانچہ شرف الدین شاعر نے
ایک قصیدہ میں کہ قافیہ اوسکا در اور خور ہے اور ردیف آئینہ ہے ساتھ لفظ [illegible] کے
قافیہ لایا ہے اور امتزاج قافیہ و ردیف کا جائز رکھا ہے شعر ؎ گر عکس روی
خوب تو افتد بہر آئینہ ٭ گردد ز فیض نور چو قرص خور آئینہ ٭ از لفظ فحل و معنے کرم السید
کاخو نتیجہ بدر آید بہر آئینہ ٭ پس قافیہ برخیزد و بہر آئینہ داخل مثال ترکیب لفظ با لفظ میں
ہوگا اور ایک نوع معمول کی ہے کہ اوسکو تصرف تحلیلی کہتے ہیں اور تصرف تحلیلی وہ ہے
کہ ایک لفظ کے دو حصہ کریں اول حصہ کو قافیہ اور حصہ دیگر کو ردیف کریں جیسے
خواجہ حافظ فرماتے ہیں ؎ شب از مطرب کہ دل خوش باد وے را ٭ شنیدم
نالۂ دلسوز نے را ٭ عفا اللہ عن منازل اشیب ٭ جزی اللہ فی الدارین حسنا
اور ایک نوع معمول سے تحریف ہے اگر اوسکی طرف اشارت نہ کی ہو عیب ہے
و الا عیب نہیں جیسے ابیات مصنفہ سید عماد الدین موسوی علیہ الرحمہ سے ؎ گر واز
سر رفت ہا سے پر از زریوہ ٭ سر بار الکن اے شیخ کالیوہ ٭ غلط گفتم درین صورت کہ گفتم ٭
زنخدان نگار خویش را سیو ٭ پس لفظ سیب کو متغیر کر کے سیو کہا ہے اور قافیہ
معمول کو بعضے مصنفین و مولفین نے مثل عطائی وغیرہ کے قسم غیر ملقبہ قافیہ میں
لکھا ہے حالانکہ یہ غیر ملقبہ سے نہیں اسواسطے کہ لقب اسکا معمول رکھا گیا ہے مگر یہ
کہ کہیں کہ یہ نام رکھا ہوا متاخرین کا ہے متقدمین اسکو امتزاج قافیہ و ردیف کہتے تھے
حالانکہ یہ عبارت بھی تکلم علم میں ہے

خاتمہ بیان تاریخ گوئی میں جاننا چاہیے
کہ تاریخ تو ریخ (بمعنے وقت چیزی پدید کردن) لغت میں ہے اور اصطلاح میں
ایک مصراع خواہ ایک بیت خواہ ایک فقرہ نثر کا جو مشتمل ہو وقوع حوادث عظیم کا
ساتھ تعیین ماہ و سال و ایام کے (اور مراد وقوع حوادث عظیمہ سے طوفان
یا زلزلہ یا ولادت یا وفات یا تصنیف و تالیف کتب یا بنائے مکانات وغیرہ ہے۔ بہر حال

تاریخ کی تین قسمیں ہیں - اول صوری ثانی معنوی ثالث صوری و معنوی لیکن
صوری جسکے الفاظ سے تاریخ ظاہر طور پر نکلسکتی ہو بغیر اعداد حروف جیسے یہ عربی
سال کہ تاریخ سعدی در ایام قسمت یا جیسے یہ تاریخ گلستان کی سعدی ران مدت
کہ مارا وقت خوش بود ٭ ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود ٭ یا جیسے یہ دوہی ہے
مصرع سال چرخ سے نوابی سہراب کو اوتار لیئے بارہ سے باون ا ہیں نواب
سہراب معزول ہوے یا جیسے فارسی میں من جناب عظیم تلمیذ رشید حضرت والد مرحوم
تاریخ وفات جناب قبلہ و کعبہ سید محمد طلب ثراہ سے چار مصرعہ ہشت جنت و صیا
اثنا عشر ٭ سیر دیوان ازل نوشت بر لوح حساب ٭ ز در قم در ہند سہ چون این عدد
کلک عظیم ٭ شد عیان سال وفات حضرت رضوان مآب ٭ لیکن معنوی جسکے اعداد
حروف سے حساب جمل کے ہوجب تاریخ نکلسکتی ہو - اور اوسکی تین قسمیں ہیں
ایک حروف معجمہ جسے منقوط بھی کہتے ہیں دوسرے حروف مہملہ جیسے معطلہ اور غیر
منقوطہ بھی کہتے ہیں تیسری وہ جو حروف معجمہ و مہملہ دونوں کو شامل ہو - مثال اول
معجمہ کی قطعہ من مولف ساخت چون ناموس انما سید رجنت مکان ٭ این معلے
بارگاہ بادشاہ کربلا ٭ حرف منقوطی شمردہ اوج تاریخش نوشت ٭ شد بنا بیت الغزاے
اہل بیت مصطفے ش ب ن ی ت ز ی ب ی ت ف ی ان حروف معجمہ سے
بارہ سو تراسی سنہ ہجری حاصل ہوتے ہیں مثال ثانی مہملہ کی من مولف سال گفتم بحروف
مہملہ سال ٭ در قصر ارم نمود آرام - در م ص ر ا ر م م و د ا ر ا م ان حروف مہملہ سے
سنہ ہجری الکنزار - ستائیس برآمد ہوتے ہیں مطابق سنہ حال بارہ سو بانوے
ہجری کے مثال ثالث جو حرف معجمہ و مہملہ دونو کو شامل ہے قطعہ من مولف سہ
شاک بر سر کن صبا در ماتم سلطان نظم ٭ حیف شد بر باد اقلیم بلاغت بے دبیر ٭ بنگر
اندر بوستان ہر سرو نخل ماتم است ٭ در چمن نرگس سراپا چشم حیرت بے دبیر ٭ شد دل
مجبور را آرام بے وصل حبیب ٭ رفتے مذاق زندگانی را حلاوت بے دبیر ٭ ہفت
ان بسم آشد دیباچہ معنی و لفظ ٭ ہست اکنون ابتر اجزاے طلاقت بے دبیر ٭ غیر لکن

طالب دیدار را اشام و سحر ٭ اندرین فرقت سرا یک خطرہ راحت سے بدیہ ٭ مصرع تاریخ
تو نوشتش منشی گردون نوشت ٭ آسمان بے مہرو دیہیم فصاحت سے بدیہ ٭ لیکن ہوتی
وہم معنوی یعنے جسکے الفاظ سے اور اعداد حروف سے دونو طرح پر تاریخ نکلتی ہو مثال
تاریخ مسجد سال بنائش یکہزار و دو صد و ہفت ٭ اس مصرع کے الفاظ و اعداد دونو سے بارہ سو
سات حاصل ہوتے ہین اور یہ اخیر کی دونو قسمین تین حال سے خالی نہین ہوتین
یا سالم الاعداد ہوتے ہین ۔ انہین مطلق تاریخ کہتے ہین اسکی مثالین وہی ہین جو اوپر مذکور
ہوے اور امثلہ صوری کے ۔ یا ناقص الاعداد ہوتے ہین جب او نہین پورا کرتے
ہین تو اوسے تعمیہ کہتے ہین اور تعمیہ داخلی بھی جیسے یہ قطعہ مین مولف سے منت خدا کے
کردین ختنہ ہائے سعد ٭ گل گل حدیقہ دل تکمیذ ما شگفت ٭ تاریخ طبع اوج سخنور بقلب
صاف ٭ جام گل گرفت ز شمع ہلال گفت ٭ بارہ سو چیاسی سنہ اس سے حاصل ہوتے
ہین یہ الف کہ صاف کے درمیان ہین ہے گویا وہ اوسکا قلب ہے یا زاید الاعداد ہوتے
ہین جب اونہین سے وہ اعداد زاید و خارج کرتے ہین تو اوسے تخرجہ کہتے ہین اور تعمیہ
خارجی بھی جیسے یہ قطعہ مین مولف سے چون شنید غلام شاہ شفیع کنام او خوبارا سے
وبا بوست حزین سرنگین ٭ تالاب تازہ کرد جدید یا دے بنا ٭ بر فیض جاریش بہ گفت آفرین
آبدار روان تازہ در راجسلم رہروان ٭ ہم گرد او دو چند شد آبادی زمین ٭ برداشت آب و
گفت بسالش ز خضر اوج در شہر ہند چشمہ آب بقا ببین ٭ آمین سے تیرہ آب کے خارج
کرکے بارہ سو تراسی حاصل ہوتے ہین یا جیسے یہ قطعہ سودا ٭ باغ فرح بخش گذر گہ شاہ ٭
بر حسن گل و سبزہ نظر گہ شاہ ٭ نعمت خان رابر اسے سال تاریخ ٭ از باغ فرح بخش
بدر رگہ شاہ ٭ کذا فی میزان التاریخ کہتے ہین کہ وہ ارو غہ باغ سے شاہ کو دبخش تھی
اس تاریخ مین اعداد نعمت خان کا تخرجہ کیا ہے یا جیسے یہ رباعی حسن جناب والد علام
طالب شراہ سے اعداد علی کا وجہی گاہ جلی ست ٭ برحسن ز ازل ہمین عنایات ولی ست ٭
چون ماہ و وقوع شد بگفتم تاریخ ٭ چشم بد دور حسین اعجاز علی ست ٭ اس تاریخ سے لفظ علی کے
عدد پچاس خارج کرکے بارہ سو اکاسی حاصل ہوتے ہین یہ رباعی سال گذشتہ تعمیا بگفت

علیٰ نبینا و آلہ وعلیہ السلام ھکذا ابتثجحخ دذرز سشصضط
ظعغفقکلم نوھی دوسری ابجد منسوب بحضرت ادریس علیہ السلام ہے
(ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ) اور یہ سب گنتی مین مع تعاقبل
حرف ہین یاین نہج ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ
ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی - اور یہ سب حروف لفظاً و حالاً سے خالی
نہین یا دو حرفی ہوتے ہین یا سہ حرفی لیکن دوحرفی بارہ[12] حرف ہین
(با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا) انہین مسروری کہتے ہین اور یہ مع الیا
بھی ملفوظ ہوتے ہین مثلاً بے تے ثے اسکے آخر تنبیہ اور یہ تینون
حرف مع الف و مع الیا دونو طرح پر فارسی ہین لیکن سہ حرفی
کی دو قسمین ہین ایک جو مقلوب ہوکر بعینہٖ حاصل نہین ہوتے وہ تیرہ ہین
(الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام) انہین
ملفوظی کہتے ہین دوسرے وہ جو مقلوب ہوکر بعینہٖ حاصل ہوتے ہین وہ تین ہین
(میم نون واو) انہین مکتوبی کہتے ہین - اور فارسی کے چار حروف مخصوصہ (پے ژاے
مثلثہ چیم گاف) اور ہندی کے تین حروف مختصہ - (ٹے ڈال ڑے) پس یہ
ساتون حرف ہم جنس و ہم مخرج و ہم عدد ہین - حروف سبعہ عربیہ یعنے (بے
زے جیم کاف تے دال رے) ہے اب ہم انکو اعداد کے ساتھ لکھتے ہین
(الف کا ایک) بے کے دو جیم کے تین دال کے چار (ہے کے پانچ) واو کے
چھہ) زے کے سات) حے کے آٹھ) طا کے نو) یا کے دس) کاف کے بیس) لام کے تیس
میم کے چالیس) نون کے پچاس) سین کے ساٹھ) عین کے ستر) فے کے اسی)
صاد کے نوے) قاف کے سو) رے کے دو سو) شین کے تین سو) تے کے چار سو) ثے
کے پانچ سو) خے کے چھہ سو) ذال کے سات سو) ضاد کے آٹھ سو) ظا کے نو سو) غین کے
ہزار) لیکن اہل مغرب نے بعض حروف کے اعداد
مین اختلاف کیا ہے وہ لوگ صاد کے ساٹھ) ضاد کے نوے

بعد قدح چشم کے مشتمل بمضمون عود بصارت تصنیف کئے گئے تھے تنبیہ اگر ان
خوبیون کے ساتھ تخرجہ ہو مشتمل باین زیادت جو مذکور ہوے مضایقہ نہین والا تعمیہ تخرجہ
دونو مین تین عدد تک کمی و زیادتی بہتر ہے کہ حد اعتدال سے تجاوز نہین۔ اور اہل فن
تاریخ غم مین کمی اور تاریخ خوشی مین زیادت اسی مقدار تک معیوب نہین سمجھتے اگرچہ
یہ امور عجز طبیعت شاعر پر دال ہین اور اونہین اخیر کے دونو قسمون کے تحت مین اونہین
تین حالتون کے ساتھ نو مین تاریخ کے اور بھی ہین ایک زبر دوسری بینہ تیسری زبر بینہ
جو دونو کو شامل ہو چوتھی نوع خلط بعض فقرات زبر کا ساتھ فقرات بینہ کے یا ساتھ
فقرات زبر و بینہ کے لیکن شاعر کو ان صورتون کی طرف اشارہ کرنا لازم ہے اور اشارہ عام ہے
کسی قسم سے ہو چنانچہ میزان التاریخ مین ہے یجوز فی المعمی والتاریخ ان یوخذ اعداد
الحروف بحساب الجمل وان یوخذ بطریق الزبر والبینات وان یوخذ اعداد بعض الکلمات
بحساب الجمل وبعضها بالزبر والبینات ویجب ان یشار الیها بوجہ ما لئلا
یلزم خلاف المقصود ۔ جائز ہے معمے اور تاریخ مین یہ کہ لیے جائین
اعداد حروف کے بحساب ابجد یا یہ کہ لیے جائین اعداد بطریق زبر و بینات یا یہ کہ لیے
جائین اعداد بعض اونہین کلمات کے بحساب ابجد اور اعداد بعض بطریق زبر و بینات
اور اوس وقت مین واجب ہے یہ کہ اشارہ کیا جائے اونہین دونو کے طرف ساتھ
کسی اشارہ کے تاکہ نہ لازم آئے خلاف مقصود اور سابق تھی لیکن زبر بفتحتین وبضم اول
وسکون ثانی حروف اول اسمائے تہجی کذا فی المنتخب اور اصطلاح مین باعتبار تلفظ اسمائے حروف
سر حروف کے عدد لینا۔ چونکہ ہر حرف کے نام مین سرے پر نام کے وہی حرف ہوتا ہے
جسکا وہ نام ہوتا ہے مثلاً الف علم اسکے سرے پر الف ہے اس الف کے عدد لیے
جائین لام فا چھوڑ کر۔ یا مثلاً وہ حرف حرف ہے (با) اسکا سر حرف (ب) ہی اس سے
عدد لئے جائین (الف) چھوڑ کر۔ اسے زبر کہتے ہین جیسے اسم شریف پیغمبر
علیہ السلام (محمد علیہ السلام) ہے اسکے عدد بحساب ابجد ایک سو دس ہوتے ہین اور یہی زبر
لیکن بینہ یا بینات بفتح اول و تشدید یائے مکسورہ بمعنے روشن و آشکارا کذا فی المنتخب

بعد قیح حشم کے مشتمل بر مضمون بود لعبارت تصنیف فرمائی گئی تھی تغییہ اگر ان تخرجون
کے ساتھ تخرجہ ہو مشتمل باین زیادت جو مذکور ہوئی مضایقہ نہین والا تغیہ و تخرجہ
دولون مین تین عدد تک کمی و زیادتی بہتر ہے کہ حد اعتدال سے متجاوز نہین - اور اہل
تیکون تاریخ غم مین کمی اور تاریخ خوشی مین زیادت اسی مقدار تک معیوب نہین سمجھے اگرچہ
یہ امور تحت طبیعت شاعر پر دال ہین اور اونمین اخیر کی دو نو قسمون کے تحت مین وہ نہین
تین حالتون کے ساتھ لو نہین تاریخ کے اور بھی ہین ایک زبر دوسری بینہ تیسری زبر بینہ
جو دونو کو شامل ہو چوتھی نوع خلط بعض فقرات زبر کا ساتھ فقرات بینہ کے یا ساتھ
فقرات زبر و بینہ کے لیکن شاعر کو ان صورتون کی طرف اشارہ کرنا لازم ہے اور اشارہ
عام ہے کسی قسم سے ہو چنانچہ میزان التاریخ مین ہے یجوز فی المعمی التاریخ ان یوخذ
اعداد الحروف بحساب الجمل و ان یوخذ بطریق الزبر و البینات و ان یوخذ اعداد بعض
الکلمات بحساب الجمل و بعضها بالزبر و البینات وح یجب ان یشار الیهما بوجه ما
لئلا یلزم خلاف المقصود جائز ہے معمے اور تاریخ مین یہ کہ لئے جائین اعداد
حروف کے بہ احساب ابجد یا یہ کہ لئے جائین اعداد بطریق زبر و بینات یا یہ کہ لئے
جائین اعداد بعض اونمین کلمات کے بحساب ابجد اور اعداد بعض بطریق زبر و بینات اور
اوس وقت مین واجب ہے یہ کہ اشارہ کیا جائے اونمین دونو کی طرف ساتھ کسی اشارہ
کے تاکہ نہ لازم آئے خلاف مقصود اور التباس نہو لیکن زبر بفتحتین و بضم اول و
سکون ثانی حروف اول اسماے تہجی کذا فی المنتخب اور اصطلاح مین باعتبار تلفظ
اسمائے حروف سر حروف کے عدد لینا چونکہ ہر حرف کے نام مین سرے پر نام کے وہی
حرف ہوتا ہے جسکا وہ نام ہوتا ہے مثلاً (الف) کہ اسکے سرے پر الف ہے اس الف
کے عدد لئے جائین لام فا چھوڑ کر یا مثلاً دو حرفی حروف سے (با) اسکا سر حرف (ب)
ہے اس با کے عدد لئے جائین (الف) چھوڑ کر - اسے زبر کہتے ہین جیسے اسم شریف
امیر المومنین علیہ السلام کا (علی) ہے اسکے عدد بحساب ابجد ایکسو دس ہوتے ہین یہی زبر ہے
لیکن بینہ یا بینات بفتح اول و تشدید یاے مکسورہ بمعنی روشن و آشکار کذا فی المنتخب

عدد حروف زبر و بینات

اور اصطلاح میں باعتبار تلفظ اسمائے حروف کے سر حروف چھوڑ کر باقی حروف کے
عدد لینا یعنے دو حرفی حروف سے حرف دوم کے اعداد اور سہ حرفی حروف سے حرف دوم
وسوم کے اعداد لینا مثلاً با کا سر حرف (بے) چھوڑ کر الف کا ایک لیں یا (الف) کا سر حرف
(ا) چھوڑ کر لام کے عدد لئے جائیں جیسے اعداد اوس اسم شریف علی کے بحساب بینات
ایکسو دو ہوتے ہیں پس یہ اسم شریف ہم عدد ہوگا لفظ بیان سے کہ اعداد جسکے بحساب
زبر ایکسو دو ہیں اور اسیطرح اسم مبارک حضرت خیر المرسلین (محمد) صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کے اعداد بحساب بینات ایکسو بتیس ۱۳۲ ہیں پس یہ اسم اقدس ہم عدد ہوگا لفظ
اسلام سے کہ اسلام کے اعداد بحساب زبر اسی قدر ہیں لیکن زبر و بینہ دونو کے عدد
لئے جائیں جیسے اسم مبارک (محمد) صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اعداد بحساب زبر و
بینات دو سو چوبیس ہیں اور یہ اسم مبارک ہم عدد ہے (دربے بہا) یا (قبلہ وفا) سے
کہ ان کلمات کے بھی اعداد بحساب زبر اسیقدر ہیں لیکن خلط زبر کا سات بینات کے
یا سات زبر و بینات کے جیسے بیت مصنفہ والد علام طاب ثراہ سہ سال تاریخش بر
زبر و بینہ شد زیب نظم طور سینا بی کلیم اللہ دو صد و بی انیس ۱۲۱۹ سنہ ہجری

زبر زبر و بینہ زبر زبر و بینہ زبر
۲۷ ۵ ۸ ۴ ۱۸ × ۳ ۱۲۳ × ۱ ۲۱ ۱ ×

اور اک نوع اونھیں اقسام صوری و معنوی سے صنعت توشیح میں ہوتی ہے یعنے تاریخ
قطعہ یا رباعی یا بطور مثنوی چند بیتیں کہی اور ہر مصرع کے پہلے حرف اگر جمع کریں تو
اونسے تاریخ حاصل ہو جیسا شہر (دا) اور ایک نوع اونھیں اقسام صوری و معنوی سے
دایرہ کی تاریخ ہے کما شہر ہا ہنسے اور بتعریف تاریخ میں تعین سال کو بحساب جمل کہا تھا
پس ان دونون کی تصریح بھی چاہئے لیکن بیان سال واضح ہو کہ مراد سال سے مسلمانوں
کے لئے سنہ ہجری اور مومنین کے لئے سنہ مہدوی ہے اور عیسائیون کے
لئے سنہ عیسوی ہے اور اہل ہنود کے لئے سنہ بکرماجیت ہے اور اسیطرح اک
فصول کے لئے سنہ فصلی ہے وقس علیٰ ہذا اور مذہب کے بہت سنین میں مراد
سنہ ہجری سے ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت ہے

مکہ معظمہ سے اور تشریف لانا مدینہ منورہ مین جسے الحال بارہ سو پانوے برس کا زمانہ
منقضی ہوتا ہے اور اس سنہ کا آغاز غرہ محرم یوم پنجشنبہ سے ہوا ہے پس ہر محرم کی
پہلی تاریخ سے نیا سال شروع ہوگا۔ اور یہ سنہ مجوزہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
ہے کذا فی الغیاث اور سنہ مہدوی سے مراد زمانہ ولادت باسعادت حضرت صاحب
الزمان دام اللہ ظلہ العالی کا ہے اور ولادت آنحضرت کی عجل اللہ ظہورہ سنہ دو سو
پچپن ہجری مین مذکور ہے اور موافق دوسرے قول کے سنہ دو سو اٹھاون ہجری مین مسطور
ہے چنانچہ موافق روایت اولی کے فی الحال سنہ مہدوی ایکہزار سینتیس مین اور
روایت ثانی کے بموجب الحال سنہ مہدوی ایکہزار چونتیس ہین اور نیا سنہ مہدوی
سے مراد زمانہ آنحضرت کی ابتدائے غیبت کا ہوتا ہے اور اسمین بھی دو قول ہین
ایک روایت مین سنہ دو سو ساٹھ ۲۶۰ ہجری ترقیم ہین اور دوسری روایت مین
سنہ دو سو پینسٹھ ہجری تحریر ہین پس بنابر قول اول کے الحال سنہ مہدوی ایکہزار
بتیس ۱۰۳۲ ہے اور بنابر قول ثانی الحال سنہ مہدوی ایکہزار ستائیس ہین تنبیہ سنہ
ولادت پندرہوین شعبان المعظم سے شروع ہوتا ہے اور مقصود سنہ عیسوی سے
زمانہ ولادت بابرکت ہے حضرت عیسی علی نبینا وآلہ علیہ السلام کا اور وہ الحال
اٹھارہ سو پچھتر ہین آنحضرت کا یوم تولد روز یکشنبہ تھا۔ ولادت کے دس
دن کے بعد سے یہ سنہ معین ہوا اور ہر جنوری کی پہلی سے شروع سال ہوتا ہے اور
مراد سنہ بکرماجیت سے تاریخ جلوس بکرماجیت ہے اسی کو سمت کہتے ہین اور وہ
الحال اونیس سو اکتیس ہین اور یہ سنہ چیت بدی سے شروع ہوتا ہے اور سنہ
فصلی سنہ ہجری سے نکالا گیا ہے اور یہ تجویز زمانہ اکبر بادشاہ سے ہوئی ہے اور
وہ الحال بارہ سو بیاسی ہین اور یہ سنہ کوار کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے لیکن
بیان جمل واضح ہو کہ جمل بضم جیم وتشدید وفتحہ میم بمعنی حساب حروف ابجد اور اسی
معنی مین بہ تخفیف میم بھی آیا ہے اور انہین حروف ابجد کو حروف ہجا و تہجی ومفرد
ومبسوط بھی کہتے ہین اور ابجد ہین وہ ہین ایک نسخہ بحضرت آدم صفی اللہ

علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام یکذا (ابتث جخد ذرزس شصضط ظعغف
قکلم نوہے وہ نزے ابجد منسوب بحضرت ادریس علیہ السلام ہے (ابجد
ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ) اور یہ سب گنتی مین اٹھائیس حرف ہین
باین نہج اب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک
ل م ن و ہ ی - اور یہ سب حروف لفظاً دو حال سے خالی نہین یا دو حرفی
ہوتے ہین یا سہ حرفی لیکن دو حرفی بارہ حرف ہین (با تا ثا حا خا را زا طا
ظا فا ہا یا) انہین سروری کہتے ہین اور یہ مع الیاہی ملفوظ ہوتے ہین
مثلاً بے تے ثے اسلئے آخرہ تجبیہ اور یہ تینون حرف مع الف ومع
الیا دونو طرح پر فارسی ہین لیکن سہ حرفی کی دو قسمین ہین ایک جو
مقلوب ہوکر بعینہ حاصل نہین ہوتے وہ تیرہ ہین (الف جیم دال
ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام) انہین
ملفوظی کہتے ہین دوسرے وہ جو مقلوب ہوکر بعینہ حاصل ہوتے ہین وہ تین
ہین (میم نون واو) انہین مکتوبی کہتے ہین - اور فارسی کے چار حروف مخصوصہ
(پے ژای مثلثہ چی گاف) اور ہندی کے تین حروف مختصہ - (ٹے ڈال ڑی)
پس یہ ساتون حرف ہم جنس و ہم مخرج ہین - حروف سبعہ عربیہ یعنے
(بے زے جیم کاف تے دال رے) سے اب ہم انکو اعداد کے سات لکھتے
ہین (الف کا ایک) بے کے دو جیم کے تین دال کے چار (ہے کے پانچ)
واو کے چھہ) زے کے سات) حے کے آٹھہ) طا کے نو) یے کے دس (کاف کے بیس
ولام کے تیس) میم کے چالیس) نون کے پچاس) سین کے ساٹھہ) عین کے ستر) فے
کے اسی) صاد کے نوے) قاف کے سو) رے کے دوسو) شین کے تین سو) تے کے
چارسو) ثے کے پانچسو) خے کے چھہ سو) ذال کے سات سو) ضاد کے آٹھہ سو) ظا کے
نوسو) غین کے ہزار لیکن اہل مغرب نے بعض حروف کے اعداد
مین اختلاف کیا ہے وہ لوگ صاد کے ساٹھہ) ضاد کے نوے

اور اصطلاح مین باعتبار تلفظ اسمائے حروف کے سر حروف چھوڑکر باقی حروف کے عدد لینا یعنے دو حرفی حروف سے حرف دوم کے اعداد اور سہ حرفی حروف سے حرف دوم وسوم کے اعداد لینا مثلاً ما کا سر حرف (بے) چھوڑکر الف کا ایک لین یا (الف) کا سر حرف (الف) چھوڑکر لام فا کے عدد لیے جائین جیسے اعداد اوسی اسم شریف علی کے بحساب بینات ایکسو دو ہوتے ہین پس یہ اسم شریف ہم عدد ہوگا لفظ ایمان سے کہ اعداد اوس کے بحساب زبر ایک سو دو ہین اور اسی طرح اسم مبارک حضرت خیر المرسلین (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعداد بحساب بینات ایک سو تینتیس ہین پس یہ اسم اقدس ہم عدد ہوگا لفظ اسلام سے کہ اسلام کے اعداد بحساب زبر اسی قدر ہین لیکن زبر و بینہ دونو کے عدد دیے جائین جیسے اسم مبارک (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعداد بحساب زبر و بینات دو سو چوبیس ہین اور یہ اسم مبارک ہم عدد ہے (در بے بہا) یا (قبلہ وفا) سے کہ ان کلمات کے بھی اعداد بحساب زبر اسی قدر ہین لیکن خلط زبر کا سات بینات کے یا سات زبر و بینات کے جیسے بیت مصنف والد علام طاب ثراہ سال تاریخش بہ زبر و بینہ شد زیب نظم بہ طور سینا بی کلیم اللہ و صنایع بے انیس ۱۲۹۱ سنہ ہجری

۲ ۷ ×۵ ۴ ۸ ۱ × ۱۴ ۴۰ ۴۱ ۱

اور اک نوع اونھین اقسام صوری و معنوی سے صنعت توشیح مین ہوتی ہے یعنے مورخ قطعہ یا رباعی یا بطور مثنوی چند بیتین کہی اور ہر مصرع کے پہلے حرف اگر جمع کرین تو اونسے تاریخ حاصل ہو کما شہر (اور ایک نوع اونھین اقسام صوری و معنوی سے دایرہ کی تاریخ ہے کما شہر) ہے اور پر تعریف تاریخ مین تعین سال کو بحساب جمل کہا تھا پس ان دونون کی تصریح بھی چاہیے لیکن بیان سال واضح ہو کہ مراد سال سے مسلمانون کے لئے سنہ ہجری ہی اور مومنین کے لیے سنہ محمدی ہے اور عیسائیون کے لیے سنہ عیسوی ہے اور اہل ہنود کے لیے سنہ بکرماجیت ہے اور استدلال فصول کے لیے سنہ فصلی ہی وقس علی ہذا اور مذاہب کے بھی ہین مین مراد سنہ ہجری سے ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے

کہ معظر ہے اور تمنا ایف لانا مدینہ منورہ مین جیسے الحال بارہ سو بانوے برس کا زمانہ
منقضی ہوتا ہے اور اُس سنہ کا آغاز غرہ محرم یوم پنجشنبہ سے ہوا ہے پس ہر محرم کی
پہلی تاریخ سے نیا سال شروع ہوگا - اور یہ سنہ مجوزہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ہے کذافی الغیاث اور سنہ مہدوی سے مراد زمانہ ولادت باسعادت حضرت صاحب
الزمان اوام اللہ ظلہ العالی کا ہے اور ولادت اونحضرت علیہ السلام سنہ دوسو
پچپن ہجری مین مذکور ہے اور موافق دوسرے قول کے سنہ دوسو اٹھاون ہجری
مین مسطور ہے چنانچہ موافق روایت اولے کے فی زمانا سنہ مہدوی ایکہزار سینتیس
مین اور روایت ثانی کے موجب الحال سنہ مہدوی ایکہزار چونتیس ہین اور یا سنہ
مہدوی سے مراد زمانہ اونحضرت کی ابتداے غیبت کا ہوتا ہے اور اسمین بھی
دو قول ہین ایک روایت مین سنہ دوسو باسٹھ ۲۶۲ ہجری رقم ہین اور دوسری روایت
مین سنہ دوسو پینسٹھ ۲۶۵ ہجری تحریر ہین پس بنابر قول اول کے الحال سنہ مہدوی ایکہزار
تیس ہین اور بربناے قول ثانی الحال سنہ مہدوی ایکہزار ستائیس ہین تنبیہ
سنہ ولادت پندرہوین شعبان المعظم سے شروع ہوتا ہے اور مقصود سنہ عیسوی
سے زمانہ ولادت بابرکت سے حضرت عیسیٰ علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کا اور وہ
الحال اٹھارہ سو چہتر ہین (آنحضرت کا یوم تولد روز یکشنبہ تھا - ولادت کے دس دن کے
بعد سے یہ سنہ معین ہوا اور ہر جنوری کی پہلی سے شروع سال ہوتا ہے) اور وہ
سنہ بکرماجیت سے تاریخ جلوس بکرماجیت ہے اسی کو سمت کہتے ہین اور وہ
الحال اونیس سو اکتیس ہین اور یہ سنہ چیت سدی سے شروع ہوتا ہے اور سنہ
فصلی سنہ ہجری سے نکالا گیا ہے اور یہ تجویز زمانہ اکبر بادشاہ سے ہوئی ہے اور وہ
الحال بارہ سو بیاسی ہین اور یہ سنہ کوار کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے لیکن
بیان جمل واضح ہو کہ جمل بضم جیم وتشدید وفتحہ میم بمعنے حساب حروف ابجد اور اسی
معنے مین بتخفیف میم بھی آیا ہے اور انہین حروف ابجد کو حروف ہجا دو تہجی و
سفر دو و مبسوط بھی کہتے ہین اور ابجدین دو ہین ایک منسوب بحضرت آدم صفی اللہ

سین کے تین سو ظا کے آٹھ سو غین کے نو سو شین کے ہزار لیتے ہیں باقی
حروف کے اعداد اوسی حساب اوسے کے موافق لیتے ہیں بعض شعرائے عرب نے
زمانہ سابق میں بموجب حساب ابجد مغرب تاریخیں کہی ہیں پس اونھیں ہوئے اختلاف
مذکور کا لحاظ کرنا چاہیے تاکہ حساب میں غلطی نہ ہو اور اہل مغرب سے مراد ساکنان
جزائر خالدات و ملک افریقہ وغیرہ ہیں کما فی الغیاث اور میزان التاریخ میں ہے
اِنّ حرفَ الکاف وقع فیہ الخلاف اِذا کُتِبَ متفرقاً کما فی ہذا الشعر
بیا انا عمرت بہ بقا ورفت بہ کہ گر خفتہ بودی کہ بربا و رفت بہ فالاکثر علی ان عددہ
عشرون وقیل خمسۃ وعشرون وکذا الاختلاف فی الجیم الفارسیۃ
کما فی ہذا المصراع بروی کار خود اے واعظا این چہ فریاد است
فالاکثر علی اٰن عددہ ثلثۃ والبعض علی ان ثمانیۃ حاصل ترجمہ یہ ہے
کہ حرف کاف کو اس صورت سے تحریر ہو (گ) اسکے اعداد میں اختلاف ہے اکثر کے
نزدیک بیس ہیں اور بعض کے نزدیک پچیس ہیں اور اسی طرح جیم فارسی کو اس صورت سے
لکھے جاوے (چ) انہیں بھی اختلاف ہے اکثر کے نزدیک عدد اسکے تین ہیں اور
اور بعض کے نزدیک آٹھ اور صاحب میزان التاریخ لکھتے ہیں کہ تحقیق اس کاف
وجیم کے جو واسطے حروف کے وضع کرنے والوں سے کی تو بالاتفاق اونھوں نے
ملا کر تو کاف مفرد و جیم فارسی مفرد کو اس ہیئت پر لکھتے ہیں مقصود انہیں باء ہوز کا
شامل کرنا نہیں التماس مولف ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اعداد ان دونو حروف
تمام حروف سے تعلق رکھتے ہیں اور دونو طرح پر عدد لینا جائز ہے لیکن کاف کے
بیس لینا قوی ہے (اگرچہ قول صحیح یہی ہے کہ تاریخ میں حروف مکتوبی معتبر ہیں نہ
ملفوظی چنانچہ الف ممدودہ کو اگر مد کے ساتھ لکھینگے تو دو عدد لینگے ورنہ ایک لیکن
اکثر کے نزدیک دو عدد ہیں جیسے مرزا طالب علی کلیم نے تاریخ ولادت جو عالمگیر کی
کہی تو اوس میں الف ممدودہ جو لفظ آفتاب میں ہے اوسکے دو عدد لیکر ایک کا تخرجہ
کیا ہے اور مادہ تاریخ سے اکبر اراٹھائیس سنہ ہجری مستخرج ہوتے ہیں قطعہ

دیگری ازین نیز در شاہ جہان ﴿ نظمے بچو نو گل شاداب ﴿ چون ازین خبر زدہ آفتاب بعد عشرت
سر خویش بر ہوا گرچو حباب ﴿ طبع دریافت سال تاریخش ﴿ نیز در رقم آفتاب عالمتاب
اسی طرح الف وصل است کا اگر لکھا جائیگا عدد اسکا لیا جائیگا ورنہ الا فلا اور تائے
ملفوظ جسکی صورت یہ ہے (ت) اسکے عدد چارسو متفق علیہ ہیں لیکن تائے مدورہ
جسکی شکل یہ ہے (ۃ) اسکے عدد پانچ ہیں مگر اساتذہ نے جو تاریخیں نظم کی ہیں ان میں
تو بعض نے تائے مدورہ کے بھی چار سو لیے ہیں چنانچہ تاریخ ولادت کسی شاہزادہ
دہلی کی سن بلوغ عقل گفتہ درۃ التاج ﴿ ان کلمات سے اکیہزار اونتالیس حاصل
ہوتے ہیں اور اسی طور پر بعض متاخرین کے تصنیفات میں سے مسجد مشہور کی تاریخ
جو مشہور ہے سنہ تاریخ خضر گفت کہ قد قامت الصلوٰۃ ﴿ اس میں بھی تائے مدورہ
کے چار سو لیے ہیں پس اسجگہ قاعدہ مکتوبی و ملفوظی میں جو تفاوت ہے ظاہر ہے
لا یخفے علی ماہر الفن التماس مولف جو تائے مدورہ حالت وقف میں (ہ)
ہوکر پڑھی جائے جیسے خطاب نوین ہے یمین الدولہ (امین الدولہ) اسکے پانچ عدد لیے
ہیں اتفاق جمہور ہے - اسی طرح الف لام (کریم الدین) کہ رسم الخط میں ہے اعداد
انکے لیے جائینگے اگرچہ ملفوظ نہیں ہوتے اور اسی طرح فرخ کے (رے) اگرچہ
تلفظ میں دو بار ہے لیکن ایک ہے - رے کے عدد لیے جاینگے اور یہی حکم حروف
مشددہ و مدغم پر قیاس کرنا چاہیے **بیان ہمزہ** کہ در اصل الف ہے بموجب قاعدہ
سر حرف کے علم میں بعض نے اسکو الف سمجھکر ایک عدد لیا ہے چنانچہ نعمت خان عالی
رحمہ اللہ تعالے نے کامگار وزیر زادہ کی شادی کتخدائی کی تاریخ کہکر ہمزہ کا ایک عدد لیا ہے
قطعہ با خرد گفتم سخن را دستگاہے شد وسیع ﴿ پیش اہل دل بود تاریخ گفتن فرض عین
حرف عدد را ساخت مدغم پیر عقل انگاہ گفت ﴿ نحو جائز کرد اجتماع ساکنین ﴿ اس
مادہ میں التقاء ساکنین کا ہمزہ بجائے الف محسوب ہوا ہے اور سنہ اکیہزار اٹھانوے
ہجری حاصل ہوتے ہیں لیکن بعض ہمزہ کے عدد نہیں لیتے بجائے حرکت قرار دیکر
مہمل چھوڑ دیتے ہیں چنانچہ کسی شاعر نے اس مادہ میں سے احیاء سخن جو کر دکھیا ہواد

ہمزہ کو چھوڑ کر اکثر ارباب انوبے سمجھے ہیں اور بعض اس ہمزہ کو بہ تبعیت یائے ماقبل عدد لیتے ہیں جیسے عطائی عطائی خوشبوئی نکوئی گدائی پارسائی وغیرہ مین اور یہ دو یا مین اعداد دو نقطہ نہیں دو یا کے بیس لئے جاتے ہین اور جس یا پر خواہ ہندی ہو خواہ فارسی جو ہجو لکھا جائے اوسکے بیس عدد لیے جاتے ہین بشرطیکہ یا اشباع پڑہی جائے جیسے لیجیے دیجیے اور اگر وہ یا بہ اشباع نہ پڑہی جائے جیسے بے کاری رقم اسکے بیس عدد نہین لئے جائینگے اور بعضے الف ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین اور کتابت مین نہین آتے جیسے (اسحق) یہ بھی محسوب نہین ہوتے اور اسی طرح حروف مقطعات حمعسق الم ملفوظ ہوتے ہین اور اعداد بموجب کتابت کے لئے جاتے ہین اور الف مقصورہ جو بشکل یا لکھا جاتا ہے جیسے موسےٰ یحییٰ اسکے دس عدد لئے جاتے ہین اور اسم اقدس (اللہ) جل جلالہ وعم نوالہ کے اعداد مین ایک الف اور ایک (ہا) اور دو لام محسوب ہوتے مین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے اللہ بود یک الف و ہا و دو لام

تمت ہذہ الکتاب باسمہ سبحانہ کما شرعت باسمہ تعالیٰ ہو الاول و ہو الآخر و الیہ المرجع والمآب

قطعات تاریخ مقیاس شعر سال ختم کتاب

مصنفہ گوہر درج کمال منشی نیاز حسین صاحب انتفات حسین صاحب تخلص گوہر رئیس جونپور

چاوج والا شرف چو کرد رقم	شعر نو بہ لطف و حسن تمام
از عروج کلام او فاخر	مہر و مہ بیضی بلند مقام
شدہ ہر فلک ثنا خوان انش	بلبل شدہ داد داد کلام
وصف مقیاس از قیاس برون	ارمغان تحفہ بہ خاص و عام
نام پاکش و عبا نمود گہر	یا الٰہی شود بگنج انعام
بلبل نطق بود صرف دعا	کہ یکایک ز غیب شد الہام
دل من گفت غنچہ مقیمید	انجم گل فشان ریاض مرام

۱۲۹۲ھ

ایضاً در صنعت توشیح

جام ساقی شراب ارغوانے	ز لعل لب گہر گوہر فشانے

رباب آر ز هر مضمون بسازم — که سال ار مغان تحریر سازم
نگرد و محنت تاریخ صنائع — تمام صنعت توشیح شایع
ز حرف اول مصرع اول — معانی سن هجری شود حل
حروف آخرش گر هم به بینی — سن هجری عیان بینم به بینی
ز حرف اول مصراع آخر — مسیحی سن عیان ای ذکی معا
ز حرف اول مصراع ثانے — همان تاریخ هجری باز خوانی
زبان را ای گهر گوهر فشان کن — ثنائے نیر کامل بیان کن

شروع قطعه

سلیمان اوج قدسی دم فلک شان — مسیحائی بلاغت فخر سحبان
منبر پرور زبان دان اهل انصاف — سحاب رحمت و دریای اوصاف
وحید عصر لاثانی و یکتا — تر و تازه سخن خوشتر ز حلوا
کلامش در دو ماه نور روشن کلامی — فلک رفعت بیان ماه تمامی
تجلی در مضمون سخن درس — یم حسن فصاحت طبع اقدس
منور قلب روشن مهر آسا — ضیائی کان مضمون اهل لبها
شمیم عطر معنی دلکش گل — معطر زان مشام رنج بلبل
کرم با بخشش ملزوم و لازم — در ایوان عطائے او ملازم
نوائے مهر مطلع ماه مقطع — میان قابسان نظم اسجع
ادیب عقل می باشد ز اغیظ — سپاس عقل بے چون دیرا غیظ
توئی عرش سخن را عز و تمکین — تجلی بخش مصباح مضامین

الصنائع و صنعت توشیح

ساخت خورشید طبع اوج پسند — صبح توشیح چون شعاع بلند
اولین حرف مصرع اول — عقده سال عیسوی نماید حل
آخرین حرف مصرع اولی — عیسوی سال می کند پیدا

حرف اول ز مصرع ثانی اے گہر حرف آخرش آخر
سال پیدا کند با آب ... می کند سال ...

شروع قطعه

معدن علم و مخزن حکمت
منبع جود و چشمهٔ رحمت

خاص بدراح قبلهٔ ارباب
خاصهٔ حق رسول عرش جناب

ناظم کشور ثنای علی علیه السلام
ناصب رایت ولای علی علیه السلام

ساحت لطف و فیض و نیک لقب
صدر او نیز کرامت رب

در جهان فرد و بی نظیر و عدیل
دل او سدره نطق او جبرئیل

زر فشان خامه اش بصورت گل
زلف خوبان ز نظم او سنبل

آفتاب عروج لطف و عطا
آسمان قدر بدر اوج سخا

قمری از اوج قامتش در باغ
قمر آسا ست با دل پر داغ

تخت شاهی به بزم منبر نشست
تاج مدح حسین بر سر بست

اسمای تاریخی سهولت مشکلات مخزن صداقت نفائس المعظم

مصنفه شمس الشموس اوج سخنوری جناب مرزا محمد کاظم صاحب متخلص برفیع خلف و شاگرد جناب اوج

ختم شد ارمغان بصد تحقیق ؛ با هزاران هزار زینت و زین
هر که پرسید سال او زرفیع ؛ گفتمش فیض قبلهٔ دارین

مصنفه قمر آفاق اوج نکته پروری جناب مرزا عبد الحسین صاحب متخلص به شفیع خلف مرزا احمد هادی حسین عطارد برادرزاده و شاگرد جناب اوج

دید چون این کتاب بر سر و چشم جان بنهاد ؛ باعث ابتهاج دل بی شک و لا کلام گفت
از پی سال ختم او بو شفیع فکر بند ؛ بلبلک طبیعتش با نغمه مرام گفت

مصنفه قدوة الناس سخندانی کاشف رموز علم فن خواجه میر حسن صاحب متخلص به فروغ خلف اصغر جناب ارسطو میر واجد علی صاحب مرحوم تعلقدار و شاگرد جناب اوج

بهر این رسالهٔ استاد ؛ بر همه شاعران عنایت اوج
پی تاریخ سال ختم فروغ ؛ داد هاتف ندا افاضت اوج

۱۳۰۲

مصنفہ جامع علوم عقلیہ و فلسفیہ واقف نکات شعر و سخن مولف رسالہ اشراق جناب آغا محمد ہادی صاحب متخلص بہ مرزا شاگرد جناب اوج

نعمت بجلوہ الست ای مرزا ؛ ہے اہل سخن ظہور عروض
فکر کردم چو بہر سال سروش ؛ گفت تاریخ او بحور عروض

مصنفہ قرۃ باصرہ سعادت جناب حسن مرزا صاحب متخلص عاقل شاگرد جناب اوج

خوشا این نسخہ مقیاس او ستاد ؛ سرور بار تمش گشت بیحد
وصف او قیاس عقل حیران ؛ بسنینش گفت عاقل حین مقصد

مصنفہ ... حشمت و اقبال سخنور باکمال نواب میر باقر حسین صاحب رئیس مظفر پور برادر زادہ جناب نواب امام باندی بیگم صاحبہ شاگرد جناب اوج

دل گشت مصروف مدح و ثنا ؛ چو دید این عجائب غرائب عروض
سنینش زباقر چو پرسید عقل ؛ بگفتہ مفید مطالب عروض

مصنفہ فلک الافلاک معانی جناب میر مصطفے حسین صاحب متخلص ہلال نبیرہ جناب داروغہ سید عبد الوہاب مرحوم رئیس حیدرآباد دکن شاگرد جناب اوج

الحق در فن شعر گوے ؛ مشتو جب مدحت و ثنا عروض
سال ختمش ہلال خوش بیان ؛ گفت آئینہ جہان نما عروض

مصنفہ قرۃ ناصیہ حشمت جناب میر حسن صاحب متخلص بغنی نواسہ جناب بادشاہ میر واجد علی مرحوم تعلقدار شاگرد جناب اوج

نہاد ند بر چشم سرا ز مغان ؛ چو دیدند اورا فراست شناس
سروش از غنی سال ختم کتاب ؛ بگفتہ گلستان راحت اساس

مصنفہ نبض شناس ابدان شعر و سخن بہار فصاحت جناب حکیم زوار حسین صاحب متخلص فلسفی شاگرد جناب اوج

اے فدا حق ست دو مقیاس شعر ؛ اہل طبع ذی وقار اوج گفت
گرچہ اوج ست از افتخار ؛ سال ختمش افتخار اوج گفت

مصنفہ سخنور نازک خیال جناب ظفر حسین صاحب متخلص ضامن شاگرد جناب اوج

زاین نسخهٔ لاجواب الحق ... دیدیم ستوا علی و[illegible]
خامن بسر دست سال ختمش ... گفتیم قواعد العروض و من

قطعات تاریخ طبع مقاییس من ابتدای سنه ۱۲۹۳ لغایت شعبان ۱۲۹۳ هجری

مصنفهٔ سر آمد سخنوران ذی کمال جناب میر مهدی حسن صاحب متخلص به عقیل مالک نغمهٔ بهار شاگرد جناب اوج

خوش شد مطبوع مقیاس ای عقیل ... پی وصفش دُرِ مضمون نسفتم
قیاس از حد تعریفش برون ست ... ز بی مرغوب دل تاریخ گفتم

مصنفهٔ سر آمد اهل سخن جناب میر محمد تقی صاحب متخلص به فیض شاگرد جناب اوج

للّه الحمد طبع شد مقیاس ... گشت مطبوع طبع هر کس دید
فیض تاریخ طبع او نوشت ... فیض مقیاس بی قیاس پدید

مصنفهٔ اختر برج سعادت جناب سید محمد صاحب متخلص به قمر نواسهٔ جناب داروغه سید عبد الوهاب مغفور از حیدر آباد دکن شاگرد جناب اوج

اهل فن را بهر حصول کمال ... الحق این نسخه کاینات فیوض من
گشت مطبوع چون بحسن تمام ... گفت سالش قمر بهجات فیوض من

مصنفهٔ سخندان ذی کمال جناب شیخ مهدی حسن صاحب شاگرد جناب اوج

ذی رسالهٔ جناب اوج ... معجب مسایل عروض گفت
چو رقم زد سال طبع چید ... خرد مرقع فیوض گفت

مصنفهٔ انجم سعادت فضیلت مآب جناب امیر الدین صاحب متخلص به نجم رئیس لهره شاگرد جناب اوج

أستاذنا اوج تخلّص له ... وبمثله في الدهر ليس مقابل
الشمس بين نجومها هذا الرجل ... بكماله في الاوج بدر كامل
في عصرنا ما بارك الصانع له ... ان الف الاخبار ذا الطالفاضل
اعجازه ظهر بشأن حيانه ... بلطافة ما عمّ الا باسل
سحبان عيّ في موجه لفظه ... في نظمه شعراء عصر جاهل
بحر وضه عجز و بحر زاخر ... من قائل بنكات شعر باقل
ارخت عاماً لانطباع كتابه ... فشأنه لا يستطيعه مجادل

مصنفہ سخنور بیعدیل وحید الدہر جناب شیخ بہادر حسین صاحب متخلص بہ وحید شاگرد حضرت دبیر

صاحب علم و فضل اوج — افسر جملہ ناظمان
مرثیہ گوی بیمثال — واحد و کامل زمان
سال صفت سروش گفت — ناظم نادر جہان

الف

حبذا ذی کمال مرزا اوج — از خدا یافت دستگاه عروض
کرد تصنیف یک کتاب عجیب — داد عیان گشت عز و جاه عروض
سطر سطر است وجہ استحکام — نقطہ نقطہ است پایگاه عروض
صفحہ او دلیل وادی نظم — ہر ورق ہست خضر راه عروض
بہر تاریخ فکر چون کردم — ہاتفی گفت بارگاه عروض

مصنفہ سرآمد ارباب کمال انجمن آرای حشمت و اجلال افصح دوران جناب نواب محمد عباس علیخان بہادر نیشاپوری متخلص بہ محمد شاگرد حضرت دبیر رحمۃ اللہ علیہ

حبذا تصنیف اوج خوش بیان — خسرو ملک سخن شیوا زبان
ذاکر و مداح آل مصطفے — مرثیہ گوی شہیدان جفا
افصح دوران وحید روزگار — ذی کمال و ذی شرف ذی اقتدار
غیرت سعدی و کلیم و انوری — ہمسر سحبان لطیف حمیری
ناظم اقلیم معنی و بیان — نکتہ سنج و نکتہ فہم و نکتہ دان
عقدہ الفاظ معنی را گشود — مشکلات شعر را آسان نمود
سر بسر تصریح و ہم تنقیح کرد — جملہ اغلاط سخن تصحیح کرد
از عجم و از ہند تا شہر عرب — این کتاب لاجواب منتخب
چون مرتب گشت با صد اہتمام — شد پسند خلق چہ ناس و چہ عام
چار سو از فضل رب ذو المنن — قلزم تحقیق گشتہ موجزن
طبع چون شد این کتاب بیمثال — اے محمد فکر کردم بہر سال
گفت ہاتف سال این بشنو ز من — منبع معنے و معیار سخن